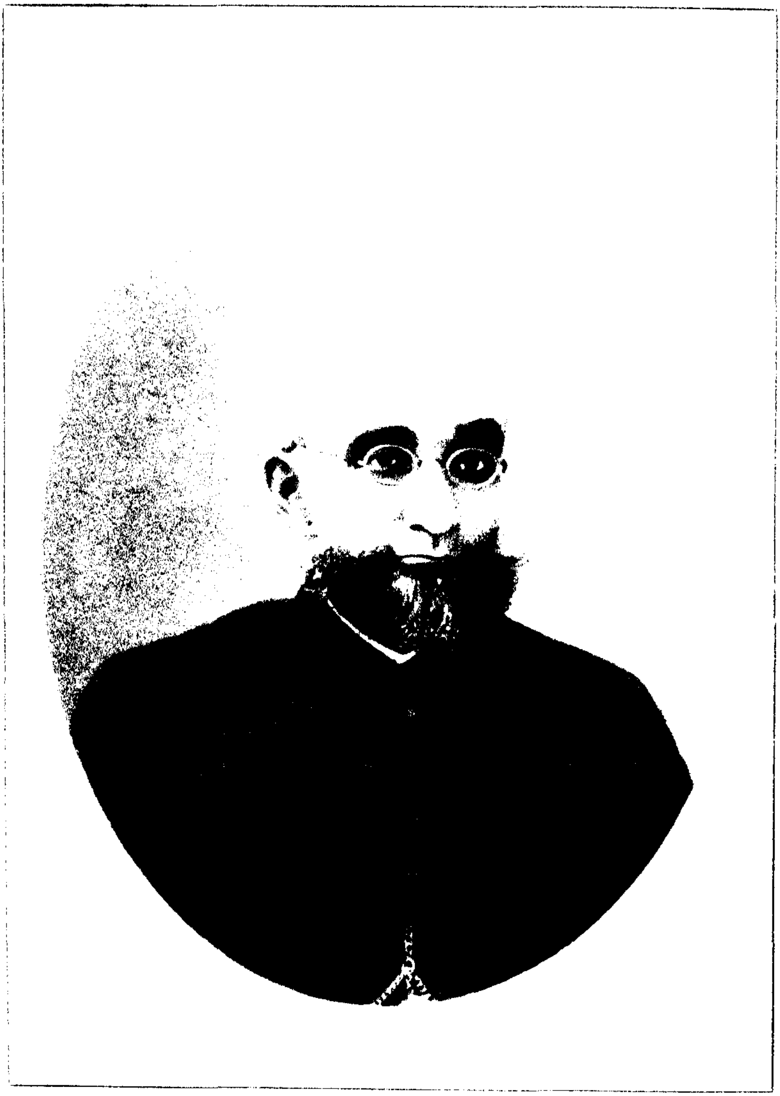
نواب عزیز جنگ بہادر مولف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه بامحاوره

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد دوازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بهادر وظیفه یاب حسن خدمت ملازمت علمی

سرکار آصفیه

در سنه ۱۳۳۶ هجری مطابق سنه ۱۳۲۷ فصلی

مطبوع مطبع عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اسکا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپکے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہزاکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپنے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) میں ہزاکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل

یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) میں اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدر آباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے

شکریۂ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الف سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز۔ مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی دو جلدیں شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کر سکوں۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ علیٰ احسانِہٖ کہ بفضل عمیمش دوازدہمی جلد این کتاب را باختتام رساند و اندرین روزہا صحت ما خیلے خوب ماند۔

موسم سرما روی نماید۔ خدا ایش بخیر بگذارد۔ چشم از معزز ناظرین این کتاب که دعاے خیر کنند۔

خادم شما

عزیز جنگ

مؤلف

ازمال کہ بداں تجارت کنند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی سرمایہ ومال و اسباب استعمال ایں می کنند و بقاعدۂ خود باتاے درازمی نویسند و با مصادر خود ہم مرکب می کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) بضاعت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث پونجی۔ سرمایہ۔

بضاعت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن بضاعت و باخود آوردن است وبس (سعدی شیرازی ؎) بضاعت نیاوردم الا امید + خدایا زعفوم مکن نا امید + (**اردو**) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لانا۔

بضاعت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت باخود بردن و حاصل کردنش (سعدی شیراز ؎) بہشت آں ستاند کہ طاعت برد + گرانقد باید بضاعت برد + (**اردو**) بضاعت حاصل کرنا۔ اپنے ساتھ لیجانا۔

بضاعت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بضاعت بودن و بضاعت باخود داشتن (حافظ شیراز ؎) چو تو کیمیا فروشی نظری بحال ماکن + کہ بضاعتی نداریم و فگندہ ایم دامی + (**اردو**) سرمایہ رکھنا۔ صاحب بضاعت ہونا۔ سرمایہ دار ہونا۔

بضاعت ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بضاعت قرار دادن است (حافظ شیراز ؎) قناعت را بضاعت سازومی سوز + دریں دور غنا در بی نوائی + (**اردو**) بضاعت قرار دینا

بضاعت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بضاعت حاصل کردن است (جمال اصفہانی ؎) زلفت از دنیا بضاعت ہای زیبا یافتہ +

لعلت از شکر حلاوتهای فائق ساختهٔ (اردو)	بضاعت حاصل کرنا۔ مال و دولت پانا۔

موحّدہ باطای حطّی

بط بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی کنایہ از صراحی شراب کہ بصورت مرغابی ساختہ۔ صاحب جامع ہمزبانش صاحب سوار السبیل گوید کہ معرّب است بمعنی بتّ کہ در فارسی زبان نوعی از مرغابی است۔ **مؤلّف** عرض کند کہ چون بط را کہ معرّب بتّ فارسی است فارسیان نظر بہ شباہتش نام صراحی شراب قرار دادند۔ استعارہ ایست نہ کنایہ۔ مخفی مباد کہ نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است ہمینی را تسلیم کردہ ایم وچندانکہ از نظر ما گذشت وبگوش ما خورد (بطی و بادہ و شراب) بمعنی صراحی شراب است استعمال مجرّد بط بمعنی صراحی می یافتہ نہ شد (اردو) شراب کی صراحی۔ مؤنّث۔

(الف) بطاق ابروی کسی جام کشیدن و در کشیدن

(ب) بطاق ابروی کسی ساغر خوردن

(ج) بطاق ابروی کسی ساغر زدن

(د) بطاق ابروی کسی ساغر کشیدن

(ہ) بطاق ابروی کسی کار کردن

(و) بطاق ابروی کسی می خوردن

(ز) بطاق ابروی کسی می زدن

مصا خوردن وجام کشیدن مستعمل صاحب بحر نسبت ۵ ہمزبان اصطلاحی وارستہ و بر (و) گوید کہ مرادف (ز) بمعنی بیادکسی وارستہ شراب خوردن۔ واین نقل خان آرزو است کہ در بذیل چراغ ہدایت ذکر (د و ز) بہ ہمین معنی کردہ **مؤلّف** (ہ) عرض کند کہ وارستہ خوب کاری کرد کہ (ہ) را بالفاظ گوید کہ عام قائم نمود کہ (الف تا د و و ز) ہمہ داخل بیادا و آنند۔ فارسیان چون کاری بیادکسی کنند می گویند کہ این کار بطاق ابرو فلان کردیم یعنی بیادا و اعم ازینکہ می خواری باشد یا کاری دیگر۔ بہار و بحر و خان آرزو

کارکردن است و بہار نقل نگارش و اینقدر را اضافہ کند کہ اکثر با شراب زدن یا ہر چہ بر معنی بودہ چون ساغر

همه بر تخصیص اکتفا کردند و وارسته تعمیم خوشی قائم کرد۔ (طالب آملی۔ الف ے) در مسجد یم و طاعت میخانه شغل ماست ÷ جامی بطاق ابروی محراب می کشیم ÷ (ظهوری الف ے) بطاق ابروش چون درکشم جام و بسر غلطم ÷ بدوش خود امام شهر در محراب انداز د ÷ (محمد قلی سلیم ب ے) آنم که می به نغمهٔ زنجیری خورم ÷ ساغر بطاق ابروی شمشیر می خورم ÷ (وله ۔ ج ے) زاهد اشب تا سحر با ما شراب ناب زد ÷ ساغری هر دم بطاق ابر و محراب زد ÷ (محمد سعید اشرف د ے) خوش آنکه مست نشینم برابر روی بت ÷ کشم چو چشم تو ساغر بطاق ابرویت ÷ (وله۔ لا ے) باشد بطاق ابرو در کار عالیش ÷ هر کس بهر کجا که کند کسب اعتبار ÷ مخفی مباد که محققین بالا قدر اسناد استعمال این یافتند که نقلش بالا گذشت و هر یکی مطابق ذوق خود مصدری ازان قائم کرد۔ همانا وارسته از تحقیق ذوقی دارد که مصدر قائم کردهٔ اش یعنی (ه) بر همه اسناد شامل است و بحر و بهار که نقلش بر داشتند نقصانی نکردند که مصدر قائم کردهٔ وارسته را پسندیدند اما خان آرزو که بر (ب و ن) قناعت کرد و (ه) را ترک فرمود تعجب خیز است می پرسیم از و که اگر تعمیم وارسته را نمی پسندی و تخصیص خود را درست میدانی چرا الف تا د قائم نکردی که اسناد استعمالش پیش تست و (ب و ن) را چرا قائم کردی که سندش نداری و به تصدیق ادعای خود سند (ج) را نقل کرده جز این نیست که می خواهی لغتی تازه پیدا کنی تا در موضوع چراغ هدایت داخل شود و ایجاد بنده را می پسندی اگرچه گنده باشد آفرین بر وارسته و تتبعاتش (اردو) کسی کی یاد میں کوئی کام کرنا جیسے بعض یوروپین مخاطب سے یہ کہہ کر شراب کا پیالہ اپنے لبوں سے لگاتے ہیں کہ (آپکی سلامتی کا پیالہ ہے) اسی طرح عجم میں یہ دستور ہے کہ پیالہ شراب کو یہ کہہ کر لبوں سے لگاتے ہیں کہ معشوق کے طاق ابرو کی یاد میں پیتا ہوں یا یہ کام اسکے طاق ابرو میں کرتا ہوں)۔

بطاق افتادن چشم کسی | مصدر اصطلاحی۔

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت وقت اخیر و حقیقتاً
کہ آدمی را قریب مرگ باشد (تاثیرے) از تو گل
بر بستر از درد فراق افتادہ است + لالہ ہم بیمار
تو چشمش بطاق افتادہ است + مؤلف عرض
کند کہ چوں بیمار۔ صاحب فراش و قریب المرگ شود
چشمانش بسوی سقف و ظاہراً معلوم میشود کہ او
طاق را می بیند کہ بالای سر اوست از ہمین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد و کنایہ باشد از
(قریب المرگ شدن کسی) و ہمین است معنی مصدری
ہر دو محققین بالا تعریف خوشی نکردند کہ معنی مصدری
را شاید (اردو) آنکھیں پتھرا جانا۔ بقول امیر
حالت نزع میں آنکھوں کا اسطرح کھلا رہجانا کہ
ان میں نہ نور باقی رہے نہ حس و حرکت گویا پتھر ہو گئیں
(قلق ے) آنکھیں پتھرائیں ڈھلگیا منکا + بندھگئی
ہچکی لگ گیا گھرّا +۔

بطاق بلند گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و اننداش نقل نگار بمعنی فراموش کردن عبداللطیف خان
تنہا ے) گذاشت کار شکست بنای عہد ترا + قضا بطاق
بلندی ز شیشۂ دل ما + مؤلف عرض کند کہ عادت
است چوں چیزی را بطاق غیر بلند گذارند ہمیشہ پیش
نظر می باشد و فراموش نمی شود بر خلاف آں اگر بطاق
بلند گذارند چشم بر و نیفتد۔ و فراموش کنند از ہمیں عادت
ایں مصدر اصطلاحی قائم شد و کنایہ ایست موافق
قیاس (اردو) طاق پر رکھنا۔ بقول آصفیہ بھلانا
طاق نسیاں پر رکھنا۔ دیکھو (برطاق نسیاں نہادن)۔

بطاق بلند نہادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بطاق بلند گذاشتن) کہ گذشت (ظہوری ے)
آوازۂ کرشمہ خوباں فرو نشست + از ابروی بطاق
بلندی نہادہ شد + (اردو) دیکھو بطاق بلند گذاشتن۔

بطاق چرخ رساندن مصدر اصطلاحی بقول
بہار بمبالغہ در رفعت و بلندیست (علی خراسانی ے)
بطبع قافیہ سنجاں کہ در معارج نظم + بطاق چرخ رسانیدہ
اند آلی را + صاحبان اننداش بجز نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ کنایہ ایست بمعنی رساندن بمرتبۂ اعلیٰ ترین

عجب است از محققین بالاکہ تسامح بہار راکہ در عرض معنی است ظاہر نمی کنند۔ بہار بطرزی کہ تعریف این کردہ است شایان مصدر نباشد و حاصل بالمصدر راحت مخفی مباد کہ از سند علی خراسانی رسانیدن پیدا ست عیبی ندارد کہ رساندن و رسانیدن ہر دو یکی است (اردو) آسمان پر پہنچا دینا۔ بقول امیر۔ سر بلند کرنا۔ عزت دینا۔ تعریف میں مبالغہ ہے (داغ ؎) مری اُفتادگی نے آسمان پر مجھ کو پہنچایا + زمیں پر وہ نہ ٹھہرے جو تمہارے خاک پا ٹھہرے + (آتش ؎) آسمان پر حسن نے پہنچا دیا دلدار کو + دھوپ سائے کو کیا سورج کیا رخسار کو + ۔

بطاق خانہ بودن چشم | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار عبارت از انحالت کہ آدمی مشرف بر مرگ شود و چشم بر دیوار خانہ و در دیوار و بسوی آسمان چشم باز ماند (رکنای مسیح ؎) بطاق خانہ ازان چشم باشدم دم نزع + کہ طاق خانۂ من چشم بر سرای تو بست + صاحب بحر فرماید کہ مرادف (بطاق افتادن چشم کسی) است۔ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم و درینجا اینقدر قابل صراحت کہ سند رکنای مسیح متقاضی آنست کہ (بطاق خانہ بانشیدن چشم) قائم شود و بابودن ہم درست بلکہ بودن بہتر از بانشستن ومتعارف ولیکن سند بالا برای بودن نباشد (اردو) دیکھو۔ بطاق اُفتادن چشم۔

بطالت بقول صاحب بول چال بقول معاصرین عجم یوم تعطیل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بفتحتین بمعنی معطل وبیکار شدن پس فارسیان روزی را بدین اسم موسوم کردند کہ ملازمین را منجانب حکومت رخصت از کار باشد برای راحت۔ مخفی مباد کہ فارسیان بقاعدۂ خود تای مدورہ را۔ دراز می نویسند پس جا دارد کہ ما این را بایں تصرف خفیف لفظی و معنوی مفرس گوئیم (اردو) تعطیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بیکاری۔ چھٹی۔ یوم الراحت۔

بطانہ | بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بکسر اوّل استر ہر چیز چراکہ باطن ابرہ می باشد خلاف ظہارہ و فرماید کہ در ہند باطن دستار را بفتح گویند **مؤلّف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم کہ آستر دستار یعنی زیر پیچ را بطانہ گویند و اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مفرس است و بمعنی عام باعراب اوّل الذکر لغت عربست صاحب منتخب ذکر ایں کردہ است **(اردو)** بطانہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بھرتی۔ بھراو۔ تہ پیچ۔ زیر پیچ۔ وہ کپڑا جو پگڑی کے نیچے لپیٹتے ہیں۔

بط بادہ | اصطلاح۔ بقول بہار صراحی کہ بصورت بط سازند و شراب دراں کنند صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است (صائبؒ)

نشئہ بادۂ توحید براں رند حلال ٭ کہ بط بادہ کم از مرغ حرم نشناسد ٭ **(اردو)** دیکھو بط۔

بطبانچہ روی خود سرخ می دارد | مقولہ۔ بقول بہار یعنی در عین حزن و اندوہ مسرور و شادماں می باشد تا موجب شماتت اعدا نہ شود صاحب بحر ہمیں قدر گوید کہ در عین اندوہ شادی می باشد ہمہ محقّقین فارسی زبان و زباندان ازین ساکت بادی ابن بہار و انند و بحر ہم نقل نگار ہ **مؤلّف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خیال متّفق کہ استعمال ایں مقولہ بحق کسی البتہ درست باشد کہ دور اندیش نباشد و خطا بر خطا کند و از بالغزی خود آگاہ شدہ بعد از وقت نادم و دست خود بر خسار سیلی زند ولیکن بظاہر خود را سرخرو نماید یعنی کسی کہ خود را بہ ظاہر معقول نشان دہد و در حقیقت نامعقول باشد فارسیان بحقّ او گویند " بطبانچہ بر سرخروئی ایں نامعقول نکنیم کہ طبانچہ بر کلّہ خود زدہ است **(اردو)** بناوٹے مسرور " دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جسکا دل مغموم ہے اور ظاہر میں اپنے آپ کو خوش دکھلاتا ہے۔ اسی کے لئے کہتے ہیں " دل میں نڈھال۔ گلّے لال لال " اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دکن میں کہتے ہیں " یہ تو توبہ کی سرخروئی ہے " یعنی اپنے کئے پہ خوب پچتایا اور توبہ کیا ہے اور اپنے گلّو پہ

پر طمانچے رسید کئے ہیں اسی وجہ سے کلّے لال لال نظر آتے ہیں۔

بُطر بقول بول چال درہما بحوالۂ زبان معاصر بن عجم وسفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار۔ بالضّم مرادف بُطری بمعنی شیشہ و فرماید کہ (بطری مشروبات) شیشۂ شراب را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ ماشاء اللہ ابنای وطن فارس لغت زبان خود را الوداع گفتہ خوب مفرّسی پیدا کردند کہ مبدّل باٹل انگلیسی است و در املایش۔ بی۔ او۔ ٹی۔ ایل۔ ای۔ باشد کہ الف حذف شد و تای ہندی ہمچوں تای فوقانی بدل کردند بہ طای حُطّی و لام بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ ستبر و سطبر و آلوند و اروند و ضمّۂ اوّل بمناسب حرف (او) کہ در لغت انگلیسی است یکی از معاصرین عجم گفت کہ معاصرین عرب در محاورۂ جدید خود ایں معرّب را استعمال می کنند و ما از ایشاں گرفتہ ایم۔ بندہ عرض کرد کہ اگر ہمین است بر ہر دو آفرین است کہ سوقیان جاہل بہ بے خبری از محاورۂ زبان محاورہ آفرینی کردند و خاصان کاہل بہ بی غوری از نتیجۂ آں پیروی شان (اردو) بوتل۔ بقول آصفیہ (انگریزی باٹل سے) اسم مذکر۔ شیشہ ایک قسم کا ولایتی کانچ کا ظرف جسمیں شراب وغیرہ آتی ہے۔

(الف) بطرح دادن

(ب) بطرح فروختن

مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) کرد وزلہ بردارش بہار الف را ہم آوردہ گوید کہ ہر دو عبارت از فروختن جنس بزور بر رعایا یا نوکران خود و این از جہت بسیاری جنس مذکور یا از جہت تباہ شدن آں بود لہذا اجناسی را کہ حکّام بدکانداران می دہند و بتدریج از انہا زر قیمت بوصول رسانند مال طرح و مال طرحی گویند۔

(صائب الف ے) منکہ صد خونین جگر را داغ میدادم بطرح ÷ می کنم دریوزۂ داغ ایں زماں از لالہ ہا ÷ (طاہر وحید ب ے) اسیر آں گل رعنا کہ لعل میگونش ÷ شکر بطرح فروشد ز تلخی دشنام ÷ صاحبان انند ذکر نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند کہ کسی ازین ہمہ محقّقین لطف محاورہ را نیافتہ (طرح دادن جنس ملاحظہ) مصدر اصطلاحی است کہ اہل لغت ذکر (طرح دادن)

کردہ اند و جنس را گذاشتہ ومی دانند کہ این محاورۂ قائم شد برای جنس غلّہ وآں کنایہ ایست از فروختن اجناس بجبر و زور حکومت بر تجّار کہ عاملان حکم می کردند و ایں اصطلاحی است کہ تقاضای واقعات تاریخی می کند در زمانہ سلطنت عاملان مال از کاشتکاران مالگزاری مطالبہ شاہی را نقد نمی گرفتند بلکہ بقاعدۂ کہ در ہندی (بتائی) نام دارد حصّہ از جنس مزروعہ حاصل می کردند و باز ہماں جنس مجتمعہ را بہ تعین نرخی دل خواہ بزور حکومت بدست تجّار بازاری فروختند و ہمین رسم بود در ہندوستان ہم و ہمین معاملہ جبر ہے را در محاورہ فرس (طرح دادن جنس غلّہ) می گویند و بتخفیف بحذف (جنس غلّہ ہم) و ہمین مصدر ربو حادۂ اوّل ہم مستعمل شد و (ب) مرادفش مخفی مبادکہ طرح لغت عرب است بالفتح بمعنی انداختن چنانکہ (طرح بنا و طرح اقامت و طرح قانون) پس عاملان دیہہ ہم کہ غلّہ مالگزاری را بخانہ تجّاراں بدون خواہش شان انداختہ زر قیمتش بدون رضای شان بزور حکومت دل خواہ خود وصول می کردند ازین رسم و عادت ایں مصادر اصطلاحی بدیں معنی مستعمل شد پس معنی لفظی این بجبر زر فروختن است و مجازاً برای غیر غلّہ ہم مستعمل شد (اردو) جبراً و زور حکومت سے کسی چیز کو دینا اور فروخت کرنا۔

بطری اصطلاح - صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی شیشہ و قرابہ باشد و ہم او (بطری مشروبات) را بمعنی شیشۂ شراب آوردہ و صاحب روزنامہ (بطری زیادی) را بمعنی سبوی از شیشہ ہای شراب گفتہ حقیقت ایں ہمین قدر است کہ بزیادت تحتانی آخرہ مزید علیہ بطر بالضم است کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا مذکور پس معاصرین عجم این را مضاف کردند بسوی مشروبات و عوض اضافت تحتانی را زیادہ کردند و ہمین است در مرکّب توصیفی (بطری زیادی) ہم دیگر ہیچ صاحب بول چال ہم ذکر ایں کردہ و بحقیقت

ماخذ پی نبرده۔ تسامح صاحب رہنما و روزنامہ باشد کہ ترجمہ (بطری مشروبات) را شیشۂ شراب نوشت و (بطری زیادی) را بمعنی بسی از شیشہ ہای شراب۔ پس مشروبات را بمعنی شراب گفتن کمی استعداد است و معاصرین عجم با ما اتّفاق کنند کہ درحقیقت خصوصیت با شراب نیست بلکہ آبجوش و امثال آن ہم درین داخل (اردو) دیکھو بطر۔

بِطریق بقول برہان و جامع و ہفت بکسر اوّل و ثالث و سکون تحتانی و قاف مجتہد ترسایان باشد و زاہد و صومعہ نشینی از ترسایان۔ این ہر سہ محققین کہ پابند لغات فرس اند این را فارسی دانند و صاحب غیاث ذکر معنی اوّل بحوالۂ صراح و کنز گوید کہ سردار فوج رومیان را گویند و صاحب مؤید این را ذیل لغات عرب آوردہ بحوالۂ صراح فرماید کہ معرب است بمعنی مرد مبارز و بحوالۂ شرفنامہ ذکر معنی اوّل کند و صاحب اند این را لغت عرب گوید و صاحب منتخب ہم این را آوردہ فرماید کہ بالکسر سرہنگ و مرد مبارز و متکبّر و حیلہ گر و مرغ فربہ و سرداری از سرداران روم کہ دہ ہزار مرد جنگی تحت حکم او باشد و فروتر از آن را ترخان نام است کہ پنج ہزار کس بہ تحت او بود و فروتر از آن قومس کہ دویست کس بفرمان او و بطارقہ جمع این۔ صاحب سراج التّبیل ہم این را معرّب گفتہ از لغت یونانی (پاترکیوس) **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی اوّل الذکر این را استعمال کردہ اند از ینکہ لغتی خاص در فارسی زبان برای این نداشتہ باشند و تصرّفی کہ در معنی حقیقی این شدہ است بلحاظ آن متفرس ہم توان گفت (اردو) بطریق ترسایوں کے مجتہد اور زاہد صومعہ نشین ترسایان کو کہا گیا ہے۔ مذکر۔

بطزر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح زای معجمہ و رای مہملہ کنایہ از آفتاب **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن کنایۂ لطیف نیست و نظر بر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی زبان طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو آفتاب۔

بطسرخاب نزای اصطلاح۔ بقول صاحبان

جہانگیری و ناصری در ملحقات کنایہ از صراحی شراب
صاحبان بحر و برہان و مؤید وہفت واسند ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی
وصفت این اسم فاعل ترکیبی کنایہ است خیلی لطیف
کہ سرخاب شراب را ہم نام است و پرندۂ معروف
را نیز معاصرین عجم بر زبان دارند **(اردو)** شراب کی
صراحی جو بشکل بط بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بط سنگین | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) بطی کہ از
سنگ سازند و در آب غرق نہ شود و فرماید کہ در ہندوستان
شہرت دارد و باستناد کلام خود از سراج المحققین (خان
آرزو) ہندی آرد کہ لقب عطا کردہ اوست بخان آرزو
(ب) ندر و ساغرم در عالم آب ÷ روان ہمچون بط
سنگین در آبست ÷ **مؤلف** عرض کند کہ چہ خوش
اصطلاح ایجاد کردہ محقق ہند است کہ باستناد
کلام ہند نژادی در لغات فرس جا گرفتہ۔ معاصرین
عجم (۲) (بط سنگی) ہماں صراحی بلورین را گویند کہ
برای شراب بشکل بط سازند و آنچہ در ہندوستان
شہرت دارد (۳) بت بطی کہ از سنگ مرمر سازند و در
چشمہ و حوض بر فوارہ ہا قائم کنند کہ آب از سوراخ بالای
سرش بلندی شود و از منقارش ہم می ریزد کی از معاصرین
عجم گفت کہ در فارس ہم بچنین فوارہ ساختہ می شوند
و (۴) بمعنی بطی کہ فربہ و دراز قد و وزنی باشد۔ پس
سراج المحققین در کلام خود بط سنگین بمعنی چہارم استعمال
فرمودہ است و بلحاظ معنی دوم لطافتی پیدا کردہ
وزنہ بر دارش بمقتضای (ایجاد بندہ اگرچہ گندہ)
از کلامش معنی اول قائم کرد و بصفتے موصوفش کرد کہ خلاف
عقل و نقل است یعنی گوید کہ بت بط سنگین در آب
غرق نشود و نمیداند کہ این محال است۔ مدعی چہ می
سراید و از نغمۂ گواہش چہ آہنگ می بر آید **(اردو)**
(۱) پتھر میں تراشی ہوئی بط جو بقول بہار پانی میں
نہیں ڈوبتی مؤنث (۲) بلور کی صراحی مؤنث (۳)
بط کی مورت جو مرمر میں تراش کر حوض میں قائم
کرتے ہیں جسکے سر پر سے فوارہ اڑے۔ مؤنث (۴) وزنی بط
جو بلند و بالا اور فربہ ہو۔ مؤنث۔

بط شراب | اصطلاح - بقول بہار بمعنی بط بادہ
بط صہبا | **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی
وموافق قیاس مرادف ہماں بط بادہ کہ بجایش گذشت
(اردو) دیکھو بط بادہ -

بطک | بقول برہان در ملحقات مصغر بط بمعنی (۱)
بط کوچک و (۲) صراحی شراب کہ بصورت بط ساختہ
باشند صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی کردہ وصاحب انند
بحوالہ فرہنگ فرنگ بر معنی دوم قانع - صاحب غیاث
گوید کہ صراحی کوچکی کہ برای شراب سازند **مؤلف** عرض
کند کہ بط بمعنی خود است یعنی پرندۂ آبی وہمین است
قاز در ترکی زبان کہ دراز گردن بود وانچہ بقد کمتر ازان
باشد آنرا فارسیان **بطک** گویند بکاف تصغیر ودر ہندی
ہمین را بطخ نام است پس معنی اوّل حقیقی است ومعنی
دوم راطالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم
ومحققین فارسی زبان واہل زبان ازین ساکت معنی
بیان کردۂ صاحب غیاث متقاضی آنست کہ کاف
تصغیر برای کوچکی صراحی گیریم وما باو اتفاق
نداریم واگر سند معنی دوم بدست آید توانیم گفت
کہ استعارہ باشد از صراحی شراب کہ خود ساخت
آں کوچک می باشد - بالجملہ بط بمعنی اوّل بقول
صاحب محیط بفارسی اردک وبہندی بدک وبطخ
نامند واں قسمی از طیور آبیست گرم در دوم وخشک
در اوّل - گوشت آں غلیظ تر وثقیل ونفاخ
(اردو) (۱) بطخ بقول آصفیہ اُردو - اسم مؤنث
دیکھو بط اورآپ ہی نے انہیں معنوں میں
بطک کو اردو میں مستعمل لکھا ہے (۲) شراب کی
صراحی - مؤنث -

بطمی | اصطلاح - بقول بہار وانند نقش نگار
ہماں بط بادہ کہ گذشت **مؤلف** عرض کند
کہ مرکب اضافی است (صائب ۵) رنگ من کردہ
ببال وپر عنقا پرواز + نیست ممکن کہ بچندیں بط
می بازآید + **(اردو)** دیکھو بط بادہ -

بطن پرست | اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وفتح بای فارسی - بمعنی شکم پرست **مؤلف**

عرض کند کہ معاصرین عجم ساکت و محققین فارسی زبان پنبہ در دہان اگرچہ این مرادف شکم پرست است ولیکن بحالت موجود لغتی کہ از دو لغات فارسی مرکب است بطن را عوض شکم آوردن بر خاطر گراں می گذرد و خلاف محاورۂ زبان۔ بدون سند استعمال این را اصطلاح فارسی زبان ندانیم (اردو) شکم پرور شکم بندہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ بسیار خوار۔ تن تازہ رکھنے والا۔

موحّدہ باظای معجمہ

بظہور آمدن استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۱) بوقوع آمدن و (۲) بعمل آوردن **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم را غلط دانیم وای بر محقق فاضل کہ از مصدر لازم معنی متعدی پیدا کرد و بر قواعد فارسی غور نکرد (**اردو**) (۱) وقوع میں آنا (۲) عمل میں لانا۔

موحّدہ باعین مہملہ

بعالمی برطرف افتادہ اصطلاح۔ بقول غیاث کنایہ از خودرای و خودپسند کہ نصیحت کسی نہ پذیرد۔ صاحب بحر نقلش برداشت **مؤلف** عرض کند کہ قیاس ہمین معنی را تسلیم کند ولیکن تا آنکہ سند استعمال پیش نشود۔ محاورۂ فارسیان ندانیم ازینکہ معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن خیال شان اینست کہ ہمین معنی غلط نباشد کہ از ترکیب الفاظ پیدا می شود یعنی کسی کہ از عالمی کنارہ کشیدہ۔ ناسخن شنو و خودرای و خودپسند باشد کنایہ لطیف نیست۔ صاحب انند ہمین را باموحّدہ ہفتم عوض کلمہ بر می نویسد یعنی (بعالمی بطرف افتادہ) و حوالۂ غیاث دہد و آنچہ غیاث نوشت بالا مذکور شد۔ پس تصرف انند متقاضی ریشخند است (**اردو**) خودپسند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اپنی کرنے والا۔ دوسرے کی رائے پر نہ چلنے والا۔ خودرائے۔

بعبث بقول بہار۔ با اول موحّدہ موصولہ مفتوح و عین مہملہ و بای موحّدہ ہر دو مفتوح و بسکون ثای مثلثہ

مرادف عبث وہم او در ردیف عین مہملہ گوید کہ عبث لغت
عرب است بفتحتین و در صراح و کنز بمعنی بازی آمدہ و فرہنگ
کہ فارسیان بمعنی بیہودہ استعمال نمایند بمجاز و بمعنی ہرزہ
و بیفائدہ ہم **مؤلف** عرض کند کہ لا واللہ عبث در
عربی زبان ہم بمعنی بیفائدہ آمدہ چنانکہ صاحب منتخب
ذکر این کردہ - فارسیان تصرفی در معنی عبث نکردہ اند
ولیکن بزیادت موحدہ در اولش مزید علیہ آن را
بطور تفریس ہم استعمال کردہ اند (ناظم ہروی
ے) وجہ یک جرعہ می نشد حاصل + ببعث
خرقہ را قبا کردم (طاہر وحید ے) بی روی تو
در دیدۂ من خواب حرام است + نتوان در این خانہ
خالی ببعث بست + (درویش والہ ہروی ے) عنان فکر چرا
می دہی بنظم ببعث + ز قسمت از کہ پنی ذکر بیش و کم ببعث (اردو)
ببعث بقول آصفیہ عربی بیفائدہ بیہودہ - لاحاصل فضول بیکار - ناحق

بعث ونشر بقول غیاث کنایہ از روز قیامت چراکہ دران وقت ہمہ مردگان از زمین برانگیختہ خواہند
شد و بہر طرف پراگندہ خواہند گشت - صاحب بحر نقلش بر داشت و صاحب انند بحوالہ اش نگاشت **مؤلف**
عرض کند کہ از دو لغت عرب باواو عطف مرکب شدہ است مفرسی را ماند - مخفی مباد کہ بعث لغت عرب
است بقول انند بمعنی برانگیختن و برخیزانیدن ناقہ را و زندہ نمودن و بیدار کردن و پراگندہ نمودن و
(یوم البعث) بمحاورۂ عرب روز قیامت را نام است ونشر ہم لغت عرب است بفتحتین بمعنی پراگندہ
و پراگندگان جمع و مفرد ہر دو آمدہ (کذا فی المنتخب) و بقول صاحب منتہی الارب بالفتح بمعنی زندہ کردن
و زندہ شدن و (یوم النشر) بمعنی روز قیامت ہم - پس فارسیان در میان ہر دو واو عطف آوردہ این
مرکب را استعمال کنند (اردو) روز قیامت - مذکر -

بعد بقول بہار - بالفتح بمعنی پس مقابل قبل - **مؤلف** عرض کند کہ محقق پابند لغت فرس خوش تماشی
می کند و نمی داند کہ لغت عرب است بمعنی پس چیزی و در فارسی زبان کلمہ پس موجود است مقابل پیش باشد کہ

دساردوی شاہی از اہل زبان شنیدہ باشد۔ اگرچہ در فرہنگہای فرس ندیدہ اگر ہمچنین است راوی او معتبر است۔ اما راوی نامعتبر نیست (اردو) بعد بقول آصفیہ۔ پس۔ پیچھے۔

بعد از رنج راحت است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را باظہار نتیجۂ ہر محنت زنند کہ ہر محنتے را نتیجۂ خوش است یعنی ہر صناع و ہر پیشہ ور و ہر کس کہ در عالم کاری کند۔ اول زحمت عملش بردارد و پس ازان معاوضہ اش ستاند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”اوّل رنج بعد از گنج“ محنت کرو راحت لو“

بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و معنی و محل استعمال پی نبردہ حاطب اللیلی شان مارا نفعی می بخشد۔ فارسیان در محلی کہ آثار مصیبتے پیدا باشد و دفع بعجلت متوقّع نباشد این مثل را زنند مقصود شان ہمین قدر است کہ پس ازان کہ من نمانم چہ کند جہای جاتان (اردو) دکن میں یہی فارسی مثل مستعمل ہے نیز کہتے ہیں ”نہ ہے ہم تو طوفاں کا کیا غم“ ہمارے بعد جو ستم چاہو کر لو“ (ع) ہم ہی نہ ہے تو پھر بلا سے جو ہو“ (ں) جب ہم نہ ہے تو ہمکو کیا ڈر؛ جو ہونا ہے وہ ہو رہیگا؛۔

بعد خرابی بصرہ مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این جزو مثلی است کہ فارسیان بحق ظالم نیز زنند (خانۂ ظالم خراب بعد خرابی بصرہ) چون کسی از مرگ یا عزل حکومت ظالمی خبر دہد می گویند کہ (بعد خرابی بصرہ) یعنی اگر او از جور و ستم بصرہ را خراب کرد و پس ازان معزول و ہلاک شد چہ فائدہ (اردو) جب کسی ظالم کی موت یا کسی حکومت سے معزولی یا نقصان شدید کے بعد کوئی کامیابی ہوتی ہے تو کہتے ہیں ”جب چڑیاں چگ گئیں تو کھیت کا ٹا گیا“ کیا فائدہ ہوا جب شہر بیٹھ گیا تو ظالم دنیا سے

اُٹھ گیا" نیز فارسی مثل کا کاملاً استعمال ہے ۔

بعدل دادن چیزی | مصدر اصطلاحی ہماں ارجاع عدل دادن) کہ گذشت و ما اشارۂ این با نقل سند ہم در آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو با م بعدل دادن ۔ (۲۳۴۲)

بعدله | بقول مؤید در نسخۂ مطبوعہ و قلمی ہر دو بضم یکم و فتح سوم بمعنی دیوانہ و دلزدہ **مؤلف** عرض کند کہ این لغت را بذیل لغات فرس جا دادہ است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ساکت سند استعمالش پیش نہ شد و بغیر آں اعتبار را نشاید و معاصرین زردشت ہم ازین نابلد اند صاحب شمس این را لغت عربی بہ ہمین معنی گفتہ ولیکن لغات عرب ازین ساکت خیال ما ہمین قدر است کہ صاحب مؤید بضمن تائید فضلا امتحان شان می گیرد و بعرض لغت غلطی بیند کہ چہ می فرمایند ۔ این است مآل تحقیق محققین با نام و نشان و نقل نگاری و تصحیف شان (اردو) دیوانہ ۔

بعدما | بقول بہار بمعنی پس ازان ۔ فرماید کہ بعض برانند کہ کلمۂ ما درین ترکیب زائد است چنانچہ در آینما و حیثما (اوحد الدین انوری ؎) حبذا بخت مساعد کہ سرِ حضرت شاہ ۔ مردمی کرد و رہم داد پس از چندین گاہ ۔ بعدما کز سر عشرت ہمہ روز افگندی ۔ سخن رفتن و نارفتن من در افواہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ تصرف فارسیان است بہ تخفیف لفظ وقع از (از بعد ما وقع) یا بعد ما مضی و آنانکہ کلمۂ ما را زائد اند و این را از قبیل آینما و حیثما دانند ذوق سخن ندارند ۔ مای موصول است دبل (اردو) بعد اس کے ۔

(الف) **بعدم بازدادن**	الف ۔ مصدر اصطلاحی
(ب) **بعدم بازدہ**	بقول بحر و بہار و آنند
(ج) **بعدم پازدہ**	نیست و نابود کردن ۔

صاحبان ہفت و مؤید ذکر (ب) می فرمایند کہ بمعنی نیست کن و صاحب شمس (ج) را بمعنی (ب) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بی تحقیقی صاحب شمس این من الامس مقصودش ہماں ب باشد کہ نکتہ سنجیش صرف موحدہ را بای فارسی کرد یا کاتب مطبع او را بمعرض اعتراض

آوردیا بمعلا الف مصدریست مرکب کہ معنی لفظی آن چیزی راکہ ازعدم بوجود آمدہ واپس دادن بعدم وکنایہ باشد از نیست ونابود ومعدوم کردن و(ب) امرحاضرش ولیکن بدون سند استعمال قول مجرد بہار و(بحر واند نقش نگار) راکافی ندانیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین فارسی زبان نمی نگارند (اردو) (الف) نیست ونابود کرنا (ب) نیست ونابود کر (ج) ناقابل ترجمہ۔

(۲۱۲۱) **بعدم پیوستن** مصدر اصطلاحی۔ معدوم شدن۔ (صائب ــ) استواری طمع از عمر بکسیر مدار ✦ کز دو سر رشتۂ جانہا بعدم پیوست است (اردو) معدوم ہونا۔

(۲۱۲۲) (الف) **بعرس آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(۲۱۲۳) (ب) **بعرض در آمدن** (الف) بمعنی بدخوئی وجنگجوئی کردن (ب) حقیقت خود را ظاہر کردن و عرض کردن وگفتن (ظہوری ــ) ناصح میا بعربدہ برمن سخن مساز ✦ بیطاقتی بصبر وتحمل حوالہ است ✦ (انوری ــ) گرچہ شطرنج بعرض تو در آید ✦ دانی کہ پیادہ چہ کند دعوی شاہی ✦ (اردو) الف بدخوئی کرنا۔ لڑنا جھگڑنا۔ (ب) اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ اپنی حقیقت دکھلانا عرض کرنا۔

(۲۱۲۴) **بعرض محنت آمدن** مصدر اصطلاحی۔ اظہار محنت ومشقت کردن (ظہوری ــ) گر بعرض محنت آیم عرض راحت می رود ✦ خوش بساطی چیدہ غم از رشک عشرت می رود ✦ (اردو) محنت اور مشقت کو ظاہر کرنا۔

(الف) **بعرفان بدر بردن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بعرفان بدر کردن** (الف) بقول برہان
(ج) **بعرفان بیرون بردن** در ملحقات (۱) کنایہ

دانستہ تحمل کردن و(۲) گذرانیدن حرف پہلو دار از ابنای جنس صاحب بحر بر ہر سہ مصادر گوید کہ عمداً تحمل کردن ودانستہ ہم گذرانیدن وگذرانیدن حرف پہلو دار از ابنای جنس۔ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر (ج) کردہ (ظہوری ــ) جانی از آہن ولی از سنگ نی باید مرا ✦ این ہمہ خواری بعرفان سخت بیرون میبرم ✦

وارسته بذیل (بر عالم عرفان زدن) ذکر (ج) کرده گوید که
عمداً تحمل کردن و دانسته بهم گذرانیدن و فرماید که علامی فہامی
در اکبر نامه باین معنی آورده صاحب بهار نقلش برداشته و
صاحب انند حرف بحرف بهار نگاشته **مؤلف** عرض کند
که مصدر اصلی که باستناد کلام ظهوری قائم می شود (ج)
است و بس والف و ب نتیجهٔ طبع آزمائی محققین باشد
که بیرون را بدر قرار داده‌اند و بردن را کردن و بعرفان
راعبث درین اصطلاح داخل کردند مصدری که قابل
ذکر است (بیرون بردن) است و بس که بمعنی (۳) افشا
کردن باشد. شاعر گوید که دل من از آهن است پس جان
من از سنگ باید یعنی آهسته دلی را سخت جانی لازم است
و می فرماید که اینهمه خواری خود را بوجه معرفت افشا می
کنم و این کاریست سخت (انتهی) پس نمیدانیم که هر
شش محققین بالا معنی اوّل الذکر را از کجا و بکدام قرینه
پیدا کردند اگر معنی شعر را می فهمیدند اینقدر زحمت نمی
کشیدند (اردو) (۱) دیده و دانسته تحمل کرنا (۲) اپنی
جنس کے پہلو دار تعریر کی برداشت کرنا (۳) افشا کرنا۔ فاش کرنا

مصادر اصطلاحی

(الف) بعشق کسی چراغ خواستن

(ب) بعشق کسی چراغ طلبیدن

بهار ذکر هر دو کرده گوید که هنگامه گیران ولایت در عین
گرمی هنگامه چون مردم را تشنهٔ کار بینند ورق گردانده
بر سر گدائی آیند و گویند چراغ بعشق حضرت (محمد قلی سلیم
ع) درین مجلس فلک از مهر خورشید + گرفته کاسهٔ در
دست از مه عید + بدریوزه ز مهر زرّین ایاغی + بعشق
شاه میخواهد چراغی + (خواجه آصفی ع) فتیلهٔ شب
غم بهر داغ می طلبم + بعشق لاله رخان یک چراغ
می طلبم + صاحب انند را نقل نگاری بهار پسند است
و تحقیقش از پی تحقیق صاحب بهار عجم بهره مند و صاحب
بحر عجم همین مصدر را به تقدم و تأخر الفاظ (چراغ بعشق
کسی خواستن و طلبیدن) در ردیف جیم فارسی ناحق
قائم و بر نقل تعریف بهار این قدر اضافه کرد که (نقد
خواستن گدایان از مردم) هم و خان آرزو (در چراغ
هدایت) ـ (چراغ خواستن) را نوشته می گوید که آنچه گدایان
از مردم خواهند از عالم نقد چنانکه در هندوستان نیز

بعضے از گدایان از مردم چراغ خواہند (وحید ص) چراغ طلب
گدایانیکہ میخواہند از مردم چراغ + فیض از می در شب
آدینہ میخواہیم ما + مؤلف عرض میکند کہ تعریف بہا
ونقل نگارش معنی ندارد وحقیقت جویان را تشنہ
می گذارد - وصراحت مزید خان آرزو در (چراغ ہدایت)
این مصادر اصطلاحی را روشن نمیکند از ینکہ او از واقعات
تاریخی این خبر ندارد و از ینجاست کہ بحد استناد کلام وحید
قزوینی معنی این را می نگارد - بتحقیق ما (چراغ خواستن و
طلبیدن) محاورہ ایست معروف کہ (گدایان نقشبندی)
عجم دہند شمعے بدست - اشعار شیرین بر زبان - بدریوزہ
گری - خانہ بخانہ سیر می کنند وچراغی یعنی پول می طلبند
ومی گیرند وہمین را در ہندوستان چراغی نام است و
معنی لفظی آن چیزی کہ منسوب بچراغ است یعنی چیزے
کہ از برای مصارف چراغ بہ گدای نقشبند دادہ میشود
عجبے نیست کہ چراغی بدین معنی استعمال عجم است کہ بزبان
ہندیان مستعمل است واصل (چراغ کہ درین مصادر مستعمل
است) ہمین چراغی باشد کہ بحذف تحتانی باقی ماند -

پس فقیر نقشبند دریوزہ گری نمی کند بلکہ مصارف چراغ وصول
می فرماید وچراغ در دست او برای رہنمائی رہروان آست
در شب تاریک وغیر مہتاب یکی از معاصرین عجم با ما گفت
کہ بزمانۂ سلف در اقلیم فارس بسیاری از چراغ گیران
در شب تاریک سیر کوچہ وبرزن می کردند وخانہ بخانہ
اقل سکۂ مس یا چیزی از قسم غلّہ وغیرہ ذلک بدریوزہ می
گرفتند - اہالی خانہ بطوع ورغبت خود بدست اطفال چراغی
پیش می کردند وآنہا از دود چراغ یک نشانی بر ناصیۂ
معطی بسر انگشت خود می زدند ومی گفتند کہ ” خانۂ تو
روشن باد “ اہل شہر اینجور گدایان را (گدایان شاہی)
می گفتند از ینکہ دریوزہ گری ایشان باعث رفاہ خلق
می بود کہ غربای راہ رو را بواسطۂ چراغ ایشان در
رہروی مددی حاصل می شد - وبعضے از رہروان این
فقرا را بطور قندیلچی تا خانۂ خود می بردند وبمعاوضۂ
این خدمت چیزی بآنہا می دادند وجود ایشان گویا
برای رہنمائی مخلوق بود کہ بمعاوضۂ خدمت شکم پروری
خود می کردند (تمّ کلامہ) چہل سال گذشت کہ مادر

حیدرآباد ہم (نقشبندی عجمی) را دیدہ ایم کہ در شب تاریک
بخانہ ہا می آمد و مخمّس اشعار فارسی می خواند۔ چیزی ازان
یاد داریم و ہدیۂ ناظرین می کنیم (وھو ھذا) میر محبوب علیخان
بادشاہِ نامدار + افضل و ناصر سکندر ر انظام آصف شاہ +
خسرو ذیجاہ را دستور او سالار جنگ + یارب این شاہ و
وزیر دولتش پایندہ دار + رہنمای خلق و عالم شد
چراغ نقشبند + ما پرسیدیم ازو کہ آغا این اشعار مال
تست گفت نخیر۔ میر محمد شفیع راست کہ ہم درین محلّہ دارالشفا
می ماند۔ و ما ہم می دانستیم او را کہ یکی از عجمیان ہند نژاد
بود (خدایش بیامرزد) خیلے طبّاع و شفیع تخلّص می کرد۔ باز
پرسیدیم از نقشبند کہ آغا درین مخمّس نقشبند چہ چیز است
فرمود نام قلندر دریوزہ گری کہ بواسطہ ہمین چراغ دریوزہ گری
می کند کہ با طریقت نقشبندی تعلّق دارد و بر ناصیہ کریمان
ازو دو این چراغ تیمّناً و تبرّکاً نقشبندی می کند ازینجاست
کہ او را نقشبند نام است (آمدیم بر سر مطلب) کہ (چراغ
خواستن) و (چراغ طلبیدن) مصدریست اصطلاحی
بمعنی دریوزہ گری کردن بواسطۂ چراغ و چراغی خواستن

اعم ازینکہ دریوزہ گری در عشق کسی باشد یا غیر آن ہمین قدر
است حقیقت این مصادر اصطلاحی کہ پردہ ازروی
واقعات تاریخیش برافگندہ ایم و ماخذ این مصدر اصطلاحی
ہمان چراغی است کہ بالا گذشت۔ حقیقت جویان بدانند
کہ تعریف محقّقین بالا چہ بود و چہ حقیقت این روی نمود
(ع) ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ (اردو)
کسی کے عشق میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے بھیک
مانگنا۔ دکن میں ایسے فقرا کو نقشبند کہتے ہیں اور
صاحب آصفیہ نے چراغی پر لکھا ہے اسم مؤنث نذر
پیشکش۔ نذرانہ۔ وہ نذرانہ جو چراغ کے نیچے رکھ دیتے
ہیں وہ نقدی جو چراغ جلانے کے واسطے دیجاتی ہے۔

(الف) بعصا راہ رفتن مور مصادر اصطلاحی۔
(ب) بعصا راہ رفتن موش بقول بہار و بحر

اند کنایہ از صعوبت راہ و صعوبت کار کہ احتیاط
تمام دران باید کرد (محسن تاثیر ص) اندرین دشت کہ
موشی بعصا راہ رود + مصلحت نیست کہ نشمردہ گذاری
پا را + خان آرزو در چراغ ذکر ہر دو کردہ گوید کہ ب

مشہور ہست **مؤلف** عرض کند کہ چراسند استعمالش پیش
نکرد و شہرت بزبان معاصرین عجم کہ نیست و الف را
باستناد کلام محسن معتبر دانیم حاصل انیست آدراہی کہ
ناہموار و خطرناک باشد رہروان عصا در دست گیرند
و اوّل با عصا امتحان راہ کردہ قدم می گذارند تا واقعہ
پیش نیاید و این عادت ذوی العقول است و غیر
ذوی العقول را بدین عادت منسوب کردن کنایہ (زباحتیاط
تمام قدم نہادن) است در راہی یا کاری پس ہمین
است معنی این مصدر کہ ہر چہار محققین بالا تعریف
خویشی نکردہ اند (اردو) بکمال احتیاط سے قدم
رکھنا۔ کسی رستے میں یا کسی کام میں۔

(۲۷۴۶) **بعقل برسنجیدن** | مصدر اصطلاحی۔ اندازہ
کردن و دانستن بعقل است (انوری ۵) از بہر خدا برا
بد اندیش ✤ وین مفتی را بعقل برسنج ✤ (اردو)
عقل سے اندازہ کرنا۔ سمجھنا۔

بعمل آوردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
رہنمای بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ
گوید کہ (۱) حاصل کردن است مثلاً درخت نشاندہ ثمرش
حاصل کردن و صاحب بول چال معنی (۲) تیار کردن
گوید **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بجا آوردن است
چنانکہ می گویند۔ حکمش را بعمل آوردم یعنی تعمیل حکمش
کردم (انوری ۵) ہر کرا فضل وی از شغل نماعز لے
داد ✤ شحنۂ نفس نباتیش ز رآرد بعمل ✤ معاصرین عجم
ہم معنی سوم را پسند و موافق محاورہ دانند و ہر دو معنی
اوّل الذکر را نقص تعریف محققین بالا خواہند (اردو)
عمل کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تعمیل کرنا۔ عمل میں لانا۔
کاربند ہونا۔ بجا لانا۔

(۲۷۴۸) **بعہدۂ کسی گذاشتن کاری** | مصدر اصطلاحی۔ بر
ذمّہ کسی کردن است و سپردن کاری بکسی و او را ذمّہ دار
آن کردن (ظہوری ۵) شاید بدست درد مداوا شود
ہلاک ✤ این کار را بعہدۂ دارو گذاشتیم ✤ (اردو)
کسی کے ذمّہ کرنا۔ کسی کے سپرد کرنا۔ کسی کو کسی
کام کا ذمّہ دار بنانا۔

بعیار رسیدن طلا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار کامل العیار بر آمدنش (ملک حمزہ المتخلص بغافل با برادر خود ابوالفتح می گوید ع) بر خاطر خاطرت غباری نرسد + از گفتہ من ترا نغاری نرسد + ہر چند طلای خاطرت را غش نیست + بی رحمت آتش بعیاری نرسد + **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق بالا غیر از کامل العیار شدن و کامل العیاری طلا ثابت شدن نباشد (اردو) طلا کا کامل العیار ہونا۔ اس کا کھرا پن ظاہر اور ثابت ہونا۔

بعیب خود بینا باش مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان بطور موعظت و پند گویند مقصود آنست کہ چون از عیب خود آگاہ باشی بر اصلاح آن ہم بکوشی (اردو) اپنے عیب سے واقف ہو رہ۔ دکن میں کہتے ہیں "عیب سے خبردار بے عیب ہوتا ہے" یعنی جب کوئی اپنے عیوب سے واقف ہوتا ہے تو اسکی اصلاح کرتا ہے۔

(۱۲۲۲)

بعیب خویش راہ بردن مصدر اصطلاحی۔ واقف شدن از عیب خود است (صائب ع) بعیب خویش اگر راہ بردی صائب + بعیب جوئی مردم چہ کار داشتی + (اردو) اپنے عیب سے واقف ہونا

بعینہ بہار گوید کہ لفظ عربی است و در تشبیہات مستعمل و گاہی بالفظ گویا نیز آرند و گاہی بدون آن ہم استعمال یابد و فرماید کہ این خالی از غرابت نیست (مسیح کاشی ع) ہزار طعنہ زکج فطرتان کشی توضیح + بعینہ رقم انتخاب رامانی (ملا طاہر فریدون ع) این جبۂ سفیدان کہ سراپای یخ اند + در مزرع کائنات بی پہلو اند + از حلقہ نشینی ہمہ سرمست غرور + این قوم بعینہ کمانہای شیخ اند + صاحب غیاث می فرماید کہ بکسر اول و نون بمعنی بحقیقت خود ذات خود۔ صاحب انند نقل نگار ہر دو و این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این کنند بطریق حرف تشبیہ کلی برای بیان این کہ مشبہ با مشبہ بہ سر مو فرق ندارد۔ اگر بالفظ گویا مستعمل شود غیر از تکرار نباشد و بدون با مجرد (عینہ) مخفف این است کہ بجالش می آید

(اردو) بعینہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ ہوبہو۔ ہُوبہُو۔ ویسا ہی۔ عینً بینً۔

موحّدہ با غین معجمہ

بغ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح (۱) بمعنی گود (۲) نام بتی صاحبان رشیدی و برہان و ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب جامع نسبت بمعنی دوم گوید کہ بمعنی بت است۔ صاحب ناصری می فرماید کہ مغاک یعنی زمین پست وخالی و نام بتی نیز و صراحت مزید کند کہ گویند شہر بغداد کہ اوّل دیہی بودہ بنام ہمین بت موسوم شدہ مولف عرض کند کہ نقل قول کاملش بر بغداد کنیم کہ ہمہ متعلّق بدوست خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا کردہ گوید کہ بمعنی اوّل مَغ بہ میم ہم آمدہ۔ پس بخیال ما ہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم است و انچہ صاحب جامع نام بتی گوید یا کہ بمعنی بت می نویسد نسبت آن عرض می شود کہ نظر باعتبارش کہ صاحب زبانست آنرا صحیح دانیم وجا دارد کہ بتی خاص را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردہ باشند بالجملہ انچہ خیال ماست و معاصرین عجم پسندش کنند ہمین قدر است کہ اصل این مَغ بہ میم است بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی ژرف کہ بعربی عمق خوانند و رود خانہ را ہم گویند و بضمّ اوّل آتش پرست را نامند۔ پس فارسیان بر سبیل تبدیل میم را بموحّدہ بدل کردند چنانکہ عزم و غزب و مدموان و بدموم۔ پس بلحاظ ماخذ باید کہ بمعنی اوّل بالفتح خوانیم و بمعنی دوم بالضّم ولیکن آنانکہ بمعنی دوم ہم بالفتح گفتہ اند تصرّف محاورہ پیش نباشد (اردو) (۱) گڑھا۔ مذکر (۲) ایک بُت کا نام بُغ ہے جس کی وجہ تسمیہ بغداد سے متعلّق ہے۔ مذکّر۔

بغا بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و غیاث با اوّل مفتوح ہیز و پشت پائی بودہ و آنرا بتازی مخنّث گویند (کمال اسمٰعیل ؎) ہر کہ در کون ہلہ بغا باشد ٭ و رمزکی بہ شہرہا باشد ٭ (حکیم سوزنی ؎) زن گفت این مسلمان درکون ہمی برد ٭ این کیر مردہ ریگ و بدانم بغا بود ٭ (قطران ؎)

دربان تو ای خواجه مرا دوش بغا گفت * تنها نه مرا گفت مرا گفت و ترا گفت * گفتا شعرا جمله بغا باشند انگه * میتی دو سه برخواند که این خواجه ما گفت * صاحب ناصری گوید که بعد از تتبع ظاهر شد که این لفظ عربیست و بکسر با آمده بمعنی زنا کردن و فرماید که همین معنی با معنی ابیات موافقتے ندارد **مؤلف** عرض کند که آغا راست می گوئی که لغت عرب است بالکسر و صاحب منتخب هم بمعنی زنا کردن آورده مگر نمیدانی که برادران تو کسرهٔ اوّل را بالفتح بدل کرده معرّس و بمعنی هیز استعمالش کرده اند چنانکه در کلام هر سه استادان فرس گذشت پس در ابیات فارسی زبان موافقت معنی زنا کردن چرا می طلبی و توجه بسوی تعریض چرا نمی کنی (اردو) مخنث دیکھو الخ

بغاجاده اصطلاح - صاحب بول چال می فرماید که مرادف بغل براره یعنی راهی را گویند که سطح زمین را کنده درست کرده باشند **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این راه مخنث است و کنایه از راهی که از سطح زمین پست و عمیق باشد - موافق قیاس است - معاصرین عجم تصدیق همین کنند و گویند که در بعض مقامات باتحاد سطح راه آنرا در عمق زمین قائم کنند - مخفی مباد که جاده لغت عرب است و بقول منتخب بتشدید دال راه بزرگ و شارع عام - معاصرین تفرقه انداز زبان این مرکب مکروه را داخل محاوره کرده اند عوض آنکه از راه عمیق کارگیرند (اردو) وه راسته اور سڑک جو سطح زمین سے پست هو - مذکر -

بغار بقول صاحب روزنامه (بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار) رودبار و حلق البحر - صاحب بول چال گوید که بضمّ اوّل و بزیادت واو بوغار هم به همین معنی می آید و فرماید که لغت ترکی است **مؤلف** عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبان است این را به زای هوّز عوض رای مهمله آخری آورده گوید که معنی این حلقوم و حنجره و خلیج هم و فرماید که بدون واو بضمّ اوّل هم آمده پس متحقق شد که فارسیان به تبدیل زای هوّز آخر به رای مهمله چنانکه برنغ و بتغ معرّس کرده اند و (رودبار) را که اصطلاح فارسی است برای

همین معنی بود الوداع کردند وجای غفلت جزین نیست که معنی (رودبار) را خود فراموش کردند ومحققین لغات فارسی زبان هم
اعتنا بسوی آن نکردند اگرچه مقامش درین کتاب دور ومتعلق به ردیف رای مهمله می باشد ولیکن تحقیقش همدرینجا
لازم دانیم که بتحقیق ما خلیج ورودبار مرادف همین است صاحب برهان به (رودبار) نوشته که بمعنی جدا ول آب
ورودخانه های بزرگ است وجائی که دران رودخانهای بزرگ وبسیار جاری باشد وهم او بر خلیج گوید که
بمعنی رودخانه وبحر عظیم وگویند که لغت عربیست وصاحب منتخب بر خلیج فرماید که بالفتح شاخی از دریا وجوی
وصاحب ناصری می فرماید که نام چند جاست از قهستان وغیره ومعنی اصل آن جائی که رود بسیار باشد وخان آرزو
درسراج می طرازد که بمعنی جائیکه رود بسیار باشد ونام بلوکی وفرماید که ظاهر السبب کثرت آبها بدین نام موسوم
شد. وصاحب سروری هم بر جوی بزرگ قانع وصاحب جامع گوید که جائیکه درانجا رودخانه بسیار جاری شود
بخیال ما هیچ یکی ازین محققین بحقیقت نرسید وندانست که خلیج ورودبار هر دو یکی است وهمین را ترکان بغاز
گویند ومترجمی که در (روزنامه) ترجمهٔ این را در انگلیسی زبان چنانکه نوشت سکندری خورد (خلیج فارس) را
در انگلیسی (پرشین گلف) گویند وگلف رودی عظیم را نام است که از قلزم برآمده تا آب دیگر داخل نشود
بلکه بشکل شاخی سربسته جاری ماند گویا حلقوم بحر است وهمین است خلیج که صاحب منتخب آنرا شاخ دریا گفته
ازینجاست که ترکان برای آن بغاز نام نهادند که بمعنی حلقوم هم آمده وانچه به (خلیج فارس) شهرت دارد بتحقیق
از جغرافیه همین است که از بحر فارس بشکل نهری یا جوئی جدا شده تا بصره می رود وبآب دیگر واصل نمی شود پس
معنی لفظی (رودبار) شان وشوکت رود دارنده که رود نباشد. اسم فاعل ترکیبی است مرکب بارود بمعنی
حقیقتش وبار بمعنی شان وشوکت که گذشت وبار بمعنی یار هم آمده پس جادارد که بقلب اضافت بمعنی
(یار رود) گیریم وکنایه از خلیج پس (خلیج فارس) و (رودبار فرس) و (بغاز فارس) و (پرشین گلف)

ہمہ مرادف یکدیگر است وہمچنین است (خلیج عدن) و (خلیج تاتار) بالجملہ محققین فارسی زبان از جغرافیۂ عالم تحقیق (خلیج فارس) یا خلیج عدن وتاتار نکردند کہ چہ چیز است و (رودبار) را مرادف خلیج ندانستند واز ترکات معنی خلیج ہم خبر نداشتند نتیجہ ہمین غفلت است کہ معاصرین عجم بضرورت استعمال از لغت زبان خودبی خبر ماندند واز لغت ترکی بغار بسبیل تفریس بغار را بہ راے مہملہ آخرہ استعمال کردند صاحب روزنامہ کہ در ترجمۂ آن رودبار وحلق البحر رانوشت احسان اوست کہ از لغت قدیمہ خبردار کرد (اردو) خلیج بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مؤنث کھاڑی یا وہ قطعۂ آب جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو جیسے خلیج بنگالہ وغیرہ ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اس تعریف میں ہم اسقدر تبدیل کی ضرورت پاتے ہیں کہ سمندر سے جو شاخ نکلکر دور تک مثل ندی یا نہر کے خشکی کو کاٹتی ہوئی چلی جاے اسی کا نام خلیج ہے جیسے خلیج فارس اور عرف عام میں (خلیج بنگالہ) کی اصطلاح غلط ہے اس لئے کہ اس کا انگریزی ترجمہ (بنگال گلف) نہیں ہے بلکہ (بے آف بنگال) ہے جسکا صحیح ترجمہ (بنگالہ کے سمندر کا ٹکڑا) ہے جسکی شکل اور درازی مثل ندی یا نہر کے نہو ۔ پس صاحب آصفیہ نے لفظ خلیج کی مثال میں (خلیج بنگالہ) کی جو مثال لکھی ہے وہ غلط ہے بلکہ خلیج فارس اور خلیج تاتار اور خلیج عدن اس کی مثال ہے ۔

(۲۲۰۹) **بغارت بردن** استعمال بمعنی بردن بہ یغما وغارت کردن است (انوری ؎) بغارت برد غمزت یک جہاں دل ÷ بتست راگر کہ آخر ترکتاز است ÷ (اردو) غارت کرنا دیکھو بردن خانہ ۔

(۲۲۱۰) **بغارت شدن** استعمال لازم مصدر گذشتہ (انوری ؎) جان نو داد نقش را حالی ÷ وان بغارت شدۂ بازاورد ÷ (اردو) غارت ہونا بقول آصفیہ ۔ لٹنا ۔ تاراج ہونا ۔ تباہ وبرباد ہونا ۔

بغارواردانل اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار دریای باسفورس را

نام است کہ در قسطنطنیہ واقع **مولّف** عرض کند کہ مؤلّف گمنام سکندری خوردہ است انچہ شاہ در روزنامۂ خود ذکر (بغار دار دانل) فرمودہ مقصودش از (درّۂ دانیال) است کہ آنہم ہمدرانجا واقع کہ در انگلیسی زبان آنرا (ڈارڈنلس) گویند و از جغرافیای ترک معلوم می شود کہ (الف) (ڈارڈنلس) و (ب) (باسفورس) ہر دو نہر لغت جداگانہ انگلیسی زبان و دو نہر جداگانہ را نام است یعنی (الف) نہریست کہ قلزم (ایجین) را کہ بعضے آنرا بحر ابجن ہم گویند و در مغرب ترکی واقع است با قلزم مارمورہ کہ در شمال ترک واقع۔ واصل کند و بست و چار فرسخ درازی دارد و (ب) نہری دیگر کہ قلزم مارمورہ را با بحر اسود و نسبت (درّۂ دانیال) گویند کہ این درّہ را دانیال پیغمبر درست کرد از ینجاست کہ آنرا بترکیب اضافی منسوب بدو کردند و بقول محقّقین انگلیسی موسوم است بنام (ڈارڈنس) شہزادہ کہ از سلاطین روم بود و حالا ترکان آنرا (بحر سفید بوغاسی) نامند و انچہ در انگلیسی زبان این را (ڈارڈنلس) نام است گویند کہ دران ہم نام پیغمبر دانیال را دخل است کہ ہمین پیغمبر را نصاری (ڈانیل) گویند بہ دال ہندی (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) بہرحال معاصرین عجم غافل از زبان خود (درّۂ دانیال) را داخل محاورۂ حال نکردند بلکہ عوض درّہ۔ لفظ بغار را مجازاً بمعنی نہر گرفتند (اگرچہ معنی آن خلیج است چنانکہ بجایش گذشت) و پس ازان مرکّب کردند با (داردانل) کہ مفرّس (ڈارڈنل) انگلیسی است بہ تبدیل ہر دو دال ہندی با دال مہملہ و زیادت الف بعد دال دوم۔ عوض فتح پس (بغار داردانل) مرکّب اضافی است و در محاورۂ معاصرین عجم بدون اضافت مستعمل۔ این است حقیقت این لغت جدید۔ کہ صاحب رہنما حقیقت جویان فارسی زبان را بہ ترکستان برد۔ وای برین مصلحان زبان کہ ز (درّۂ دانیال) را کہ لغت خوشی و مرکّب اضافی بقاعدۂ فارسی بودہ ترک کردہ تفریس مکروہ را در محاورۂ خود پسندیدند کہ بزبان حال فریاد می کند و این نتیجہ کم التفاتی و بیرحمی عجمیان بہ زبان خود است و بس (اردو) درّۂ دانیال

مذکر۔ ایک نہر ہے قسطنطنیہ کی جو پہاڑوں میں سے گزری ہے اور بحر [illegible] اور بحر مورہ کو باہم ملاتی ہے جس کی درازی ۲۰ میل ہے۔ صاحب انسائیکلوپیڈیا نے لکھا ہے (دو پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے جن پر دو قلعے واقع ہیں ایک کا نام (ڈارڈنس) ہے جو ایک رومی شہزادے سے موسوم ہے۔ اور دوسرے کا نام (ہلس) دونوں ناموں کو ملا کر اس نہر کا نام (ڈارڈنلس) رکھ دیا گیا۔ ترکی میں اسکو (بحر سفید بوغاسی) کہتے ہیں) بعض لوگ اسکو دانیال پیغمبر کا بنایا ہوا ورہ کہتے ہیں اور ہند میں یہی مشہور ہے (واللہ اعلم)۔

بغازہ بقول سروری بغین معجمہ بروزن براز (۱) چوبی باشد کہ درودگران در حین شگافتن چوب در رخنہ آن نہند (شمس فخری) عدو شکاری کہ زست و باز زخمش ٭ کند بہ تیشۂ نجار حادثات بغاز ٭ و فرماید کہ (۲) چوبی را نیز گویند کہ کفشگران در پس قالب نہند جہت انزام کفش صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کردہ می فرماید کہ بروزن طراز است و بجای حرف ثانی فا ہم آمدہ صاحب غیاث صراحت کند کہ بکسر اوّل است و بذکر معنی اوّل گوید کہ بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری بکسر اوّل صراحت مزید کند کہ کفشگران برای کشادہ شدن کفش این را میان کفش و قالب می گذارند و درودگران بوقت ارّہ کشیدن تا شگاف باہم نیاید و زود شگافتہ شود (ع) نرا نرمیخائیم و چون نرا نریم خشک ٭ خارہا داریم چون نوک بغاز ٭ و بقول بعض گوید کہ بیای تازی مفتوح و فا و رای مہملہ صحیح باشد و فرماید کہ ایشان غلط کردہ اند چرا کہ بازای معجمہ صحیح است کہ شمس فخری با قوافی زا آوردہ۔ صاحب جامع گوید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ کہ می آید و بروزن پیاز باشد۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار می طرازد کہ (۳) نام نہری است و صاحب برہان بذیل بای فارسی می فرماید کہ صاحب مؤیّد بہ رای مہملۂ آخر بروزن ہزار آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ غاز بقول برہان در فارسی زبان بمعنی شگاف و (باز شدہ) می آید پس چیزی کہ بوقت ارّہ کشی در شگاف

چوب گذارند آنرا فارسیان باموحدہ کہ افادہ معنی در کند۔ بغاز نام کردند ومعنی لفظی این چیزی کہ درشگاف است پس این کنایہ است ومعنی دوم مجاز آن کہ چیزی کہ درخلای کفش پس قالب گذارند آنرا ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند وانچہ بہ بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ اسب واسپ وآنانکہ بہ رای مہملہ عوض زای ہوز نوشتہ اند سکندری خوردہ اند وجاوارد کہ اُنہا غار را در ماخذ این جا دادہ باشند کہ شگاف کوہ است ولیکن بوجود (غاز بہ زای ہوز) بمعنی شگاف۔ ضرورت ندارد کہ بغار رو یم واز شگاف کوہ کار گیریم نسبت معنی سوم غرض می شود کہ محقق بی تحقیق غلیج رانہ گفتہ واین معنی غلیج لغت ترکی زبان است کہ صراحت کافی بر بغار کردہ ایم کہ بہ رای مہملہ آخر گذشت۔ خان آرزو در سراج (بغاز) بہ بای فارسی ورای مہملہ در آخر عوض زای ہوز بمعنی اوّل ودوم آوردہ ودرین ردیف موحدہ این لغت را ترک کردہ جز این نیست کہ از ماخذ بی خبر است وترک این لغت درین ردیف تجاہلے وطرفہ ماجرائے است وانچہ صاحب برہان این را بفای دوم عوض غین معجمہ ہم درست داند جہ دانی گوید کہ آن بہ رای مہملہ در آخر می آید وجز این نیست کہ آنہم مبدل این است کہ غین معجمہ بدل شدہ بہ فا چنانکہ غلیو وفلیو وزای ہوز بدل شد بہ رای مہملہ چنانکہ بزغ وبرغ وآنانکہ بکاف اوّل آوردہ اند پی بہ ماخذ نبردہ اند کہ موحدہ کہ افادہ معنی فی کند دائماً مفتوح باشد۔ مخفی مباد کہ وجود این پس قالب در کفش برای آنست کہ چون کفش قالب زدہ خشک شود بواسطہ ہمین چوب قالب از کفش بآسانی بیرون کردہ می شود (اردو) (۱) وہ لکڑی جو ارہ کشی کے وقت شگاف میں قائم کرتے ہیں تاکہ ارہ کشی میں سہولت ہو۔ مؤنث (۲) وہ لکڑی جو موچی جوتی کے خلا میں سانچے کے ساتھ داخل کرتے ہیں تاکہ جوتی خشک ہونے پر سانچہ آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے (۳) دیکھو بغار۔

بغامہ | بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج بغین معجمہ ومیم ہم وزن زبانہ غول

بیابانی وصاحب ناصری فرماید کہ آن از جنس اہرمن و دیو حیوانیست کہ در بیابانہا مسافران را براہ خطا بردہ ہلاک کند (حافظ) دور است سرآب درین بادیہ ہشدار * تا غول بیابان نفریبد بسرابت * صاحب انند نقل نگارش وصاحب شمس (بغامہ وبغانہ) ہر دو را بدینمعنی لغت عرب گوید وصاحب انند صراحت کند کہ فارسی است صاحب منتخب و دیگر لغات عرب ازین لغت ساکت وصاحب مؤیّد بحوالۂ فرہنگ علی بیگی (بغانہ) را بنون عوض میم بہ ہمین معنی آوردہ کہ بجایش می آید و در نسخہ ہای دیگرش عوض بغانہ ۔ بنون) (بغامہ بمیم چارم نوشتہ ۔ آن مطبوعہ مطبع نولکشور است واین نسخۂ قلمی مؤلف عرض کند کہ سند ناصری خلاف موضوع است کہ تحقیق بغامہ کند وسند غول بیابانی پیش می کند ۔ عجبی نیست کہ ہمان شیطان (یا دیو حیوانی) اوّا ازراہ بردغنیمت است کہ نمردورنہ این گرانمایہ نسخہ اش را از کجامی یافتیم خدایش بیامرزد ۔ بالجملہ اتّفاق محقّقین پابند فارسی زبان سیما ناصری وسروری وجامع وبرہان کہ ہر سہ اوّل الذّکر ازان ازاہلِ زبانند این را اسم جامد فارسی زبان قرار می دہد وسکوت محقّقین عرب مؤیّد آن ولیکن وضع لغت تقاضای آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن محقّقین ترکی ذکر این نکردہ اند اِلّا یکی از معاصرین ترک گوید کہ بغانہ بنون چارم برزبان ما بہ ہمین معنی مستعمل است ولیکن ما این را لغت زبان خود ندانیم عجبی نیست کہ فارسی باشد (تقریر کلامہ) وظاہر است کہ ذکر بغانہ بنون غیر از مؤیّد مطبوعہ وصاحب شمس دیگری از محقّقین فارسی زبان نکرد خیال ما این است کہ بغانہ بنون اصل است وبغامہ بہ میم مبدّلش چنانکہ کجین وکجیم وپان وپام اکثری از محقّقین لغت مبدّل لہ را جا می دہند ولغت اصل را می گذارند ۔ وہمین است صورت حال این لغت وبغانہ مرکّب است از بغان کہ مبدّل مغان است وہای نسبت بمعنی چیزی کہ منسوب بآتش پرستان است یعنی دیو آتش نما وحقیقت غول بیابانی کہ فارسیان بقول برہان آنرا (دیو غول) و (دیو غولی) ہم گویند ہمین قدر است کہ شب در دشت ہای

ویران گلوله های آتشین از دوری نماید که حرکت کند در هوا - راه روان باُمّید آبادی نزدیک شوند و هیچ نیابند
جز آن غلوله های متحرک و خوف زده می شوند و شیطان و دیو آتشی خیال می کنند و محقّقین حال آنرا غیراز فوسفو
روس یا فصفوروس که لغت لاطینی یا یونانی است و قسمتی از مادّه آتشین که در استخوان حیوانات پیدا میشود چیزی
دیگر نمی دانند و چون این مادّه از استخوان حیوانات مرده جدا میشود در هوا مثل مشعلی حرکت می کند و بالآخر هوا
او را می برد پس همین است غول بیابانی که صاحب ناصری از جنس اهرمن و دیو حیوانی خیال فرموده - انچه
مسافران را هلاک می کند خوف بیچارگان ناواقف از حقیقت است که در عالم تنهائی بر عقیدت ناصری دیو و
شیطان را مقابل خود می دانند و بخوفش بیمار و هلاک می شوند و آنکه مسافران را بقول ناصری براه خطا برد -
اندیشه و خوف شان است که از دور این مشعل ها را جماعه دزدان یا همون (پدرسوخته - شیطان) خیال
کرده بالاراده راه راست را گذاشته می گذرند و راه منزل را فراموش می کنند - یکی از معاصرین عجم گفت که در مضافات
ایران مسافر بودم در شب بی مهتاب میرفتم براه و خبردار بودم که منزل مقصود بدست راست است نصف راه
طی نکردم که از دور دو سه چراغ روشن دیدم و غرق تحیّر شدم و نیک میدانستم که غیراز منزل مقصود موضعی در
راه نیست یقین کردم که مجمع سارقان می آید کناره کشیدم از راه و تیز و تند می رفتم قریب بمنزل رسیدم دبسوی
دست راست باز آثار چراغ ها از دور بنظر آمد مطمئن شدم که الحمد لله فائز بمقام مقصود شدم هرگاه قریب آن
رسیدم دیدم که دخمهٔ آتش پرستان است و آگاه بودم که این دخمه از منزل مقصود من دو فرسخ مسافت دارد
ولیکن از مشعلهایش که سرمنزد حیران شدم و خیال کردم که کسی از پارسیان مرده و دستوران قوم نعش او را
آورده اند تا در دخمه بسپارند - پس باراده اینکه شریک شان شوم بالای دخمه رفتم - چون کسی را نیافتم و
مشعل ها هم روشن نماند خیلی پریشان شدم و افتان و خیزان بمنزل مقصود خود رسیدم و بایاران خود ذکر این

واقعۂ کردم رشخندی کردند و گفتند کہ ارواح کافران مردہ آہرمن شدہ دیگر ہیچ (انتہی ۱۷۱ ص ۵۸) بندہ عرض مکنیم
کہ این جان آہرمن بود کہ صاحب ناصری ذکرش کردہ آن ہمان مشعلہا بود کہ از فوسفور سا استخوان ہای نعشہای
دخمہ در ہوا روشن بود۔ و تا آنکہ بیچارہ مسافر داخل دخمہ شد۔ ہوا او را ببرد و مسافر جاہل اگر قوی القلب نمی بود
می شنیدیم کہ بمرد۔ این است حقیقت این لغت (بغامہ) کہ ہمہ محققین با نام و نشان حق تحقیق را ادا
نکردند و خان آرزو در سراج اللغات ذکر این مشعل شیطانی را در زیادہ از یک سطر نہ نوشت (اردو) غول
بیابان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھلاوا۔ اگیا بیتال۔ دیو بیابان۔ بھوت۔ پریت۔ جن۔ شیطان
(آتش ؎) میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اسے ✤ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان رہ گیا ✤

بغانوش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم نون اسپ تیز گام و خوش قدم را گویند
دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ معلوم میشود کہ این مرکب است از لفظ بغا کہ در عربی زبان بالفتح
بمعنی خواستن است و بعضے بالضم گفتہ اند۔ پس فارسیان آنرا بمعنی حاصل بالمصدر گرفتند۔ یعنی خواہش و
نوش بمعنی خور است کہ اسم مصدر و حاصل بالمصدر نوشیدن باشد چنانکہ (خور و نوش) پس معنی لفظی این
(خواہش خور و نوش) است و اسپے خوش قدم و تیز گام را کنایۃً گفتند کہ سواریش خواہش خور و نوش پیدا
کند و اشتہای طعام افزاید۔ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت
و صاحبان تحقیق ہند نژاد ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) قدم باز اور تیز گام۔ گھوڑا۔ مذکر۔

بغانہ بقول مؤید ہمان بغامہ کہ بہ میم عوض نون گذشت اصل است و آن مبدل این چنانکہ بام و بان و گیم و گین
و اشارۂ این ہم در انجا کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم کہ این (اردو) دیکھو بغامہ۔

بغبغو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار آواز کبوتر را گویند چنانکہ ہندیان غٹرغوں مؤلف

عرض کند که اگر آوازش را ماخذ این گیریم صدای بغبغوئی براید البته آواز غطرغون پیدا می شود ولیکن پیش محاوره مجال دم زدن نیست و این محاوره معاصرین عجم است باشد که کبوتر شیرازی در انجا همین آواز کند (اردو) غطرغون بقول آصفیه اسم مؤنث - کبوتر کے بولنے اور گونجنے کی آواز آپ فرماتے ہیں کہ لکھنؤ والے غٹغون بولتے ہیں -

بغتاف بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) تیر بس درد (۲) قفل و (۳) بمعنی دستبند و پای بند کودک گہوارگی که بعربی آنرا قماط خوانند - دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد صاحب منتخب بر قماط گوید که بالکسر خرقه که دست و پای کودک بآن بندند و در گہواره خوابانند **مؤلف** عرض کند که غیر مرکب دا هم جامد فارسی قدیم می باید معاصرین عجم برزبان ندارند - بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم (اردو) (۱) دیکھو بشکل (۲) قفل - مذکر (۳) وہ کپڑا جس سے اہل عجم بچے کے ہاتھ اور پاؤں باندھکر گہوارے میں سلاتے ہیں - مذکر -

بغتاق بقول برہان با تای قرشت بروزن چقماق (۱) کلاه را گویند و (۲) بمعنی فرجی هم و فرماید که بمعنی دوم بجای فوقانی طای حطی هم آمده صاحب جامع همزبانش صاحب ہفت بر ذکر معنی اوّل قانع و گوید که بهمین باطای حطی هم از نظر گذشت - خان آرزو در سراج بغطاق را بطا عوض مثناه بمعنی کلاه نوشته و بغلطاق را بمعنی بغلبند و کلاه و بحواله تحفه بمعنی فرجی هم آورده گوید که کلام مجد عصار از همینی ابا می کند (ع) بفرقش سرفرازی کرد بغطاق + و فرماید که ازینجا معلوم میشود که بغتاق به فوقانی لغت علیحده است بمعنی مذکور و فرماید که چون طا و قاف در فارسی نیست زبان دیگر باشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که فرجی در فارسی زبان بالفتح نوعی از قبای بی بند است که کشاده باشد از پیش و بعضے تکمه افزایند و بنفر بر فراز جامه می پوشند (چنانکه صاحب غیاث بحواله آئین اکبری نوشته) پس بغتاق مخفف و مبدل (بغلطاق) است و بغلطاق مرکب

از بغل وطاق بغل بمعنی اوست وطاق در عربی زبان بقول منتخب بمعنی محراب ونوعی از جامہا پس فارسیان کلاہ کنایۃً محراب بغل گفتند کہ ہیئت مجموعی این مشابہ بغل است ومثل محراب وبلحاظ معنی دوم طاق کہ بالاند گو شد آن جامۂ مخصوص را ہم کہ فرجی نام دارد (طاق بغل) نام نہادند یعنی ملبوسی کہ ہمچو بغل کشادہ می باشد و بکمہ وبند ندارد وپس ازان فارسیان این مرکب مفرس را بہ تبدیل طای حطّی بہ فوقانی بغلتاق کردند وپس ازان بحذف لام بغطاق وبغتاق شد۔ اینست حقیقت این لغت وبغطاق وبغلتاق وبغلطاق خان آرزو باستناد کلام مجد عصّار طرفہ منطقی پیش کردہ می پرسیم ازو کہ اگر در کلام مجد عصّار بغطاق بمعنی کلاہ باشد دلیل آن نیست کہ بمعنی فرجی نباشد سند پیش کردۂ تو برای معنی کلاہ است وپس وبرای معنی فرجی قول جامع سندے را ماند کہ محقق عجمی مرتبۂ بلند دارد از سخن سنج عجم۔ فتاقل (اردو) (۱) ٹوپی۔ مؤنث (۲) ایک مخصوص لباس جس میں بند اور بٹن نہیں ہوتے۔ جیسے عبا اور شایہ جو عربوں کا ایک لباس ہے اور ترکوں نے سینہ پر ایک بٹن قائم کرکے چوغہ بنا لیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے چوغہ پر فرمایا ہے کہ (ترکی) عبا اور عبا پر فرماتے ہیں ایک عربی پوشاک کا نام۔ جُبّہ۔ چُغہ۔ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے تسامح فرمایا ہے عبا اور جُغبہ آگے سے کھلا ہوتا ہے اور جُبّہ سلا ہوا مثل قمیص کے۔ پس جُبّے اور عبا میں بہت بڑا فرق ہے۔ البتہ عبا اور چوغہ قریب قریب ایک ہیں اس قدر فرق کے ساتھ کہ عبا کو گلے کے پاس صرف ایک بٹن ہوتا ہے اور اسی کو اہل مکّہ شایہ بھی کہتے ہیں اور چوغی کا بٹن سینہ پر ہوتا ہے۔ عبا کا رواج عرب اور عجم دونوں میں ہے اور چغہ زیادہ تر افغانستان اور ترک میں مستعمل ہے۔

بغچہ بقول شمس بمعنی (۱) جامہ وجامۂ سبز رنگ وفرماید کہ لغت فارسی است وصاحب انند بحوالۂ غیاث گوید کہ بالضم (۲) جامہ بند معروف را گویند ولغت ترکی است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم

بو میفرماید کہ پارچہ ایست باندازہ یک گز چار گوش کہ رخت را دران می بندند و چون بستہ شود (بغچہ بستہ) می گویند
مؤلف عرض کند کہ لغت ترکی زبان (بوغچہ) بہ واو است بمعنی جامہ پیچ چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش
کردہ و صاحب کنز ہم و بغجہ بدون واو با جیم عربی معرب آنست چنانکہ صاحب سوار السبیل آوردہ و بغچہ بحذف
واو با جیم فارسی۔ مفرسش چنانکہ پیش ماست ازینجاست کہ صاحب فدائی این را بالغات فارسی جا داد۔
(اردو) (۱) کپڑا یا سبز کپڑا۔ مذکر (۲) بوغبند۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ ہرا سیاہوا کپڑا جسمیں لحاف
توشک یا رین باندھکر رکھتے ہیں۔ گٹھڑی کا کپڑا۔ بندھنا۔ گٹھڑی ہماری رائے میں یہ بغچہ کا ترجمہ نہیں ہے
دکن میں بغچہ اوس مربع کپڑے کا نام ہے جسمیں عموماً پوشاک لپٹ کر محفوظ کرتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے۔

بغچہ کش اصطلاح۔ بقول بہار بفتح کاف تازی
خدمتگاری کہ جامہا را با خود گرفتہ در جلو رود و فرماید
کہ آنرا در عرف حال توشکچی گویند (میر خسرو ے) خاصب
درگاہ زدیوان بارہ شد کسے بغچہ کش و چتر دار ÷
صاحبان بحر و انند را نقل نگاری پسند است **مؤلف**
عرض کند کہ توشک لغت ترکی است و بقول صاحب
لغات ترکی فرش و نہالی را گویند و توشکچی خادمی کہ با آقای خود
کہ مہمان کسی شود توشک و فرش با او برد و بغچہ کش
خادمی را نام است کہ ملبوسات را در بغچہ محفوظ کردہ با او
می باشد پس ہر دو را مرادف یکدیگر دانستن دور است
از نازک خیالی محققین بالا **(اردو)** بغچہ بردار اس شخص کو
کہہ سکتے ہیں جو ملبوسات کا بغچہ سر پر لئے ہوئے جاتا ہے۔

بغداد بقول سروری بالفتح (۱) نام شہری مشہور و (۲) نام خطی از خطوط جام جم (خاقانی ے) دجلہ دجلہ با خط
بغداد جام ÷ می دہید و از کساں آرید یاد ÷ صاحب رشیدی نسبت معنی اول بحوالہ اصمعی می فرماید کہ
ترجمہ (عطیۃ الصنم) است در اصل وہی بود کہ بنام آں بت آباد کردہ بودند و بقول بعض گویند کہ در اصل
(باغ داد) بود بمعنی جای داد ہی نوشیروان و نسبت معنی دوم فرماید کہ (خط بغداد) گویندش صاحب برہان

گوید که شهریست از عراق عرب و بر وجه تسمیه آخرالذکر قانع و نسبت معنی دوم می فرماید که نام خط دوم است از جام
جمشید و نیز (۳) کنایه از شکم - صاحب جامع نسبت معنی اوّل می فرماید که این باغی بود که نوشیروان هفته وار
یکدفعه دران باغ دادخواهی می کرد و ذکر معنی سوم هم کرده از معنی دوم ساکت - صاحب غیاث بذکر معنی اوّل
ذکر معنی سوم بحواله شرح گل گشتی کرده گوید که بدینمعنی اصطلاح لوطیان است و بحواله مصطلحات می طرازد که (۴)
بمعنی کهنه و خراب بود (۵) کنایه از پیاله شراب که پر و مالامال باشد - صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی ذکر معنی
اوّل کرده فرماید که شهریست آباد ان کردهٔ - امیرالمومنین منصور بن علی بن عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہم که
شصت هزار گرمابه داشت و بیش از آبادانی اورا (باغ داد) گفتندی از آنکه که نوشیروان هر هفته دران
باغ مظلومان را بانصاف رسانیدی و چون انجا شهر بنا کردند الف را ساقط کردند - صاحب ناصری بذیل بغ
ذکر این کرده و بذکر وجه تسمیهٔ اوّل الذکر نسبت وجه تسمیهٔ دوم گوید که پیروان مزدک را که اختراع در دین یزدانیان
کرده بود و غالب گشته نوشیروان دران باغ باکابر اهل آن مذهب بردار کشید لاجرم بباغ داد مشهور شد و فرماید
که اکنون از مشاهیر بلاد است در کنار رود دجله که اکنون بدجله مشهور است - در زمان بنی عباس بنهایت
آبادی رسیده و درین ایام جمعیت آنجا تخمیناً بهشتاد هزار کس می رسد و بانی آن ابومنصور دوانیقی (انوری
له) خوشا نواحی بغداد جای فضل و هنر * که کس نشان ندهد در جهان چنان کشور * و نسبت معنی دوم می
فرماید که (خط بغداد) است نه بغداد چنانکه سلمان گفته (ع) روز عید است و لب دجله و ایّام بهار * ای نسیم
کشتی می تا خط بغداد بیار * مؤلّف عرض کند که بَغ بالفتح در ترکی زبان بدون الف بمعنی باغ آمده و در
رسم الخط بالای آن الف خرد هم می نویسند که علامت فتح باشد چنانکه صاحب کنز نوشته پس عبادارد که بوجه تسمیه
آخرالذکر ترکان این را بدون الف بعد غین معجمه (بغداد) گفته باشند و بر زبان فارسی هم مستعمل شد و مادار

کہ بغ را مخفف باغ گیریم و بہ ترکیب اضافی فارسی علم دانیم ولیکن استعمال این بدون اضافت غین است ذو معنی دوم را در مجرّد و لفظ بغداد تسلیم نہ کنیم صاحب سروری سندی کہ از خاقانی پیش کرد دران ہم (خط بغداد) است نہ مجرّد بغداد و سکوت صاحب جامع آن از معنی دوم و صراحت ناصری نسبت (خط بغداد) منقاضی آنست کہ تسامح سروری و برہان ہر دو دانیم کہ ذکر معنی دوم درینجا کردند و معنی سوم استعارہ باشد کہ شکم را بنام شہری نام زد کردند - قول صاحب جامع اعتبار را نشاید کہ صاحب زبانست رسلیم (ع) عجب نبود کہ بغداد خراب است بہ نہ آن آئین است (بغداد خراب وکہنہ) کہ بجایش می آید کہ صراحتش ہمانجا کنیم کم التفاتی صاحب غیاث کہ معنی چہارم نوشت و حوالہ داد بہ مصطلحات و صاحب مصطلحات یعنی وارستہ مجرّد بغداد را بمعنی کہنہ خراب نہ نوشت - بلکہ (بغداد خراب وکہنہ) را کنایہ قرار داد کہ بجایش می آید و برای معنی پنجم بیان کردہ اش ہم طالب سند استعمال می باشیم و بدون آن تسلیمش نہ کنیم معلوم میشود کہ از کلام خاقانی سکندری خوردہ است (اردو) (۱) بغداد - مذکّر - ایک مشہور شہر کا نام (۲) جام جمشید کے ایک خط کو صاحب سروری نے بغداد کہا ہے مذکّر (۳) شکم - دیکھو شکم (۴) کہنہ - خراب - (۵) شراب کا پیالہ جو بھرا ہوا ہو - مذکّر -

بغداد خالی اصطلاح - بقول بہار مرادف (بغداد خراب وکہنہ) (۱) کنایہ از ساغر خالی و (۲) شکم خالی و فرماید کہ این مقابل (بغداد معمور) است - صاحب بحر می فرماید کہ (۳) گرسنگی و خلوی معدہ و نسبت معنی اوّل می گوید کہ ساغر خالی از شراب باشد - صاحب غیاث نقل نویس بہار و صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی دوم گوید کہ (۴) گرسنہ باشد و خیال می کنیم کہ معنی دوم را بدون اضافت می خواند خان آرزو در سراج نقل معنی اوّل و دوم کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است کہ (شکم و ساغر خالی) را بغداد خالی گوئیم ازینکہ بغداد بمعنی شکم و ساغر بجایش گذشت ولیکن این کنایہ را بدون سند استعمال ہم تسلیم

نہ کنیم کہ معاصرین عجم ازین ساکت و محققین صاحب زبان
ذکر این نکردہ اند و تحقیق پسندان ہند نزد او سندی نیاوردہ
و معنی سوم و چہارم را غلط دانیم کہ بلحاظ لفظ ہم درست
نیست و سند استعمال ہم ندارد (اردو) (۱) خالی ساغر۔ خالی
پیالہ۔ مذکر (۲) وہ پیٹ جو خالی ہو۔ مذکر (۳) بھوک۔ مؤنث (۴) بھوکا

بغداد خراب اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات[۱]
کنایہ از شکم خالی و گرسنہ (بسحق ـ) بغداد خراب از
خراسان ÷ معمور کنم بنام بورک ÷ صاحب جہانگیری ہم
در ملحقات این را مرادف (بغداد خالی) گفتہ و صاحب
ناصری ہم در ملحقات خان آرزو در سراج بذکر معنی اول
(۲) ساغر خالی ہم نوشتہ وارستہ گوید کہ بمعنی (۳) گرسنہ
شکمی و خلو معدہ۔ صاحب بحر نقل وارستہ کند در معنی سوم
و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ و صاحب مؤید بر معنی اول
قانع و صاحب برہان ذکر ہر سہ معانی کردہ مؤلف
عرض کند کہ ما بر لفظ بغداد معنی شکم را استعارۃً تسلیم کردہ
ایم و معنی ساغر را بدون سند قبول نکردہ ایم ہمانا این
مرکب توصیفی است و معنی اول موافق قیاس و معنی دوم
را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان
چنانکہ در معنی پنجم بغداد سکوت ورزیدہ اند ہمچنان
درینجا ہم و طبع آزمائی وارستہ نسبت معنی سوم خلاف
لفظ و سند۔ اگرچہ او ہمین معنی را از سند محمد قلی سلیم پیدا
کردہ است کہ در قطعہ نوشتہ (ـ) چو شط چشم خلیفہ
گر پر آب است ÷ عجب نبود کہ بغدادش خراب است ÷
ولیکن سندش تردید آن می کند و حق آنست کہ این
سند لفظ بغداد است بمعنی شکم و (بغداد خراب) ازین
حاصل نمی شود چنانکہ از کلام بسحق اطعمہ کہ بالا گذشت
حیف است از صاحب بحر استاد فارسی زبان ما کہ
اتباعش کردہ و ما از اتباعش معافی می خواہیم (اردو)
(۱) وہ پیٹ جو خالی ہے۔ مذکر (۲) خالی ساغر۔ مذکر۔
خلو معدہ۔ مذکر۔

بغداد کہنہ اصطلاح۔ بقول وارستہ کنایہ از گرسنگی
و خلوی معدہ (ظہوری ـ) این شکم کاہنچنین ورم
کردہ است ÷ از ورم یا ز باد دم کردہ است ÷ ہیچگہ از
طعام پر دیدی ÷ حال بغداد کہنہ پرسیدی ÷ صاحب بحر

همزبانش و بمعنی دوم (بغداد خراب) هم مرادفش گفته بهار این را مرادف (بغداد خراب) بمعنی اوّل و دومش گوید که گذشت **مؤلّف** عرض کند که وارسته درینجا هم سکندری خورد و استاد ما صاحب بحر اعتنا بدان نکرد و هر چه بر (بغداد خراب) نوشته ایم درینجا هم - که این مرکّب توصیفی است و سند ظهوری بکار وارسته نمی خورد پس ادعای او باطل و این مرادف (بغداد خراب) است بمعنی اوّل و دومش و معنی دوم را خواهان سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو بغداد خراب کے پہلے اور دوسرے معنے

(الف) **بغداد معمور** اصطلاح - الف بقول

(ب) **بغداد معموره** وارسته (۱) سیری شکم و صاحبان بحر و مؤیّد با او و بقول مؤیّد (۲) پری ساغر هم و بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ (۳) مقابل (بغداد خالی) و مقصودش جزین نیست که شکم پر باشد صاحب هفت همزبان وارسته و بحوالۂ شرفنامه گوید که سیرابی **مؤلّف** عرض کند که (سیر شده) دوشدم سیری بود سیرابی بالای آن صاحب برهان در ملحقات بذکر معنی اوّل گوید که سیراب بودن هم - وای برهمه محقّقین با نام و نشان غیر از (انند فرهنگ فرنگ خوان) که خود را سلامت داشته است نمیدانیم که آیا اینها قواعد فارسی می دانند می پرسیم از ایشان که آیا این را مرکّب توصیفی نمی خوانند - معنی بیان کردهٔ شان از (معموری بغداد) البته پیدا می شود نه از (بغداد معمور و معموره) و آنانکه برسیری سیرابی را اضافه کرده اند و آنکه سیراب بودن را در معنی این داخل کرده است - بهره از فارسی زبان ندارد و قواعد فارسی را بطاق نسیان می سپارد (**اردو**) (۱) سیری - مؤنث (۲) پیالہ کی پری مؤنث (۳) دیکھو بغداد خراب کے پہلے معنے جس کا یہ مقابل ہے یعنی بھرا ہوا پیٹ - مذکر۔

بغدان بقول مؤیّد بذیل لغات فرس بالفتح لغتی است در بغداد و (بغدین) بقولش بالفتح ساخته شدن به سودن و سوده کردن که می آید مخفی مباد که (الف) در اکثر نسخ قلمی و مطبوعهٔ مؤیّد یافته میشود و (بغدین)

مخصوص است با نسخهٔ مطبوعهٔ منشی نولکشور و صاحب شمس نقل بردارش بدین اضافه که (بغدان) را لغت عربی گوید و (بغدیدن) را فارسی و همه نسخ قلمی مؤید از (بغدیدن) خالی **مؤلف** عرض کند که کجایند فضلا که برای تائید شان صاحب مؤید الغنی آفریده است و اگر از تعریفش سوال کنند به بغداد بروند همه را انجا معلوم خواهد شد محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ریشخندی بر محقق می زنند و ما بتائید مؤید عرض می کنیم که اگر (بغدیدن) را صحیح دانیم (بغدان) بقاعدهٔ فارسی اسم حال است ولیکن (بغدیدن) را تسلیم کردن محال که این مال مطبع نولکشور است و مصدر (بسغدیدن) را که با موحده و سین مهمله و غین معجمه به همین معنی گذشت بحذف سین قائم کرده است و این بلای دیگر است بحق لغات فارسی زبان که صاحبان مطبع هم بضمن طبع کتب دست تالیف دراز می کنند ولیکن طبع شمس اللغات قبل اوست و نقل این دران جزین نیست که الزام این تصحیف متعلق بدوست و بیچاره نولکشور برای تکمیل نسخهٔ مؤید الفضلا این لغت را داخل آن کرده باشد و ندانسته باشد که این کار مطابع نیست بالجمله (بغدیدن) اضافهٔ محقق بی تحقیق است که تحریفاتش اظهر من الشمس و ابین من الامس - ما صفحهٔ این کتاب را درین دردسری بدین توجه سیاه کردیم که حقیقت جویان از بر بادی لغات فارسی زبان خبردار شوند و برای لغت (بغدان) به بغداد نروند یکی از فاضلان که مؤید مؤید بود با ما گفت که خیال داریم که خاقانی بغداد را در کلام خود بغدان نظم کرده است و دال مهمله بنون بدل میشود چنانکه نموده و نمونه **مؤلف** می گوید که عربان بغداد را بغدان می گویند که معرب باشد صاحب محیط المحیط ذکر این کرده اگر فارسیان در نظم خود همین بغدان را استعمال کرده باشند نمیتوان گفت که لغت فارسی است (اردو) ناقابل ترجمه -

بغدی | بقول شمس لغت فارسی است بکسر با و سکون غین معجمه بمعنی سازواری و مردساخته و مستعد برای کار دیدی

محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال مجرد قول شمس
نظر بہ بی تحقیقیش اعتبار را نشاید (اردو) سازواری - مستعدی کسی دینی کام کے لئے - مؤنث -

بغدی بقول شمس (۱) یعنی گندم و فرماید کہ لغت فارسی است وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی
بمعنی (۲) شتر اوّل قسم کہ بہتر باشد **مؤلف** عرض کند کہ شتران وگندم بغدادی شہرت دارند عجبی نیست
کہ این مخفف (بغدادی) باشد کہ الف ودال حذف شد واین طبع آزمائی ماست معاصرین عجم دست بر
گوش خود گذارند وبر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان دست بر دہان (اردو) (۱) گیہوں - بقول آصفیہ
ہندی - اسم مذکر - گندم - کنک - حنطہ - دیکھو (اگ) (۲) بغدادی اونٹ - مذکر جو اونٹوں کے تمام میں عمدہ قسم سمجھی جاتی ہے

بغدیدن ہمانلہ بذیل (بغدان) گذشت وبحث کافی ہم را انجا کردہ ایم (اردو) ناقابل ترجمہ -

بغرا بقول سروری (۱) نام آشی است معروف و (۲) نام یکی از پادشاہان (بسحق اطعمہ ۱) بجو قلیہ در
صحن بغرا دلا + کہ جو بندگی عین پابندگی است + (شاعر ۲) قراخان وایلک چو بغرا گذشت + توگوئی
کہ با وی بصحرا گذشت + نسبت معنی اوّل بحوالۂ فرہنگ گوید کہ واضع آش بغرا خان بود وبغرا خانی می
گفتندش وبمرور ایام خانی را حذف کردند ونسبت معنی دوم بحوالۂ ادات می فرماید کہ بادشاہ خوارزم بود
ونیز گویند کہ (۳) بمعنی کلنگ بیشتر وکلنگان و (۴) بالفتح خوک نر را نامند کہ گراز نیز گویند - صاحب جہانگیری
بمعنی اوّل با اوّل مضموم لغت ترکی گوید کہ واضع آن یکی از شاہان ترک بود کہ بنام او موسوم شد وذکر معنی
چہارم ہم کردہ وصاحب رشیدی ذکر معنی اوّل وسوم وچہارم بالضم کردہ صاحب برہان بذکر ہر چہار معنی
نسبت معنی سوم صراحت مزید کند کہ کلنگی را نام است کہ در وقت پرواز پیشا پیش ہمہ کلنگہا می رود وصاحب
ناصری ہر چہار معنی را بیان کردہ نسبت معنی دوم می فرماید کہ جمال بغرا خان - صاحب جامع ہم ذکر ہر چہار

معنی فرمودہ ۔ وبہار بمعنی اوّل آوردہ می گوید کہ بغرالی فرد شتہ آنرا نا سند (سیفی ؎) از غم بغرائیم سرزد برون
داغ درون ؛ ہرچہ در دیگست بکفگیر می آید برون + خان آرزو در سراج گوید کہ آنانکہ بمعنی سوم وچہارم
بالضم گفتہ اند خطاست وبفتح صحیح است وبمعنی اوّل بالضم لغت ترکی است نہ فارسی مؤلّف عرض کند
کہ بدان ای برادر آنچہ لغت ترکی است بوغرا است کہ بقول صاحب لغات ترکی بادشاہ خوارزم را نام بود
فارسیان واو را حذف کردہ بالضم خوانند ؤ بمعنی اوّل ودوم مفرّس است وبمعنی سوم ہم بسبیل مجاز تفریس
باشد کہ از (عادت کلنگان در پرواز) می کشاید کہ یکی از آنہا کہ پیش از جماعت خود بپرواز کند افسری را ماند و
ہمین عادت در خنازیر دیدہ شد کہ خنزیری بزرگ پیش گلہ رہنمائی میکند پس بمعنی چہارم ہم مفرّس ومجاز
معنی دوم دانیم اکنون می پرسیم کہ بمعنی سوم وچہارم بالفتح چرا وبچہ حجّت ماخذ این می خواہد کہ بہر چہار معنی بالضم
خوانیم وآنانکہ بالضم نوشتہ اند شاید از ماخذ خبردارند ومعاصرین عجم براند کہ تصرّف فارسیان در اعراب
سوم وچہارم برای فرق در معنی اوّل ودوم است البتہ این وجہی است وباتّباع محاورۂ زبان تسلیم
کنیم ولیکن آنانکہ بہ ؤ معنی آخر الذکر ہم مضموم خوانند اندخطا نکردہ اند (اردو) (۱) بغرا ایک مخصوص آش
ہے جس کا موجد بغرا خان بادشاہ خوارزم تھا (مؤنث) ترکی میں اس بادشاہ کا نام بوغرا خان تھا۔ فارسیوں
نے بر سبیل تفریس واو کو حذف کرکے بغرا کہا (۲) انہیں بوغرا خاں کو بہ تخفیف فارسیوں نے بغرا کہا ہے
مذکّر۔ (۳) کُلنگ جو اپنی ٹکڑی کے آگے آگے پرواز کرتا ہے۔ مذکّر۔ جسکو اہل دکن کُلنگوں کا بادشاہ کہتے ہیں
(۴) سؤر جو اپنی جماعت کے آگے رہتا ہے۔ (مذکّر) جسکو دکن میں سوّرونکا سردار۔ بڑا سوّر کہتے ہیں۔

بغراخانی اصطلاح ۔ بقول رشیدی ہمان بغرا بمعنی اوّل است کہ گذشت آن مخفف این باشد مؤلف عرض کند کہ درست می فرماید ۔ تحتانی در آخر این برای نسبت است وبس (اردو) بغرا خانی ۔

مؤنث ۔ اس آش کا نام ہے جسکو بوغرا خان بادشاہ
خوارزم نے ایجاد کیا تھا ۔ دیکھو بغرا کے پہلے معنے ۔

بغرقاش صاحب ہفت گوید کہ بفتحتین آلے
است مانند کفگیر کہ بدان بغرا می کشند ۔ و صاحب
برہان در ملحقات ہمین لغت را بہ تای قرشت عوض
قاف بہ ہمین معنی آوردہ می فرماید کہ ترکی است
مؤلف عرض کند کہ لغت بغرا کہ بجایش گذشت
داخل این است بتخفیف الف وضع لغت تقاضای
آن می کند کہ ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز و لغات
ترکی ہردو از (بغرتاش) و (بغرقاش) ساکت و
شک نیست کہ مرکب است اما ہیچ نسبت با معنی تاش
یا قاش ندارد (چہ در فارسی و چہ در ترکی) پس این قدر
متحقق است کہ فارسی نیست چراکہ خود بوغرا اصل
ترکی زبان است تسامح صاحب ہفت می نماید کہ
این را در لغات فارسی زبان جا داد و در لفظ قاش
با صاحب ملحقات برہان اختلاف کرد ۔ معاصرین
عجم و ترک ازین بے خبر و دیگر محققین فارسی زبان
ساکت ۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو)
مثل کفگیر کے ایک آلہ جس سے آش بغرا دیگ سے نکالتے ہیں ۔

بغشور بقول رشیدی و برہان بالفتح دہی است
میان سرخس و ہرات و فرماید کہ معنی ترکیبی این مغاک
شور و زمین آن دیہہ شورہ زار است صاحب ناصری
می فرماید کہ نام شہری است و در آنجا مغاکی است با آب
آبی شور کہ بعربی (حفرۂ مالح) توان گفت و منسوب
بدان شہر را بغوی گویند و از آنجاست صاحب
مصابیح و شرح السنہ کہ در کتاب معروف است ۔
خان آرزو در سراج ذکر این بزیادت ہای ہوز در
آخر (بغشورہ) کردہ بہ تسلیم دہی فرماید کہ صاحب برہان
معنی ترکیبی آن گو آب شور گفتہ و این بعدی دارد
(انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ ما در تعریف
صاحب ناصری را کہ از اہل آن خاک است ندیدہ باشیم
کہ این دہی نیست بلکہ شہری است بدون ہا و موسوم
شد بوجہ مغاکی کہ با اندک آبی شور است و بغ بمعنی
گو آب بجایش گذشت ۔ پس قول برہان ما بچہ حجت

بعید دانی و قریب را بعید می خوانی ۔ تسامح برہان باشد
کہ شہری را نیز نوشت و درین تسامح با صاحب برہان
شریک می باشی بزیادت ہای ہوز کہ خلاف اصل است
پس وجہ تسمیہ بیان کردۂ برہان از صراحت ناصری ترتیب
دارد از قیاس و بُعدی کہ می پنداری شبہ است دوسو
(اردو) بغشور ایک شہر ہے سرخس اور ہرات کے
مابین جس میں آب شور کا ایک کنواں ہے جس کے
نام سے یہ شہر مشہور ہوا کچھ عجب نہیں کہ اس میں شورے
کی کان ہو۔ (مذکر)

بغطاق | بقول سروری بدل بغلطاق ہمان
بغتاق است کہ بتای فوقانی بجایش گذشت و فوقانی
کہ بجای معجمہ عوض غین ہم آمدہ (صاحب مہر و مشتری ؎)
جو سروش یافت از بالا بغلطاق ٭ بفرقش سرفرازی
کرد بغطاق ٭ صاحبان جہانگیری و برہان ہم ذکر
این کردہ اند (سلمان ساوجی ؎) اگر نہ ترک فلک
پیش تو کمر بندد ٭ قفا بجای کلہ بر سرش نہد بغطاق ٭
خان آرزو در سراج بمعنی کلاہ قانع **مولف** عرض
کند کہ بحقیقت این لغت بر (بغتاق) عرض کردہ
ایم کہ بہ فوقانی سوم گذشت و درینجا نظر باعتبار
صاحب سروری ہمین قدر کافی است کہ انچہ بہ خای
معجمہ عوض غین معجمہ گذشت مبدل این چنانکہ
چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغتاق ۔

بغل | بقول برہان و ہفت بفتح اول و سکون ثانی ولام (۱) نام یہودی بود ضراب و او را راس البغلی ہم
می گفتند صاحب جامع بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) معروف صاحب انند بمعنی اول لغت عربی گفتہ می فرماید
کہ راس البغل ضرابے بود از عجم کہ درہم شرعی را سکہ زد بنا برین آنرا (درہم بغلی) گویند۔ صاحب منتخب ہم
ذکر معنی اول می کند۔ صاحب آصفی نیز نسبت معنی دوم بر معروف قانع **مولف** عرض کند کہ
عجب است از محققین لغات فرس اعنی سروری و جہانگیری و ناصری و رشیدی و سراج و برہان و انند و بہار
وغیرہم کہ معنی دوم را کہ در اصل معنی اول لغت فارسی است ترک کردہ اند و آنانکہ نوشتہ اند بر لفظ معروف

قناعت کردہ اند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را بمعنی ارباً عربی۔ لغت فارسی گفتہ وبہ تحقیق ما ہم لغت فارسی است بفتحتین موضعی از جسم بالائی انسان زیر دوش پائین بمفصل دست وشانہ اسم جامد فارسی است وبرزبان معاصرین عجم مستعمل وبمعنی اوّل شک نیست کہ لغت عربست (اردو) (۱) ایک یہودی کا نام جو عجمی تھا جس نے شرعی درہموں کو مسکوک کیا (۲) بغل۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ شانہ کے نیچے کا حصہ

بغل باز کردن استعمال بمعنی حقیقی کشادن ہر دو دست است برای معانقہ۔ فارسیان استعمال این بر مواقع صلح می کنند کہ ہر کہ باکسی صلح می کند معانقہ باو کند و در بغلش گیرد کہ علامت اتفاق باہمی است چنانکہ (بغل آشتی باز کردن) (ظہوری ؎) دل باامید دگر سینہ صفائی گردید + بغلی باز کند سینہ صفائی آید + (ولہ ؎) ہرگز بغل آشتی باز نکردی کی بود کہ با صلح تراجنگ نبود است + (اردو) دونوں ہاتھ معانقہ کے لئے کھولنا۔

(الف) **بغل براره** اصطلاح۔ صاحب

(ب) **بغل برراه** بول چال نسبت الف بحوالہ محاورۂ معاصرین عجم گوید کہ بغل جادّہ را گویند یعنی راہی کہ برای اتحاد سطح راہ در عمق زمین درست کنند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نسبت (ب) گوید کہ راہی کہ زمین ہر دو طرفش بلند باشد **مؤلف** عرض کند کہ تعریف ہر دو محققین یکی است واختلاف لفظی الف وب نتیجہ بی تحقیقی محقق اوّل است اغلب کہ غلطی کتابت باشد کہ (برراہ) را (براره) نوشت ومعاصرین عجم تصدیق (ب) کنند و (الف) را غلط دانند و (بغل جادّہ) ہم ہمان (ب) باشد نہ (الف) بالجملہ معنی لفظی این بغلی کہ برراہ قائم شدہ است یعنی بوجہ بلندی زمین از راہ ہر دو طرفش از بلندی خود بغلہا پیدا کردہ (اردو) (الف وب) وہ سڑک جو اتحاد سطح کے لئے عمق میں واقع ہو۔ اور اوس کی دونون جانب کی زمین بلند ہو۔ مؤنث۔

بغل برکسی کشادن استعمال۔ مرادف (بغل باز

کردن) کہ گذشت (ظہوری ــہ) شاہد کام بغل بر دل
من گو مکشا + عشق آمد ہوس بوس وکنار آخر شد +
(اردو) دیکھو بغل باز کردن)۔

بغلبہ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بجبر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ست۔ فارسیان در محاورۂ خود مے گویند کہ "بغلبہ این کار از و گرفتیم" یعنی بجبر (اردو) غلبہ کے ساتھ۔ جبر کے ساتھ

بغلتاق صاحبان جامع و ناصری و برہان ذکر این کردہ اند ہمان است کہ بر بغتاق بہ معنی اوّل و دوم مذکور و صراحت ماخذ و اشارۂ این ہم ہمدر انجا کردہ ایم۔ صاحب برہان (۳) معنی برگستوان درینجا زیادہ کردہ است و برگستوان بجایش گذشت و صاحب ناصری ہم ذکر این معنی کردہ می فرماید کہ عثمان بخاری (۴) معنی گریبان ہم آوردہ (ــہ) طلسم چاہ نخشب گشتہ بعد از
بغلتاقش + وگرنہ چون برآید ماہ چندمن از گریبانش +
وگوید کہ اگرچہ این لغت پارسی نیست ولیکن چون در شعر فارسی آمدہ مرقوم گشت مؤلف عرض کند کہ بر (بغتاق) در معنی گذشت و برای معنی سوم اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی دوم بغتاق دانیم وانچہ صاحب ناصری بسند عثمان بخاری بمعنی گریبان نقل کردہ بر معنی شعر غور نفرمودہ عثمان بخاری در کلام خود بغلتاق بمعنی دوم بغتاق آوردہ یعنی فرجی پس تا آنکہ سند دیگر برای این معنی پیش نشود تسلیمش نہ کنیم ازینکہ خود صاحب ناصری کہ از اہل زبانست مطمئن نیست (۱) اردو دیکھو بغتاق کے دونوں معنے (۲) دیکھو برگستوان (۳) گریبان۔ مذکر۔

(الف) **بغل تری** اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات کنایہ از خجلت وطیرگی (نزاری ــہ)
مدّعیان را بغل تری بدہم من + بر معنی کہ مسام
شان بچکد خوی + صاحب جہانگیری ہم در ملحقات خود این را بہ ہمین معنی آوردہ و صاحبان برہان وسراج وبہار و بحر و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند صاحب جامع این را بمعنی شماتت نوشتہ مؤلف

عرض کند کہ چون انسان از خجالت آب آب شود زیادہ تراشح آن در بغل باشد [illegible] اگرچہ ندامت کم باشد۔ از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد و تحتانی آخرہ مصدریست۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر ....

(ب) بغل تری دادن | بمعنی خجل کردن پیدا است (ا ر د و) الف۔ خجلت۔ شرمندگی مؤنث۔ (ب) شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ امیر نے (آب آب کرنا) پر فرمایا ہے شرمندہ اور خفیف کرنا۔ دیکھو بشیر نشاندن کے تیسرے معنے۔

بغل زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول [illegible] وجہانگیری (در ملحقات) و بقول برہان کنایہ از شماتت کردن (مولوی معنوی ؎) تو نخواہم جفت کمتر زن بغل ÷ جفت انصاف نیم جفت دغل ÷ صاحب بحر می فرماید کہ مرادف (بغلک زدن) کہ می آید بمعنی خوشی کردن از روی استہزا بر کسی صاحب جامع گوید کہ مرادف (بغل تری) دہر و بقولش شماتت کردن

بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بعضے بمعنی [illegible] شدن) نوشتہ اند و بعضے بمعنی کنایہ کردن ولیکن تحقیق ہمانست کہ صاحب بحر ذکرش کرد مرادف بغلک [illegible] آرزو در سراج (بغل زدن) را بمعنی (بغلک زدن) آوردہ [illegible] عرض کند کہ ہمانا این طرز تحقیق [illegible] برای (بغلک زدن) [illegible] در اینجا اشارہ (البغل [illegible]) [illegible] عجب آنست کہ او (بغلک زدن) را بجای دیگر [illegible] نوشت حقیقت این است کہ در ہند و عجم رسم است کہ چون [illegible] شوند ہر دو بغل را حرکت دہند یعنی کشا [illegible] و بندند و این علامت خوشحالی و خوش وقتی است و این حرکت مخصوص با شماتت نیست بلکہ عام است بحالت مسرت و در شماتت ہم معاصرین عجم با تعریف ما اتفاق دارند پس اگر سند مولوی معنوی برای مجرد شماتت بدست آمد لازم نیست کہ در تعریف این تعمیم را بگذاریم و (بغلک زدن) مزید علیہ ہمین است بزیادت کاف تصغیر کہ درین حرکت بغل را

بسیار بازی کنند (اردو) بغلیں بجانا۔ بقول
آصفیہ کسی کی برائی پر خوش ہونا۔ شماتت کرنا اور
خوشی میں اُچھلنا کودنا (حالیؔ) رحمت ہے خدا
کی یہ عزیزوں کی جماعت + پر اسکی خوشی میں
ابھی بغلیں نہ بجاؤ +

بغلطاق | صاحبان سروری و (جہانگیری
در ملحقات) و برہان و سراج و تحقیق الاصطلاحات
و ہفت و مؤید ذکر این کردہ اند و این ہمانست
کہ ما حقیقت این را بر بغتاق نوشتہ ایم و صراحت
ماخذ ہم ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بغتاق۔

بغل غنچہ | اصطلاح۔ مرکّب اضافی است کہ (۳۶۲۲)
بغل غنچہ۔ غنچہ باشد۔ فارسیان غنچہ را بہ بغل
تشبیہ دادند کہ ہمچوں بغل بند می باشد
و ہم بکشاید (صائب ؎) حیرت نکرد
در بغل غنچہ بوی گل + زنجیر پارہ می کند
از آرزوی گل + مخفی مباد کہ درین شعر از
بغل غنچہ بغل غنچہ و نفس غنچہ مراد است (اردو)
دیکھو شگفتہ۔ صاحب آصفیہ نے غنچہ
کا بھی ذکر کیا ہے جو اردو میں مستعمل ہے۔
مذکّر۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ در اصل
گنجہ۔ گنجیدن کا حاصل بالمصدر گنجیدگی سے ماخوذ
ہے چونکہ غنچہ کی پنکھڑیاں باہم پیوستہ اور گنجان
ہوتی ہیں۔ لہذا کاف فارسی کو حسب قاعدہ
غین معجمہ سے اور جیم عربی کو جیم فارسی سے بدلکر غنچہ کہنے لگے

بغلق | بقول غیاث بدون حوالۂ کتابی بالفتح (۱) نام طائری و (۲) مجازاً بمعنی تیر نیز آمدہ مولّف
عرض کند کہ ما پایۂ تحقیق صاحب غیاث را بلند ندانیم و اکثر حوالہای اورا غلط یافتہ ایم و برین لغت
صراحت کامل در معنی اوّل نکردہ کہ بواسطۂ آن تحقیق مزید می کردیم و حوالۂ ماخذ ہم متروک
واو از صراحت زبان ساکت نمی گوید کہ مال کدام زبانست۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
اند و صاحب محیط ہم در مفردات طب ذکر این طائر نکردہ در لغات عرب و ترک ہم یافتہ نمیشود اگرچہ وضع لغت مثل لغات ترکی است

لیکن معاصرین ترک و عجم دست بر گوش می نہند پیدون سند۔ استعمال ہر دو معنے را تسلیم نہ کنیم۔ **اردو** (۱) ایک پرندہ کا نام۔ مذکر (۲) تیتر۔ مذکر۔

بغلکت بقول سروری بر وزن کپنک آماسیکہ در زیر بغل پیدا می شود و چرک کند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ گرہی باشد کہ در زیر بغل مردم بہم رسد و بمرور پختہ شود و چرک کند صاحبان رشیدی و غیاث و ناصری و جامع واننذ ذکر این کردہ اند و صاحبان برہان و ناصری می فرمایند کہ امن را عروسک نیز خوانند و بر عروسک این معنی را ترک کردہ اند خان آرزو در سراج در تعریف این متفق با محققین بالا و اینقدر اضافہ می کند کہ کاف درینجا برای نسبت است **مؤلف** عرض کند کہ باشد کہ ماخذ این ہمینا باشد کہ موافق قیاس است (**اردو**) دکن میں اس مرض کا نام بغل تلی ہے۔ مؤنث۔ افسوس ہے کہ محاورۂ اردو میں اس کا نام معلوم نہ ہو سکا بہر حال یہ ایک مرض ہے جو بغل میں ایک گوی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مذکر۔

بغلک زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر و بہار عجم و سراج ذکر این با (بغل زدن) کردہ مرادفش گویند و صاحبان برہان و مؤید ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بحقیقت این ہمانجا بیان کردہ ایم بصراحت ماخذ (ملک قمی ؎) شاہ مہرگان کشادہ کمر ✤ بغلک می زند بفرور دین ✤ (**اردو**) دیکھو بغل زدن۔

(الف) **بغل کشادن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بغل کشودن** الف بقول صاحب بحر و ملحقات برہان بمعنی (۱) ورزش کردن و (۲) امتحان نمودن و (۳) غلبہ خود ظاہر کردن و دستمند شدن بر کاری۔ صاحب شمس بر معنی (۴) وداع کردن قانع و خان آرزو در سراج متفق با شمس (ظہوری ؎) رخصت از داغ یا فت سینہ

تنگ * بغلی گر بر وکشاد چه غم * بهار نسبت (ب) بر
معروف قانع و فرماید که در کلام نظامی کنایه از دست
دراز کردن بر حریف است (سه) بران روسی افگند
مرکب چو باد * به تیغ آزمائی بغل برکشاد * و فرماید
که کنایه از وداع کردن هم. صاحب انند نقل نگارش
و نسبت الف بذیل (ب) گوید که (۵) بمعنی روان
گشتن (طغرا - نثر) شقائق چمن بخشش چون بطرف
کوه سلیمان بغل کشاده دیو بنفشه آن سرزمین را
پایه حسن پری دست داده" **مؤلف** عرض کند
که (الف و ب) هر دو یکی است که (کشادن و کشودن)
هر دو مرادف یکدیگر است که صراحتش بجای خودش
کنیم و معنی لفظی این واکردن بغل برای معانقه اعم
ازینکه در اوّل ملاقات باشد یا در وقت وداع و
انچه (بغل برکسی کشادن) گذشت همین است و سبب
وانچه کنایه از معنی اوّل است ازینکه در حالت ورزش
دست ها را بلند کنند و بغل کشاده میشود و کنایه از معنی
دوم نظر بر رسمی که چون مشتریان عبید مال زیر بیع را

امتحان کنند اوّل بغلش کشانید و بدست امتحان
کنند که گرهی از امراض داخل بغل نباشد که بسیاری
از امراض را گره بغل نشانش می دهد و کنایه معنی
سوم ازین قائم شد که شخصی که مستعد بر کاری شود
و غلبه خود ظاهر کند دست های خود باز کند و بغلها
می کشاید و دست راست خود بر کتف چپ می
زند و این علامت آمادگی کار و اظهار غلبه باشد
و کنایه معنی چهارم ازین رسم و عادت درست
است که بروقت رخصت کسی را در بغل گیرند بطور معانقه
و چون بغل ها باز کنند بهمان حالتی که دست ها بازو
بلند می باشد می گویند که خدا حافظ و فی امان الله
پس او از بغل جدا میشود و راه خود می گیرد - انچه
بهار در معنی (ب) دست دراز کردن نوشته مقصودش
از همان معنی سوم الف است و سندی که از کلام نظامی
پیش کرده است برای (بغل برکشادن) است نه
برای (بغل کشودن) حیف است که بر موضوع خود
توجه نه گماشت و هرچه بدست آمد نگاشت وانچه

صاحب اند بسند نثر طغرا معنی پنجم را قائم کردہ است
تسامح اوست کہ سندش متعلق بہ معنی سوم الف باشد
فتامّل۔ پس آنانکہ این را (۲) مرادف (بغل برکسی
گشادن) ندانستہ اند سکندری خوردہ اند (ظہوری
ے) بغل برمن کشودہ عیش ظاہر * در آغوش غم
پنہان خویشم (اردو) (۱) ورزش کرنا (۲) ہتھیانا
کرنا (۳) غلبہ ظاہر کرنا کسی کام پر مستعد ہونا (۴)
وداع کرنا۔ رخصت کرنا۔ (۵) روانہ ہونا (۶)
دیکھو بغل برکسی کشادن۔

بغل گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ حاصل بالمصدر ہمین است (بغل گیری) کہ
بمعنی معانقہ بجالش می آید واصل این (بہ بغل
گرفتن) بمعنی معانقہ کردن باشد (اردو) بغلگیر
ہونا۔ بقول آصفیہ گلے لگنا۔ چمٹ کر ملنا۔ ہم آغوش
ہونا۔ معانقہ کرنا۔

بغل گشادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات
برہان ہماں (بغل کشادن) کہ بکاف عربی گذشت
مؤلف عرض کند کہ آنانکہ در مصدر (کشادن)
کاف فارسی استعمال می کنند تصفیۂ آن با مصدر
(کشادن وگشادن) تعلق دارد۔ ہمہ را انجا کنیم وانیسکہ
بحثے است متعلق باغذش (اردو) دیکھو بغل کشادن۔

بغل گیر | اصطلاح۔ بقول صاحب فرہنگ فدائی
کہ از علمای معاصر ما عجم اند بمعنی معانقہ **مؤلف**
عرض کند کہ آغایای مصدر [illegible] را ترک کردی کہ
بغلگیری بمعنی معانقہ نی آید [illegible] یا اسم فاعل یا
مفعول ترکیبی است بمعنی معانقہ کنندہ یا کردہ شدہ
قواعد فارسی زبان کمال شماست واز شما یاد کردہ
ایم۔ اجازت نمی دہد کہ بخلاف آن رویم وتسامح
شماست کہ چنین خیال فرمودہ اید (اردو) معانقہ
کرنے والا یا کیا ہوا۔

بغل گیری | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) معانقہ
و (۲) نام دادیست از کشتی بہار بر معنی اوّل قانع
(ظہوری ے) بہ بیں گرمی بادۂ تاب راہ بغل گیری

آتش و آب را ✤ (طالب کلیم ؎) باز عہد آمد بغل گیری
مینامی کنم ✤ از کجا یاری چرا و خون گرم پیدا می کنم ✤
صاحب غیاث بدون حوالۂ ذکر معنی دوم کرد و معنی
اوّل را گذاشت و صاحب انند نقل بر دار بہار۔ خان
آرزو در سراج گوید کہ ہمدیگر را در آغوش گرفتن است
(ظہوری ؎) خاطر تنگ کشاید بہ بغل گیری تنگ ✤
قطرہ تا غوطہ نزد در دل دریا نشگفت ✤ مؤلف
عرض کند کہ اگر خان آرزو عوض معنی مصدری بر
معانقہ قناعت می کرد یا صراحت حاصل بالمصدر
می فرمود خوب بود حیف است کہ بہ نزاکت تعریف
کہ لازمہ تحقیق است اعتنا نکرد (بغل گرفتن)۔
مصدری کہ گذشت صراحت ماخذش ہم در انجا
کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمانجا کہ حاصل بالمصدر
آنست و بس و معنی دوم خلاف قیاس نیست
کہ کشتی گیران بغلگیری می کنند نہ بہ محبت معاصرین
عجم گویند کہ چون دو کشتی گیر باہم بصورت معانقہ
می چسپند فارسیان گویند کہ چہ خوش (بغل گیری)
است و این استعمال بمعنی حقیقی است ملتزم او لیکن
تا آنکہ قرینۂ کشتی نباشد از مجرد (بغل گیری) معنی
دوم پیدا نمی شود بر خلاف آن معنی اوّل بدون
قرینہ ہم (اردو) (۱) بغلگیری۔ مؤنث۔ اردو
میں معانقہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ صاحب
آصفیہ نے (بغلگیر ہونا) کو (معانقہ کرنا) کے
معنوں میں لکھا ہے لیکن بغل گیری کو ترک کیا ہے
اور اردو میں معانقہ مستعمل ہے (۲) کشتی بازوں کا
باہم لپٹ جانا (حاصل بالمصدر کے معنوں میں)۔

بغل تری | اصطلاح۔ بقول شمس بکتابت نون
چہارم بخالت مؤلف عرض کند کہ وای بر محقق
بی تحقیق کہ (بغل تری) را کہ بہ فوقانی چہارم گذشت
گذاشت و نون را عوض فوقانی نقل کردہ در سلسلۂ
ردیف نگاشت و این دلیل آنست کاتب مطبع
یک نقطۂ فوقانی را کم نکرد بلکہ محقق بی تحقیق ہم
تصحیف است بہ بے خبری (اردو) دیکھو بغل تری

(الف) **بغلتقار** | (ب) بقول برہان بروزن

(ب) **بغلنقاز** سنگ انداز با قاف بر وزن
الیست ابلق پای وگردنی دراز و منقاری پهن دارد
وگوشت او حلال است و فرماید که بجای حرف ثانی
قاف وبجای حرف آخر رای قرشت هم بنظر آمده
صاحب جامع بر مرغ ابلق ودراز پا وگردن قانع
صاحبان هفت وانند نقل نگار برهان صاحب
مؤید می فرماید که جانوریست بزرگ و فربه که گوشت
او بغایت لطیف میشود و بر بقنقار (به قاف دوم
وبحذف لام ورای مهمله آخر عوض زای هوّز) هم
نقل همین معنی کرده معلوم میشود که حذف لام تصرّف
مطبع نولکشور است که در دیگر نسخ قلمی (بقلنقار)
نوشته و خان آرزو در سراج گوید که پرندیست ابلق
گردن وپای دراز و پهن منقار و فرماید که ظاهرا
مرکّب معلوم می شود یا ترکی الاصل و هم او گوید که
بعضی بجای زای معجمه رای مهمله گفته اند و این اصلی
ندارد ـ صاحب محیط ذکر الف وب نکرده و بر مجرّد
قاز گوید که لغت عربست و فارسی این غاز بغین
عوض قاف وآن نوعی از مرغابی است بزرگتر از اردک
گرم و تر و غلیظ تر از اردک و افعال و خواص آن نیز
مانند آن و روغن آن محلّل و مفتّح و جهت ریاح
و مغص و استسقا و درد مفاصل شربًا وضمادًا نافع
مؤلّف عرض کند که حقیقت اردک بر بطک مذکور
که گرم در دوم و خشک در اوّل است ـ و به تحقیق ما بغلنقاز
قسمی است از قاز که بزرگ تر از انست در قد وقامت
واکثر ابلق بنظر می آید فارسیان آنرا به ترکیب بغل با
قاز مرکّب و مفرس کرده اند ـ بغل بمعنی استر لغت
عربست (هکذا فی المنتخب) و قاز لغت ترکی است
(هکذا فی لغات ترکی) و صاحب انند هم آنرا ترکی
نوشته بالجمله نون بعد بغل زائد که فارسیان
در بعض لغات همچنین کرده اند چنانکه جانا و جانان ـ بیا
و بیا و ابش ـ پس مجموعه آن (بغلن قاز) شد و انچه
بقاف عوض غین می آید مبدلش چنانکه عراقیان چناغ را
چناق کردند و اروغ را آروق ـ وانچه به رای مهمله عوض
زای معجمه می آید هم مبدّل این چنانکه برغ و برغ

پس معنی لفظی (بغلنقان) (آستر قازان) وکنایہ از قاز
بزرگ است وبس یکی از معاصرین عجم خوب گفت کہ فارسیان
چیزی را کہ کلانیت وفربہی آن بیان کردن می خواہند
اوّل آن لفظ خرمی آرند چنانکہ (خربط) پس عجمیان
عربی الاصل عوض (خربط) (بغل قاز) گفتند وسوقیان
عجم برای سہولت تلفّظ بزیادت نون (بغلنقاز) استعمال
کردند واختلافی کہ در تعریف واقع است ہیچ کہ عموماً
قاز۔ اکثر بزرگ قدی باشد وپایش اصلا ابلق نباشد
بلکہ عموماً سرخ مائل برنگ زرد وانچہ خان آرزو (الف)
را بی اصل پندارد قاعدہ تبدیل را یاد ندارد وترکی
الاصل گفتنش ہم خطاست ازینجاست کہ محقّقین حسب زبان
ومعاصرین شان ہر دو ازین ساکت ونظر بر لغت
قاز این را مرکّب گفتن بسیار آسان ولیکن شان
تحقیقش تقاضای آن می کند ومی فرماید کہ چنین
است وچنان وانچہ صاحب محیط قاز را لغت عرب
نگاشت توجہ بسوی لغات ترکی نگماشت وازانکہ
بہ تحقیق ما (بغلنقار) قسمی از قاز است ما طبیعت و
خواصش را از قاز نوشتہ ایم وبرای تکمیلش اشارہ
(ربط) کردہ ایم این است حقیقت این کہ ہمہ محقّقین
بالائی بہ حقیقتش نبردہ اند حاصل اینست کہ این
مفرس است وبس (اردو) بڑے قد کا ابلق
قاز جو اکثر تالابوں میں پایا جاتا ہے جسکو اہل دکن
اسکی کلانیت کی وجہ سے جنگلی قاز کہتے ہیں۔ مذکّر۔
صاحب آصفیہ نے قاز پر جو کچھ فرمایا ہے ہم نے
اسکی نقل آردک پر کی ہے۔

بغل واکردن مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بغل کشادن است برای معانقہ اعم ازینکہ بہر
ملاقات باشد یا رخصت (ظہوری ؎) دعوی
اتّحاد ظہوری خلاف نیست ✤ برخویش واکنم بغل
اورا ببر کشم ✤ (اردو) دیکھو بغل باز کردن۔

بغلہای کوہ اصطلاح۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدّین شاہ قاجار گوید کہ معنی
دامن کوہ است مؤلّف عرض می کند کہ در عرض
معنی بر الفاظ اصطلاح غور نمیکند این جمع است

بمعنی بیان کردہ اش نباشد۔ تحقیق طلبان این را
محاورۂ فارسی ندانند بلکہ فارسیان دامن کوہ را بغل
کوہ گویند و بغل ہای کوہ کنایہ از دامن ہای کوہ باشد
یعنی زمین ہر دو طرف کوہ کہ بغلش را ماند (اردو)
پہاڑ کے دونوں پہلو کی زمین۔ مؤنث (دامن کوہ)
بمعنی واحد اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ پہاڑ کے نیچے کی صحرا۔ اسکی جمع پہاڑ کے
دامن۔ مذکر۔

(الف) بغلۂ جادّہ | اصطلاح۔ صاحب رہنمائے الجوالگہ
(ب) بغلۂ کشتی | سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
(ج) بغلۂ کوہ | قاچار نسبت الف گوید کہ

ہمان (بغل براہ) است کہ گذشت و نسبت (ب)
می فرماید کہ حصّہ یک طرف کشتی و صاحب بول چال
گوید کہ بمعنی سر دیوار کشتی (یعنی حصّۂ بالائی یا دیوار
کشتی کہ برای حفظ سیر کنندگانش می سازند) و صاحب
رہنما نسبت (ج) گوید کہ بغل کوہ باشد کہ بر (بغلہای
کوہ۔ ذکرش گذشت) صاحب بول چال ہم ذکر

این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ درین ہر سہ لغت
بغلہ بمعنی بغل است و ہای ہوّز آخرہ زائد و ہر سہ
مرکّب اضافی است و الف موافق قیاس و مرادف
(بغل براہ) کہ بالا گذشت و (ب) بمعنی آخرش ہم
خلاف قیاس نیست کہ در ہر دو جانب کشتی سر
دیوارش بغلی پیدا کند و طرز بیان رہنما خوب نباشد
از ینجا است از نقص بیانش اختلاف در معنی قائم
می شود۔ طرز بیان صاحب بول چال بہتر از رہنما
است (اردو) (الف) دیکھو (بغل براہ) (ب)
کشتی کی وہ مختصر دیوار جو اسکی دونوں جانب
بناتے ہیں تاکہ اسپر رہنے والے پانی میں گر نہ پڑیں
یعنی کشتی کی منڈیر۔ مؤنث (ج) دیکھو بغلہائے کوہ
جس پر بغل کوہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔

بغلی | بقول وارستہ (۱) چیزے کہ در بغل گنجد (۲)
بمعنی کوچک آرند (والہ ہروی سلمہ) یار ہم سرو قد و
ہم بغلی مطلوب است ٭ روز ہم گاہ بلند است و
گسی کوتاہ است ٭ بہار گوید کہ معنی اوّل حقیقی و معنی

دوم مجاز آن و نقل ہمین سند کرده۔ صاحب غیاث فرماید
که (۳) کنایه از قرآن کوچک تقطیع که آنرا بسفر در بغل
توان داشت۔ صاحب انند نقل نگار بہار و غیاث
مؤلف عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس است
که یای نسبت بر لفظ بغل زیاده کرده اند و معنی لفظی
این چیزی که منسوب به بغل است ہیچ ضرورت ندارد
که گنجیدن را داخل معنی کنیم و برای معنی دوم و سوم
طالب سند استعمال می باشیم که محققین اہل زبان ازین
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مدعیان
این ہر دو معنی۔ ہند نژاد۔ انچه وارسته سند واله
ہروی را برای معنی بیان کرده خود آورده و انچه بہار
و انند نقل نگار۔ نقلش برداشته ہیچ یکی ازینہا معنی
شعر را نفہمیده است ہر چه کرده اند ہمین قدر است
که باستناد ہمین یک شعر (بغلی) را قائم کردند و معنی
دوم را بحدّ فہم خود از ہمین یک شعر پیدا کردند و از نکه
از معنی سند بی خبر بودند در عرض معنی سکندری خوردند
مخفی مباد که (ہم بغل) بمعنی رفیق و مجبی است که
دست به بغل سیر کند یا در بغل بیاید و بگنجد از
قبیل (ہم سفر و امثال آن) پس واله ہروی
درین شعر بزیادت یای مصدری معروف استعمال
(ہم بغلی) بمعنی مصدری کرده گوید که یار من سرو قد
است یعنی بلند و بالا مثل سرو و مارا (ہم بغلی)
او مطلوب است۔ یعنی از نزاکت صلاحیت آن
پیدا کند که در بغل ما بیاید و بگنجد و این حاصل نمی
شود تا آنکه یار ما با وجود بلند قدی نازک و مختصر
ہم نباشد چنانکه خورشید فلک که در وقت عروج
بلندی دارد و بعد زوال کوتہی پس (ہم بغلی) بمعنی
نزاکت و اختصار است نه مجرّد (بغلی) اگر باعتبار
لفظ (ہم) که در مصرع اوّل دو جا واقع است
(بغلی) را لغت خاص قرار دہیم تا آنکه کنایه از ان
نازک و (صلاحیت در بغل گنجیدن دارنده)
نگیریم معنی شعر لطف خیز نباشد فتامّل **(اردو)**
(۱) وہ چیز جو بغل سے منسوب ہو۔ جیسے (بغلی تکیہ
(بغلی گھونسا) (۲) چھوٹی سی چیز جو بغل میں سما جائے

اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (ہم بغلی) (بغل میں آنا) حاصل بالمصدر یعنی بغل میں سما جانے کی صلاحیت مؤنث (۳) چھوٹی تقطیع کا کلام اللہ۔ مذکر۔

بغماز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم درفارسی زبان (۱) بمعنی قالب خشت و (۲) دائرہ و فرماید کہ معنی اوّل با رای مہملہ ہم آمدہ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ بروزن ہمراز۔ گرداگرد ہر جا۔ ہر چیز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست بمعنی دوم و باعتماد صاحب فدائی کہ صاحب زبانست معنی دوم را تسلیم کنیم و نسبت معنی اوّل اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی دوم است کہ قالب خشت ہم گرداگرد خشت می باشد وقتی کہ گل سرشتہ را درمیان قالب نہند مخفی مباد کہ اگر سند استعمال این بہ رای مہملہ آخر عوض زای ہوز ہم بدست آید توانیم گفت کہ مبدّل این است چنانکہ بزغ و برغ۔ واضح باد کہ نظر بر لغت معرب (بغمہ) کہ بقول صاحب سوار السبیل بمعنی گردن بند و گلوبند ماخوذ از (بغماق) ترکی است توانیم گفت کہ فارسیان از لغت (بغمہ) ہای ہوز را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و ہنگامہ و ہنگاما و زای ہوز را در آخرش زیادہ کردند چنانکہ کشا و رز و کشتا ورز و این لغت مفرس را بہر دو معنی بالا استعمال کردند کہ من وجہ با معنی گردن بند تعلّقی دارد بر سبیل مجاز کہ گلوبند ہم گرداگرد گردن باشد و قالب خشت ہم گرداگرد خشت۔ معاصرین عجم ہم این توجیہہ را پسند می کنند (اردو) (۱) اینٹ بنانے کا سانچہ۔ قالب مذکر۔ (۲) ہر چیز اور ہر جگہ کی اطراف۔

بغند بقول سروری بفتح با و غین معجمہ و سکون نون۔ کنارہای کہنت کہ غرغن نیز گویند (سوزنی ؎) روز ہیجا از سر پا یک سواری بر دری ٭ از برخش وران اسپ خصم کہنت و بغند ٭ صاحب جہانگیری پوست غیر کہنت را بغند گوید و فرماید کہ غرغند و غرغن ہم گویندش (ولہ ؎) در حملہ از نکاو دشمن

جدا کنند و کیمخت را بنا بر سنش مہرہ از بغند۔ صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و سراج و مؤید ہمزبانش
صاحب جامع برمرادف غرغن و غرغندہ قانع مؤلّف عرض کند کہ اصل این برغند بود کہ غیر کیمخت متحقق
از ماخذ اوست یعنی کیمخت بقول برہان پوست کفل را نام است (خیلی سخت و کلفت) و برغند پوست
بر و آغوش را گویند کہ بسیار نرم می باشد مرکب است از لفظ بر بمعنی حقیقتش و غند کہ بالضم بقول برہان
بمعنی گرد کردہ شدہ و جمع آمدہ مخفف غندہ و کہ بہ ہمین معنی می آید و از ہمین است لغت مرکب
(غندہ رود) و معنی لفظی (برغند) چیزے کہ جمع کردہ شدہ از بر اسپ و چارپایان دیگر و کنایہ از پوست
بر و بغل چارپایان۔ پس اعراب صحیحش فتح اوّل و ضم غین معجمہ و بغند مخفف آن بحذف رای مہملہ
چنانکہ باہار و باہا و غرغند کہ می آید مبدّل ہمان برغند کہ موحّدہ بدل شدہ بہ غین معجمہ و ہمین است
تشکیل اوّل این تبدیل کہ از نظر ما گذشت و مخفف آن غرغن بحذف دال مہملہ چنانکہ بدتر و بتر این
است حقیقت این لغت کہ مدعیان ماخذ از ان بیخبر اند و صاحب سروری در تعریف این تسامح کرد
یا در اصل نسخہ سروری (پوست کنار ورای کیمخت) باشد و کاتبش ہمچون (خرعیسے صعقا) کہ بہ مناسبت
خر موسٰی را عیسٰی کرد (کنارہای کیمخت) نوشت بیچارہ ندانستہ باشد کہ مقصود مؤلّف چیست واللہ
اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) چارپایوں کے بر و بغل کا پوست جو نہایت نرم ہوتا ہے۔ بر
خلاف کیمخت کے جو پٹھوں کا سخت پوست ہے۔ مذکر۔

بغوی صاحب رشیدی ذیل بغشور گوید کہ نسبت
بہ بغشور بغوی گویند و صاحب انند فرماید کہ بہ کسر
واو و تشدید تحتانی لغت عرب است باشندۂ شہر
بغشور را نام و خلاف قیاس مؤلّف عرض کند
کہ ما بر لغت بغشور اشارہ این کردہ ایم و درینجا
صراحت کامل کنیم کہ منسوب بہ بغشور را بقاعدۂ عربی

وفارسی (بغشوری) توان گفت نه بغوی ولیکن
صاحب منتخب بذیل بغشور ذکر ابن کرده (محی
السنة بغوی صاحب مصابیح وشرح السنة) را
بسند آورده وصراحت مزید کند که مشائخ الیه از
علمای شهر بغشور بود وبه همین نسبت او را البغوی
گویند (تمت کلامه) اندرینصورت بغوی مخفف
بغشوری باشد بحذف شین معجمه ورای مهمله بای
حال لغت عرب نیست بلکه معرب است ازینکه
بغشور مرکب فارسی زبانست چنانکه صراحت
ماخذش هم در انجا مذکور وانچه صاحب منتخب بغشور
را معرب کوشور گفته این تسامح اوست

که کوشور نام شهری نیست بلکه بغشور مقامی است
در فارسی زبان که گذشت وعجبی نیست که عربان
صاحب مصابیح را بغوی لقب کرده باشند از
لغت عرب بغو که بالفتح در عربی مصدر است
بمعنی نگریستن بتامل (کذا فی المنتهی الارب)
ومقصود از بغوی نسبت بسوے شهر
بغشور نباشد والله اعلم بحقیقة
الحال (اردو) شهر بغشور کے رہنے
والے کو محاورۂ عرب میں بغوی کہتے ہیں
اور فارسیوں نے بھی اس کا استعمال
کیا ہے۔

(الف) بغیاز الف بقول سروری بغین معجمه ویای حطّی بوزن (۱) انباز شاگردانه باشد
(ب) بغیازی (شمس فخری س ۵) بهر طریق که خواهی همیشه مال دهد * به بخشش وبصله
خیر وصدقه وبغیاز دهد وفرماید که فغیاز وبرمغاز نیز باینمعنی آمده صاحب جهانگیری فرماید که با
اوّل مفتوح وثانی زده زری که استاد در عوض کار بشاگرد بدهد وآنرا شاگردانه نیز گویند و (۲)
مژده را گویند و(ب) بمعنی (۱) مژدگانی. صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان بذکر هر دو
معنی الف نسبت معنی اوّلش صراحت موید کند که آن زریست اندک که بعد از اجرت. استاد

بشاگرد دهد و فرماید که الف (۳) بمعنی شیرینی یا بهای شیرینی که در وقت جامهٔ نو پوشیدن بخشش کنند
و فرماید که بارای مهمله نیز آمده ونسبت (ب) بذکر معنی بالا گوید که (۲) بمعنی شاگردانه هم آمده صاحب
ناصری باتفاق برهان می فرماید که غنیازی هم مرادف (ب) باشد صاحب جامع بذکر هر سه معنی الف
نسبت (ب) بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج قول رشیدی را که نقل جهانگیری است نسبت
تعریف معنی اوّل الف غلط داند و گوید که زر نیست که بعد از اجرت استاد بشاگرد دهد وانچه برهان
این را به رای مهمله هم آورده آن را هم خطا پندارد و فرماید که در معنی اوّل (ب) هم تامّل است
مؤلّف عرض کند که غلط وخطا وتامّل این هر سه لفظ مایهٔ تحقیق خان آرزو ست که بدون حجّت
و برهان استعمالش می کند واین از شان محقّقین خیلی بعید است هر چه او نسبت این لغت نوشته
بی دلیل و بی تحقیق وصراحتش اینست که ظاهر الف لغت ترکی زبان معلوم می شود ولیکن سکوت
صاحبان کنز ولغات ترکی ومعاصرین ترک اجازت آن نمی دهد که این را لغت ترکی دانیم و نظر بر
اعتبار صاحبان جامع وناصری وسروری که اهل زبانند این را لغت فارسی زبان دانیم مرکّب از
بغ که مخفّف باغ است و یاز بمعنی شگفتگی که بجایش می آید - پس معنی لفظی این ترکیب اضافی باغ
شگفتگی وکنایه از زری خفیف که استادان اطفال مکتب نشین را از مشاهرهٔ خود می دهند برای میوه
خوری وبهای شیرینی ومعنی دوم مجاز آن وهم برین قیاس معنی سومش که صدقهٔ جامهٔ نو پوشیدن
هم باعتبار نتیجه قرین معنی اوّل است یعنی این پول صدقه هم ذریعهٔ شادمانی و بالیدگی غربا ست
چنانکه بهای شیرینی برای اطفال و (ب) بزیادت یای نسبت بمعنی مژدگانی یعنی چیزی که عطا
کنند بکسی که مژده می رساند ومعنی دومش هم که معاوضهٔ سعی ومژدهٔ مشاهره به استاد است مجاز آن

وانچہ لغا عوض موحّدہ می آید مبدّل این چنانکہ زبان وزفان وانچہ بہ رای مہملہ عوض زای ہوّز باشد ہم مبدّل این چنانکہ بزغ و برغ وصراحت ماخذ بر مغاز ہمانجا کردہ ایم کہ من حیث الماخذ تعلق از ین ندارد این است حقیقت این لغت وماخذش کہ محقق اکبرآبادی آن را بر غلط وخطا وتامّل گذاشت وحق آنست کہ از حقیقت خبر نداشت و توجّہ خود را بہ تحقیق این نگماشت وانچہ صاحبان رشیدی وجہانگیری در تعریف معنی اوّل الف اشارہ بسوی معاوضہ کار کردہ اند سکندری نخوردہ اند بلکہ موافق حقیقت است کہ از استاد ما کہ تعلیم قرآن مجید می کرد تصدیق این حاصل است واین بغیاز معاوضہ آنست کہ کودکان بعد ختم ماہ والدین خود را برای مشاہرۂ استاد تقاضا می کنند تا مشاہرہ باستادان زود حاصل می شود واین تقاضا محض برای بغیاز خود است پس چرا معاوضہ کار نباشد عجبے نیست کہ خان آرزو را اتّفاق حصول بغیاز از استاد خود دست نداد تا معلوم می فرمود کہ تعریف صاحبان جہانگیری ورشیدی غلط نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو بر مغاز (۲) خوشخبری دیکھو ایتوک (۳) وہ صدقہ جو امرا نئے لباس کے استعمال کے دن فقرا کو دیتے ہیں۔ مذکر۔ (ب) (۱) وہ انعام یا معاوضہ جو مژدہ رسان کو دیا جاتا ہے۔ مذکر (۲) دیکھو الف کے پہلے معنے۔

موحّدہ بافا

بفک بقول جہانگیری با اوّل مفتوح بثانی زدہ مرادف بفتری (۱) چوبی باشد کہ جولاہگان ونسّاجان جامہ را چون بہ بافند آنرا حرکت دہند تا تارہا پہلوی ہم واقع شود وآنرا دفتہ ودفتین نیز خوانند حکیم سوزنی (ے) زان پیرک جولاہہ بفک خارۂ بر باف ✻ نی نی دو پسر ماند نگویم کہ دو خر ماند ✻ صاحبان رشیدی وبرہان وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب جامع فرماید کہ (۲) کارگاہ جولاہگان ودفتین

ایشان صاحب ناصری فرماید کہ افراز جولاہگان و آن مخفّف بافت و بافتہ و بافت است چنانکہ زربفتہ و زربفت ۔ بافتہ ایست معروف کہ ابریشم را بازر بافند و بر تصدیق قول خود از حکیم اسدی سند ہا برای زربفت و گہربفت آوردہ کہ نقلش دریجا خارج از بحث است **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب ناصری بہ تحقیق لغت زبان خود سکندری خوردہ و بہ ماخذ پی نبردہ جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبانست و آلہ را نام است کہ مثل شانہ بر تار قائم و ہر یک تار در ہر یک دندانہ اش داخل می باشد ہرگاہ بافندہ پُود را داخل تار کند یکبار این شانہ را حرکت می دہد تا پود با تار بپیوندد و باپود گذشتہ بچسپد فارسیان از ہمین (بف) مصادر بافتن و بافیدن را وضع کردہ اند کہ بجایش گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا کردہ ایم چگونہ وضع کردہ اند و اسم مصادر مذکور کہ باف است مزید علیہ ہمین بف باشد و ماخذی دیگر ہم بنظر می آید کہ صراحت آن بر بفتری کنیم کہ می آید صاحب ناصری کہ اہل زبانست سکندری خورد کہ این را مخفف باف گفت و حقیقت بر عکس آنست و غلط کرد کہ این را مخفف بافتہ و بافت نوشت و تمثیلیکہ از زربفتہ و زربفت داد ہیچ تعلق از بف ندارد کہ (زربفت و زربفتہ) اسم مفعول ترکیبی است بقاعدۂ فارسی متعلق بمصدر بافتن و ماخذ مرادفات این را بجایش عرض کنیم (اردو) (۱) دیکھو باف کے تیسرے معنے (۲) کارگا ۔ دیکھو بفتری کے دوسرے معنے ۔

بفار بقول برہان بروزن ہزار (۱) چوبکی باشد کہ کفش دوزان مابین کفش و قالب گذارند و (۲) درودگران بوقت شگافتن چوب بر رخنہ آن نہند صاحب ناصری فرماید کہ ہمان معنی بفار است کہ مرقوم شد و ہمانا بفار کہ اکنون گویند تصحیف آنست صاحب جامع گوید کہ ظاہراً تصحیف بغاز است کما تر **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ اہل زبانست سکندری خورد کہ این را تصحیف بغاز

دانست و از ماخذ این خبر نداشت که صراحت آن بر بغاز کرده ایم و نظر بر ماخذ این را مبدل بغاز دانیم پس لغتی که به تبدیل حروف موافق قیاس مبدل مستعمل شد آنرا تصحیف گفتن درست نباشد (اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے۔

کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف عرض کند** مبدل همان بغاز که بجای خودش گذشت و صراحت ماخذ هم همه را انجا مذکور و ذکر تبدیل غین معجمه بفا هم همه را انجا کرده ایم ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود این لغت مبدله را تسلیم نکنیم

بفار بقول صاحب هفت بکسر اول با زای هوّز آخره بمعنی بغار که به رای مهمله گذشت۔ دیگر که محققین زبان و معاصرین عجم سکوت ورزیده اند (اردو) دیکھو بغار کے پہلے اور دوسرے معنے اور بغار)

(۲۲۴۹) **بفت** مخفف همان بافت که بجای خودش گذشت و اشاره این هم همه را انجا ذکر که چگونه تخفیف واو یافت و بافت مخفف بافته و بافته اسم مفعول بافتن و استعمال این بدون ترکیب با اسمی نمیشود چنانکه زربفت (اردو) بُنا ہوا۔

بفتری بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون فا و را بمعنی همان بف که بجایش گذشت و آنرا (کفتری) هم گویند و افراز هم (خسروانی ـه) کارگاه نعلق را طبعش چو نساجی کند ٭ بلفظ زیبد تار و معنی پود و کلکش بفتری ٭ صاحبان جهانگیری و رشیدی و ناصری و سراج هم ذکر اینها کرده اند صاحبان برهان و جامع و مؤید و غیاث

ذکر معنی بالای فرمایند که (۲) کارگاه جولاهی را نیز گفته اند **مؤلف عرض کند** که اگر این را متعلق به بف دانیم لازم می آید که سه حرف آخره را زائد گیریم و این خوش نمی نماید اگرچه ما بر لغت بف آنرا اسم جامد فارسی زبان دانسته ایم ولیکن درینجا نظر بر لغت (کفتری) که بالا مذکور می توانیم قیاس کرد که اصل لغت همان کفتری باشد و آن مرکب است از لغت کفت کـ

بکاف عربی مفتوح بمعنی شکاف و اسم مصدر کفتیدن
است که بجای خودش می آید فارسیان رای مهمله
بر و زیاده کردند که افاده معنی نسبت کند چنانکه
انگشت و انگشتر پس معنی لفظی کفتر منسوب بشگاف
و کنایه از شانهٔ جولاهگان که شگافها دارد و بزیادت
بای نسبت بر و کارگاه را نام نهادند که منسوب به کفتر
است و لغت ری مبدل آنست که کاف بموحده بدل
شود چنانکه گشتاسب و بشتاسب اندرین صورت
بفت را بمعنی اول مخفف و انیم و جا دارد که فارسیان
مجرد بفت را که مبدل کفت است برای این آله شگاف
نام کرده باشند که کفت هم بمعنی شگاف می آید بالجمله
معنی دوم این حقیقی است و معنی اول بر سبیل
مجاز که یکی از اجزای آن را هم موسوم کردند
به همان و اصل لغت بفتر را ترک کردند بنا
واقفی از ماخذ - (اردو) (۱) دیکھو بفت (۲) کارگاہ
بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - جولاہوں کے کپڑا بُننے کا گڑھا

(الف) بفنج (الف) بقول سروری بفتح با و سکون فا (۱) کف دہان و خیو که از دہان مردم وقت
(ب) بفنج (ب) تکلّم پاشیده شود - و بقول شمس فخری گوید که (۲) کسی را نام است که در وقت تکلّم آب
از دہانش پاشیده شود شمس فخری ؎ تنک می رفت و آب از دیده می ریخت * چنانکه آب از
دہان وقت سخن بفنج * صاحب جہانگیری بر (ب) ذکر معنی اول کرده الف و معنی دومش را ترک
کرد (وله ؎) ستم راه عدم پرسان همی رفت * فروهشته زهمیش چون شتر بفنج * تنک می رفت و
آب از دیده می ریخت * چنانکه از دہان وقت سخن بفنج * صاحب رشیدی ذکر (ب) بمعنی اول
می کند و بذکر معنی دوم گوید که آنانکه معنی دوم را درست دانند در مصرع دوم سند اول لفظ آب را
حذف کنند و فرماید که این اصح است از جهة روایت شعر فخری مولف نفائس الفنون نیز به همین
معنی آورده اما مشهور و مسطور در فرهنگها معنی اول است بنا بران در جہانگیری مصرع فخری را چنان

خوانده یکی نظم فخری بر معنی ثانی است که مؤلف نفائس آورده (انتهی) صاحب برهان بذکر (الف) و مذیل آن ذکر (ب) کرده به تصدیق هر دو معنی بالا گوید که (۳) دهانی را هم نامند که دائما آب از آن ریزد و (۴) لب سطبر را هم که از قهر و خشم فروهشته باشد صاحب ناصری بذکر (ب) بر معنی اوّل و چهارم قانع و صاحب جامع اکتفا بر معنی اوّل و دوم کرده الف و ب هر دو را صحیح داند۔ صاحب مؤید بذکر الف بحوالۂ لسان الشعرا معنی اوّل را ذکر کند و نسبت معنی چهارم می فرماید که لب شتر را نام است که از خشم فروهشته باشد و بحوالۂ مؤید الفوائد (ب) را صحیح داند۔ خان آرزو در سراج بذکر (ب) معنی اوّل را اصل داند و معنی دوم را مجاز آن۔ مؤلف عرض کند که بی غوری محققین است که یکی سند شمس فخری را برای (الف) آرد به نقل (الف) و دیگری از همان سند استناد (ب) بنقلش می کند۔ و ستم این است که یکی از همان یک شعر بزیادت لفظ آب در مصرع ثانی سند معنی دوم می گیرد و دیگری بحذف آن شاهد معنی اوّل قرار می دهد۔ به تحقیق ما نظر بر کثرت اقوال محققین اصل لغت فارسی زبان به جیم فارسی است و آنانکه بجیم عربی آورده اند مبدلش باشد چنانکه کاچ و کاج۔ معاصرین عجم با ما اتفاق کنند و گویند که در لغتی که جیم عربی و فارسی هر دو آمده لغتی را اصل دانیم که بجیم فارسی است حالا عرض میشود نسبت معنی که سند معنی اوّل و دوم همان یک شعر اهل شمس فخری است که بدون زیادت لفظ آب در مصرع ثانیش معنی اوّل راست و بزیادت لفظ آب معنی دوم را و ذوق زبان اجازت نمی دهد که لفظ آب را حذف کنیم و در لفظ چنانکه باشباع کاف آخره را در از کشیم که مخل فصاحت و شایان کلام استاد سخن نیست پس ما این سند را متعلق به معنی دوم دانیم و باتفاق خان آرزو معنی اوّل را اصل و معنی دوم را مجازش خوانیم و کثرت اتفاق محققین

اہلِ زبان بر معنی اوّل ہم متقاضی ہمین است و بس۔ و معنی سوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہم محققین زباندان اعنی سروری و ناصری و جامع۔ ترکش کردہ اند و غیر از برہان دگیری از محققین فارسی زبان ذکرش نکرد و حق آنست کہ این معنی ماخوذ است از معنی دوم و حقیقۃً ہر دو یکی است حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ شعر اوّل سند دوم (پیش کردہ جہانگیری) متعلق بدوست اگرچہ جہانگیری ذکر این معنی نکرد کہ مدعی سست است و گواہش چست کہ باقی حال۔ از معنی سوم لبے مراد است کہ ہمچون شتر فروہشتہ باشد و آب از و ریزد۔ کہ در انسانان ہم ہمچو خلقت بنظر گذشت و ضرورت آن نیست کہ این را بہ چشم و قہر مخصوص دانیم چنانکہ صاحب برہان تو شتہ یا بہ بیم و ترس چنانکہ شمس فخری در کلام خود آوردہ و ضرورت اینہم نیست کہ این قسم لب را مخصوص بہ سطبری کنیم چنانکہ قول برہان است و اینہم خوب نباشد کہ لب شتر را بدین اسم مخصوص کنیم چنانکہ صاحب مؤید برای تائید فضلا می کند کہ سند شمس فخری بداہتاً تردید آن می نماید و در کلامش وجود لفظ شتر بالفظ بفنج متقاضی آنست کہ بفنج را مطلق دانیم برای حیوان مطلق۔ کہ حیوان ناطق ہم در آن داخل است و عجبے نیست کہ مطبع نولکشور سطبر را شتر نقل کردہ باشد کہ در دیگر نسخ قلمی مؤید سطبر بہ تائے فوقانی است و برای تحریف مطبع۔ زیادت نقطہ ہا بیش نیست حاصل اینست کہ معنی چہارم را نظر بہ سند استاد سخن تسلیم کنیم بدین تعریف کہ لب آویختہ و فروہشتہ را نام است کہ آب از و ریزد و مثل شتر (اردو) (۱) وہ لعاب یا تھوک جو بعض انسانوں کے منہ سے تکلم کے وقت اڑتا ہے۔ مذکر (۲) وہ شخص جس کے منہ سے تکلم کے وقت لعاب یا تھوک اڑے۔ مذکر۔ (۳) وہ منہ جس سے ہمیشہ لعاب بہتا ہو۔ مذکر (۴) وہ لب زیرین جو لٹکا ہوا ہو جس سے لعاب بہتا ہو۔ جیسے اونٹ کا ہونٹ۔ مذکر۔

بفخم بقول سروری بفا و خا بروزن شبنم را بمعنی بسیار (منجیک ع) باران مانند بنفشه بلب جوی
اگر بیاشتی بهی گوگرد بفخم * دکان ... گه مناظره با کوه اگر سخن رانی * ز اعتراض، تو بفخم شود
... (۲) ازاری باشد که نثار چینان ... چو بهار بند ... تا نثار باران از هوا یابند (عنصری ع)
... بگردو کردن بفخم * نه شکر چید ... هیچکس نه درم * صاحبان جهانگیری و برهان و جامع و هفت ذکر
هر دو معنی کرده اند. صاحب رشیدی ذکر معنی اول می فرماید که بمعنی دوم فخم است نه بفخم و بای بفخم
زائد است و ایشان از اصل کلمه پنداشته اند. صاحب ناصری ... هر دو معنی گوید که از شعر حکیم عنصری
(که بالا مذکور شد) فخم بفتحتین بحذف بای زائد است و فرماید که بعضی نثار ... فخم نیز گفته اند که
تصحیف است و افصح پخم ببای فارسی است. خان آرزو در سراج ... هر دو معنی ... گوید که سند
عنصری (که بالا مذکور شد) برای معنی اول مناسب است و دلالت بر معنی ثانی ندارد و بخیال خود خطا
می کند که این سهو قوسی باشد چه باید جهد آوردن فخم بدون بای تازی بمعنی مذکور بفخم را درین باب
آوردن خطاست و نیز میتوان گفت که فخم و بفخم را که بمعنی نثار چین گفته اند مستند آن همین شعر
عنصری است و دران معنی بسیار که از شعر منجیک غیر آن درست نمی شود بی تکلف راست می آید
پس اگر برای معنی نثار چین دیگر شعر استادی پیدا شود می تواند شد والا احتیاج گفتن همچنین نیست
و شعر شمس فخری که در سند لفظ (فخم) آورده اند هرگز سند نمی تواند شد. چرا که او در ذیل لغت نویسان
است. پس شعر خودش چطور درست شود (الخ) و هم او بذیل پخم به بای فارسی (می طرازد که آنکه
بفوقانی خوانده اند تصحیف است و هم او بر (فخم - بفا) می نویسد که بفتحتین چادری که بهم گفته تا میوه
و نثار بر زمین نه افتد و فرماید که تخصیص بچادر نثار چینان خطاست نیز فرماید که پخم که به بای فارسی است

بتا بدل شده تخم شد مؤلف عرض کند که شک نیست که تخم به بای فارسی اصل است و قول ناصری که
از اهل زبانست و اعتبار را شاید و تخم که بفای آید مبدل آن چنانکه سپید و سفید و آنچه بفوقانی می آید
البته محل نظر است که تبدیل بای فارسی یا فا با فوقانی بنظر نیامده ولیکن نظر باعتماد محققین که ذکر
تخم هم بجایش کرده اند توانیم قیاس کرد که بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه پتیاره و بتیاره و موحده
از زبان موحده بدل شد به فوقانی چنانکه بنکوب و تنکوب و جا دارد که همین لغت تخم را تفصیل تبدیل
بای فارسی به فوقانی گیریم باقی حال پخم به بای فارسی اسم جامد فارسی زبانست و تخم و فخم مبدل لفظ
مبدل گفتنش خوشتر از انست که تصحیف نام نهیم عوض تصحیف و پس اگو تخم که تخم به فوقانی هم اسم
جامد است و بس بالجمله موحده در لغت بخم زائد است و هر دو معنی این را باعتبار صاحبان سروری
و جامع و ناصری تسلیم کنیم و شمس فخری هم اهل زبانست که خان آرزو ذکر قولش کرده ولیکن قول خان
آرزو را تسلیم نه کنیم که (اگر صاحب زبانی محقق زبان خود باشد سند اشعار او بکارش نمی خورد) این
کلیه ایست که برای محققین هند نژاد قائم کرده ایم یعنی اگر محقق هند نژاد تعریف لفظی بدون
حواله محقق معتبر نه کند و سند آن کلام خود پیش کند در خور اعتبار نباشد چرا که او صاحب زبان
نیست و اشعار او برای تحقیق لغت فارسی زبان مستند نمیتوان شد مثلاً خان آرزو که صاحب
سراج اللغت است اگر در تعریف لغت فارسی زبان بدون حواله لغات معتبره از کلام خود سند آرد
اعتبار را نشاید برخلاف آن محققین صاحب زبان مثل سروری و ناصری و جامع و شمس فخری
که در تحقیق زبان خود از محاورهٔ زبان بکلام خویش که عین محاوره را ماند تمثیل پیش کنند آنچه
ناصری از برای لغت (فخم بدون موحده) کلام عنصری را که ... سند می گیرد سکندری ...

اگر در مصرع اوّلش موحّده را بمعنی معیّت گیریم باید که بر مصدر (کردن) که ماقبل آنست یای وحدت یا شین ضمیر زائد کنیم والّا معنی شعر خبط می شود و باقی نمی ماند و مجرّد اضافت مصدر (کردن) خلاف قواعد است و اگر از اضافت کار نگیریم وزن شعر درست نمی شود حاصل این ست که محقّق زباندان بر معنی شعر غور نکرد و ورنه مرتکب خطای فاش نمی شد فتامّل (اردو) (۱) بہت (۲) وہ جھولنا جو فقرا اپنے بانس پر قائم کرکے بالاخانوں یا فیل نشینوں سے اسکے ذریعہ سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور شے معطیہ کو اسی جھولنے کے ذریعے سے حاصل کرتے ہیں۔ مذکّر۔ دکن میں اسکو بھیک کی چھتری کہتے ہیں یہ اس بنیاد پر ہے کہ فقرا اس جھولنے کو چھتری کے مشابہ بناتے ہیں اور پھر اسکو الٹ کر اسکے نیچے ایک طویل بانس قائم کرتے ہیں۔

بفدا کردن مصدر اصطلاحی۔ بہا گوید که مرادف فدا کردن باید۔ صاحب آنند نقل نگارش و سند هم بیاز میر خسرو (ے) من برضای خواجه ... بفدای می کنم ⁂ منّت تست گر دهی تن برضای چون منی ⁂ مؤلّف عرض کند که (جان بفدا کردن) و بزیادت موحّده اوّل (جان بفدای کسی کردن) هر دو یکی است بہار در نقل شعر غلطی لفظی کرد یعنی تو را می نوشت و باستناد آن عوض (جان بفدای کسی کردن) (بفدا کردن) قائم کرد و ذوق محاوره نداشت و مصدر غلط نگاشت و آنچه این مصدر را مرادف فدا گوید هم غلطی اوست (اردو) فدا کرنا۔ نثار کرنا۔

بفتراش بقول شمس بفتح یکم و دوم (۱) بمعنی زدن و (۲) بقول بعض آلتی است بجهة بغرا کشیدن مؤلّف عرض کند که همه محقّقین فارسی زبان و معاصرین هم ازین لغت ساکت و معنی اوّل که مصدر یست هیچ مناسبت بالفظ ندارد

ومعنی دوم بیان کردہ اش لغو محض۔ بغا بمعانی خود ش گذشت و فرتاش بدون موحّدہ در فارسی زبان بمعنی وجود می آید کہ مقابل عدم است۔ جز این نباشد کہ ہمان (بغرقاش) کہ بہ غین معجمہ عوض فا بمعنی دوم گذشت بتصرف کاتب (بفرتاش) قائم شد و بعضی آنرا ہم عوض قاف بہ فوقانی نوشتہ اند وما ہمہ را اینجا بدون سند استعمال آنرا تسلیم نکردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی اوّل لغو است ومعنی دوم بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ محقق بی تحقیق اعتباری ندارد (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ۔ لغو (۲) دیکھو بغرقاش۔

بفرزندی برداشتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بہ پسر خواندگی گرفتن (صائب ـہ) چرخ آنروز کہ گہوارہ زبیتیم برداشت ✦ پدر عشق بفرزندی خویشم برداشت ✦ (عرفی ـہ) در کارگہ عدل تو از بس ہنر آموخت ✦ عدل تو بفرزندی برداشت ستم را ✦ صاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند کہ ہمان کہ بہ را بر داشتن بفرزندی گذشت (اردو) دیکھو بر داشتن بفرزندی۔

بفرکت ہمان باتن کہ بجایش گذشت وبقول محیط لغت فارسی باتن ہمین بفرک است ما اشارہ این ہمہ را انجا کردہ ایم محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند وغیر صاحب محیط (بذیل موز) دیگری ذکر این نکردہ وبقول خزینہ در ترکی ہم این را موز گویند واکثر اہل لغت (با بند السنہ متعددہ) فارسی این را ترک کردہ اند (چنانکہ صاحب خزینہ دنفائس) وبعربی زبان طلح وموز ہردو آمدہ ومحققین لغات اردو یعنی صاحب نفائس وفرہنگ آصفیہ کیلا را لغت زبان ہندی دانند وصاحب منتخب کہ محقق لغات عرب در زبان فارسی است در ترجمۂ موز ذکر کیلا می کند وصاحب برہان برکیلہ صراحت می فرماید کہ اسم موز است در ہندی وصاحب برہان موز را لغت فارسی دانستہ

صاحب ناصری ذکر موز کرده گوید که کیله را نام است وصراحت کند که موز لغت عرب و اینهم صراحت
می فرماید که این میوهٔ هند است وخان آرزو برموز بحوالهٔ قوسی گوید که چون میوه مذکور در مصر ویمن
وهند می شود ودرایران وتوران نمیشود بنا٫ً علیه فارسی نباشد۔ نیز گوید که بعضے موز را عربی دانند
وصاحب محیط برموز بذکر بفرک گوید که درایران هم اندکی یافته می شود وبرحاشیهٔ کتاب باشارهٔ
نسخهٔ بفرک رابه نون عوض موحّدهٔ اوّل وطای حُطّی عوض فا نطرک نوشته وناظر درعربی بقول منتخب
باغبان رانام است وصاحب انندنسبت نطر گوید که لغت عربیست بمعنی باغبانان خوردن نتیجه
اینهمه جگرکاوی آنست که اسم موز درفارسی زبان متحقق نشد وهیچ سراغ نطرک درکتب لغات
فرس یافته نمیشود ومحققین فارسی زبان نطرک راهم ترک کرده اند ومعاصرین عجم ساکت اگر
براعتماد صاحب محیط که محقق مفردات طب وپابند لغات السنه غیرهم می باشد نطرک را صحیح دانیم
توانیم قیاس کرد که مفرّس است که فارسیان برلغت نطر عربی کاف زائد (چنانکه پشتو وپشتوک)
یاکاف تصغیر (چنانکه مردک) زیاده کرده باشند ومعنی لفظی این باغبانی کوچک۔ وکنایه از موز که
آنانکه درخانهٔ خود خانه باغ۔ ندارند۔ یک دو درخت موز را قائم کنند نظر بسهولت کاشت والله
اعلم بحقیقة الحال اگرچه بسیاری ازین بیان باردیف های آئنده تعلّق می داشت ولیکن
ذکر آن همه رینجا برای تحقیق این لغت پسندیدیم (اردو) دیکھو بان۔

بفرمان بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مطیع بودن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ومعاصرین عجم بزبان دارند

(اردو) فرمانبرداری کرنا (دیکھو بردن فرمان)

بفرمان رفتن مصدر اصطلاحی۔ اطاعت کردن ومطیع بودن مرادف مصدر گذشته

(۶۶۷۴)

(انوری ؎) در تماشا گاہ زلفش از پی ترتیب حسن * باد فرمان رہ ای ہم بفرمان می رود * (اردو) دیکھو بردن فرمان ۔

(۳۲۶۸) **بفرمان گردیدن** مصدر اصطلاحی ۔ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ؎) سلیمان وار گیسازی ہوا را زیر دست خود * نیاکہ چون حلقہ شد خاتم بفرمان تو می گردد * (اردو) دیکھو بردن فرمان ۔

(الف) **بفروخت آمدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بفروش رفتن** صاحب بحر ہر دو را بمعنی فروختہ شدن آوردہ صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (بفروش رفت) را بمعنی فروختہ شد نوشتہ کہ ماضی مطلق (ب) وحالا برزبان معاصرین عجم است و الف متروک (اردو) الف وب ۔ بکنا ۔ بقول آصفیہ فروخت ہونا ۔ بک جانا بقولہ فروخت ہو جانا ۔

(۳۲۶۹) (الف) **بفریاد آمدن** مصادر اصطلاحی
(۳۲۷۰) (ب) **بفریاد آوردن** الف بمعنی فریاد کردن است و ب متعدی آن ہر دو موافق قیاس (انوری الف ؎) بفریاد آمدم اینجا بفریاد * مگر شاہ جہان دادم دہد داد * (صائب ب ؎) بلند آوازہ ساز د شور عاشق عشق سرکش را * بفریاد آورد شتے تنگ دریای آتش را * (اردو) (الف) فریاد کرنا ۔ بقول آصفیہ غل مچانا ۔ شور کرنا ۔ آہ کرنا ۔ داد چاہنا ۔ (ب) الف کا متعدی کسی کو شور اور ہنگامہ اور داد خواہی پر آمادہ کرنا ۔

(الف) **بفریاد خود رسیدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بفریاد رسیدن** خان آرزو در چراغ نسبت (الف) گوید کہ بداد خود رسیدن است (وحید ؎) عاشق بداد خویش ز بیداد خود رسید * از زندگی گذشت بفریاد خود رسید * صاحب بحر نقل نگارش وصاحب انند بذکر (ب) فرماید کہ بداد رسیدن (ظہوری ؎) کشاد ہمت رندان رسد روزی بفریادم * اگر در صحبت زہاد گاستہ بندی گردم * (صائب ؎) ای کاسہ ساز خلق

بفریاد رسن برس + زان پیشتر که کار من از
کار بگذرد + مؤلّف عرض کند که (ب) کافی
بود و خان آرزو (الف) را برای تکمیل رسالۂ
چراغ ہدایت قائم کرد و در بیان چون نگارند که
لغاتی که در دیگر کتب بود درین کتاب جمع کردم
می پرسیم از و که لفظ خود را در (الف) بچه خصوصیت
قائم کرده و خود هم داخل کسی باشد و اصل این
هر دو مصادر (بفریاد کسی رسیدن) است و بس
پس (ب) کافی بود و ضرورت نداشت که الف را
قائم کند (اردو) (الف) کی فریاد کو پہنچنا۔ (ب)
فریاد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ داد رسی کرنا۔ انصاف
کرنا۔ فریاد سننا۔ نیاؤ کرنا۔

بفریسند | صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بنالش می پوید که این لفظ غلط است و بفرستند
صحیح۔ چراکه مصدرش فرستادن است۔ پس
زیاده کردن یای تحتانی بعد رای مهمله وجهی ندارد
و مغالطه تای فوقانی نیز درین لفظ از بعد سین
مهمله یافته نشده **مؤلّف** عرض کند که ضرورت نداشت
که این را در باب موحّده قائم کند که موحّده اول
زائد است و فریسد مضارع مصدر فرستن که بجایش
می آید و صاحب بحر عجم هم ذکرش کرده و این جمع
آصف الغیاث از صاحب غیاث که از مصدر
فرستن خبر ندارد و صاحب انند فریسند نقل نگاری
را بجای آرد۔ فارسیان گویند که نقل نویس را
عقل نباشد حقیقت فرستادن و فرستن و فرستیدن
را بجایش عرض کنیم و درینجا همین قدر کافی است
که مضارع فرستن فرسد بود فارسیان برای سهولت
تلفظ بزیادت تحتانی قبل سین فریسد کردند۔
چنانکه بست را بیست (اردو) بھیجنا کا مضارع
بھیجے اور اسکی جمع بھیجیں۔

(الف) بفسان زدن تیغ و خنجر و مثال آن
(ب) بفسان کردن تیغ ״
(ج) بفسان کشیدن تیغ ״
مصادر اصطلاحی بقول بحر
تیز کردن تیغ و مانند آن **مؤلّف** عرض کند که موافق

یا خنجر وغیرہ کو پتھر چٹانا ۔ دیکھو برسنگ راندن ۔	قیاس است معاصرین عجم تسلیم می کنند (اردو) تلوار

بفش بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ بمعنی شکوہ و عظمت و کرّ و فر و فرماید کہ بوش ہم بہمین معنی آمدہ (حکیم سنائی ؎) پختہ از حسرت طلب گل شاں ✤ سوختہ زآتش وفا دل شاں ✤ باد بفشی برای حرمت فرع ✤ با عوام و بہانہ شان بر شرع (ولہ ؎) بدین باد بفش و سروریش گوی ✤ سنائی نیم بوعلی سیم جوئی ✤ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی (اوش و بوش) یعنی کرّ و فر۔ صاحبان برہان و بہاری و جامع ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج چہ خوش تحقیقے کردہ می فرماید کہ ظاہرا مبدّل بوش است و بر بوش می فرماید کہ بضمّ اوّل و کسر واو بمعنی تقدیر و ہستی و تحقیق خود ظاہر می کند کہ شین برای نسبت است و بمجاز برای تقدیر استعمال یافتہ و فرماید کہ بفتح اوّل و سکون دوم بمعنی کرّ و فر و خود نمائی **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر (اوش و بوش) کہ بمعنی کرّ و فر گذشت صراحت کردہ ایم کہ آن مبدّل (ہوش و بوش) است و ہوش و بوش ہر دو بمعنی کرّ و فر اسم جامد فارسی زبان و حقیقت بوش ہمین قدر است کہ معنی حقیقی آن ہستی و قدرت داشتن و مجازش کرّ و فر مصدر باشیدن باشد بر سبیل تبدیل و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم و اصل لغت زیر تحقیق واو بدل شدہ بہ فا چنانکہ وام و فام پس این مبدّل بوش باشد و بس (اردو) دیکھو اوش و بوش ۔

بفکین بقول برہان با کاف بر وزن قزوین بلغت زند و پازند کوشک و بالاخانہ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی کوشک قانع صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ کوشک بمعنی بنای بلند بجایش می آید و جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی قدیم است و بس (اردو) بلند عمارت مؤنث ۔ بالاخانہ ۔ دیکھو (بالاخانہ) ۔

بفلان چیز برداشت مقوله۔ بہار گوید
که ای برابر آنچیز پنداشت، بر قیاس (بفرزندی
برداشتن) (میرزا طاہر وحید ؎) سوختم از ہجر و
آن نامہربان یاور نداشت * بود گوئی درد سنگینم
بکاہی بر نداشت * **مؤلف** عرض کند که (برداشتن
بچیزی) بمعنی حقیقی چیزی را از چیزی دفع
دور کردن است وہمین معنی حقیقی ازین شعر
پیدا است یعنی شاعر گوید که درد سنگینے مرا بود
ولیکن یار ما بمقدار کاہی آن را دفع نکرد و ہیچ
ہمدردی ما نکرد۔ مخفی مباد که (برداشتن بفرزندی)
ہیچ تعلق از معنی حقیقی ندارد بلکه متعلق است
بمعنی بست و ہشتم برداشتن که مجازیست و ذکرش
بجای خودش گذشت۔ حیف است از بہار که
این مقوله را باستناد کلام طاہر وحید قائم کرد
و اصلا بر معنی شعر غور نکرد۔ حق آنست که قیام
این مقوله ضرورت نداشت و زحمت بیجا برداشت
(**اردو**) ناقابل ترجمہ۔

بفلان گفته نرسی مقوله۔ بقول وارسته
(یعنی این ہمه عظیم الشانی و بر کار خود سواری
که فلانه که سرآمد عصر است او را گفته بمن
نرسی) (سعید اشرف ؎) گدای نشهٔ جام
تو نشه های دگر * ہزار بار بہ تاک گفته نرسی *
صاحب بحر و بہار و وارسته را نقل نگار **مؤلف**
عرض کند که وای بر محقق مصطلحات که مقوله
تصنیف کرده است و بر معنی شعر غور نکرده
شاعر خطاب به یار گوید که از ہمه نشه های
عالم محتاج نشهٔ جام تو می باشد و تو بارہا
بتاک گفته که با نشهٔ جام برابر نشوی) ہر
چه درین شعر قابل بیان است لفظ (نرسی)
که مخاطب مضارع منفی و بمعنی لفظی اوست و مراد ازو
برابر و مقابل نشوی و صراحت این معنی مجازی بر مصدر
(رسیدن) می آید۔ ہیچ ضرورت نبود که این
مقوله ازین شعر پیدا کنند و ضرورت نداشت که در
ردیف موحده این را جا دہند (**اردو**) دیکھو رسیدن۔

بفم | بقول سروری بکسر با و فتح فا بمعنی (۱) دلتنگ و فرومانده صاحب جهانگیری باتّفاق معنی بیان کرده سروری می فرماید که بالفتح و فَرَم نیز به همین معنی می آید. صاحب رشیدی همزبانش و بقول صاحب برهان بفتح اوّل و سکون ثانی بمعنی (۲) اندوه و دلگیری هم و فرماید که بفتح ثانی هم آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش خان آرزو در سراج نقل نگار سروری و برهان در اعراب و معانی مختلفه. صاحب محیط بر فَرَم گوید که دوائی است زنان برای تنگی فرج مستعمل دارند و او بر خلاف آئین خود از صراحت مزید ساکت شده گوید که مال کدام زبان است و از خواص و طبیعتش هم ذکری نکرد و اسم آن در دیگر السنه هم نه نوشت صاحب انند فرم و فرمه هر دو را بدین معنی لغت عرب گفته و صاحب برهان این را مرادف بفم و بمعنی دوای مذکور هم لغت فارسی دانسته ذکرش بجای خودش کرد و صاحب منتخب برم را بفتحتین لغت عرب گوید بمعنی ملال و دلتنگی و دانهٔ انگور که بسیار کوچک می باشد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که زنان هند و عجم همین دانهٔ قسم خاص انگور را می سایند و سفوف آن داخل فرج می کنند تا تنگی پیدا شود از عمل قابضه پس معلوم شد که فارسیان از همین بَرَم عربی لغت فَرَم را به تبدیل موحّده بفا چنانکه زبان و زفان مفرس کردند و بهر دو معنی یعنی دلتنگی و دوای مذکور استعمال کردند و معنی اوّل حقیقی و معنی آخر مجاز آن و شک نیست که لغت زیر تحقیق هم مبدّل بَرَم عربی است که فارسیان رای مهمله را بدل کردند بفا اگرچه این قسم تبدیل پیش ازین از نظر ما بگذشت و لیکن عیبی ندارد که همین یک لغت را سند این قسم تبدیل گیریم و فَرَم که می آید با بفم هیچ تعلّق ندارد و تصفیهٔ اختلاف اعراب بوجه آنکه سند استعمال پیش نشد جزین نیست که باعتبار صاحبان ناصری و جامع و سروری که از اهل زبانند اعراب بیان کردهٔ شان را صحیح پنداریم و باعتبار ماخذ بفتحتین باشد که اصلش (بَرَم) است این است حقیقتش

لغت کہ خان آرزو از ماخذش سکوت ورزید و بر نرم می فرماید کہ از صراح وغیرہ بدین معنی عربی معلوم می شود واز برم عربی خبر ندارد وعجبی نیست کہ عربان ہم برم را بسبیل تبدیل فرم کردہ باشند (اردو) (۱) حاجزہ۔ تنگ آیا ہوا۔ بتنگ (۲) اندوہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر غم۔ الم۔ رنج۔ فکر۔ تردّد۔ تشویش مصیبت

بفنج | بقول سروری بفا و نون بوزن تہج ماری کہ در باغہا باشد وگزند نرساند (شمس فخری ۵) دعا و مدح اورا ورد خود سازد کہ افعی باتو باشد کم ز بفنج * صاحب برہان فرماید کہ نوعی از مار است و ماری ہم کہ گزند بمردم نرساند صاحبان ناصری وجامع ہم زبانش خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بامعنی بیان کردۂ سروری متّفق وگوید کہ در جہانگیری یفتنج بہ فتح تحتانی وسکون غین وفوقانی مفتوح وجیم وبدون نون یفتج ہم می آید مؤلّف عرض کند کہ این ہر سہ لغت را با عربی وترکی ہیچ تعلّق نمی نماید ظاہر الغت فارسی قدیم معلوم می شود کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند واین قسم مار را نمیدانند بایّ حالٍ لغت اوّل اصل باشد و دوم مخفّف آن بحذف نون چنانکہ ایشان وایشا ولغت زیر بحث ہم مبدّل ومخفّف کہ از لغت اوّل تحتانی بدل شد بہ موحّدہ چنانکہ بالیوس وبالبوس و غین معجمہ بدل شد بفا چنانکہ غلیو وفلیو وفوقانی را حذف کردند چنانکہ راست وراس وانچہ بعض صاحبان تحقیق قسم مار و صفتش را جدا می کنند تسامح شان می نماید۔ یعنی این ہمان قسم است کہ گزند نمی رساند مخفی مباد کہ (فنج) ہم بہمین معنی می آید وآن مخفّف این باشد بحذف موحّدہ (اردو) بفنج سانپ کی ایک قسم ہے جو باغوں میں رہتا ہے اور بے ضرر ہے۔ مذکر۔

موحّدہ باقاف

بق | بقول غیاث بالفتح وتشدید قاف بمعنی پشّہ وفرماید کہ در فارسی بضرورت نظم بہ تخفیف مستعمل

صاحب انند نقل نگارش. صاحب منتخب کہ محقق عربی زبانست ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما
این را بہ تخفیف مفرس دانیم (انوری ے) گہی ذلیل کند قوم فیل را از طیر + گہی ہلاکت نمرود را گمارد
بق + (اردو) پشہ بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - مچھر - ڈانس -

بقّال بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی فروشندۂ غلہ چنانکہ در ہندوستان شہرت دارد
و فرماید کہ بعضے گویند کہ بدین معنی بدال است و فارسیان کسی را گویند کہ میوہ و انار و بہ کردگان و پنیر فروشد
(وحید ے) چگویم ز بقّال صاحب جمال + ازان خط سبز و ازان رنگ لال + اسیران براطرافش
از شہر ددہ + نمد پوش گرد کلفت چو بہ + ازان بی مروّت دل پر کلہ + چو انگور شد خوشۂ آملہ + ز
مژگان شوخش دل مرد پیر + ز سوراخ غربال ہمچون پنیر + و بالآخر می فرماید کہ از مثنوی مولوی معنوی
بمعنی عطار معلوم می شود و اہل کشمیر شخصے را کہ سودا کند استعمال کنند (انتہی) زلہ بردارش بہار نقل
عبارت سراج المحققین کردہ بدین صراحت مزید کہ بدال را لغت صحیح داند و برای سند بیان آخرین
سراج المحققین نقل کلام مولوی معنوی می فرماید (ے) بود بقالی و اور اطوطی + خوشنوا و سبز و گویا طوطی +
صاحب انند بہ نقل عبارت بہار این را لغت عربی گوید و صاحب شمس گوید کہ ترہ و دانہ فروش و عامہ
ترہ فروش را گویند. صاحب منتخب فرماید کہ لغت عرب است بالفتح و تشدید قاف بمعنی ترہ فروش
و عام غلّہ فروش **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را استعمال کردہ اندو ہمان معانی لغوی
و تصرّفی دران نکردہ اند و از غلّہ فروشی انکار نمی کنند و ہر دو سند وحید و مولوی معنوی ہم این لغت را
مخصوص نمی کند با میوہ فروش و خطای خان آرزوست کہ بر معنی اشعار غور نکردہ و در معنی بدون سند
تصرف فرمود جز این نیست کہ قلّت معلومات اوست معاصرین عجم ہم **بقّال** را بر زبان دارند و میوہ

فروش ر ابقال نمی گویند ۔ نمی دانیم کہ خان آرزو برای زینت چراغ ہدایت بہ تطویل تعریف حقیقت
جویان را چرا بظلمات می برد (اردو) بقّال بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنے کنجڑا ۔ اصطلاحی
معنے ۔ مودی ۔ بنیا ۔ پرچونیا ۔

(الف) **بقالب ریختن** | مصادر اصطلاحی ۔ صاحب
(ب) **بقالب زدن** | بہ نسبت (الف) گوید
کہ بمعنی مہیا کردن است و نسبت (ب) فرماید کہ
مرادف برقالب زدن **مؤلّف** عرض کند کہ ما بر
(برقالب زدن) صراحت کافی کردہ ایم کہ اعادۂ
آن دریںجا طول کلام است (اردو) دیکھو برقالب ریختن

بقاول | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت
فارسی است بفتح اوّل و چہارم کہ بکاول را گویند
یعنی داروغۂ مطبخ **مؤلّف** عرض کند کہ معاصرین
عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت
و بکاول بجایش می آید و نسبت آن دریںجا ہمین
قدر کافی است کہ آن لغت ترکی زبان است ۔
و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی چاشنی گیر کہ ہمان
داروغۂ مطبخ را اسم اصطلاحی است اگر سند استعمال
این بقاف عوض کاف پیش شود توانیم گفت کہ
مبدّل بکاول است و مفرس کہ کاف بقاف
بدل می شود چنانکہ گذشت و گذشتہ (اردو) دیکھو بکاول ۔

بقائم ریختن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ
(۱) جنگ ناکردہ عاجز آمدن و فرماید کہ اصطلاح
شطرنج بازان (۲) بازی حریف را دیدن و بازماندہ
مہرہا از دست ریختن و گفتن کہ بازی قائم است
چہ دران وقت گویند "فلانی بقائم ریخت" و فوقا
کہ ظہوری در رسالۂ خوان خلیل در صفت بازی ممدوح
گوید (ع) چون بکہ بہ رخش بازی انگیزد ٭ منت
بر دار بقائمی ریزد ٭ بہار نقل وارستہ برداشتہ و برای
معنی اوّل اسناد ذیل پیش کردہ (نظامی ع)
آوارگی در خراسان گریخت ٭ ازان قائم دی بقائم
بریخت ٭ (ولہ ع) بحیرت ماند مجنون از خیالش

بقائم ریختن لیلی با جمالش بد عجب است از بحر کراو
هم به نقل وا رسته اکتفا فرموده. صاحبان انند و
غیاث نقل نگار بهار مؤلف عرض کند که همه
محققین بالا از بازی شطرنج خبر ندارند از بینجاست
که در تعریف این صراحت کافی نکرده اند. مخفی مباد
که در بازی شطرنج یکی مات است و دیگرے برد و
سیومش قائم. مات لغت عرب است ماضی مطلق
از مصدر موت بمعنی بمرد و در اصطلاح شطرنج
بازان ختم بازی به حکومت. فارسیان این را بزبان
خود برد گویند که مخفف (بازی برد) است یعنی
کامیاب شد ولیکن خبر ندارند که برد مثل مات فتح
حاکمانه نیست بلکه چیزی است که صراحتش بجایش
کرده ایم که بازی شطرنج بقواعدش نا قابل زدن
می شود و هم این را گویند "بازی برابر شد" و سوم
قائم و این حالتی را نامند که چون زید شاه مقابل را
کشت دهد (شاه دادن را کشت دادن هم گویند)
و شاه برای نقل مقام صرف یک خانه دارد و در آن
نقل مقام می کند و کشت را دفع میسازد. ولیکن
زید باز او را کشت می دهد و شاه بدفع کشت بجائے
اولین می آید که غیر آن خانه دیگری برای نقل
مقام ندارد. و پس از آن زید باز کشت می دهد
و شاه همچنان بخانهٔ خالی می آید تا آنکه سلسلهٔ
این کشت منقطع نشود الی یوم القیامه. اگرچه
زید اختیار دارد که از این کشت دادن باز آید و
و مهرهٔ دیگر را بازد ولیکن هر گاه بازی او به نسبت
مقابل ضعیف باشد این کشت را نمی گذارد و
غنیمت پندارد. پس مقابل آن مهره های بکار
را که در دست می دارد می ریزد و می گوید که بازی
قائم شد یعنی بدون جنگ با و هزیمت روی نمود
همین را فارسیان (بقائم ریختن) گویند و (بازی
قائم) هم مراد از (بازی قائم) همین است که از این
طرد عمل که بالا مذکور شد یعنی از کشت زید و نقل
مقام شاه بازی ختم نمی شود و قائم می باشد الی
یوم القیامه. همین قدر است حقیقت معنی

دوم وسمی اوّل مجاز آن در جنگ (اردو) (۱) لڑائی نہ کر کے عاجز آنا اور صلح کر لینا (۲) شطرنج	میں بازی قائم ہونا یعنی بغیر مات کے بازی ختم ہونا۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے (بازی قائم) یا (بازی قائم ہونا) کو ترک فرمایا ہے

بق بق صاحب انند بذیل بَق می فرماید کہ بسیار بق بق کردن محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ انوری در قصائد استعمال این کردہ است (ے) صفت کفر بشعر از تو در افزود چنانکہ بق بق از فاضلی وطنطنہ از خاقانی ✤ معنی مبادکہ بخ بخ بہ خای معجمہ کلمہ تحسین ولغت عرب است کہ بجای خورش گذشت وآن را ہیچ تعلق باین نیست وبعض محققین اردو بک بک را بمعنی ہرزہ سرائی آوردہ می فرمایند کہ اصل این در عربی (بق بق) است ودر فارسی کاوکاو وصاحب برہان (کاوکاو) را بمعنی تجسس وتفتیش آوردہ صاحب محیط در عربی زبان بَقّ را بمعنی زیادہ گفتن نوشتہ وصاحب سراج بق را بہ تشدید بمعنی بسیار گو آوردہ۔ پس جز این نیست کہ فارسیان ہمین لغت عرب را کہ بمعنی عام است برای بیہودہ گوئی خاص کردہ اند درینصورت مفرس توانیم گفت (اردو) بک بک بقول آصفیہ ہندی اسم۔ مؤنث۔ بکواس۔ ہرزہ سرائی۔ زٹر۔ بڑبڑ۔ جھک۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ عربی میں بق بق۔ فارسی میں کاوکاو۔ مگر ہماری تحقیق میں بک بک کا ترجمہ عربی میں بق بق اور فارسی میں کاوکاو نہیں ہے جیساکہ اوپر بیان ہوا۔

بقتدو بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار پیروی کردن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق گمنام در غلط انداز مقصودش غیر از پیروی نباشد کہ حاصل بالمصدر است معلوم می شود کہ معاصرین عجم از اقتدا ء عربی این را مفرس کردہ اند بحذف الف وزیادت موحدہ در اوّلش و تبدیل الف آخر با واو چنانکہ تاغ وتوغ (اردو) پیروی۔ دیکھو اقتدار۔

بقچہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم بمعنی بستہ خورد و صاحب سوار السبیل این را معرب بوغچہ ترکی گفتہ بمعنی پلوندہ **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ بدل بغچہ باشد کہ بجایش گذشت و صراحت کافی ہمہ را انجا کردہ ایم غین معجمہ بدل شد بقاف چنانکہ آروغ و آرق (اردو) بقچہ

بقدر مال باشد سرگرانی مثل ۔ صاحبان ترزینہ دامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست فارسیان این را بحق مالداران استعمال می کنند ۔ مقصد اینست کہ مالداران سرگرانی دارند و مفلسان آسانی و ہمین غور صراحت این ہم می کند کہ سرگرانی مالداران بہ انداز مال است یعنی غنیا را بسیار سرگرانی است و متوسطین را متوسط (اردو) دکن میں کہتے ہیں '' جیسے دولت ویسی مصیبت '' یہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے بعض اہل دکن کہتے ہیں '' جیسا مال ویسا جنجال ''

بقدر یک سنگ اصطلاح ۔ بقول صاحب روزنامچہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ۔ بقدار گردش آسیا **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ سنگ را بمعنی آسیا استعمال کردہ اند و مجرد سنگ بمعنی آسیا از نظر ما گذشت صراحت کامل سنگ بجایش می آید (اردو) بقدار چکی کی گردش کے

بقراط بقول ملحقات برہان نام طبیبی است کامل و ماہر و حاذق صاحب غیاث گوید کہ بالفتح باشد ۔ صاحب انندی فرماید کہ حکیمی بود دہریہ انیس و جلیس سکندر و عالم را قدیم می گفت و مخلوق نمی دانست و برخلاف عادت خود صراحت نکرد کہ این لغت کدام زبان است ۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب جا دادہ ۔ فارسیان در کلام خود استعمال این کردہ اند (انوری ؎) ستایۂ بقراط قضا یک حرکت یافت ٭ شریان حسود تو و شریان بتم را ٭ صاحب فرہنگ آصفیہ کہ محقق زبان اردو ست این را لغت یونانی گوید (اردو) بقراط بقول آصفیہ ۔ یونانی ۔ اسم مذکر (صحیح بفتح موحدہ اور

زبان زد خاص و عام بضم موحدہ) جس شخص نے فن طب سے بخل اُٹھا کر اسے عام کر دیا یہی بقراط طبیب ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے زمانہ کی نسبت اختلاف ہے۔ روضۃ الصفا والا لکھتا ہے کہ بقراط اور ذی مقراطیس یہ دونوں بہمن و اسفندیار کے زمانہ میں تھے۔ دیگر مورخ بیان کرتے ہیں کہ بقراط سکندر رومی سے سو برس پہلے گزرا ہے تاریخ الحکما والے نے ارسطاطالیس کے بعد اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ بقراط بن رافیس اسقلینوس ثانی کے شاگردوں میں اور اول کی اولاد میں ہے جس شخص نے اول فن طب وضع کر کے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ غیروں اور پردیسیوں کو یہ علم ہرگز ہرگز نہ سکھانا تاکہ ہمارے خاندان کی بات بنی رہے وہ یہی اسقلینوس تھا۔ اس حکیم کی رائے اس فن میں صرف تجربہ پر موقوف تھی اس کے بعد حکیم نوس نے تجربہ کو خطا سمجھ کر اس میں قیاس کو شامل کیا ۱۱۰ سال تک اطبا نے اس کی پیروی کی جب برمانیدس طبیب کا زمانہ آیا تو اس نے تجربہ میں خطا ثابت کر کے تنہا قیاس پر عمل شروع کیا جب یہ مرگیا تو اس کے شاگردوں میں اختلاف رائے ہوا بعض نے تجربہ کو پسند اور قیاس کو خارج کیا بعض نے تجربہ اور قیاس دونوں کو باطل سمجھا اور کہا کہ طب حیلوں کا نام ہے۔ چنانچہ افلاطون کے زمانہ تک یہی حال رہا۔ مگر جب بقراط نے تجربہ اور قیاس کو بچشم غور دیکھ کر اس امر کا تصفیہ کیا تو دونوں کو لازم و ملزوم پایا۔ اور کہا کہ تجربۂ قیاس کے بغیر خطرناک ہے۔ اور قیاس تجربہ بغیر مستلزم ہلاکت۔ غرض اس نے لازمی طور پر قیاس کو شامل تجربہ کر دیا اور ان تینوں طبیبوں کی کتابوں کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ہاں متقدمین کی وہ کتابیں جو تجربہ اور قیاس پر مبنی تھیں انہیں برابر جاری اور قابل اعتماد رکھا۔ بلکہ جب اسقلینوس اور اسکے شاگرد جو اس امر میں بقراط کے مخالف تھے اس دنیا سے چل بسے تو اس نے مسند طبابت کو

اجلاس فرمایا اس کے وقت میں صنعت۔ تجربہ نے بڑا زور پکڑا جس وقت اس نے دیکھا کہ پردیسیوں
اور بیگانوں کی ممانعت کے سبب اس فن میں نقصان اور ضعف آتا چلا ہے تو تمام مسائل طبی کو کتابی
طور پر جمع کر کے پردیسیوں۔ اجنبیون اور عام لوگونکو اجازت دیدی اور اولاد کو وصیت کر دی کہ
اصحاب ذکاء و فطنت سے ہرگز ہرگز اس فن کے بتانے میں دریغ و مضائقہ نہ کرنا چنانچہ بقراط
کی اسی رائے صائب و فکر جمیل کی برکت سے یہ شریف فن خلق اللہ میں پھیل گیا۔ بقراط حکیم کم
رفتار۔ کم خواب۔ کم گو اور اکثر روزہ دار تھا۔ ہر وقت سر جھکا رکھتا اور بے سوچے کوئی بات نہ
کہتا۔ ۹۵ برس زندہ رہا۔ سولہ برس تحصیل علم میں ۷۹ سال تصنیف و تدریس و عبادات
الٰہی میں صرف کئے۔ اس حکیم نے پانچ انچھروں میں ساری طب ختم کر دی۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ
اگر مادہ فاسد سر میں ہو تو غرغرہ کرائیں اور جو فم معدہ میں تو قے۔ علیٰ ہذا اگر خاص معدے میں ہو تو
مسہل دیں اور جو جلد میں تو عرق یعنی پسینہ لیں اور عروق یعنی رگوں میں پایا جاے تو فصد کھلوائیں
اسی کا قول ہے کہ چار چیزیں نور باصرہ کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ گرم کھانا کھانا۔ جلتا پانی سر
پر ڈالنا۔ سورج کو تکتے رہنا۔ دشمن کی جانب نظر کرنا۔ یہی کہتا ہے کہ تین چیزیں آدمی کو دُبلا
کرتی ہیں۔ نہار مُنہ پانی پینا۔ سخت زمین پر سونا۔ پکار پکار بہت بولنا۔ اسی کا قول ہے۔ چار
چیزوں سے بدن خراب ہوتا ہے۔ نہار مُنہ حمّام سے۔ خالی یا بھرے معدے جماع سے۔ خشک گوشت
کھانا اور نہار مُنہ پانی پینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ بیمار کو جس چیز کی رغبت ہو اس کا دینا بغیر
رغبت کی چیز کے کھلانے سے بہتر ہے۔ ایک دفعہ بہمن بن اسفندیار نے بقراط کو نہایت شوق سے
بلایا۔ ہزار اشرفیاں بھیجیں اور کہا کہ یہ لیجئے اور تشریف لائیے مگر بقراط نہ گیا اشرفیاں واپس کر دیں

اور یہ جواب دیا کہ میں علم و فضل کو مال کے عوض بیچنے والا نہیں ہوں۔

بقراول حرف زدن | مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ باحتیاط سخن گفتن است صاحبان بحر و بہار دانند تعلّق پیش برداشتہ اند مؤلّف عرض کند کہ قراول بجای می آید و در سیاق ہمین قدر کافی است کہ لغت ترکی زبان وبقول صاحب لغات ترکی خوجہ کہ برای جنگ بمکانی تعیین شود۔ پس شکی نیست کہ حرف زدن با این جماعت تقاضای احتیاط می کند ولیکن محققین اہل زبان مثل ناصری و سروری و جامع ازین ساکت و دیگر اہل لغت ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند نمی دانیم کہ خان آرزو این مصدر اصطلاحی را از کجا پیدا کرد و صحیح اشارہ ماخذ نکرد۔ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہر چہار محققین بالا ہندنژاد اند

(اردو) احتیاط سے بات کرنا۔

(الف) بقراول رفتن | مصدر اصطلاحی۔ **(ب) بقراول می رود** | (الف) بقول بول چال بمعنی نشانہ قائم کردن و (ب) بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ بر نشانہ می رود۔ صاحب بول چال (قراول رفتن) را ہم مرادف الف نوشتہ۔ صاحب رہنما بر (قراول رفتہ) می فرماید کہ (نشانہ قائم کردہ) پس معلوم شد کہ در تعریف ب تسامح کردہ است و صراحت خوشی نکردہ آنچہ موحّدہ در اوّل این زائد حالا سخن درین است کہ ب را بقول صاحب رہنما مقولہ دانیم یا (الف) را بقول بول چال مصدری اصطلاحی۔ معاصرین عجم (الف) را بر زبان ندارند یعنی استعمال دیگر مشتقات مصدر (بقراول رفتن یا قراول رفتن) غیر از حال نمی کنند۔ استعمال الف را درست ندانیم۔ ب را مقولہ خوانیم۔ مخفی مباد کہ قراول لغت ترکی زبانست و ما بر مصدر گذشتہ صراحتش کردہ ایم و معنی لفظی (الف) رفتن بجائی کہ برای

جنگ متعین است و بمجاز قائم کردن نشانہ کہ کنایہ است (اردو) الف سیدھ باندھنا۔ بقول آصفیہ شست لگانا۔ نشانہ باندھنا (ب) نشانہ باندھنا ہے۔

(الف) **بقربان رفتن** | مصادر اصطلاحی۔ خان

(ب) **بقربان سر رفتن** | آرزو در چراغ بہ (الف) گوید کہ معروف و مشہور است و فرماید کہ مرادف (بقربان گردیدن) کہ می آید۔ زآنکہ بر دارش بہار ذکر الف ہیچ نہ نوشت و (معروف و مشہور) استاد خود را ہم ترک کرد و صاحب بحر می فرماید کہ نثار شدن است و بس و (ب) بقول مجرّد بہار صاحب انند نقل نگار اوست مرادف (الف) **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ معنی بیان کردہ بحر موافق قیاس است ولیکن استعمال این بدون موحدہ یافتہ ایم کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و با موحدہ زائد استعمال ہر دو را مشتاق سندی باشیم کہ ہر چہار محققین بالا ہند نژاد و محققین اہل زبان اعنی سروری و ناصری و جامع و برہان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (الف و ب) قربان ہونا۔

(الف) **بقربان سر گشتن** | مصادر اصطلاحی۔

(ب) **بقربان گردیدن** | بہار گوید کہ الف مرادف (بقربان رفتن) است (حکیم شفائی ے) چکنم مرہم تدبیر بدل بر دگری + کہ بقربان سر زخم دگری گردد + خان آرزو در چراغ ذکر (ب) گوید کہ معروف (وحید ے) شنیدم گفتۂ جانان چہ می گردد وحید اینجا + چہ می گردد بقربان تو می گردد بقربانت + صاحب بحر ہم ذکر ب کردہ می فرماید کہ بمعنی نثار شدن است صاحب انند نقل نگار ہمہ **مؤلف** عرض کند کہ (گردیدن یا گشتن بقربان سر کسی یا کسی) بمعنی اطراف کسی گشت و طواف کردن است و کنایہ از نثار شدن (اردو) دیکھو بقربان رفتن۔

بقلم آب خوردن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار کنایہ از آب بسیار کم خوردن (صائب ے) قانع بدستبوس شدن زاں جہان حسن + از

بحر تشنہ را بقلم آب خوردن است ۴ صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند معنی حقیقی این خبر می دہد از آئین و دستور عجم کہ در زمانۂ سلف بیمار را کہ صاحب فراش می بود و بوجہ ضعف یارای نشست و برخاست نمیداشت آب بہ نی و قلم بحلق می رسانیدند۔ چنانکہ درین روزہا بو پیالۂ نا وچہ دار و بعض بیماران امرض زبان و حلق کہ صاحب فراش باشند بوسیلہ ہمان نی و قلم آب می خورند و ظاہر است کہ بمقابلۂ آبخورہ ازین طرز عمل آب کمی بحلق میرسد و خوردہ میشود پس از ہمین رسم و عادت این محاورہ قرار یافت و مبالغہ بہار کہ لفظ بسیار را داخل معنی کردہ است ضرورت ندارد (ا ر د و) پانی بہت کم۔ اور کم پینا۔

بقلم آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نوشتہ شدن و مرقوم شدن مجہول (بقلم دادن و بقلم رفتن) است کہ نمی آید۔ معاصرین عجم برزبان دارند و بقلم ہم می آید (ا ر د و) لکھا جانا بقلم دادن کا مجہول

بقلم باز دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار رشش خط بطلان کشیدن بر چیزی۔ صاحب انند نقل نگا و بقول بحر محو کردن **مؤلّف** عرض کند کہ بحث این بر (باز دادن بقلم) گذشت (ا ر د و) دیکھو باز دادن بقلم۔

(الف) **بقلم دادن** مصادر اصطلاحی۔ الف

(ب) **بقلم رفتن** درج بقول وارستہ

(ج) **بقلم گرفتن** کنایہ باشد از نوشتن

(شفیع اثر ؎) وا ز سیم و زر خود نرگس مثالہا بقلم ۴ ہمیشہ چشم تو کہ غارتگر این بستان است ۴ ز صفائی در ہجو فکری ؎) ہر دو بسیار نفیس است ندانم کا قول ۴ آن کی را بقلم گیرم و این را گویم ۴ بہار وارستہ را نقل نگار صاحبان انند و بحر ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است و (بقلم رفتن) ہم محاورۂ عجم است بہ معنی نوشتہ شدن مرادف بقلم آمدن کہ گذشت و معاصرین عجم ہم برزبان دارند ازینجاست کہ ما بجا لیش

(۳۸۱)

قائم کردہ ایم و بتعلم آوردہ ایم (اردو) الف و ج لکھنا (ب) لکھا جانا۔

(الف) **بقلنقار** اصطلاح۔ صاحب جہانگیری

(ب) **بقلنقاز** در ملحقات ذکر (الف) کردہ

گوید کہ نام جانوریست کبود رنگ و ابلق کہ گردن و پایش دراز باشد و بہین و گوشتش حلال است و فرماید کہ لغت ترکی است و صاحب سروری بذکر (ب) افزاید کہ بقلنقار این جانور ہم بہین می باشد۔ صاحب ملحقات برہان ہم (ب) آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بحث این بر بغلنقار کردہ ایم کہ بہ غین معجمہ عوض قاف گذشت و ہمان اصل است و این مبدل آن کہ غین معجمہ بدل شد بقاف و الف مبدل (ب) شد و ذکر (ب) ہم بصحت ماخذش ہمدرانجا مذکور شد (اردو) دیکھو بغلنقار۔

بقم بقول ملحقات برہان (۱) بفتح بای ابجد و قاف و سکون میم چوبی باشد سرخ کہ بدان چیزہا رنگ کنند و (۲) بضم اوّل و قاف اہل یمن درخت داتورہ را گویند کہ عوام تاتولہ خوانند۔ خوردن قدری ازان مستی آورد۔ صاحب جامع ہم زبانش۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقم بفتحتین و بہ کاف عربی کہ می آید لغت فارسی است بمعنی اوّل الذکر و این معرب آن۔ صاحب غیاث می فرماید کہ بمعنی اوّل لغت عرب است بہ تشدید قاف **کذا فی القاموس** و فرماید کہ فارسیان بہ تخفیف استعمال کنند و ہندی آن مجیٹہ۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی این را لغت عرب گوید و صراحت کند کہ انچہ بہ **کاف** عوض قاف لغت فارسی است بمعنی اوّل است و بس و نسبت معنی دوم می فرماید کہ درخت جوز ماثل را نام است۔ صاحب سراج السبیل ہم این را معرب بکم فارسی گوید **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم از موضوع ما خارج است و لغت بقم ہم کہ عربی بودن آن متحقق و انچہ بکاف می آید اسم جامد فارسی زبان و این ہمانست کہ طبیعت و خواص آن بر (ارن یمبر) گذشت و اشارۂ این ہم ہمدرانجا کردہ ایم۔ کم اتفاقی۔ صاحب ملحقات برہان است کہ این را در لغات فارسی جا داد

وجه این جز این نباشد که فارسیان استعمال این لغت معرّب هم کرده اند چنانکه انوری (ے) زرشک اشک بد اندیش تو برنگ بقم ٭ زرنج روی بد آموز تو نظیر زریر ٭ (وله ے) رنگ او با بسی چه شاخ بقم ٭ باشد باری زرو چون رنگ زریر ٭ مخفی نماند که خیال ما این است که انوری بکاف عربی لغت زبان خود را نوشته باشد کاتبین تصحیف نموده باشند یا ملاذی صحیح مطابع بنا بر قفیت لغت فارسی بقم عربی را بجایش نشانده باشند و محققین سند جوئی نه گفته همین استعمال انوری را هم لغت فارسی خیال کردند از بنجاست که صاحب تحقیقات هم این را بذیل مصرع خود این را جا داد و الله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (۱) دیکھو ارن میشر (۲) خارج از موضوع۔

بغلتقار بقول مؤید همان بغلتقار که بزیادت لام بجایش گذشت در حقیقت این را همدرانجا ذکر کرده ایم صاحب هفت هم ذکر این کرده معلوم میشود که از مؤید الفضلا نقل آن را برداشته بالجمله این مبتدل و مخفف آن است وبس (اردو) دیکھو بغلتقار۔

موحّده باکاف عربی

بک بقول سروری بفتح باء (۱) وزغ باشد که بتازی ضفدع گویند (شمس فخری ے) کسیکه چون سرطان با تو کج رود بشکن ٭ بسنگ پشت تش چون بارکین فگن چون بک ٭ صاحب جهانگیری می فرماید که همین وزغ را چغز و مکل نیز گویند (کمال غیاث ے) از مرغ تا بماهی واز مور تا ملخ ٭ از مار تا بعقرب واز عکّه تا به بک ٭ روزی خوران خوان پیر از نعمت تواند ٭ هر گوشهٔ که می نگرم صد هزار لک ٭ (بسحق اطعمه در کاشتن برنج و بودن آن درمیان آب و گل و صحبتش با وزغ و لاک پشت گوید ے) بسر بازیش بر بلای ورشت ٭ ندیمی بک و صحبت لاک پشت ٭ صاحبان برهان

وناصری وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر ایں کردہ اند۔ وصاحب ناصری گوید کہ غوک را نام است ووک بہ واو عوض موحدہ ہم می آید **مؤلف** عرض کند کہ صراحت غوک بر بزغ گذشت واشارۂ ایں ہم ہمدر انجا موجود وجز ایں نباشد کہ ایں اسم جامد فارسی است ووک کہ می آید مبدل ایں ہمچوں آب وآو (**اردو**) دیکھو بزغ کے پہلے معنے۔

(۲) بک۔ بقول سروری بضم بای موحدہ بمعنی رخسار کہ در حالت باد کردن بر چیزی در وقت پُر و بر آمدہ شود (پور بہائی جامی ے) تا ز بُغرت زنیم پر از باد کن بخت ✤ گر نہ تپانچہ باز خوری تو زنا بکب ✤ صاحبان جہانگیری وبرہان وناصری وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر ایں کردہ گویند کہ بمعنی رخسار وروی آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی سوم می نماید کہ رخسار پر از باد ہم کوزہ را ماند وانچہ بمعنی مطلق رخسار وروی گفتہ اند مجاز مجاز باشد یکی از معاصرین عجم می گوید کہ بق بالضم آوازی است کہ چوں بر رخسار پر از باد زنند پیدا می شود فارسیاں بہ تبدیل قاف باکاف (چنانکہ تریاق وتریاک) ایں را نام کردند برای رخسار پر از باد۔ بر سبیل مجاز وبرای رخسار وروی ہم مستعمل شد بر سبیل مجاز و معنی سوم ہم مجاز ایں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال باقی حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) ہوا بھرا ہوا رخسار۔ مذکر۔ رخسار دیکھو آئینہ می گوں۔

(۳) بک۔ بالضم بقول سروری نوعی از کوزہ۔ دہن تنگ شکم فراخ کہ تنگ نیز گویند (شیخ نزاری ے) بک وخیک خالی ورہ دور بیش ✤ حریفاں پریشاں ز اندازہ بیش ✤ صاحب جہانگیری ہم ذکر ایں کردہ گوید کہ کوزہ دہن تنگ وکوتاہ گردن وپہن شکم ومدورہ۔ صاحبان برہان وناصری وجامع ورشیدی وسراج ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ غلیانی سفالین

ازجنس کوزہ و رقمای فارس ہندہ اول است و آنرا نیز غلیان بک نام است **مؤلف** عرض کند کہ
اگر این را اصل قرار دہیم و اسم جامد بمعنی دوم مجاز این باشد۔ چنانکہ اشارۂ این ہلدرا انجا کردہ ایم
واگر معنی دوم را حقیقی پنداریم۔ چنانکہ بعض معاصرین عجم گویند این مجاز آن باشد (اردو) ایک
صراحی کا نام جس کا منہ تنگ اور پیٹ بڑا اور گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔
(۴) بک۔ بقول سروری بالضم بمعنی مطرقۂ عظیم کہ آہنگران و امثال آن بدو دست کار فرمایند
مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب مطرقہ را بالکسر بمعنی چکش آہن گران گوید و چکش بقول برہان
افزاری باشد زرگران و آہنگران را و صاحب غیاث بر مطرقہ صراحت می فرماید کہ بہک و چکش کہ
بہندی ہتوڑا و گھن نام دارد و پک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید جزین نیست کہ آن مخفف
پتک باشد کہ اصل است و این مبدل پک کہ بای فارسی بدل شدہ بہ عربی چنانکہ تب و تپ (اردو)
گھن۔ بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ بہت بڑا ہتوڑا۔ پتک۔ مطرقہ جسے دونوں ہاتھوں سے
پکڑ کر لہار لوگ گرم لوہے پر ضرب مارتے ہیں (اسیر ؎) پہلوان مانتے ہیں دب کے تمہارا لوہا +
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے +۔
(۵) بک۔ بقول برہان۔ بفتح اول بمعنی گریز گاہ۔ صاحبان ناصری و سراج بحوالۂ برہان ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ صاحبان ناصری و سراج نسبت این تحقیق خود
را نہ نوشتہ اند و بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند معاصرین عجم ساکت جزین نباشد کہ مجاز معنی ششم
دانیم کہ از دشت و بیابان این معنی مجازی را پیدا کردہ اند (اردو) بھاگنے کا مقام۔ مذکر۔ گریزگاہ
بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(۶) بک - بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی جنگل و بیشہ - صاحبان ناصری و سراج بحوالہ برہان ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار جامع کہ صاحب زبان است وماخوذ از پک کہ بہ بای فارسی بمعنی ہر چیز ناہمواری آید بای فارسی را بہ عربی بدل کردند چنانکہ اسپ و اسب وبرای دشت و بیابان استعمال کردند - معاصرین عجم برزبان ندارند - وجا دارد کہ فارسیان لغت ترکی راکہ بقول صاحب لغات ترکی بالضم بہمین معنی آمدہ استعمال کردہ باشند بہ تصرف در اعراب اندرینصورت مفرس توانیم گفت (اردو) جنگل دیکھو اغریوس -

(۷) بک - بالفتح بقول برہان وجامع نام شہریست درماوراء النہر صاحب سراج ذکر این بحوالہ برہان کردہ مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد جا دارد کہ یکی از ہمہ معانی بک داخل وجہ تسمیہ باشد وباشد کہ متعلق بہ معنی ششم باشد کہ درمیان دشت و بیابان واقع باشد تعریف جغرافیائی این شہر متحقق نشد (اردو) بک ایک شہر کا نام ہے جو ماوراء النہر میں واقع ہے - مذکر -

(۸) بک بالفتح بقول برہان وجامع خیار دشتی - خان آرزو در سراج بحوالہ تو سی و برہان ذکر این کردہ و صاحب محیط ہر بک ذکر این نکرد و بہ خیار ہر چہ نوشتہ است بر (از رنگ) و (بادرنگ) گذشت و درانجا اشارہ این نیست جا دارد کہ فارسیان خیار دشتی را بدین اسم موسوم کردہ باشند - نظر بہ معنی ششم بک - (اردو) جنگلی کھیرا - مذکر -

(۹) بک - بالضم - بقول برہان بمعنی بی ہنر بی عقل و در نسخۂ دیگرش بی ہنری صاحب جامع گوید کہ بمعنی بی عقلی و بی ہنری - خان آرزو در سراج بحوالہ تو سی و برہان گوید کہ بمعنی بی ہنری و رعنائی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان ذکر رعنائی نکرد - رعنائی را ہیچ تعلق از این

یست اگر سند استعمال پیش شود درخور است کہ معنی مستقل قائم کنیم ولیکن این مجرد بیان خان آرزو را معتبر ندانیم و نظر بر اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست بی ہنری را معتبر دانیم۔ مخفی مباد کہ بک بالفتح و بالضم بہ بای فارسی معنی بی ہنر و خود دارای و خود پسندی آمد و بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بالفتح بمعنی یاوہ و بیہودہ گو۔ پس قرین قیاس است کہ فارسیان این را بتصرف در اعراب بالضم استعمال کردند برای بی ہنر و بسبیل مجاز بمعنی بی ہنری ہم و آنچہ بہ بای فارسی می آید۔ مبدل این چنانکہ تب و تپ (اردو) بی عقل۔ بی ہنر (بے ہنری) مؤنث۔

(۱۰) بک۔ بالکسر بقول برہان و جامع بمعنی انگشت و زغال۔ خان آرزو در سراج بحوالہ توسی و برہان ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بہ اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) کویلا۔ دیکھو انگشت کا نمبر (۱)۔

(۱۱) بک۔ بقول ناصری از بازیہای پچول نام یکی جیک وشکل دیگر را بک خوانند مؤلف عرض کند کہ غیر از ناصری دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و تعریف بالاتسکین حقیقت جویان نمی کند حیف است ازو کہ صراحت پچول و جیک بجایش نکرد و ابہام بیانش کہ بالا مذکور شد بہتر از ترک نبود (اردو) بک۔ ایک کھیل کا نام ہے جسکی مزید صراحت معلوم نہوسکی۔ مذکر۔

بکار | صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ استیشن را گویند مؤلف عرض کند کہ اسٹیشن بہ تای ہندی لغت انگلیسی زبان است۔ منزلی را نامند کہ بہل دخانی دقیقہ چند برای مسافران قیام کند کہ در محاورۂ معاصرین عرب محطہ نام دارد۔ مخفی مباد کہ بکار بفتح اول و دوم بمحاورۂ ترک بمعنی حُر و بالغ و مُدرک آمدہ عجبی نیست کہ معاصرین عجم بسبیل تفریس این را

بمعنی اوّل الذکر مخصوص کردہ باشند کہ مسافرین درین مقام تا مدت قیام آزادی باشند وازکالسکۂ دخانی بیرون آمدہ رفع حاجات خودی کنند ورای ایں ہیچ ماخذ دیگر بخیال مانمی آید۔ صراحت کامل بر استاسنہ گذشت کہ مفرس اسٹیشن است (اردو) اسٹیشن بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکّر۔ مقام۔ قیام گاہ۔ ٹھکانا مؤلّف عرض کرتا ہے کہ عام وخاص اوس خاص مقام کو کہتے ہیں جہاں سے ٹرین یعنی ریل روا ہوتی ہے یا درمیان راہ میں مسافرین کے اترنے یا سوار ہونے کے لئے ٹھہرتی ہے۔ دیکھو استاسنہ۔ استاسیون۔

بکارآب بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از دائم الخمر بودن است یعنی پیوستہ شراب خوردن صاحبان بحر وبہار وسراج وہفت ومؤیّد ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ آب بمعنی شراب بر معنی نوزدہمش گذشت۔ پس ایں مصدر اصطلاحی موافق قیاس است ولیکن حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) دائم الخمر رہنا۔ صاحب آصفیہ نے دائم الخمر پہ لکھا ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا۔ ہر وقت نشہ میں غرقاب رہنے والا۔

بکارآبی صاحب مؤیّد الفضلا بحوالۂ قنیہ گوید بالفتح (۱) یعنی بشراب مشغولی و (۲) بالوقف یعنی بکار میوہ آبی۔ آنچہ مذکور شد۔ نقل عبارت کتاب مطبوعۂ مطبع نولکشور است ودر دیگر نسخ قلمی نسبت معنی دوم می نویسد کہ (بکار میوۂ آبی را) مؤلّف عرض کند کہ حق آنست کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ آب بمعنی شراب بر نشان نوزدہمش گذشت ومعنی لفظی ایں بکار شراب ہستی ومرادش ہماں کہ بالا مذکور شد ومعنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ موافق قیاس نیست ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) تو شراب پینے میں مشغول ہے (۲) میوۂ آبی کی کاشت کر۔

(الف) **بکار آمد** | اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) **بکار آمدن** | انند آنچہ بکار آید (نظامی
ے) ز تاریخ آں خسرو نامدار + بکار آمد انیست
کامد بکار + **مؤلف** عرض کند کہ (ب) مصدر
[illegible] است و الف (۱) ماضی مطلقش و سند اینہم
در کلام نظامی مذکور کہ بالا گذشت و (۲) اسم فاعل
ترکیبی بمعنی کہ صاحب انند ذکرش کردہ و این
داخل قاعدۂ سوم (اسم فاعل) ترکیبی است کہ
بجایش گذشت یعنی دو اسم جامد غیر صفت جمع
شدہ افادہ معنی اسم فاعل کردند کہ کار و دیگر
آمد۔ مخفی مباد کہ آمد اسم مصدر آمدن است کہ
اسم جامد بمعنی ورود باشد۔ پس (کارآمد) اصل
است و (بکار آمد) بزیادت موحدہ در اولش
مزید علیہ آں و معنی لفظی (ب) (۱) مستعمل شدن
درکار و (۲) کنایہ از مفید شدن (انوری ے)
ہر چہ خوباں را بکار آید ز من + در خط مشکیں
بکار آوردہ + (ظہوری ے) لب خشکی نگاہی
دارم + شاید آید بکار رزم ما + (صائب ے) بکار
بخیۂ زخمی نیامدم ہرگز + ازین چہ سود کہ ہموار رشتہ
اندم را + (اردو) (الف) (۱) کارآمد ہوا (۲)
کارآمد بقول آصفیہ مفید مطلب۔ فائدہ مند۔
(ب) (۱) مستعمل ہونا (۲) کارآمد ہونا۔ مفید ہونا

بکار آوردن | مصدر اصطلاحی۔ متعدی
معنی حقیقی بکار آمدن کہ گذشت (انوری ے)
ہر چہ خوباں را بکار آید ز من + در خط مشکیں
بکار آوردہ (اردو) کام میں لانا۔

بکار بردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
(۱) بمعنی آوردن (ظہوری ے) صیقل گریہ
بکار بردہ + ہر کہ آئینہ بزنگ نہاد + صاحب [illegible]
می فرماید کہ بمعنی آوردن و (۲) صرف کردن۔
صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در
فرہنگ خود گوید کہ خرج و صرف و استعمال کردن
است (ولہ ے) تا ملامت نمک بکار بردہ
دل و جانی فگاری باید + (ولہ ے) گریہ [illegible]

بکار برم ؛ خندہ اندر دہان نمی گنجد ؛ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) کام میں لانا (۲) خرچ کرنا۔ استعمال کرنا۔

(۳۸۲م) **بکار برگرفتن** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن وگرفتن بکاری (ظہوری ؎) [illegible] شادی گر
دل [illegible] ؛ غمزہ اش نشتر بکاری برگرفت ؛
(اردو) کسی کام کے لئے اٹھانا۔ لینا۔

بکارت بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند ازالۂ بکارت کردن مؤلف عرض کند کہ بردن دریجا بمعنی نہم اوست واشارۂ این بر (بردن بکارت) گذشت و سند استعمال ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بردن بکارت۔

بکار خوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بکار آمدن ومفید مطلب شدن صاحب رہنما ذکر ماضی قریب این بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کردہ و صاحب روزنامہ ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است و در کلام متقدمین بنظر نیامد۔ صاحب بول چال ہمین مصدر را (بکار کسی خوردن) نوشتہ وبخیال ما ضرورت لفظ کسی نباشد (اردو) کام آنا۔ بقول آصفیہ کار آمد ہونا۔ مفید مطلب ہونا ([illegible] ؎)
بالیں پہ دم نزع [illegible] کام نہ آیا [illegible] بھی
[illegible] مرے کام نہ آیا ؛ ۔

(۳۸۳م) **بکار کسی کردن چیزی** مصدر اصطلاحی بمعنی کسی استعمال کردن چیزی را۔ موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم استعمال این کنند ؛ بر زبان [illegible] قریب بمعنی بکار [illegible] کردن است کہ گذشت (صائب ؎) زبسکہ سنگ ملامت
فلک بکار ہم کرد ؛ نہفتہ در جگر سنگ ہا چو لعل شرارم
کرد ؛ (والہ ؎) چہ بود ہستی فانی کہ نثار تو کنم ؛
این زر قلب چہ باشد کہ بکار تو کنم ؛ (اردو) کسی کے کام میں لانا [illegible] چیز کو استعمال کرنا۔

(۳۸۴م) **بکار گرفتن چیزی** مصدر اصطلاحی۔ گرفتن چیزی [illegible] و استعمال کردن چیزی را [illegible]

بکار آوردن کہ بجای خودش گذشت - قریب معنی حقیقی است (انوری ؎) تا بکاری در گرفتی تازگی ✤ تو گرفتی تازہ در کار آمد است ✤ (اردو) کام میں لانا - بقول آصفیہ استعمال یا برتاو میں لانا (ثاقب ؎) لاتے زباں کو کام میں کرتے وہ ہم سے بات ✤ مجبور رہ گئے کہ سر سے دہاں نہ تھا ✤

(۳۴۷۲) **بکار ماندن** | مصدر اصطلاحی - مرادف بکار خوردن است کہ گذشت - معاصرین عجم استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند و از (بکار خوردن) کاری گیرند (انوری ؎) بغمزہ چشم تو گفتمش کہ گر تو داری وگرنہ ✤ من این ندانم و دانم بکار ہای کہ ماند ✤ (اردو) دیکھو بکار خوردن -

(۳۴۷۳) **بکار و بار در آمدن** | مصدر اصطلاحی - مشغول کار و بار خود شدن (ظہوری ؎) بس است خواب با فسون فسانہ بگذارم ✤ بکار و بار در آیم بہانہ بگذارم ✤ (اردو) اپنے کار و بار میں مشغول ہونا -

بکاسہ و نمک محتاج شدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از کمال نکبت و افلاس و بقول بحر کمال مفلس شدن مؤلف عرض کند کہ مقصود از محتاجی است و معنی بیان کردہ صاحب بحر بیت از بہار (شفیع اثر ؎) حسود را ز حسد بس ہمین قدر کہ بود ✤ بکاسہ و نمک چشم شور خود محتاج ✤ (اردو) کوڑی کوڑی کو تنگ یا حیران ہونا - بقول آصفیہ نہایت تنگدست ہونا - از حد تہی دست اور مفلس ہونا - ایک ایک پیسہ کے واسطے حیران و پریشان ہونا -

بکاغذ بردن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار (۱) بعزت تمام بردن (شیخ شیراز ؎) نہ قندی کہ مردم بصورت خورند ✤ کہ ارباب معنی بکاغذ برند ✤ صاحب بحر ذکر معنی اول گوید کہ (۲) مسودہ را صاف کردن - صاحب ملحقات برہان بر معنی اول قانع - خان آرزو در سراج ذکر معنی اول گوید کہ بعزت تمام بردن چیزی بگران خرج صاحب مؤید

ذکر مضارع ایں می فرماید کہ در شرفنامہ معنی اوّل است یعنی بعزّت تمام برند و فرماید کہ اوّل معنی ترکیبی (در کاغذ برند) است و ایں معنی لازمی است زیرا کہ ہر چیہ عزیز باشد آنرا در کاغذ کردہ ببرند (الخ) و ہم او کلام سعدی را کہ گذشت بسند خود آوردہ۔ صاحب شمس کہ محقق بی تحقیقش نام نہادہ ایم بذکر معنی اوّل می فرمائد کہ (۳) کنایہ از کتاب بوستانست۔ مؤلّف عرض می کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت و نفرین بر تحقیقش کہ خوب کنایۂ پیدا کرد از ینکہ شیخ سعدی از کتاب بوستان بدستش آمدہ حق آنست کہ معنی لفظی ایں (۴) نوشتن بر کاغذ و قلمبند محفوظ کردن علم و فن در کتاب است و آنچہ صاحب بحر ذکر معنی دوم کردہ است مقصودش ہمین باشد ولیکن تعریفش شکلے دیگر پیدا کرد و آنرا بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و معنی اوّل کنایہ باشد نظر بر عادت کہ چیز قیمتی را در کاغذ ملفوف کردہ محفوظش کنند و ما بحدیکہ بر کلام شیخ شیراز غور کردہ ایم استعمال معنی چہارم کردہ است نہ اوّل و تائید ایں از فاعلش پیدا است کہ (ارباب معنی است) بالجملہ معنی چہارم اصل است و معنی اوّل مجاز آں و معنی دوم ناقابل تسلیم و خلاف قیاس و معنی سوم لغو محض (اردو) (۱) بہت عزّت سے لیجانا (۲) مسودہ کا بیضہ کرنا (۳) کتاب بوستاں۔ مؤنث (۴) کاغذ پر لکھ لیجانا کسی مضمون کا قلمبند کرنا۔ محفوظ کرنا۔

(۴۲۸۷) **بکام بازرسیدن** مصدر اصطلاحی۔ باز کامیاب شدن (انوری ؎) سپاس ایزد کاندر زمان دولت و جاہ ✤ بکام باز رسیدی بصدر مسند و گاہ ✤ **مؤلّف** عرض کند کہ (بکام رسیدن) بمعنی کامیاب شدن بجایش می آید و کلمہ باز اعادۂ خوش حالی می کند برای کسی کہ ناکام شود و باز کامیاب گردد چنانکہ آب رفتہ بجو باز آمدن کہ بجایش گذشت (اردو) پھر کامیاب ہونا۔

بکام بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حسب دلخواہ بودن **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (انوری ؎) مذکا ملکاست

بکام تو باد * ملک ہم نام تو بنام تو باد * (اردو) بکام ہونا کہہ سکتے ہیں۔ حسب مُراد ہونا۔

(۳۳۸۹) **بکام در آمدن** | مصدر اصطلاحی ۔ کامیاب شدن (ظہوری ے) زکام من نتراو وحدیث شکر و شکایت * اگر بکام درایم وگر ز کام برایم * (اردو) کامیاب ہونا۔ بقول آصفیہ ۔ مراد کو پہنچنا ۔ مراد حاصل کرنا ۔ مقصد پانا ۔

(۳۳۹۰) **بکام دل رسانیدن** | مصدر اصطلاحی ۔ کامیاب کردن (انوری ے) [illegible] وصال تو بختم بکام دل برساند * نه در فراق تو بختم ز خود نشستن براند * (اردو) کامیاب کرنا کہہ سکتے ہیں ۔

(۳۳۹۱) **بکام دل نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔ کامیاب شدن و بآرام و قرار نشستن (ظہوری ے) بگذار پہلوی تو نشینم بکام دل * از عجز من تکبّر و رسان ندیدہ * (اردو) دیکھو بکام در آمدن اطمینان سے بیٹھنا ۔

(۳۳۹۲) **(الف) بکام دوستاں باشیدن** | مصادر

(ب) بکام دوستان بودن | اصطلاحی (ب) بقول بحر موافق تمنّاے احباب بودن وآں مراد از خوبی و دولت و رفاہیت باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف خوشی نکرد کنایہ باشد از (موافق و مساعد بودن زمانہ با احباب) وبس (غنی ے) بکام دل رسانید [illegible] ما را * آگہی تا دم آخر بکام دوستاں باشد * [illegible] پیش کردہ بحر مصدر (بکام دوستاں باشیدن) پیدا است کہ فرق لفظی در [illegible] و باشیدن نیست از ینجا ست کہ ما (الف) را [illegible] کردہ ایم (اردو) الف و ب زمانہ دوستوں کے مساعد ہونا

(۳۳۹۳) **بکام رسانیدن** | مصدر اصطلاحی ۔ مرادف بکام دل رسانیدن کہ گذشت (انوری ے) دو بنگام دو جہاں باری کا ندرو جہاں * دشمناں را مرساناد قضا بر تو بکام * (اردو) دیکھو بکام دل رسانیدن ۔

(۳۳۹۴) **بکام رسیدن** | مصدر اصطلاحی ۔ درست شدن کار و کامیاب شدن (ظہوری ے) رسد

بکام زیاب وعدہ است ہزار خلاف + ہلاک می کند
آخر بہانۂ تو مرا + (انوری ے) امروز چوں بکام رسید
از نشاط آں + کانچہ از قضا شنید ہماں وید از
قدر + (اردو) کام بنا۔ بقول آصفیہ۔ کام
درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ مُراد بر آنا۔ کامیاب
ہونا۔ مقصد پورا ہونا۔ مدّعا حاصل ہونا۔

بکام کسی درکشیدن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (۵۹۹۳)
(بکام کشیدن) کہ می آید وسند این از ظہوری
بہار انجاندکور (اردو) دیکھو (بکام کشیدن)۔

بکام کسی دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار بر حسب آرزوی ومدعای وی دیدن (ملّا نظیر
نیشاپوری ے) خود را بکام دشمن خود دید ہر کہ
او + با دوستان تغافل دشمن نواز کرد + **مؤلف**
عرض کند کہ از سند پیش کردہ بہار مصدر (خود را
بکام کسی دیدن) پیدا است کہ کنایہ باشد از (کامیاب
شدن غیر و غیر را کامیاب دیدن) تسامح اوست
کہ این مصدر ناقص قائم کرد وحق آنست کہ ضرورت
بیان این مصدر نبود (اردو) کسی اور کے آرزو
اور مدعا کے موافق دیکھنا۔ اور ہمارے معنوں کے
لحاظ سے (غیر کا کامیاب ہونا) غیر کو کامیاب دیکھنا۔

بکام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
در کام ریختن صاحب انند نقل نگارش (ظہوری
ے) بنام تو صد شہد و شکر جشنند + حلاوت
بکام تو کی درکشند + **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است ولیکن سندش متعلق بہ مصدر
(بکام کسی درکشیدن) است کہ گذشت۔ البتہ
قول صائب سند این یافتہ ایم (ے) فریب
زندگی تلخ داد دایہ مرا + ز شکر کمیہ بطفلی مرا بکام
کشید + (اردو) حلق میں ٹپکانا۔ کھلانا۔ پلانا۔

(۵۹۹۴) **بکام شستن** مصدر اصطلاحی۔ کامیاب
شدن (انوری ے) بارگاہ بزرگی نشست
باز بکام + جمال مجلس سلطان و بارگاہ وزیر +
مؤلف عرض کند کہ از قبیل (بکام باز رسیدن)
است۔ مقصود این غیر از کامیاب شدن نیست

عرض کرتا ہے (داروغہ باورچیخانہ) بھی اردو میں مستعمل ہے۔ اور صاحب آصفیہ ہی نے (خوان ساماں) پر
فرمایا ہے کہ کھلانے پلانے کا سامان کرنے اور رکھنے والا۔ میرساماں۔ میربکاول۔ اسم مذکر۔

بکاہ | بقول شمس بالفتح وقت بامداد و فرماید کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ دیگرکسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ مؤلّف عرض کند کہ صراحت کافی در بای فارسی کنیم و دریجا ہمین قدر کافی است کہ بہ کاف عربی نیامدہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند غیر از تسامح دبی تحقیقی صاحب شمس نباشد کہ در کاف عربی قائم کردہ (اردو) دیکھو بگاہ۔

بکپیر | بقول برہان بفتح اوّل وبای ابجد و سکون ثانی ورای قرشت دوائیست کہ آنرا (خیار چنبر) گویند و در مسہلات بکار برند و فرماید کہ بقول بعض این لغت ہندیست صاحبان ہفت و انند نقلش برداشتہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکردہ و بر (خیار شنبر) گوید کہ معرّب (خیار چنبر) فارسی و خرنوب ہندی است و در انگلیسی زبان کیشیا و بہندی املتاس و کرمالہ و آن ثمر درختی است کہ مغز آن گرم و تر در اوّل و گویند و در دوم۔ محلّل و ملیّن برفق و مزیل زردی رنگ و باخاصیت مسکّن حدّت خون و ثوران است و منقّی عصب و محلّل جمیع اورام حارّہ و مسہل برفق و بے نیاز حتّی زنان حاملہ و اطفال را مناسب و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند کہ صاحب محیط بذیل اسمای ہندی ہم ذکر این نکردہ و از محقّقین فارسی زبان غیر از ہفت و انند و برہان دیگری این را نہ نوشت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر از اعتبار صاحب برہان کار گیریم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ مخفی مباد کہ کبر نام درختی است کہ اشارۂ آن بر باسوس گذشت عجبی نیست کہ فارسیان بزیادت موحّدہ در اوّلش برای این نام نہادہ باشند نظر بہ تعلّق واللہ اعلم (اردو) املتاس بقول آصفیہ

ہندی - اسم مذکر - ایک درخت اور اوس کے پھل کا نام - جس کا گودا سہل میں دست لانے کے واسطے دیا جاتا ہے - مغز فلوس - مسہل الحرارت -

بکبک | بقول شمس بالکسر بمعنی انگشت و باشند یا کہ بباز بش عقب نامند و آخر اول و ثانی نیز خوانند و صراحت کنند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی ذکر اینش نکرد و در ترکی و عربی و سنسکرت ہم نیافتیم معاصرین ما ہم از ہمین ساکت جز این نباشد کہ محقق بے تحقیق از تحقیق کار نگرفت (اردو) پاشنہ - ایکھوٹا کے دو معنی ہیں -

بکبکہ | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بدو کاف تازی و بای موحد نیز ترکی بوزن مسلطیہ (۱) روغن کہ باکشک آمیختہ باشد صاحب برہان ذکر معنی اول فرماید کہ (۲) معنی قاسہ کہ ... کنند ہم صاحبان ناصری وانند سراج ہمزبانش صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ ذکر ... در لسان الشعرا لبکبکہ مرقوم است در روایات بکبکہ و در بعض فرہنگ بکبکہ ... بقول برہان دوغ خشک شدہ و بقول بعض ... کہ آنرا از ماست می پزند و بقول ... معروف **مؤلف** عرض کند کہ کباسہ در سنسکرت بقول ... بیہودہ گوئی را گویند و خیالش کہ در عربی ہمین را بق بق گویند (انتہی) ... نیست کہ فارسیان ہمین لغت سنسکرت را بزیادہ ہای ہوز در آخرش برای معنی دوم وضع کردہ باشند ... معنی اول ... مستعمل شدہ واللہ اعلم بالصواب - (اردو) (۱) وہ گھی جس میں خشک دہی ملا ہوا ہو یعنی غیر خالص گھی مذکر (۲) فسادی بقول آصفیہ - فتنہ انگیز - مفسد - جھگڑالو -

بکتاش | بقول برہان بفتح اول و تای قرشت بروزن خشخاش (۱) امر بخرامیدن و جلوہ کردن

یعنی بخرام و جلوه کن و (۲) نام یکی از پادشاهان خوارزم و گویند که بایں معنی ترکی است و بکسر اوّل هم آمده صاحب ناصری نسبت معنی دوم می فرماید که نام غلام حارث بن کعب غزوالی که رابعه بنت کعب (که زنی عارفه بوده) با وی علاقه کرد و حارث برادر رابعه که حکومت بلخ داشته پس از اطلاع خواهر خود را کشته و بکتاش نیز حارث را کشته خود را نیز بر سر قبر رابعه بخنجر هلاک کرده و فرماید که این حکایت علی الاجمال در الهی نامه شیخ عطار منظوم و گوید که نام مردی هم بوده از اهل خراسان ـ صاحب کمالات نفسانی در دو جانی و ده ملّا روم با عثمان بک جدّ امجد سلاطین سلسلهٔ عثمانیه رابطه داشته طریقه فقر بکتاشیه باو منسوب است و (۳) بمعنی بزرگ طائفه (سعدی ـ) چه خوش گفت بکتاش با خیل تاش ✿ چو دشمن خراشیدی ایمن مباش ✿ و نسبت معنی اوّل گوید که بمعنی ندیده ام صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده نسبت معنی دوم گوید که نام درویش صاحب حالی که اکنون از سلسلهٔ او در پای تخت روم و کربلا معظم هستند ـ صاحب غیاث بقول بعض می فرماید که بالکسر بکاف فارسی مرکب است از لفظ بک که مخفف بیگ است بترکی بمعنی صاحب و امیر تاش بمعنی غلام پس معنی مجموع صاحب غلامانست وی تواند که بمعنی خداوند هم باشد چه در ترکی تاش و داش برای اشتراک آید و بقول مؤید در نسخهٔ (مطبوعهٔ مطبع منشی نولکشور) بامعنی اوّل و دوم (۴) بمعنی بن گوش هم و دیگر نسخ متعدده قلمی قوانین بمعنی دوم متصل آن لفظ مستقل بنا گوش نوشته که هیچ تعلق ازین لغت ندارد (حیف از دست درازی مطبع) خان آرزو در سراج گوید که بمعنی دوم لغت ترکی است و ذکر معنی اوّل هم کرده مؤلف عرض کند که معنی اوّل لغویست که بکتاش را امر حاضر گفتن غیر امکان ممکن نیست که بکتاشیدن یا وکتاشیدن یا بیای فارسی بکتاشیدن یا بدون موحّده کتاشیدن مصدری باشد بمعنی خرامیدن و این مصادر را نیافتیم و صاحب ناصری هم که از اهل زبانست از معنی اوّل که

کردہ و صاحب جامع سکندری می خورد کہ معنی اوّل با برہان اتفاق دارد و خان آرزو ہم عور نکرد

وبی بہ حقیقت نبرد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم کہ عجبے نیست کہ لغت ترکی باشد ولیکن محققین

ترکی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) خراسان ہو (۲) بکتاش خوارزم کے ایک بادشاہ کا نام

مذکر (۳) قبیلہ کا بزرگ (۴) ناقابل ترجمہ۔

بکتانوش | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان نام پری کہ پادشاہ جنیاں بود صاحب انند بحوالہ

فرہنگ فرنگ این را لغت فارسی گوید صاحب شمس می طرازد کہ نام پری کہ با فرشتہ بود و صاحب

ہفت متفق با ملحقات برہان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ محقق نشد و ازینکہ (بکتاش) را

لغت ترکی قرار دادہ اند این را ہم ترکی دانیم حیف است کہ تعریف مزید این معلوم نہ شد (اردو)

جنات کے بادشاہ کا نام بکتانوش ہے۔ مذکر۔

بکتر | بقول سروری۔ بکاف و تای قرشت بوزن جعفر (۱) پارہای آہن موصل کہ مخمل بر روی آن کشند

و در روز جنگ پوشند (ابو شکور ے) بسر بر نہادہ ز زر مغفری ٭ ز پولاد کردہ ببر بکتری ٭ صاحب

فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود در فرہنگ خود می فرماید کہ یگمہ نہ جامہ جنگ است کہ از تختہ ہای

آہن و پولاد ساختہ روز جنگ بالای تن و زیر جامہ دیگری پوشند تا تن را از آسیب تیر و تیغ برہاند

و (۲) بجیم بختر است کہ نام نخستین شہر بلخ باشد و از ہمین رود آبی را کہ جیحون است (رود بختر) نیز

گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و صراحت ماخذ بر بگتر کنیم

کہ بکاف فارسی می آید و معنی دوم مبدل بختر بمعنی اوّلش کہ گذشت چنانکہ خمان و کمان صراحت

برسد بر بگتر می آید کہ بکاف فارسی است (اردو) (۱) بکتر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی

زرہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ لوہے کی کڑیوں کا بنا ہوا جامہ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ لوہے کی کڑیاں
زرہ میں ہوتی ہیں اور فارسیوں نے بکتر میں لوہے کی تختوں کا ہونا بیان کیا ہے چونکہ یہ لفظ زبان
فارسی کا ہے اسلئے اونہیں کا قول زیادہ قابل اعتبار ہے (۲) دیکھو بختر۔

بکتوسان بقول برہان و جامع باتای قرشت و سین سعفص بروزن مجبوسان نام مردی بودہ
دانا و فہیدہ و عاقل و نام شاعری ہم صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر ایں کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم
صاحبان انند و مؤیّد ایں را لغت فارسی گویند و خان آرزو در سراج گوید کہ مرد دانا و شاعری اغلب
کہ یکی باشد **مؤلّف** عرض کند کہ نظر بر طرز تعریف برہان و جامع اغلب کہ یکی نباشد۔ بخیال ما ایں ہم
لغت ترکی می نماید چنانکہ بکتاش کہ بہ شین معجمہ متحقّق شد تبدیل شین معجمہ با مہملہ و الف و نون زائد تا
بزبان در فارسی آمدہ و ازینکہ عَلَم است وجہی نیست کہ آنرا ترکی دانیم و ایں را فارسی۔ البتہ میتوان
گفت کہ نظر بہ تبدیل و زیادت ایں را مفرس گوئیم۔ حیف است کہ محقّقین بالا از تعریف مزید کار نگر فتند
و اینقدر اجمال تفوّق بر ترک ندارد (**اردو**) بکتوساں ایک مرد عاقل اور ایک شاعر کا بھی نام ہے
جس کی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی۔

بکتوسن بقول مؤیّد بحوالۂ زفانگویا نام مردے۔ صاحب ملحقات برہان بر بکتوش ہم کہ بشین معجمہ
عوض سین مہملہ و حذف نون است ہمین قدر تعریف کردہ و صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی ایں را
آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ ہر دو محقّقین از ایں اجمال بیان تضیع اوقات کردہ اند کہ (**اردو**)
بکتوسن ایک شخص کا نام ہے۔ مذکر۔

بکخا بقول ملحقات برہان بکسر اوّل و خای نقطہ دار بالف کشیدہ حریر سادہ را گویند خان آرزو

درسراج گویا کہ تصحیف است صحیح بہ میم باشد مؤلّف عرض کند کہ اگر مجرّد بیان صاحب ملحقات تسلیم کنیم این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم کہ ما لا معاصرین عجم ازان بی خبراند و دخل معقولات خان آرزو را غیر از شعار او ہیچ ندانیم کہ تصرّفی در زبان فارسی می کند و مکخار را بہ میم بجایش نہ نوشت و دیگری از محقّقین فارسی زبان ہم ذکرش نکردہ و محقّقین ترکی و عربی و سنسکرت ہم ازاں ساکت پس می پرسیم ازو کہ این تصحیح را از کجا یافتی و ماخذش چیست - الہام نباشد - چنانکہ بر بعض لغات اشارۂ آں می کنی (اردو) سادہ حبر - مذکّر -

بکر بقول وارستہ (۱) دوشیزہ و فرماید کہ در بعضی بلاد کہ باکرہ استعمال یافتہ از مخترعات عوام است و صحیح بکر و لا غیر و فرماید کہ ہذا من تدقیقات مجدالدّین علی توسی و بحوالۂ فرہنگ اخلاق ناصری گوید کہ اوّل ہر چیزی بہار گوید کہ بالکسر دوشیزہ و جمع آں ابکار و بحوالۂ توسی نقل عبارت وارستہ می کند و ذکر معنی دوم ہم کردہ فرماید کہ از بعض مواقع بمعنی (۲) نازک و لطیف مستفاد میشود چنانکہ بادہ بکر و بوسہ بکر و سخن بکر - مضمون بکر - معنی بکر و نکتہ بکر (میر آلہی ؎) نُقل شیریں چہ کنی پستۂ لب شور طلب ٭ بادہ بکر نخواہد گزک مستعمل ٭ (حکیم زلالی ؎) چو شد پرویز از شیریں عناں تاب ٭ ز سر جوش شکر برداشت عتاب ٭ کہ شاید بشکند زاں لعل نوشیں ٭ خمار بوسہ ہای بکر شیریں ٭ (میرزا عبدالغنی قبول ؎) جز من کہ تنگ در برش امشب کشیدہ ام ٭ مضمون بکر را کہ تواند بخواب بست ٭ (مغفرت ؎) معنی بکری اگر پیدا شود مرد است چرخ ٭ مطلع خورشید مضمون مکرر بستہ است ٭ (محسن تاثیر ؎) معنی بکر اگر دختر رز نیست چرا ٭ شعر رنگیں ہمہ جا شد می ارباب سخن ٭ (خاقانی ؎) از نکتہ بکر دل نو کہ خامہ ٭ من موی شگافم و توسنداں ٭ مؤلّف عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعانی

اول الذکر و فارسیان استعمال این معنی اول ہے ترکیب فارسی کردہ اند و معنی دوم پیدا کردۂ بہار بدون
سند استعمال ہیچ۔ مخفی مباد کہ (بادہ بکر) از تشبیہات بکر است۔ چنانکہ از کلام میر آلہی پیدا است یعنی
بادہ بکر۔ بکر باشد کہ بکر را بہ بادہ تشبیہ دادہ اند یعنی از بکر ہم لطف و سروری پیدا میشود چنانکہ از بادہ
و (بوسۂ بکر) کہ در کلام حکیم زلالی است۔ مرکب اضافی است فتامل و (مضمون بکر) کہ از کلام میرزا
پیدا است ہم مرکب اضافی است و ہم برین قیاس (معنی بکر) کہ متغزلت و محسن تاثیر در کلام خود
آوردہ اند کنایہ باشد از معنی دقیق کہ زود حل نہ شود و ہم چنین از (نکتہ بکر) کہ از کلام خاقانی پیدا ست
بکر مراد است نکتہ را بہ تشبیہ بکر آوردہ۔ دیگر ہیچ و نظامی (بکر جان) بہ ترکیب اضافی آوردہ و جان
را بہ بکر تشبیہ دادہ کہ بکر جان۔ جان باشد و (بکر سفتن) در ملحقات می آید و سند این ہم با تعریفش
ہمدرا انجا مذکور شود و بالجملہ فارسیان در مجرد لفظ بکر اینقدر تصرف کردہ اند کہ بمعنی بکارۃ استعمالش کردہ
اند از ہمجاست کہ (معنی بکر) را کنایہ قرار دادہ اند از معنی رقیق۔ واضح باد کہ بکارۃ بلغت عرب بمعنی
دوشیزگی آمدہ کذا فی المنتخب و بکر بمعنی مصدری نیست پس باکرہ کہ بروزن تانیث فاعل است
بقول اکثر در لغت عرب مستعمل نیست ولیکن صاحب محیط المحیط ذکرش کردہ و بکر بمعنی بکارۃ در محاورۂ اردو
ہم مستعمل بعضے از معاصرین برانند کہ بکر بمعنی بکارۃ در فارسی نیامدہ و در ہر یک مرکب فارسی زبان بکر
بمعنی دوشیزہ مستعمل است ما بخیال شان اتفاق نداریم و صراحت مزید در ملحقات می آید چنانکہ (بکری) کہ بمعنی
بکارت دانندہ می آید و نظر بر تصرف فارسیان کہ در معنی بکر کردہ اند بکر را بمعنی بکارت مفرس دانیم (اردو)
بکر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دوشیزہ۔ کنواری۔ دوشیزگی **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بمعنی
دوشیزگی اردو زبان کا استعمال ہے۔ عربی میں اسکے معنے (بکارۃ) کہتے ہیں۔

بکران بقول رشیدی (۱) بالضم و فتح کاف بمعنی تہ دیگی کہ بریان شدہ باشد مخفف (بنکران) کہ می آید۔ برہان گوید کہ بروزن نقصان برنج وہر چیز دیگر کہ در تہ دیگ طعام چسپیدہ و بریان شدہ باشد۔ صاحب غیاث ایں را بالضم بمعنی تہ دیگی آوردہ و صاحب انند نقل عبارت صاحب ناصری کردہ کہ می آید۔ صاحب ناصری بذکر ہمیں بالا گوید کہ (۲) بفتح اول و دوم امر بکرانیدن ہم یعنی تراشیدن آں تہ دیگ و فرماید کہ اصل ایں بنکراں است بضم اول یعنی تراشیدہ بن دیگ۔ صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ تعریف معنی اول گوید کہ بروزن نقصان برنج وغیرہ بریان شدہ کہ تہ دیگ بچسپد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول متحقق است کہ مخفف بنکراں است کہ می آید و نسبت معنی دوم عرض میشود کہ بکرانیدن یا بنکرانیدن یا کرانیدن بمعنی تراشیدن بنکراں نیامدہ پس کم التفاتی صاحب ناصری است کہ ایں را امر بکرانیدن گفتہ و خود او ہم بکرانیدن قائم نکردہ و دیگر محققین مصادر و محققین اہل زبان مثل سروری و جامع و برہان ہم ازیں مصدر ساکت پس بکران را امر حاضر بکرانیدن گرفتن بدون وجود مصدر چگونہ درست تواند شد۔ البتہ کرانیدن مصدریست متعدی کردن کہ بجایش می آید و جا دارد کہ بزیادت موحدہ مکسور زائد بکران را امر حاضرش دانیم و بہ تحقیق ما (۳) بکران بالکسر جمع بکر است چنانکہ (بکران بہشت) و (بکران چرخ) کہ می آید و الف و نون آخر برای جمع (اردو) (۱) کھرچن بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مؤنث کہتے ہیں جو طعام یا کوئی اور چیز سرخ و بریان ہو کر ہانڈی کے پیندی میں تہہ سا جم جاتا ہے۔ تہ دیگ۔ تہ دیگی۔ تہ گیرہ۔ بنکراں۔ عربی میں قرورہ (۲) کھرچن کو نکال کروا۔ کروانا کا امر حاضر کرنا کا متعدی (۳) دوشیزہ لڑکیاں۔ مؤنث۔

بکران بہشت اصطلاح۔ بقول جہانگیری

در ملحقات کنایہ از حوران بہشت صاحب ناصری در ملحقات و صاحبان برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ الف و نون در بکران برای جمع و این مرکب اضافی است بمعنی دوشیزگان بہشت و کنایہ از حوران۔ (اردو) حوران بہشت کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے حور پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مؤنث حوراکی جمع وہ گوری چٹی عورت جسکی آنکھ کی پتلی اور بال بہت سیاہ ہوں۔ فارسی اور اردو میں مفرد استعمال ہے۔ خوبصورت لڑکیاں۔ جو بہشت میں نیک آدمیوں کی بیویاں ہونگی (نظیر ؎) ہمنے جو اسے دیکھا تو جانا کہ پری ہے + پریوں نے جو دیکھا تو انہیں حور کی سوجھی +۔

بکرانِ چرخ | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از ستارگان (خاقانی ؎) صبح از صفت چو یوسف مہ نیمۂ ترنج + بکران چرخ دست بریدہ برابرش + صاحب ناصری در ملحقات و صاحبان بحر و برہان و سراج و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و الف و نون جمع در آخر بکر و معنی لفظی این دوشیزگان چرخ و کنایہ از ستارگان (اردو) ستارے۔ ستارہ کی جمع۔ ستارہ کا بیان (دارزن رزین) پر ہوا ہے۔

بکران کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول سفرنگ بشرح ہفتاد و سومی فقرہ دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور بفتح موحدہ و کسر کاف بمعنی بانجام رسیدن و منتہی گردیدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) انتہا کو پہنچنا۔ ختم ہونا

(الف) بکراہی | الف۔ بقول رشیدی مرادف بکرہی بالفتح میوہ ایست شیرین از نارنج کوچکتر
(ب) بکرائی | و از لیمو بزرگتر و در ولایت ایک و شبانکارہ بسیار صاحب جامع بر (ب) گوید کہ

(بکبردی) به واو عوض های هوز هم مرادف این است. صاحبان سروری وجهانگیری وناصری و
برهان وسراج هم ذکر (ب) کرده صاحب محیط بر (ب) می فرماید که در فارسی زبان نام لیموی
شیرین است وبرلیموی شیرین گوید که بفارسی بکرائی وبهندی امرت پهل نام دارد سرد وتر و در
منافع بسیار ضعیف تر از لیموی ترش. امّا مضر عصب نیست ومفرّح زیاده وبرا امرت پهل نی
گویند که لیموی شیرین است نزد اهل هند بسیار سرد وگران ودافع باد وورم اعضا وفزاینده
رنگ رو وبرافروزنده او ومقوّی ودافع ماندگی [illegible] مؤلّف عرض
کند که (ب) اصل است. بقول معاصرین عجم واهم جامع فارسی زبان واقف [illegible] چنانکه
روینگ ورویهن وانچه براد عوض های هوز [illegible]
اوسه واوسو وانچه (الف) بتخفیف الف می آید مخففش (اردو) [illegible]
جو لیمو سے قد میں بڑا اور شیرین ہوتا ہے۔ مذکّر۔

بکر پوشیده خزان اصطلاح - بقول جامع

کنایه از شراب انگوری وشرابی که از ان نخورده
باشند **مؤلّف** عرض کند که غیر از جامع دیگر
کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد. باعتبار
صاحب جامع که از اهل زبان است تسلیم کنیم
وکنایهٔ لطیف است ومعنی لفظی این دوشیزهٔ
که خزان او مخفی است وخزان بقول برهان

خزیدن وبآهستگی بجای رفتن وبرز وشدن [illegible]
درخت. پس دوشیزه که خزان او مخفی است
کنایه باشد از شراب انگوری که انگور را افشرده
درست کرده اند واز اثر او پنهان است مقصود
آنست که این بظاهر دوشیزه است ولیکن خزان
او مخفی است (اردو) انگوری شراب یا [illegible]
جس کا کوئی حصہ پیا نہیں گیا۔ مؤنّث۔

بکر پوشیدہ ردی | اصطلاح - بقول جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از شرابی باشد کہ اورا ہنوز از خم نیاوردہ باشند صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و جامع و بحر و سراج و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بکر در ینجا بمعنی حقیقی دوشیزہ باشد (پوشیدہ ردی) صفت آن و این مرکب توصیفی کنایہ از شرابی است کہ در خم مخفی - موافق قیاس است و بس **(اردو)** وہ شراب جو خم میں سربستہ اور محفوظ ہو جو استعمال میں نہ آئی ہو - مؤنث -

بکر تراشی | اصطلاح - بقول وارستہ (۱) امر تازہ اختراع کردن (طالب کلیم ع) معنی بکر تراشی چہ بود کوہ کنی * ہا ... کلیم از تیشۂ فرہاد نشد * خان آرزو در (چراغ ہدایت) می فرماید کہ (۲) معنی تازہ پیدا کردن واز ہمان سند استنباط کند کہ گذشت - صاحب بحر نقل ہر دو معنی کردہ بہار بر معنی اول قانع بدین صراحت مزید کہ کنایہ از ایجاد کردن امری عجیب و غریب **است** **مؤلف** عرض کند کہ بکر در ینجا بمعنی بکارت است چنانکہ بر (بکر) صراحت کردہ ایم کہ تصرف فارسیان در معنی لغت عرب است و مجموعاً حاصل بالمصدر (بکر تراشیدن) کہ معنی لفظی این ازالہ بکارت کردن و بکر تراشی بمعنی (۳) ازالہ بکارت و (۴) کنایہ باشد از کار دقیق را بجا آوردن چنانکہ کوہ کندن واز ہمین معنی عام محققین بالا معنی اول را پیدا کردہ اند - و تصدیق تحقیق ما از کلام طالب کلیم می شود کہ بالا گذشت و ہمین یک شعر ماخذ ہمہ محققین است - بعض معاصرین ہند نژاد بکر را درین مرکب بمعنی دوشیزہ می گیرند و ما را اختلاف است **(اردو)** (۱) کسی تازہ بات کا اختراع کرنا (۲) تازہ معنی پیدا کرنا (۳) ازالہ بکارت کرنا (۴) دقیق اور مشکل کام کرنا - کا حاصل بالمصدر -

بکر سفتن | مصدر اصطلاحی - استناد

این مصدر مرکّب از کلام نظامی است (وہو ہٰذا
ب) سخن گفتن و بکر جان سفتن است * نہ ہر کس
سزای سخن گفتن است * بعض معاصرین عربی
دان ازین شعر نظامی مصدر (بکر جان سفتن)
پیدا می کنند و (بکر جان) را مرکّب اضافی بمعنی
(دوشیزۂ جان) می گیرند کہ جان باشد باضافت
تشبیہی **مؤلّف** عرض کند کہ لفظ جان را
داخل اصطلاح کردن غیر ازین نیست کہ حلقۂ
وسعت زبان را تنگ کنند چنانکہ عادت معاصرین
است (بکر سفتن) مصدریست - واضح کہ پیدا
می شود از ہمین کلام نظامی و مرادف (بکر
تراشیدن) است کہ بر (بکر تراشی) گذشت
معنی لفظی این (۱) ازالۂ بکارت باشد و لازم
کہ بکر را بمعنی بکارت گیریم - چنانکہ ذکرش بر لفظ
بکر گذشت و (۲) کنایہ باشد از کار دقیق
و مشکل کردن دیگر ہیچ (**اردو**) (۱) ازالۂ بکارت
کرنا (۲) دقیق اور مشکل کام کرنا - دیکھو (بکر تراشی)

بکرسی نشاندن مصدر اصطلاحی - ہمان
(برکرسی نشاندن) کہ گذشت (**اردو**) دیکھو
(برکرسی نشاندن) -

بکر فکر اصطلاح - بقول خان آرزو در سراج
نکتۂ خوب و بدیع کہ دست زدۂ طبع دیگری نباشد
مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است باضافت
تشبیہی کنایہ از فکر دقیق و نازک کہ بکر درینجا بمعنی
بکارت است چنانکہ بر لفظ بکر گذشت از قبیل (بکر
جان) کہ ذکرش بر (بکر سفتن) کردہ ایم (**اردو**)
دقیق اور نازک فکر -

بکر مشّاطۂ خزان اصطلاح - بقول جہانگیری
در ملحقات (۱) کنایہ از می انگوری - صاحب ناصری
در ملحقات می فرماید کہ (۲) کنایہ از شراب صاف
است (خاقانی ب) طفل مشیمۂ رزان بکر مشّاطۂ
خزان * حاملۂ بہار ازان باد عقیم آذری * صاحب
رشیدی گوید کہ (۳) شرابی کہ ہنوز ازان نخوردہ باشند
صاحب برہان ذکر معنی اوّل و سوم کردہ - صاحب بحر

ہمزبانش خان آرزو و در سراج بمعنی سوم قانع۔ صاحب شمس بتصرف لفظی چنانکہ عادت اوست (بکر مناظر خزاں) را آوردہ۔ گوید کہ مرادف این است۔ حزین نیست کہ مشاطہ را مناظر نقل کرد۔ پی بحقیقت نبرد مؤلف عرض کند کہ در ینجا بکر بمعنی دوشیزہ باشد و (مشاطہ خزاں) مرکب اضافی وصفت دوشیزہ۔ مخفی مباد کہ مشیمہ بقول منتخب پردہ را گویند کہ در وبچہ می باشد و با بچہ از شکم بیرون می آید معنی سوم قرین بقیاس است (اردو) (۱) انگوری شراب مؤنث (۲) شراب صاف مؤنث (۳) وہ شراب جو خم میں محفوظ ہے جس میں سے خرچ نہوی ہو۔ مؤنث۔

بکر نگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ معشوقہ کہ ہنوز دلربائی نیاموختہ باشد (باقر کاشی ؎)
تازم بلطف بکر نگاہی کہ در خیال ٭ چشمش نکردہ غارت یک خانماں ہنوز ٭ صاحبان بحر وبہار و غیاث وانند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بکر درینجا بمعنی دوشیزہ و (دوشیزہ نگاہ) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شرمگیں کہ نگاہ دوشیزہ ہمیشہ شرمگیں می باشد دیگر ہیچ تعریف محققین حاصل آنست و زائد از ضرورت (اردو) شرمگین۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے لیکن شرمگیں اردو میں مستعمل ہے وہ شخص جو شرمندہ ہو جس کی آنکھ میں شرم ہو (شرمیلا) بقول آصفیہ شرما و یا شرمالو۔ شرمندہ۔ شرمگیں۔

بکروی بقول جہانگیری و برہان و مؤید جامع و ہفت و سراج و انند بالفتح ہماں بکرائی کہ گذشت و اشارۂ ایں ہم ہمدرانجا کردہ ایم صاحب جہانگیری سندایں از فردوسی آوردہ (؎) بخانہ درون بود با بکروی ٭ نہادہ برش سیب و ناز و بہی ٭ (اردو) دیکھو بکرائی۔

بکرھی بقول جامع و رشیدی ہماں بکرائی کہ گذشت و اشارۂ ایں ہم ہمدرانجا کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا (اردو) دیکھو بکرائی۔

بکری | بہار ذکر ایں از معنی ساکت و صاحب
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالفتح بمعنی
مست (مرزا نطرت ؎) باز خم بادہ پر بحانہ
شد * دختر رز بکری بپیانہ شد * **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی مست اصلا نیست و بدون تعلق
لفظی معنی قائم کردن شایان محققین نباشد۔
بکری بیای نسبت معروف بکارت دارندہ از
قبیل سودائی و کنایہ از مرغوب و مقبول کہ
دوشیزہ بکر دارندہ مرغوب و مقبول می باشد
شاعر گوید کہ خم بادہ باز پر بحانہ شد یعنی پر شد
از شراب و شراب در خم آمد۔ مخفی مباد کہ فارسیان
شراب را بر سبیل مجاز بری نامند و دختر
رز یعنی شراب محجوب بپیانہ شد یعنی ساغر
مشتاق است کہ شراب از خم داخل ساغر شود۔
واضح باد کہ اگر بکر را بمعنی دوشیزہ گیریم
ترکیبش باتحتانی درست نمی شود و ہیچ معنی
ندارد ہمین یک مرکب است کہ تائید و تصفیہ
خیال ما می کند (چنانکہ بر لفظ بکر اشارہ اش کردہ ایم)
کہ فارسیان بر سبیل تفریس بکر را بمعنی بکارت استعمال
کردہ اند فتامل (اردو) مشتاق۔

بکسر | بقول خان آرزو در سراج بضم و سین مہملہ مفتوح پارچہ گوشت **مؤلف** عرض کند کہ
ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و بر زبان معاصرین تکہ گوشت است
مخفی مباد کہ ہمین لغت بہ ہای ہوز آخرہ عوض رای مہملہ می آید عجبی نیست کہ تسامح خان آرزو
یا غلطی کاتب ایں را بہ رای مہملہ آخر قائم کرد اگر سند استعمال ایں بدست آید توانیم قیاس کرد
کہ ایں مبدل آں باشد چنانکہ ہوبہ و ہوبر۔ (اردو) تکا بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔
اسکی فارسی تکہ۔ گوشت کا ٹکڑا۔ پارچہ گوشت۔

بکسل | بقول شمس بالفتح بمعنی (۱) تری و نم و (۲) خبر نیکی صراحت کند کہ لغت فارسی زبان نیست

مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازیں ساکت سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (**اردو**) (۱) تری ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ خشکی کے خلاف ۔ سیل ۔ نمی ۔ رطوبت (۲) خوشخبری ۔ مؤنث ۔

بکسمات | بقول سروری بالفتح نوعی از نان (بسحق اطعمہ) توز بکسمات و حلوا بجمازہ بند محمل بہ کہ بدین جمازہ بتواں سفر حجاز کردن ۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح و بثانی زدہ و سین مفتوح نانی است کہ آنرا مربع بر بریدہ می پزند و در ریسما نہا بکشند و مسافران بر و بحر بجہت توشہ بدارند ۔ صاحبان رشیدی و سراج و مؤید ہم ذکر ایں کردہ اند ۔ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است خلاف موضوع خود می فرماید کہ لغت فارسی است و معرب ایں بقسمات نوعی از کوک است کہ در قرن می پزند **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ ایں ہیچ محقق نشد بظاہر مرکب می نماید ولیکن ترکیبش ہیچ متحقق نمی شود جز ایں کہ بکسد بہ بای فارسی و دال مہملہ آخر لغت یونان است برای ہمین قسم نان کہ در سفر بکار آید عجبے نیست کہ فارسیاں بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ (تپ و تب) و دال مہملہ بہ فوقانی چنانکہ (زردشت و زرتشت) و زیادت الف سیاں میم و فوقانی بکسمات کردند و بقول سراج التبیین معرب ایں بقسماط و بکسماط و بجماط ہرسہ آمدہ (**اردو**) بکسمات ۔ فارسی میں ایک خاص قسم کی روٹی کا نام ہے جو توشۂ سفر کے لئے پکائی جاتی ہے جسکو ایک ڈوری میں پرو کر ساتھ رکھتے ہیں ۔ مؤنث ۔

بکسماست | بقول شمس با با و سین مہملہ ہر دو مفتوح بحوالۂ تنجری نام حلوائیست ۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و سند استعمال پیش نشد بخیال ما می رسد

که محقق بی تحقیق همان لغت بکهسات را به بی تحقیقی بزیادت سین زدم نوشت و در صحیح اختلافی که واقع است نتیجه کم التفاقی باشد یا تسامح تنجری بالجمله قیاس غالب است که این لغت تازه نیست غیر لغت گذشته (اردو) دیکھو بکھسات۔

بکسه بقول جهانگیری با اوّل مضموم و ثانی زده، پارچهٔ گوشت را نام است۔ صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند و همین لغت را خان آرزو در سراج به رای مهمله آخره عوض های هوز نوشته **مؤلّف** عرض کند که ما خیال خود را همه را انجا ظاهر کرده ایم و در ینجا همین قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و عوض این تکّهٔ گوشت را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بکسه۔

بکسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار مرادف (بر کسی چیزی کردن) بمعنی قرار دادن و مخصوص گردانیدن کاری بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند که ما این را خلاف محاوره دانیم حیف است که سند استعمال پیش نکرده مجرّد ادعایش را آمین گویش اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) کسی پر کوئی کام مخصوص کرنا اور قرار دینا۔

بکسیخته بقول شمس بضمّ با و یای پارسی قطع کرده و گسسته **مؤلّف** عرض کند که محقق کوتاه نظر ندانست که مصدر گسیختن که بجایش می آید اصل این است و این بزیادت موحّده در اوّل ماضی مطلق اوست با های آخره که افادهٔ معنی مفعولی کند ضرورت نداشت که این را بصورت اسم جامدی قائم کنند۔ شامل است بر همه معانی مفعولی مصدر گسیختن و مقصودش از یای فارسی غیر از یای مجهول نباشد

ویای مجہول را یای فارسی گفتن ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) دیکھو گندیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے

بکسی رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر برابر و ہم چشم او گردیدن **مؤلّف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد معنی حقیقی این (۱) واصل شدن و رسیدن بکسے و بخدمت کسی و بقرینۂ بیان (۲) رسیدن بمرتبۂ کسی ہم۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کسی کے برابر اور مساوی ہونا (۱) کسی تک پہنچنا (۲) کسی کے مرتبہ کو پہنچنا۔

بکسی زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از آنست کہ خود را ازو وانماید (ظہوری ؎) این کہ در دوش ہمدم لطف نہانی دارد ✤ آگہم بالب من نالہ زبانی دارد ✤ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) رازدار او بودن ہم۔ خان آرزو در سراج بارشیدی متفق **مؤلّف** عرض کند کہ از سند ظہوری (باکسی زبان داشتن) پیداست کہ بجایش گذشت ما از سندی کہ در بیجایش شد واضح میشود کہ این را مصدر عام قرار دادن بہ خصوصیت زبان درست نیست اگر تخصیص مقصود باشد (بالب زبان داشتن نالہ) بمعنی بالب ہم کلام بودن و محبت داشتن نالہ قائم کنیم و اگر تعمیم مقصود باشد (باکسی چیزی داشتن) بمعنی تعلّق باکسی داشتن ولیکن بخیال ما تخصیص بہتر از تعمیم است۔ مخفی مباد کہ (زبان داشتن نالہ بالب) بمعنی حقیقی صاحب زبان بودن نالہ بواسطۂ لب از ہمین سند پیداست فتأمّل ہردو معانی بیان کردۂ محققین بالا بخاطر نمی چسپد (اردو) (۱) اپنے آپ کو کسی اور خیال کا ظاہر کرنا۔ (۲) کسی کا رازدار ہونا۔

بکسی سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار اعتماد داشتن چیزی را بخود یا بدیگری صاحب انند نقل نگارش (مخلص کاشی ؎) بود شہرۂ دنیا و بی اعتباری ✤ چرا اینقدر ہا با دنیا سپارکی

مؤلف عرض کند کہ طرز بیان بہار درست نیست اعتماد برکسی کردہ کاروبار خود با و تفویض کردن است وبس (اردو) کسی پر سونپنا۔ کسی پر بھروسہ کرنا۔ کسی پر اعتماد کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کسی پر تکیہ کرنا) کو انہیں معنوں میں لکھا ہے۔

بکشتن دادن | مصدر اصطلاحی۔ پروای جان نکردن و بدست مرگ دادن و حوالہ مرگ کردن (ظہوری ؎) خویش را ناحق بکشتن دادہ بودیم از فراق ٭ الحذر زین فکر باطل الحذر بر ما گیر ٭ (اردو) مرنے دینا۔ جان کی حفاظت نہ کرنا۔

(الف) بکشتی خوردن
(ب) بکشتی می خورد | مقولہ (ب) بکسر موحدہ سکون رای مہملہ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی۔ می افتاد بکشتی۔ ماضی استمراری (بکشتی خوردن) کہ برالف قائم کردہ ایم مخفی مباد کہ خوردن بمعنی ملاقی شدن می آید پس ملاقی شدن بکشتی بای معیت سوار شدن و افتادن بکشتی است۔ بالجملہ (ب) باعتبار محاورۂ معاصرین عجم مقولہ را مانند (الف) لازم نیست کہ استعمال دیگر مشتقات الف برسبیل قیاس کنیم الا بوجود سند استعمال (اردو) (الف) کشتی میں بیٹھنا۔ سوار ہونا (ب) کشتی میں سوار ہوتا تھا۔

(۳۴۱۹)

بکشہ | بقول سروری وانند و برہان بکاف و شین معجمہ بوزن بردہ۔ ریشی باشد کہ برگردن و شکم پدید آید و بعربی نکفہ خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ مراد از ریش۔ زخم است۔ صاحب ہفت ذکرایں کردہ مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند ولیکن باعتماد صاحب سروری و جامع کہ محقق اہل زبانند ایں را اسم جامد فارسی قدیم دانیم ولیکن با نکفۂ عربی تعلقی ندارد (اردو) وہ زخم جو گردن یا پیٹ پر ظاہر ہو (کسی مرض کی وجہ سے)۔

(الف) **بکف آمدن** | مصدر اصطلاحی۔ (الف)
(ب) **بکف آوردن** | بقول بحر بمعنی بدست آمدن
و (ب) بقولش بمعنی (۱) بدست آوردن و (۲) تصرف
نمودن و (۳) ظاہر کردن۔ صاحب ملحقات برہان ذکر
ہر سہ معنی (ب) کردہ۔ بہار بر معنی اوّل (ب) قانع
وصاحب انند نقل نگارش (عبد الحسین کاشانی عارف
تخلّص لہ) گدائی دلِ بی آرزو شہنشاہی است +
گر این نگین بکف آوردہ سلیمان باش + (انوری
لہ) گردون بکفایت بکف آورد کابش + آری
چہ عجب کسب شرف کار کفاتست (ظہوری لہ)
بر رخ غمکشان کشد گریہ ترانہای تر + غصہ گر
آورد بکف دامن ہای ہای را + (انوری لہ) بر
ذرۂ وجود رساند خدنگ خویش + شست شہاب
گر بکف آرد کمان تو + صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر
ماضی مطلق (ب) بمعنی اوّلش کردہ گوید کہ بمعنی سوم
ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر قدر اسناد استعمال
(ب) بکف آمد از ان معنی اوّل (ب) متحقق شدہ
برای معنی دوم وسومش مشتاق سندی باشیم کہ از
محققین اہل زبان کسی ذکر این نکرد۔ در محاورۂ
فرس استعمال الف ہم از نظر ما نگذشت واز معاصرین
عجم ہم نشنیدیم اگرچہ موافق قیاس است (اردو)
(الف) ہاتھ آنا۔ دیکھو بدست آمدن (ب) (۱)
حاصل کرنا (۲) تصرّف کرنا (۳) ظاہر کرنا۔

(۳۵۰۰) **بکف برنہادن جام** | مصدر اصطلاحی۔
بدست گرفتن جام (انوری لہ) مست از درم
در آمد و وش آن مہ تمام + در بر گرفتہ چنگ
وبکف برنہادہ جام + (اردو) ساغر ہاتھ میں لینا

(۳۵۰۱) **بکف تیغ گرفتن** | مصدر اصطلاحی۔ گرفتن
تیغ بدست (انوری لہ) برق در خارہ روان
گشت جز آن چارہ ندید + چون بکف تیغ زر
اندود ولب جام گرفت + (اردو) تلوار ہاتھ میں لینا

(۳۵۰۲) **بکف داشتن چیزی** | مصدر اصطلاحی۔
داشتن چیزی بدست وبقبضہ (ظہوری لہ)
جزو غمی داشت ظہوری بکف + بر دل از ان

ہیچ نخوردم دریغ ؛ (ولہ) در بیع تو آنچہ دل بکف داشت ؛ دین بود کہ در مراد دادیم ؛ (اردو) ہاتھ میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔

بکف کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند۔ مرادف معنی اوّل (بکف آوردن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (امیر معزی) بوری تو موصل کہ تہی لشکر خصمت ؛ گفتن گرد ہم خراسان بکف آسان ؛ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے۔

بکف گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند مرادف معنی اوّل بکف آوردن کہ گذشت **مؤلف** عرض کن کہ موافق قیاس است (حسین سنائی) آں درول رشیم کہ چوں گیرم بکف تیغ دعا ؛ آسماں بہر شفاعت سر نہد برپای من ؛ (اردو) دیکھو بکف آوردن کے پہلے معنے

بک لک صاحب ناصری گوید کہ بضمّ اوّل و رابع کہ لام باشد از اتباع است ہمچوں خان ومان وتار ومار بمعنی (۱) ناہموار و درشت و (۲) بی عقل وبی ہنر فرماید کہ آنرا (لک وبک) نیز گویند و فرماید کہ بمعنی بی مغز و میانہ تہی ہم و (۳) مخفف پتک آہنگراں ہم (شمس فخری) جہاں چو خاک تست درِ عرصۂ ملکت ؛ چرا نگوید دانا بہ تہمت بکلک ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ واو عطف بیان بک ولک می آید و نظر باعتماد صاحب ناصری کہ از اہل زبانست۔ محاورۂ فارسی زبان دانیم و نسبت معنی سوم مشتاق سندی باشیم کہ معاصرین عجم انکار کنند و تسامح صاحب ناصری وانند۔ مخفی مباد کہ انچہ صاحب ناصری ضمّ ثالث را رابع نوشتہ تسامح اوست وانچہ مثال خان ومان و تار و مار می دہد برای بک ولک است کہ می آید در ینجا باید کہ از تار مار و خانمان کار گیریم و این اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) (۱) ناہموار۔ بقول آصفیہ اونچا نیچا۔ غیر مسطح ناموافق (۲) نالائق۔ بیہودہ۔ نااہل (احسان) کہیئے کیا کیوں طفل اشک اپنے گلے کے ہار ہیں ؛ اس

زمانے کے تو کچھ لٹکے بھی ناہموار ہیں + (۲) بے عقل و بے ہنر (۳) دیکھو پتک۔

بکم | بقول سروری ہماں بتم کہ گذشت (شاعر فرزدق ؎) ہر کہ در دنیا شود قانع بکم + سخ رود باشد بعقبے چوں بکم + صاحب جہانگیری ذکر ایں کردہ راست گوید کہ معرب ایں بقم است صاحبان برہان وجامع ایں را مرادف بقم گویند و ما صراحت کامل بر بقم کردہ ایم۔ صاحبان ناصری و رشیدی و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند (اردو) دیکھو بقم وارن ببشر۔

بکماز | بقول شمس بکسر اوّل بمعنی مہمانی۔ صاحب دری و پہلوی ہم ذکر ایں کردہ **مؤلّف عرض** کند کہ دیگر محقّقین فارسی زبان ازیں ساکت ولیکن قیاس می خواہد کہ ایں مرکّب باشد با بای معیّت و (بکماج کہ بضمّ اوّل نام نانی مشہور است (کذا فی البرہان) جا دارد کہ فارسیاں جیم را بہ زای ہوّز بدل کردند چنانکہ جوجہ وجوزہ و این مرکّب را بمعنی بالا استعمال کردند۔ لغت فارسی قدیم باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند و مہمانی را استعمال کنند (اردو) مہمانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنّث۔ مہمانداری۔ ضیافت۔ دعوت۔ تواضع (آغا ؎)

استخواں تک نہ رہے بہ گئے پانی ہو کر + ہڈیاں ہوں تو سگ یار کی مہمانی ہو +

بکمال | بقول شمس آہن چرم دوزان کہ بداں خط کشند **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر ایں نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان خوانیم و بدون سند استعمال محض بیان صاحب شمس را معتبر ندانیم (اردو) وہ آہنی آلہ جس سے چرم دوز چمڑے پر جدول کھینچتے ہیں۔ مذکر۔

بکمند کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر ایں | بر معروف قانع و نقل نگارش (انند) ہم زبانش

مؤلّف عرض کند که چیزی را بکمند کشیدن معنی حقیقی است و کمند لغت فارسی زبان مبدّل خمند رسنے باشد یا چرمی که بوسیلهٔ آن چیزی را از بلندی بکشند و بواسطهٔ آن بر بلندی دیوار و خانه می رسند ـ اکثر محققین این را ترک کرده اند ـ صراحت کامل بحالش کنیم (اردو) کمند سے کسی چیز کو کھینچنا

(۳۵۰۵) (الف) **بکنار آمدن** استعمال ـ (الف)

(۳۵۰۶) (ب) **بکنار آوردن** بمعنی (۱) آمدن

(۳۵۰۷) (ج) **بکنار بردن** در آغوش و (۲) کنایه

از حاصل شدن مقصد و (۳) رسیدن بکنارهٔ دریا (انوری ــه) تا همچو چنگ تو بکنارم نیامدی + بودم چو زیر چنگ تو با ناله های زار + و (ب) متعدّی الف بهر سه معنی بالا (ظهوری ــه) کشتی ساحلی خطر ندارد + بکنار آورم میانی چند + و (ج) بردن چیزی بکنارهٔ دریا (ظهوری ــه) می برند زور گریه ام بکناره موج را از دیده شتابی هست + (اردو) (الف) (۱) آغوش میں آنا (۲) مقصد حاصل ہونا (۳) ساحل پر پہنچنا کنارے پر پہنچنا ـ (ب) (۱) آغوش میں لانا (۲) [illegible] بر آوردن سے تیسویں[۳۲] معنی (۲) مقصد [illegible] کنارے پر لانا (ج) ساحل پر پہنچانا کنارے پر لیجانا ـ

بکند بقول مؤیّد بمعنی آشیان ـ صاحب هفت این را بفتح اوّل و دوم و کاف و نون زده آورده

مؤلّف عرض کند که معاصرین عجم آشیان بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ذکرش نکرده اند و معاصرین عجم ازین ساکت ـ حیف است که سند استعمال بهتیش نشد اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که فارسی قدیم باشد که حالا متروک است و کند مخفّف کندیده و کنده و موحّدهٔ اوّل زائد و این برای جانورانی باشد که خانهٔ خود زیر زمین کندیده درست کنند ـ چنانچه خرگوش و موش و فارسیان مجازاً بمعنی آشیان استعمال کرده باشند ـ قیاس همین قدر می خواهد الله اعلم

(اردو) دیکھو آشیان۔

بکن کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ملحقات برہان (۱) آرد نخود بریان کردن و (۲) سفوف خشک در دہن کردن صاحب بحر بحوالۂ ملحقات گوید کہ آرد نخود بریان کردہ یا سفوف خشک را در دہن کردن است **مؤلف** عرض کند کہ ملحقات برہان پیش ماست اختلافی کہ در بحر عجم واقع است تسامحش پیش نباشد۔ اگرچہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیدہ اند ولیکن بعض از قدمای معاصرین عجم این را بکاف فارسی استعمال قدیم دانند و گویند کہ اصل این پکند کردن بودہ بہ بای فارسی اوّل و دال مہملہ بعد نون۔ در زمانۂ سلف فارسیان از برای سفر آن را کہ پکند نام داشت ریزہ ریزہ ہمچون سفوف کردہ بطریق زاد راحلہ با خود می داشتند و می خوردند و استعمال این سفوف را در محاورہ (پکند کردن) می گفتند۔ دال حذف شدہ بکثرت استعمال (انتہی) پس جا دارد کہ بای فارسی بدل شدہ بہ موحّدہ چنانکہ اسپ و اسب و دال مہملہ را حذف کردند و معنی دوم [illegible] تخصیص مبتدل شدہ بہ تعمیم و آنچہ در معنی اوّل تخصیص نخود بیرون است مجاز باشد یا حقیقی حالیہ ہر دو معنی بالا را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ تبدیل لفظ و معنی متقاضی آنست ازینکہ صاحب ملحقات بمقابلۂ سکوت محققین اہل زبان چیزی نیست (اردو) پھانکنا۔ بقول آصفیہ سفوف وغیرہ کو ہتھیلی پر رکھ کر پھنکی لگانا کسی خشک چیز کو منہ کے اندر ایکبارگی ڈال جانا (الخ) پس (۱) بھنے ہوئے چنوں کا [illegible] آٹا کرنا (۲) خشک سفوف پھانکنا

بلنگ | بقول سروری بحوالۂ مؤید بکاف تازی مدفون بروزن درنگ حیوان دم بریدہ باشد صاحب [illegible] فرماید کہ بفتح اوّل [illegible] بکاف فارسی ہم صاحبان ناصری

جامع وہفت وغیاث ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ بر اعتبار صاحبان سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند ایں را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) دُم بریدہ حیوان دکن میں دُم کٹ اور دم بُریدہ بھی کہتے ہیں۔

بکُن مکرمت لیک منّت منہ مقولہ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ایں را بطور مثلی ذکر کردہ اند۔ مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست بر طریق موعظت۔ مقصود آنست اگر بر کسی کرم واحسان کنی منّت بر و منہ و بر منّون اظہارش مکن۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”نیکی کر اور ظاہر نکر“ اِس ہاتھ سے دے اُس ہاتھ کو خبر نہ دے“

بکواکب سترد اصطلاح۔ بقول صاحب ملحقات برہان لے بکواکب روشن گردانید چنانکہ (ع) زنگ ہوا را بکواکب سترد + یعنی تاریکی ہوا را بہ روشنائی ستارگان محو کرد۔ صاحبان بحر وہفت ہم ذکر ایں کردہ اند صاحب مؤیّد بکواکب تخیہ ذکر معنی بالا کردہ برای تائید فضلامی فرماید کہ ایں بعض ترکیب است **مؤلّف** عرض کند کہ وای بر ہمہ محققین وصد وای از مؤیّد۔ استناد ہمہ از ہمین یک مصرع بالاست کہ ازان (زنگ ستردن) بمعنی حقیقی است۔ قوّت اخذ ہر چہار محققین تا اینجا رسید کہ (بکواکب سترد) را از پنجا مسند پیدا کردہ اند۔ ہیچ است نہ ہیچ و مصدر بالا بجای خودش می آید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بکوزہ فقاع تپاندہ است مقولہ۔ بہار گوید کہ یعنی راہ دخل وتصرّف بستہ است ونمی گذارد کہ سر بیروں کند و فرماید کہ اصلش از تدفین فقاع در زمین ماخوذ است وقیل در مقام استفہام گویند ”فلاں چیز در کوزہ فقاع است کہ دست کس بآں نمیرسد“ حاصل کلام آنکہ حصول آں ممکن است نہ ممتنع۔ صاحب انند حرف بحرف نقلش برداشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ

هر دو هند نژاد و بدون سند استعمال اختیار ندارند که این مقولهٔ مهمل را محاورهٔ فارسی زبان قرار دهند بگوش ما نخورد و معاصرین عجم ریشخندی کنند و محققین فارسی زبان دست بزنان - اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه -

بکوس بقول مؤید که نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور است بمعنی قریب و در نسخهٔ قلمی این لغت را نیافتیم و خیال ما قرین بقیاس است که کاتب مطبع بلوس را که به لام می آید بکوس کرد و معنی فریب و خدعه را باضافه یک نقطه قریب نوشت تصرف لفظی و معنوی اهل مطبع حقیقت لغت را در پردهٔ خفا نشاندند (اردو) دیکھو بلوس -

(الف) **بکوک** (ب) **بکول** (الف) بقول سروری و رشیدی بروزن قبول (۱) نشانه تیر باشد صاحب برهان گوید که بفتح اول و ثانی بواو رسیده بکاف زده نشانه تیر که عربان آنرا هدف خوانند و (۲) ظرف و جام شراب خوری و بقول بعض ظرفی که بصورت حیوانی ساخته باشند و بدان شراب خورند و فرماید که باین معنی بجای کاف آخر لام هم بنظر آمده و صاحبان ناصری و جامع همزبانش - خان آرزو در سراج ذکر هر دو نسبت معنی دوم گوید که صحیح بلوک است که بلام دوم بجای کاف اول می آید - مؤلف عرض کند که کاف بدل می شود بلام چنانکه اکاک و الماک پس معنی اول را باعتماد محققین صاحب زبان اسم جامد دانیم و معنی دوم هم و آنچه به لام عوض کاف اول می آید مبدل این - و صاحب ناصری که از اهل زبانست بکول را هم مبدل این گفته - پس بکوک اصل است و بلوک و بکول هر دو مبدلش بمعنی دوم از اینجاست که ما (ب) را قائم کرده ایم و آنچه الف را اصل قرار داده ایم مبنی برین قیاس است که اگر بلوک را اصل قرار دهیم بکوک و بکول را مبدلش گفتن مشکل است که تبدیل لام بکاف بنظر نیامده (اردو) الف و ب (۱) نشانه - دیکھو اندازه (۲) جام شراب مذکر - بکیه

کلتھی ۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک کیا ہے ۔ صاحب نفائس نے فرمایا ہے کہ ایک غلّہ ہے جو ماش سے مشابہ ہے (مؤنث) (۲) وہی ۔ مذکر ۔ دیکھو ایرن ۔

بکھوجتان بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بفتح با و سکون کاف و واو و جیم تازی و ضمّ ہا و بعد از جیم تای قرشت بمعنی خرپشتہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن ہر چیز درازیست کہ میانش برآمدہ و بلند و دو طرفش مایل و پست بود صاحب مؤیّد ہم بحوالہ شرفنامہ آوردہ و بحوالہ لسان الشعرا ادات گوید کہ با خای معجمہ عوض جیم (بکھوختان) و در نسخہ دیگرش اینقدر بیفزاید کہ در دستور (بکھوجیتان) مرقوم است یعنی بعد کاف تای قرشت و در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور (بکھوجمان) بہ میم عوض فوقانی ۔ صاحب شمس این را بہ نون عوض فوقانی (بکھوجنان) و بزیادت نون بعد واو (بکھون جنان) آوردہ این است حلیہ تحقیق لغات فارسی و پایہ تحقیق محققین و بربادی لغات فارسی زبان و سامان گمراہی حقیقت جویان ۔ ما اتفاق صاحبان سروری و ناصری و جامع را کہ ہر سہ از اہل زبانند معتبر دانیم و این را اسم جامد فارسی قدیم خوانیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و خرپشتہ را استعمال کنند (اردو) خرپشتہ فارسیوں نے اس دراز چیز کو کہا ہے جو درمیان میں بلند ہو اور اطراف میں پست ۔ مذکر ۔ ٹیلہ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر ۔ ٹبہ ۔ پہاڑی پشتہ ۔ کریوہ ۔

(الف) **بکیابسا** (ب) **بکیاسا** بقول سروری بحوالہ ادات (ب) بکسر با و سکون کاف و یای حطّی و سین مہملہ بمعنی تملیت یعنی بارانک و گلیم و بحوالہ تحفۃ السعادت می فرماید کہ بہ بای فارسی آوردہ بمعنی شملہ

وفرماید کہ در فرہنگ (الف) باضافہ بامعنی بستہ کوچکی کہ بالای بار نہند و سرباری نیز گویند۔ صاحب فرہنگ جہانگیری بر (ب) معنی آخرہ سرباری را ذکر کردہ و ذکر (الف) نکردہ و صاحب رشیدی نذکر معنی (ب) بستہ کوچک را پشتہ کوچک نوشتہ و (سرباری) را (سربائی) (حزین نیست کہ غلطی کتابت باشد) صاحب برہان نذکر (ب) بربستہ کوچک قانع و صاحبان جامع و ناصری و سراج ہمزبانش۔ صاحب مؤید گوید کہ تملیت و گلیم است و صاحب برہان بر تملیت ہم ذکر بارکوچکی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) را مخففش فارسیان گلیم ہم بارسری را گویند کہ دریک گلیم تواں بست و ہماں است تملیت معاصرین عجم بر زبان ندارند و بستہ کوچک را استعمال کنند (اردو) چھوٹا سا بستہ۔ مذکر۔

موحدہ باکاف فارسی

بَگ بقول انند بالفتح (۱) بمعنی غوک فرماید کہ باکاف تازی ہم گذشت و گوید کہ (۲) بالکسر مخفف بیگ است کہ در ترکی زبان امیر را نامند۔ صاحب بول چال ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ مرادف بیگ و بی بمعنی خان زادہ و سردار زادہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مبدل بک بمعنی اول اوست۔ کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی ہمچوں کند و گند و بمعنی دوم اگرچہ لغت ترکی می نماید کہ معاصرین عجم استعمالش کنند و لیکن صاحب لغات ترکی ذکرایں نکردہ و بیگ را بمعنی امیر و بلند مرتبہ آوردہ عجبی نیست کہ معاصرین عجم بحذف تحتانی بر سبیل تفریس استعمال بگ بمعنی دوم کردہ باشند (اردو) (۱) دیکھو بک کے پہلے معنے (۲) امیر۔ امیرزادہ۔ بلند مرتبہ۔

بگاہ صاحب رشیدی گوید کہ مخفف ایں بگہ باشد بمعنی (۱) بوقت (۲) زود و برپگاہ (بہ بای فارسی) صراحت کند کہ اصح بہای تازیست صاحب ناصری فرماید کہ یعنی بوقت و (۳)

گاه سحر و صبح و (بیگاه) وقت غروب و شام
را گویند (حکیم زخی ـ) بامداد ار کسی بگاه آمد
بار وی چو ماه + آنکه آراسته روز گردد هر روز
سیاه چه بهار گوید که بالفتح معنی ترکیبی این
رم ... وقت خود است و نیز بمعنی زود و شتاب
در فرهنگ که بباء فارسی بمعنی سحر و صبحدم
می آید ـ خان آرزو در سراج گوید که بگاه
مخفف آن بمعنی بوقت خود ... چنانکه گویند
بگاه چیزی کردی یعنی بوقت برخاست و دیر
نکردی و این مجاز است و معنی دیر کردن از آن
مستفاد است ـ پس صاحب رشیدی که
این را در معانی حقیقت آورده خطا نموده
و مقابل این بیگاه بمعنی بی وقت ـ گاهی
باء موحده را حذف کنند و گویند گاه و بیگاه
و هم او ... بگاه بباء فارسی مذکر قول رشیدی
می طرازد که اغلب که بمعنی زود و بر وقت
بباء تازیست و بمعنی سحر و صبح بباء فارسی

چنانکه مشهور است و وجه اشتباه آنست که بیگاه
مقابل هر دو آمده پس بعضی را گمان شده که
پگاه هم یک لغت است و آن خطاست مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی بزیادت موحّده بمعنی
وقت که موحّده هیچ معنی نمی کند چنانکه بگاه رزم
شیری و دلیری است " یعنی وقت رزم
فارسیان استعمال این بدون موحّده ... نمی
کنند و معنی چهارم هم حقیقی یعنی بر وقت که
موحّده بمعنی بر آمده چنانکه " هر وقت اینکار
کردم " یعنی وقت اینکار همین بود که کردم ...
و سند زخی هم برای معنی چهارم است نه برای
معنی سوم ـ چنانکه ناصری خیال کرده و معنی
سوم را بر اعتماد صاحب ناصری به بای عربی
تسلیم کنیم و مقابل این بیگاه بمعنی شام و مغرب
تائید این می کند و پگاه که به همین معنی می آید
مبدّل این چنانکه تب و تپ طبع آزمائی خان آرزو
مبنی بر خیال اوست و قولش بمقابله صاحب زبان

چینری نیست (اردو) (۱) وقت - مذکر - (۲) جلد (۳) صبح - مؤنث - (۴) وقت پر -	

بگتر | بقول جہانگیری نوعی از سلاح باشد کہ در روز جنگ بپوشند - صاحب رشیدی گوید کہ جامہ ایست کہ در روز جنگ می پوشند - گاہی از مخمل سازند و پارہای آہن موصل بر روی آں کشند - صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بروزن کفتر آہنی چند است کہ بہم وصل کردہ بر رو ے آں مخمل و زربفت و امثال آں کشند و در روزہای جنگ پوشند و بترکی قتلاو گویند - صاحب ناصری ہم زبانش صاحبان جامع و انند - و ہفت و مؤید و غیاث ہم ذکر ایں کردہ اند - خان آرزو بذکر قول رشیدی و برہان قول برہان را صحیح پندارد و فرماید کہ انچہ در ہندوستان بہ زرہ اطلاق نمایند درست نباشد مؤلف عرض کند کہ حاشاکہ چنیں باشد اہل ہند زرہ و بکتر را دو قسم لباس دانند و بکتر را قسمی از زرہ پندارند - اصل ایں بختر بود بہ بای فارسی و خای معجمہ مرکب از پخ کہ بمعنی خوش می آید و تر بمعنی بسیار چنانکہ بہتر فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ چنانکہ تپ و تب و خای معجمہ با کاف عربی (چنانکہ خمان و کمان) بکتر کردند و پس ازاں کاف عربی در محاورۂ زبان بدل شدہ بہ کاف فارسی چنانکہ کند و گند و با کاف عربی ہم مستعمل چنانکہ بجایش گذشت معنی لفظی ایں بسیار خوب و کنایہ از لباس جنگی کہ تعریفش بالا مذکور شد و حق آنست کہ ایں را اسلحہ گفتن خطاست بلکہ محافظ جسم است از ضرب اسلحہ و ورای زرہ باشد کہ از حلقہ ہای آہن درست کردہ می شود و زرہ را بالای بگتر می پوشند (اردو) دیکھو بکتر کے پہلے معنے -

بگتینان | بقول انند بروزن سکینان بزبان فارسی - نام قوم از سلاطین ترک - صاحب غیاث محقق اول ایں - مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازیں

لغت ساکت ومعنی لغت ہم ناقابل تسکین واگر این متعلق بسلاطین ترک است۔ لغت ترک باشد نہ فارسی۔ صاحب کنز و لغات ترکی ہم ازیں ساکت جز این نباشد کہ نتیجہ بی تحقیقی غیاث است وصاحب انند نقل نگارش اعتبار را نشاید (اردو) سلاطین ترک سے ایک قوم کا نام بگتیان ہے۔ مذکر۔

بگدہ | بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار نام پیش قبض کہ آنرا در ہندی کٹار گویند۔ صاحب رہنما بر قسمی از اسلحہ قانع۔ صاحب بول چال می فرماید بالضم این را در ہندی بغدہ نام است مؤلف عرض کند کہ بغدہ بالضم بقول صاحب فرہنگ آصفیہ در اردو زبان بمعنی دشنۂ قصاب مستعمل کہ آنرا در دکن ساطور گویند کہ لغت عرب است وگوییتہ ہم نامند کہ بوسیلۂ آن گوشت را قیمہ کنند و می فرماید کہ بغدہ لغت فارسی زبان است و بہ تحقیق مؤلف در فارسی نیامدہ۔ پس بخیال ما اعتبار صاحب روزنامہ زیادہ تر است از صاحبان رہنما و بول چال تعمیم صاحب رہنما تردید روزنامہ نمی کند و اختلاف بیان بول چال ہیچ۔ پس بتائید قول معاصرین عجم بگدہ بمعنی پیش قبض باشد۔ اگرچہ بگدہ بظاہر مبدل بغدہ معلوم می شود ولیکن از لغات فرس وعرب وترک حقیقت بغدہ دریافت نمی شود۔ پس این را بمعنی پیش قبض اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) پیش قبض بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خنجر۔ دشنہ۔ چھرا۔ کٹارہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غضب کیا ہے کہ پیش قبض کی یہ تعریف کی ہے پیش قبض ایک خاص ہتھیار ہے جو خنجر اور دشنہ کے سوا ہے۔ جس کو دکن میں کٹار کہتے ہیں اور صاحب آصفیہ نے بھی کٹار پر پیش قبض کا ذکر کیا ہے (مذکر) لیکن اس کے ذیل میں بھی خنجر اور نیمچہ کا ذکر کیا ہے جو ہماری رائے میں بے محل ہے۔

(الف) **بگرد آمدن** مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) **بگرد آوردن** بقول بحر بفتح کاف فارسی
رونق بہم رسانیدن (صائب ہروی ے) جان
حزیں را وگر مژدۂ درد آمد است ٭ سلسلۂ عشق
ما بازہ بگرد آمد است ٭ وہم او بر (ب) می فرماید
کہ بفتح کاف فارسی بگردش آوردن۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت بذکر معنی بالا سندی پیش می کند
(راقم ے) رسد چوں نوبت ما جام می از جامی خندہ٭
بگرد آرد مگر سرگشتگی پیمانۂ ما را ٭ بہار زلہ بردارش
وصاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند
کہ دریں ہر دو مصادر گرد بمعنی گردش است
وہمین است اسم مصدر (گردیدن) کہ بجایش
می آید وصاحب برہان گرد را بمعنی مصدری آوردہ
تسامح اوست کہ فرق در مصدر وحاصل بالمصدر
نکردہ وبالجملہ الف بمعنی حقیقی (۱) آمدن بگردش است
و (۲) کنایہ باشد از افتادن در مصیبت وگردش
روزگار۔ سند بحر بکار ما می خورد۔ ومعنی بیان
کردہ اش اصلا ازیں سند پیدا نمی شود اگر سند
دیگر بدست آید آنرا معنی (۳) قرار دہیم ودیگری
از محققین فارسی زبان با او نیست ومعاصرین عجم
ساکت ومعنی (ب) حقیقی است وجا دارد کہ ازان
ہم معنی دوم یعنی (۲) مبتلای مصیبت کردن پیدا
کنیم کہ موافق قیاس است ومعاصرین عجم برزبان
دارند (اردو) (الف) (۱) گردش میں آنا۔ پھرنا
(۲) گردش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ چکّر میں آنا۔
تباہی یا مصیبت میں پھنسنا (۳) رونق دار
ہونا۔ رونق حاصل کرنا (ب) (۱) گردش میں
لانا۔ پھرانا (۲) مصیبت میں گرفتار کرنا۔

بگرد است مقولہ۔ بقول وارستہ یعنی تباہ
وضائع وبرابر گرد وغبار است (طغرا ے) ہوا
از عکس گلہا سرخ وزرد است ٭ دل کشمیر در
پیشش بگرد است ٭ وفرماید کہ دل بفتح دال
تالابی است معروف در کشمیر۔ صاحبان بحر و
غیاث وانند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ

موافق قیاس است فارسیان استعمال این بجای (ہیچ است ولاشئی) کنند۔ موحدہ در اوّل این زائد است۔ فارسیان بدون موحدہ ہم استعمال این بہ ہمین معنی می کنند بہار این را با مصدر (بگرد نرسیدن) آوردہ (اردو) گرد ہے۔ بقول آصفیہ (اردو) (محاورہ) بی حقیقت ہے۔ بے اصل ہے۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ناچیز محض ہے۔ ہیچ ہے۔ نقطہ مقابل نہیں ہے۔ ہمسری نہیں کرسکتا۔ ماند ہے۔ بے رونق ہے۔ تا ہم ہے۔ ماند ہے۔ عاجز ہے۔ شرمندہ ہے۔ نادم ہے۔ خجل ہے (روشن ؎) دل کی تپش سے گرمی خورشید سرد ہے ٭ سینہ اگر یہی ہے تو دوزخ بھی گرد ہے ٭ (منیر تیغی ؎) گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہے ٭ آنکھیں اگر یہی ہیں تو دریا بھی گرد ہے ٭ (ناسخ ؎) کیا سنہری اسکی رنگت ہے کہ سونا سرد ہے ٭ سامنے جب آگئے دینار و درہم گرد ہے ٭ (عارف ؎) مجنوں کو لوگ کہتے ہیں صحرانورد ہے ٭ اک وہ تو کیا کہ خضر مرے آگے گرد ہے ٭

بگرد او نرسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بادنی مرتبہ او نرسیدن (خالص اصفہانی ؎) انچنان می رمد زمن حشمتش ٭ کہ بگردش ہمی رسد آہو ٭ مؤلف عرض کند کہ چون تیز رو بگذرد و در پس او گرد بلند می شود کسی کہ در تعاقب می آید چون بگرد او نرسد تا بہ پیشرو چہ رسد از ہمین است این مصدر و مراد از این (۱) نرسیدن کسی بہ کسی (۲) کنایہ از معنی اوّل الذکر یا بمعنی مقصد اصلی (بگرد چیزی و کسی نرسیدن) است کہ می آید و استناد این بہار را نجا مذکور شود (اردو) گرد کو نہ پہنچنا۔ گرد کو نہ لگنا۔ بقول آصفیہ (۱) کسی تیز رفتار حیوان سے اسقدر پیچھے رہجانا کہ اسکی جو گرد چلنے میں اڑتی جاتی ہے اس تک بھی نہ پہنچنا۔ عاجز رہنا۔ تھک جانا۔ پیچھے رہجانا (۲) کچھ بھی مناسبت اور ہمسری نہ رکھنا کسی طرح مقابل اور روکش نہ ہوسکنا۔ برابر نہ ہوسکنا

مقابلہ نہ کرسکنا۔ نقطہ مقابل نہ ہونا (سودا ؎) غرض وہ گرم عناں ہوکے جب چمکتا ہے + نہیں پہنچتی ہے برق اسکی گرد کو زنہار +

بگرد بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بالفتح بمعنی بودن بگردش۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ قریب بمعنی اوّل (بگرد آمدن) است۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ مجرّد قول محقق ہند نزد تسلیم محاورہ را کفایت نمی کند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) گردش میں رہنا۔

بگرد چیزی گردیدن مصدر اصطلاحی۔ طواف آں کردن و قربان چیزے گردیدن و اطراف چیزے گردیدن (صائب ؎) بگرد تربت رو شندلان دلیر مگرد + کہ ابر سینۂ خورشید را فسازد سرد + (ولہ ؎) چوں فلاخن بگرد خویش مگرد + ہر چہ بر دل گراں بود انداز + مخفی مباد کہ فارسیان (کسی) را داخل چیزی کنند و بجا فاسد ندوم۔ جا دارد کہ (بگرد کسی گردیدن) ہم قائم کنیم۔ (اردو) طواف کرنا۔ قربان ہونا۔ اطراف پھرنا

بگرد چیزی نرسیدن مصدر اصطلاحی ہماں بگرد او نرسیدن است کہ گذشت۔ بہار ذکر ایں کردہ و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارۂ اینہم کردہ ایم (عبد اللطیف خاں تنہا ؎) ہزار خندہ بگرد کدورتم نرسد + بگو بغنچہ چہ خود را عبث خراب کند + (محسن تاثیر ؎) خوابیدہ سبزہ کہ زخط تو دیدہ ام + صد مخمل دو خوابہ بگردش نمی رسد (اردو) دیکھو (بگرد او نرسیدن)۔

بگرد رسیدن مصدر اصطلاحی۔ قریب کسی شدن یا در مرتبۂ ہمیں مصدر ثبت است کہ ازاں (بگرد چیزی نرسیدن) قائم شد و صراحت معنیش بر (بگرد او نرسیدن) گذشت (انوری ؎) من بگرد تو کے رسم چوں باد را + آب رویت پی کند در کوی تو + (ظہوری ؎) ظہوری بگردم کجا می رسد + بفرسنگ از خویش

(۳۵۰۱)

بگرسیختم + (اردو) گرد کو پہنچا۔ دیکھو (بگرداو نرسیدن) جس کا یہ ثبت ہے۔

(الف) **بگردرفت** مصدر اصطلاحی۔ رداستہ

(ب) **بگردرفتن** ذکر الف گوید کہ خراب و تباہ شد (ظہوری ؎) ز داغ دل شدہ روشن چراغ کوکب ما + بگرد رفت سحر پیشِ ظلمت شب ما + (صائب ؎) خط غبار بوجہ حسن تلافی کرد + اگر دو سلسلۂ مشکبار رفت بگرد + صاحب غیاث نقل نگارش۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی بر باد شدن (صائب ؎) از خط حلاوت لب جاناں بگرد رفت + از جوش مور ایں شکرستاں بگرد رفت + بہار بر (ب) نقل معنی مصدری (الف) کردہ در تعریف اتباع وارستہ می کند (صائب ؎) زر فتن دل تو خاکسار رفت بگرد + بنای صبر و شکیب قرار رفت بگرد + صاحب انند نقل بردارش۔ **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق (ب) و تعریف بیان کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات بہتر از وارستہ و بہار کہ بر باد شدن بہتر از خراب و تباہ شدن است اگرچہ نتیجہ ہر دو یکی است (اردو) (الف) برباد ہوا (ب) برباد ہونا۔

بگردسررفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (بگرد سر گردیدن) بمعنی قربان شدن (وحید ؎) کفتی نمی رود ز سر کوی ما وحید + او میرود بگرد سرت چوں نمیرود + و فرماید کہ اگر ایں معنی نبود ابہامے کہ منظور شاعر و طرف لطف است از میان می رود صاحبان بحر و بہار ہم ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** گوید کہ بحجۂ ثانی موافق قیاس است و معنی حقیقی ایں طواف کردن است و کنایہ از قربان و فدا شدن کہ گشتن و گردیدن اطراف چیزی عمل آنست صاحب انند ایں را گرد سر فلاں رفتن نوشتہ) بخیال ما لفظ کسی بہتر از فلاں است (اردو) قربان ہونا۔ بقول آصفیہ۔ تصدق ہونا۔ نثار ہونا۔ واری جانا۔ فدا ہونا

(عارف ؎) بیکار مر کے بھی تو نہ ہم خستہ تن ہوے + قربان تیرے اے بت ناوک فگن ہوے + ۔

(الف) **بگرد سر گردیدن** مصادر اصطلاحی۔ بقول (ب) **بگرد سر گشتن** صاحب بحر بکسر ثانی و بقول (خان آرزو در چراغ ہدایت (بگرد سر زدن) ۔ ازدفش سند استعمال پیش نہ شد۔ عیبی ندارد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) قربان ہونا۔ دیکھو بگرد سر رفتن۔

بگردش بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی سیر و تفرج است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بفتح اوّل و دوم بر زبان دارند موافق قیاس است (اردو) سیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ گلگشت تفریح۔ (مومن ؎) مومن آو تمہیں بھی دکھلادوں + سیر بت خانہ میں خدائی کی + ۔

بگردش آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (ہدایت (بگرد آوردن) مرادف اوست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بگرد آوردن۔

بگرد فلاں ۔ اصطلاح۔ بہار ذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل وکسر دوم بمعنی قربان فلاں (ملّا فوقی یزدی ؎) من بگرد جفتۂ نرم کلانش کہ صفا + ریده صدره بر بروت آفتاب خاوری + (اردو) اس کے قربان۔ اُس پر فدا۔

بگرد فلاں چیز رسیدن مشکل است مقولہ بہار گوید وانند بدنبالش می پوید کہ دریںجا لفظ مشکل بمعنی نفی است یعنی کمال دوریست ازان چیز (صائب ؎) منزل نقش مکان ماست اوج لامکاں + آسمانہا را بگرد ما رسیدن مشکل است + مؤلف عرض کند کہ ما بر (بگرد او نرسیدن) حقیقت این اصطلاح عرض کرده ایم آنچہ بہار نسبت لفظ مشکل صراحت کند ہیچ

است کہ معنی لفظی این مشکل را ظاہر می کند در برابری ونفی اصلا پیدا نمی شود۔ مخفی مبادکہ در نفی ومشکل فرقی است بیّن۔ فتامّل۔ فارسیاں چوں می خواہند کہ بمقابلہٗ (الف) تفوّق (ب) بیان کنند نسبت (الف) این مقولہ را استعمال می کنند (اردو) یہ اسکی گرد کو نہیں پہنچ سکتا یہ اس سے بہت پیچھے ہے۔

بگرد فلاں رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بہ کسر کاف فارسی ہماں (بگرد سر رفتن) کہ گذشت (اردو) دیکھو بگرد سر رفتن۔

بگردن فلاں | اصطلاح۔ بہار و انندش نقل نگار ہر دو از معنے ساکت و می فرمایند کہ اکثر استعمال این بالفظ بار و خون و منّت است و باغیر آں نیز آید (حافظ شیراز ؎) منکہ سر در نیاورم بدو کون + گردنم زیر بار منّت اوست + (محسن تاثیر ؎) ہرچند گل مسلّم خوباں گلشن است + گر چہرہ می شود بتو خونش بگردن است + لاادری ؎) ساق سیمین تو بلورین است + گر غلط گفتہ ام بگردن من + **مؤلف** عرض کند کہ در سند خواجہ شیراز (بگردن فلاں) مستعمل نیست بلکہ (زیر بار بودن گردن) است نمی دانیم کہ محقق با نام و نشاں چہ قسم تحقیق می کند و چرا از موضوع خود غافل۔ از کلام محسن (خون بگردن) و از سند لاادری (بگردن من) پیدا است مخفی مباد کہ (چیزی را بگردن کسی کردن) بر ذمّہ او کردن است و بس۔ از ینکہ خون و بار متعلق بہ گردن است استعمال این ذوقی دارد باہر دو حاصل این است کہ بگردن کسی مستعمل شد بجای (بذمّہ کسی) (اردو) فلاں کی گردن پر۔ فلاں کے ذمّے

بگردن کردن | مصدر اصطلاحی۔ بہار و انندش نقل نگار از تعریف این ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (بگردن کردن چیزی) بمعنی انداختن چیزے بگردن است (حافظ شیراز ؎) شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ می بندی + چرا بگردن

حافظ نمی کنی رسنے ؛ (اردو) گردن میں ڈالنا۔ باندھنا۔

(۳۵۰۶) **بگردون سرکشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ از بلند شدن (۲) تفاخر و غرور کردن است (ظہوری ؎) خرمن خجلت بگردوں سر کشد ؛ گر ظہوری بدرہ و دتخمی کرکشت ؛ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند ہر دو موافق قیاس (اردو) (۱) بلند ہونا (۲) آسمان پر دماغ رہنا۔ آسمان پر دماغ ہونا بقول امیر مغرور ہونا۔ فخر کرنا (بحر ؎) آسمان پر دماغ یار رہا ؛ کبھی جھک کر وہ مہ لقا نہ ملا ؛ (امیر ؎) آسماں پر دماغ یار کا ہے ؛ خاکساروں پر التفات نہیں ؛

بگرس | بقول خان آرزو در چراغ بفتح با و سکون کاف فارسی و رای مہملہ مفتوح و سین مہملہ نوعے از سقرلاط خوب کہ آب دراں کم سرایت کند و آراستہ صراحت مزید کند کہ کلاہ بارانی ازاں سازند (زکی ہمدانی ؎) بارگاہ طرب بادہ پرستاں ابر است ؛ شفق بگرس و بارانی باراں ابر است ؛ بہار گوید کہ کلاہ و بارانی ازاں سازند (ولہ ؎) پس از داغ جگر ہر لالہ را ؛ کلاہ بگرس گلنار دادند ؛ صاحب انند نقل نگارش صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید کہ بانات دورخی را نام است کہ آنرا ماہوت دورخہ ہم گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) ایک قسم کی دورخی بانات جس سے بارانی۔ ٹوپی بناتے ہیں جس میں پانی کا اثر نہیں ہوتا۔ مؤنث

(۳۵۰۸) **بگرہ بستن آب** | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از (۱) رونق آوردن در چیزی بہ تکلف و (۲) کار مشکل تر کردن۔ معاصرین عجم معنی دوم را برزبان دارند و استعمال معنی اول در کلام متقدمین بنظر آمدہ (صائب ؎) ترا کہ دست و دلی ہست قطرہ بفشان ؛ کہ چوں گہر بگرہ بستہ اند آب مرا ؛ (اردو) (۱) کوشش کے ساتھ کسی چیز میں رونق پیدا کرنا (۲) بہت مشکل کام کرنا۔

بگری | بقول ناصری بکسر اول و دوم و سوم امر است بگریہ کردن و فرماید کہ بحذف با گری نیز گویند

صاحب انند نقش برداشتہ (ریحانی طوسی ـــہ) بگری ای ابر و بخند ای برق ودای تند ریزار + تا مگر باز این جہان آرند فرّخ نوبہار + **مؤلّف** عرض کند کہ گریدن مصدریست کہ می آید و گری امر حاضرش بہر دو تحتانی آخرہ و این مزید علیہ و مخفّف آن بزیادت موحّدہ در اوّل و حذف یک تحتانی از آخر۔ بعضے برانند کہ مزید علیہ امر حاضر گریستن است و نمی دانند کہ امر حاضرش گریس است۔ اندرینصورت باید کہ این را بحذف سین مہملہ آخر گیریم و اصل آنست کہ فارسیان در محاورۂ خود استعمال امر حاضر گریدن بیشتر می کنند۔ و محقّقین مصادر ہند نژاد غور بر حقیقت نمی کنند (گریدن) مصدری نیامدہ کہ این را متعلّق بدو کنیم (اردو) رو۔ رونا کا امر حاضر۔

(۳۵۰۹) **بگریبان سرکشیدن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی مخفی کردن سر بگریبان و (۲) غور و فکر کردن (صائب ـــلہ) صائب زبرگ ریز بر د فیض نو بہار + چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است + (اردو) (۱) اپنے سر کو گریبان میں چھپانا (۲) گریبان میں منہ ڈالنا۔ بقول آصفیہ سر جھکا کر تامّل کرنا۔ گردن جھکا کر غور کرنا۔ دیکھو بر آوردن سر بجیب۔

بگزادہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی امیرزادہ و رئیس و شریف **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب است از ہمان بگ کہ گذشت (اردو) امیرزادہ۔ مذکّر۔ رئیس۔ شریف۔

(۳۵۱۰) **بگز مہتاب پیمودن** مصدر اصطلاحی۔ کار بیکار و بیہودہ و بی نتیجہ کردن است کہ مہتاب را بگز پیمودن و از نتیجہ آگاہ شدن ممکن نیست (انوری ـــہ) خردزان تیرہ شد الحق پس انگہ گفت با من ہم + بگز مہتاب پیمائی بگل خورشید اندائی + (اردو) ہوا مٹھی میں بند کرنا (دیکھو آب بپرویزن پیمودن)۔

(الف) **بگسل** (الف) بقول برہان بجسر

(ب) **بگُسلانیدن** | اوّل وسین بی نقطه و
سکون ثانی ولام امر (برگسستن) واز هم جدا کردن
وفرماید که این لفظ راجائی استعمال کنند که ممکن بود
واین معنی در چیزهای دیگر بطریق حقیقت است
ودر انسان ومردمان بطریق مجاز یعنی ترک اختلاط
وآشنائی کن - صاحب ناصری هم ذکر این کرده
(منوچهری) خطاب به اسپ خود گوید) بیابان
درنورد وکوه بگذار ÷ منازلها بکوب وراه بگسل ÷
(ناصرخسرو) کشتی آنجهان چو رفت رفتی تو ÷
ورمی نزدی طمع ازو بگسل ÷ (وله) حبل
ایزد حیدر است اورا بگیر ÷ وز فلان وبوفلان
بگسل خیال ÷ وفرماید که معنی بریدن نیز در شواهد
بالا ثابت می شود وبمجاز بمعنی ترک اختلاط وآشنائی
کردن وصفت ترک کننده نیز آمده (ب) بقول
بحر بالکسر گسستن یعنی (۱) بریدن و(۲) از هم
جدا کردن و(۳) شکستن و(۴) سست گردانیدن
کامل التصریف ومضارع این بگسلاند مؤلف
عرض کند که بای اوّل زائد ولیکن گسلانیدن
بدون موحده مستعمل نیست اگرچه موافق قیاس
است وگسلیدن به همین معانی می آید اگرچه بنظر
لازم این معلوم می شود ولیکن آن هم مرادف
این است - قیاس تقاضای آن می کند که گسلانیدن
را بجایش قائم کنیم که اصلست واین مزید علیه آن
صراحت ماخذ این بر بسلانیدن گذشت - معنی
دوم اصل است ومعنی اوّل وسوم وچهارم
مجازش بالجمله الف امر حاضر (ب) شامل بر همه
معانی (ب) آنچه محقق اوّل الذکر الف را متعلق
به (برگسستن) داند غلط کرده است (اردو) الف
امر حاضر ہے (ب) کا (ب) (۱) کاٹنا- (۲)
جدا کرنا (۳) توڑنا (۴) سست کرنا -

بگسیخته | بقول شمس بضمّ با و یای فارسی
قطع کرده وگسسته مؤلف عرض کند که گسیختن
مصدریست که بجایش می آید مرادف بگسلانیدن
که گذشت صراحت ماخذش همدرانجا کنیم درینجا

ہمین قدر کافی است کہ گسیختہ اسم مفعول آنست
باہمہ معانیش واین مزید علیہ آن بریادت مؤلّف
دراوّلش ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد این
راقائم کنند (اردو) دیکھو گسیختن جو مرادف ہے
گسلانیدن کا یہ اُسی کا اسم مفعول ہے۔

(٢٥١١) **بگفتار آوردن** استعمال۔ مبنی حقیقی یعنی
کسی را آمادہ گفتگو کردن (صائب ؎) ستمع
صاحب سخن را بر سر کار آورد ؛ غنچہ خاموش
بلبل را بگفتار آورد ؛ (اردو) بات کرنے پر
آمادہ کرنا۔ کھلوانا۔

بگفتار رشتہ مغز از سر کنم
بگفت کسان مغز در سر کنم
صاحب مؤیّد این را بطور مقولہ
قائم کردہ گوید کہ یعنی بگفتار رشتہ سخن را سراپم
و بگفتار دیگران خاموش بمانم - این است
در نسخۂ مطبوعہ مطبع نولکشور و در دیگر نسخ قلمی
مؤیّد در مصرع اوّل بجای (مغز از سر کنم) (مغز
را تر کنم) نوشتہ وہمین است اصل الفاظ شعر و
تصحیف مطبع نولکشور ولیکن این مقولہ ہم نیست وہرچہ
ازین شعر قابل اخذ است (مغز تر کردن) و (مغز
در سر کردن) واین ہر دو مصادر اصطلاحی۔
بجایش می آید در ردیف میم وای بر صاحب مؤیّد
کہ برای تائید فضلا از موضوع خود قدم بیرون
می نہد واین را در ردیف موحّدہ می آورد مثل
و مقولہ نام نہد واز نقل شعر نظامی باجفای نا
سخن می سراید ہیچی نیست کہ بعضی تائید فضلا
امتحان شان می گیرد (اردو) نا قابل ترجمہ
دیکھو (مغز را تر کردن) اور (مغز در سر کردن)

بگفتن آتش دہن نمی سوزد مثل۔
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر
این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلّف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ
مقصود شان از نقل سخن باشد یعنی چون کسی
نظر بر قبح قولش احتراز کند می گویند کہ (نقل
کفر کفر نباشد) واستعمال این مثل ہم می کنند

مقصود شان ہمین قدر است کہ اگر نام آتش بر
زبان گیرند دہن نمی سوزد واگر کفر کسی را نقل
کنند۔ ناقل آن کافر نمی شود (اردو) دکن
میں (نقل کفر کفر نباشد) اس موقع پر مستعمل
ہے۔ جب کہ کوئی شخص کسی کے قول قبیح کا
ذکر اپنی زبان سے کرنے میں تامل کرے۔

(الف) **بگل آفتاب اندودن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بگل آفتاب پوشیدن** صاحبان (۲۵۱۲)
شمس و مؤید و ہفت ذکر الف کردہ و استعمال
ب در کلام انوری یافتہ می شود کہ مرادف
(الف) است و الف ہمان است کہ بر آفتاب
بگل اندودن) گذشت (انوری ؎) لیکن
بگل آفتاب چون پوشم ٭ چون پشت چو ماہ
نو دوتا دارم ٭ (اردو) الف وب۔ دیکھو
آفتاب بگل اندودن۔

بگل برآوردن در مصدر اصطلاحی (۲۵۱۳)
بند کردن در بہ گل باشد (صائب ؎)
برادر ندبر و نش در بہشت بگل ٭ میان
ما و تو ہر کس حجاب می گیرد ٭ مؤلف
عرض کند کہ (برآوردن در) بجایش
گذشت و این متعلق است بہ ہمان
(اردو) دروازہ مٹی سے بند کرنا۔

(۲۵۱۴) **بگل خورشید اندودن** مصدر اصطلاحی
مرادف ہمان (بگل آفتاب اندودن) کہ
گذشت وسند این بر (بگل آفتاب پیمودن)
گذشت (اردو) دیکھو آفتاب بگل اندودن

(۲۵۱۵) **بگل خورشید پنہان کردن** مصدر اصطلاحی
مرادف مصدر گذشتہ (انوری ؎) برمن
از خورشید ہم پیدا تر است ٭ کان بگل خورشید
پنہان می کنم ٭ (اردو) دیکھو آفتاب
بگل اندودن۔

بگل در بندارد مقولہ۔ بقول شمس یعنی
بقالب ندارد دیگری از محققین فارسی زبان
ذکر این نکردہ گل بمعنی قالب ہم نیامدہ و

معاصرین عجم هم بر زبان ندارند. پس بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم که محقق هند نژاد دائماً از بی تحقیقی کار می گیرد (اردو) قالب میں نہیں ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔

(۳۵۱۴) **بگل رفتن پا** استعمال (۱) رفتن پای در گل بمعنی حقیقی و (۲) کنایه از طاقت رفتار نماندن و معذور از رفتار شدن (صائب ؎) چون بگل رفت ترا پای بدل دست گذار ؛ این حنائیست که شب بندی و یکتائی صبح ؛ (اردو) کیچڑ میں پھنسنا۔ بقول آصفیہ (۱) دلدل میں دھنسنا (۲) کسی مصیبت یا دقّت میں گھرنا (آتش ؎) مجھے دیوانے کی زنجیر سے آواز آتی ہے ؛ وہ کیچڑ میں پھنستا ہے جو ہے آب و گل کے زنداں میں ؛ ۔

(۳۵۱۵) **بگل فروشدن پای** مصدر اصطلاحی۔ درماندن پای در گل و قوّت رفتار باقی نماندن و معذور شدن از رفتار۔ موافق قیاس است (صائب ؎) نمی روم به بهشت برین ز خاکِ خویش ؛ بگل فرو شده پایم در آستانهٔ خویش ؛ (اردو) کیچڑ میں پاؤں پھنس جانا۔ چل نہ سکنا۔

(۱) **بگل گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی خس پوش کردن۔ صاحب برہان می فرماید که کنایه از خس پوش کردن و مخفی نمودن است۔ صاحبان مؤیّد و هفت و بحر و سراج هم ذکر این کرده اند و بعض از انها صراحت کسر اوّل هم فرموده اند صاحب بحر.........

(۲) **بگل گرفتن مزار** را به ضمّ کاف فارسی هم قائم کرده گوید که بمعنی پوشیدن گور به گلهاست و صاحب شمس ذکر (بگل می گرفت) بمعنی ماضی استمراری نعمت (۱) کرده مؤلّف عرض کند که (بگل گرفتن چیزی) مصدر عام است و (بگل گرفتن مزار) مصدر خاص و محاورهٔ فارسیان به تخصیص مزار است بهر دو اعراب (اردو) (۱) خسپوش کرنا۔ گھانس پھونس سے چھپانا۔

(۲) پھولوں میں چھپانا جیسے قبر کو پھولوں میں چھپانا۔

بگلو بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف برگردن افگندن **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سندمی باشیم کہ از زبان معاصرین عجم نشنیدیم و دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت (اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

بگم بقول برہان و انند مرادف ہمان بجم کہ بکاف عربی گذشت۔ دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل ہمان بجم است چنانکہ کند وگند و صراحت ماخذ بر بقم کردہ ایم کہ بقاف عوض کاف مذکور شد (اردو) دیکھو بقم کے پہلے معنے

بگمارہ بقول سروری بکسر با بمعنی مستولی کن (رشید وطواط ؎) باز گرداں زحرب لشکر خویش ٭ بردل از لہو لشکری بگمارہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ امر حاضر مصدر گماردن است کہ بجای خورش می آید و محققین مصادر ایں را امر حاضر گماشتن قرار دادہ اند و صراحت کافی بجایش کنیم دریں جا ہمیں قدر کافی است کہ موحّدہ در اوّل ایں زائد و ضرورت نداشت کہ سروری ایں را بطور اسم جامد جا دہد گمان غالب است کہ او اسم جامد خیال کرد (اردو) دیکھو مصدر گماردن۔ یہ اسکا امر حاضر ہے

بگماز (الف) بقول سروری با کاف فارسی و میم بروزن پرواز۔ (۱) شراب را گویند (فردوسی ؎) نوازندہ چنگ در چنگ چنگ ٭ زدل بردہ بگماز چوں زنگ زنگ ٭ و فرماید کہ در فرہنگ بمعنی (۲) پیالہ نیز آوردہ (اخسیکتی ؎) ای مہر ضیا بخش برآ از خاور ٭ بگماز نشاط نوش برروی قمر ٭ (فردوسی ؎) تو با ایں سواراں بس ارجمند ٭ بیارای دل را بہ بگماز چند ٭ وگوید کہ صاحب شرفنامہ و میرزا ابراہیم بمعنی (۳) غم و اندوہ و (۴) مہمانی آوردہ اند و ایں خلاف جمہور است۔ صاحب جہانگیری با اوّل مکسور و ثانی زدہ بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۵) بمعنی شراب خوردن ہم (فردوسی ؎) بہ بگماز بنشست پیروز شاہ ٭ ہمیدوں بزرگان ایران

سیاه شد و فرماید که (بگماز کردن) کنایه از مجلس شراب داشتن است ز فردوسی ع) یکی بزم سام

انگهی ساز کرد شد سه روز اندران بزم بگماز کرد شد صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید که

(بگماز چند) بمعنی شراب چند عبارت از پیالهٔ چند است و (بگماز کرد) یعنی بزم شراب داشت۔

صاحب برهان بالکسر ذکر همه معانی کرده۔ صاحب ناصری بذکر جمله معانی بالا معنی سوم و چهارم

را بحوالهٔ برهان نقل کند و صاحب جامع بذکر هر پنج معانی بصراحت کند۔ صاحب مؤیّد (در نسخهٔ

مطبوعه مطبع نولکشور) بذکر معنی اوّل و سوم و چهارم۔ بحوالهٔ صاحب تنبیه گوید (۱) نوعی از ابریشم

کمینه هم که آنرا ابوشته نام است و قیل مهمانی شراب (الخ) و در دیگر نسخ قلمی مؤیّد ذکر معنی ششم نیست

بلکه این معنی بعد لفظ بگماز به (بلا به قز) نوشته۔ تصرّف مطبع نولکشور میش نباشد که تحریر

(بلا به قز) تعریفش را بذیل بگماز آورده۔ خان آرزو در سراج گوید که معنی اوّل تحقیق است

و بمعنی مهمانی شراب و پیاله از عالم قهوه باشد که بمعنی قهوه خانه مستعمل و (دو باده) در سعد (...)

بمعنی دو ظرف باده بطریق ذکر مظروف و ارادهٔ ظرف۔ و فرماید که انچه بمعنی شراب خوردن

نوشته اند اراده ازان بزم شراب است و بس مؤلّف عرض کند که هر پنج معانی را تسلیم کنیم

باعتماد جامع که صاحب زبان است و معنی اوّل را حقیقی دانیم بمعنی شراب و اصل آن بخمار بود مرکب

از خمار عربی با بای معیّت بمعنی چیزی که با او خمار است۔ کنایه باشد از شراب۔ در محاورهٔ زبان

خای معجمه باکاف فارسی بدل شده چنانکه فرسخ و (فرسنگ بزیادت نون) و رای مهمله بدل شده

به زای هوّز۔ چنانکه برغ و بزغ۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید که اسم جامد فارسی قدیم به زای

فارسی (بگماژ) شنیده ایم (والله اعلم) بالجمله این معنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم است و معنی

دوم مجازآں چنانکه خان آرزو تعریفش کرده و درکلام اخسیکتی بگماز بمعنی اوّل هم تواں گرفت و در کلام فردوسی که بذیل معنی دوم نقل شده اگر بگماز را بدون اضافت خوانیم و چند را بمعنی چیزی گیریم معنی اوّل هم درست میشود۔ و معنی سوم هم مجاز معنی اوّل است که خمار شراب کم از غم واندوه نیست و معنی چهارم هم مجاز اوّل که اکثر در مهمانی عجم شراب می باشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم۔ از کلام فردوسی که به ذیل معنی پنجم منقول است مصدر اصطلاحی (به بگماز نشستن) مستعمل که بمعنی شراب خوردن و شراب نوشی کردن است و انچه جهانگیری (بگماز کردن) را بمعنی مجلس شراب داشتن ازکلام فردوسی پیدا کرده است هم درست و نتیجه مصدر مرکب است در محاورۀ زبان بالجمله

(ب) **بگماز کردن** | بمعانیٔ که در اسناد بالا گذشت از ملحقات همین بگماز است۔ صاحبان برهان

(ج) **بگماز نوشیدن** | وهفت و بحر هم ذکر (ب) کرده اند (اردو) (الف) (۱) شراب۔ مؤنث (۲) پیاله شراب۔ جام شراب۔ ساغر شراب۔ مذکّر (۳) غم واندوه۔ مذکّر (۴) مهمانی۔ مؤنث (۵) شراب خواری۔ مؤنث (ب) محفل شراب قائم کرنا۔ (ج) شراب پینا۔

بگند | بقول برهان بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و دال ابجد بمعنی آشیاں که جاو مکان مرغاں باشد۔ صاحبان ناصری و جامع و انند ذکرایں کرده اند۔ صاحب سفرنگ بشرح شصت و ششمی فقره زند از سوم شت شای کلیو ایں را لغت ژند و پاژند بمعنی مطلق جا و مقام گفته **مؤلّف عرض** کند که تخصیص با آشیاں مرغاں مجاز آں باشد اسم جامد فارسی قدیم است و بس۔ مخفی مباد که صاحب برهان بر لفظ کند بکاف عربی بدون موحّده گوید که در ترکی زبان دیهه را گویند۔ صاحب کنز هم ذکرایں کرده۔ پس عجبی نیست که فارسیاں از همین لغت ترکی زبان کاف عربی را بفارسی بدل کرده

بزیادت موحدہ منوسیمی بہ ہمین معنی قرار دادہ باشند۔ صاحبان قواعد فارسی برای این تبدیل ہمین لفظ را سند آوردہ اند (اردو) آشیاں و آشیانہ بقول امیر آشیمنہ سے مشتق معلوم ہوتا ہے جس کے معنے دری ہیں پرند کا انڈا۔ مذکر۔ پرندوں کا گھر جسے گھوسلا کہتے ہیں (اس کا تفصیلی بیان آشیان پر گزرا)

بگنک | **بگنگ** بقول سروری بحوالہ فرہنگ بہ کاف اول فارسی بروزن مردک حیوانی دم بریدہ۔ صاحبان برہان وہفت وانند ذکر این کردہ اند وصاحبان ناصری وجہانگیری وجامع ورشیدی این را بہر دو کاف فارسی آوردہ اند وخان آرزو گوید کہ انچہ برہان این را بکسر اول بروزن درنگ آوردہ مصحف است مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہر دو کاف عربی بجایش گذشت جزین نیست کہ این مبدل آن باشد کہ کاف عربی بفارسی بدل میشود چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو بکنک۔

بگنی | بقول سروری بفتح با وسکون کاف فارسی وکسر نون نوعی از شراب کہ آن را نبیذ خوانند (استاد طیان ؎) ست گشتم ز جرعہ بگنی ٭ شد مزاجم ز بنگ مستغنی ٭ وفرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ شرابی است کہ از برنج وجو وارزن وامثال آن سازند (مولوی معنوی ؎) بخوربی قلقل وکوزہ سی کونشکند روزہ ٭ نہ ز انگور است ونہ ز شیرہ نہ از بگنی نہ از بخسم ٭ صاحبان رشیدی ومصطلحات وبرہان وبہار وہفت وانند وناصری وجامع ومؤید وسراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اصل این پگینی بود بہ بای فارسی بزیادت تحتانی بعد کاف فارسی مرکب از پگین ویای نسبت۔ پگین بروزن بقین بلغت ژند وپاژند ارزن را نام است وآن غلہ ایست کہ گذشت پس معنی لفظی این منسوب بہ غلہ ارزن وکنایہ از شرابی کہ با ارزن ساختہ میشود وانچہ شراب ہای برنجی وجوی را ہم بہ ہمین اسم موسوم کردند مجاز است

وبس (اردو) ایک خاص قسم کی شراب جسکو عربی میں نبیذ کہتے ہین جو کنگنی اور چاول اور جو سے بنائی جاتی ہے

بگوش آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف (بگوش خوردن) یعنی شنیدہ شدن (میرزا جلال الدین اسیر شہرستانی ؎) نالۂ زنجیری آید بگوش * آشنائی حلقہ بر در می زند * (نظامی ؎) عتاب عروساں نیاید بگوش * صراحی تہی گشت و ساقی خموش * (صائب ؎) زہر نوا دل عشّاق کی بجوش آید * ز عندلیب مگر نالۂ بگوش آید * (ظہوری ؎) بساں مار بر خویش از غم ضحّاک بپیچیدیم * حکایت ہای اہل پند ہر گاہم بگوش آمد * مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) آواز کان میں آنا - بقول امیر مینائی دینار (نصیر ؎) تیشۂ فرہاد کی آواز آئی کان میں * اس دل دیوانہ نے جس سنگ پر پہلو کیا * -

بگوش جان شنیدن مصدر اصطلاحی - بتوجّہ و بطوع و رغبت شنیدن (انوری ؎) ناز تو بطبع دل بریدیم * راز تو بگوش جان شنیدیم * (اردو) جان و دل سے سُننا - توجّہ کے ساتھ سُننا -

بگوش خوردن مصدر اصطلاحی - بقول بہار مرادف بگوش آمدن کہ گذشت - صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند (حکیم زلالی ؎) چو این رازی بگوش غزنوی خورد * سرش غوطہ بخون دل فرو برد * مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بگوش آمدن -

بگوش دل شنیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند ش نقل نگار - شنیدن بحسن عقیدت و خلوص و ارادت مؤلّف عرض کند کہ مرادف (بگوش جان شنیدن) کہ گذشت (شیخ شیراز ؎) پند سعدی بگوش دل بشنو * رہ چنین است مرد باش و برو * (اردو) دیکھو بگوش جان شنیدن -

بگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی -

بقول بحر مرادف (بگوش زدن) بمعنی شنوانیدن
مؤلّف عرض کند کہ کنایہ باشد از رسانیدن
خبری بگوش۔ مرادف معنی اوّل (بگوش زدن)
کہ می آید (اردو) سماعت تک پہنچانا۔ سنوانا۔

بگوش زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) مرادف (بگوش کشیدن) بمعنی شنوانیدن
(ملا فوقی یزدی ے) واعظ مزن بگوش من افسانۂ
بہشت * کاواز این دہل بمن از دور میرسد *
(ولہ ے) مژدۂ عیسی بگوشم می زند دوران ولی *
باورم ناید کہ نبود ہیچ بر چیز اعتماد * مؤلّف
عرض کند کہ از معاصرین عجم بتحقیق پیوست کہ استعمال
این (۲) اکثر بمعنی لازم است یعنی مرادف
بگوش خوردن چنانکہ گویند " این خبر بگوشم
زد " (اردو) (۱) دیکھو بگوش رسانیدن۔
(۲) دیکھو بگوش خوردن۔

(۲۵۱۹) **بگوش کسی حلقہ کشیدن** | مصدر اصطلاحی۔
عبید و غلام قرار دادنش (صائب ے) خط
عذار تو خورشید را بدام کشید * ز ہالہ حلقہ بگوش
مہ تمام کشید * (ظہوری ے) چہ حلقہ ہا کہ نہادست
طرّہ برسرہم * کجاست بخت کز انہا یکے بگوش
کشم * مؤلّف عرض کند کہ کنایہ ایست کہ
مولایان سلف در گوش غلامان خود بر سبیل علامت
غلامی حلقۂ از مس یا طلا یا نقرہ می کردند و
از ہمیں عمل شان این اصطلاح قرار یافت
(اردو) کسی کو اپنا غلام بنانا۔

(الف) **بگوش کشیدن** | مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند نقل نگار مرادف بگوش
زدن یعنی شنوانیدن (مخلص کاشی ے) حیف
باشد پند گفتن با نصیحت ناشنو * این دُر
یکتا چرا باید بگوش کر کشید * (حکیم زلالی ے)
بگوشش عقد گوہر می کشیدم * چو باد صبح
بر گل می وزیدم * (نعمت خان عالی ے)
ز شعر خود غزلی تازہ بدہ عالی * باین بہانہ
صدائی بگوش یار کشم * (میر معصوم کاشی

۵) زبس ضعیف شدم در خزاں گلستاں را بخود
بگوش صفیری کہ در بہار کشم ✤ مؤلف عرض
کند کہ ایں مصدر عام بمعنی (کردن در گوش)
باشد و بس اگر استعمال ایں با لفظ حلقہ کشودہ معنی
خاص دارد چنانکہ در مصدر گذشتہ گذشت -
و مخلص کاشی استعمال ہمیں مصدر عام با گریہ کردہ
است و معنی آں کشیدن گوہر در گوش است
و بس و ہمچنیں حکیم زلالی استعمال ایں کردہ است
البتہ ظہوری ....

(ب) **بگوش کشیدن حکایت** | را بمعنی
شنوانیدن حکایت آوردہ و ہمچنیں خان عالی .....

(ج) **بگوش کشیدن صدا** | را بمعنی شنوانیدن
و رساندن آواز بگوش استعمال کردہ است و
میر معصوم کاشی (کشیدن صفیر) بمعنی کردن
صفیر آوردہ پس حاطب اللیلی بہار است کہ
باستناد اینہمہ اشعار - امتیاز در معنی نمی کند و
نزاکت معنی را از دست می دہد - فتامل -
(اردو) (الف) دیکھو بگوش زدن (ب)
حکایت سنانا - (ج) سنانا -

بگوش ہوش شنیدن | مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بگوش دل شنیدن کہ بجائش مذکور ظہوری
۵) بگوش ہوش شنیدم حکایت رخصت ✤ بدست
صبر نہادم سجل بیزاری ✤ مؤلف عرض کند
کہ اگرچہ بہار در مصرع اول (بگوش ہوش کشیدم)
نقل کردہ ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است
و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بگوش دل شنیدن

بگہ | بقول رشیدی و انند و ناصری و سراج مرادف بگاہ
چنانکہ "بگہ خیزی کرد" یعنی بوقت برخاست و دیر بخود
مؤلف عرض کند کہ حقیقت (بگاہ) بجائش گذشت
جز ایں نیست کہ ایں مخفف آں است بحذف
الف چنانکہ راہ و رہ و ماہ و مہ (اردو)
دیکھو بگاہ -

(الف) **بگہامن** | (ب) بقول مؤید (در نسخہ مطبوعہ مطبع نولکشور) سنگ شکن را گویند

(ب) بجهان که بهندی آں را گلهتی نام است و (ج) مرادف آں و در نسخهٔ قلمی بعوض

(ج) بجهیان (ج) ذکر الف کرده بزیادت میم بعد الف و قبل از نون و صاحب انند در

(ج) تحتانی بعد های هوز و قبل الف آورده ذکر (ب) هم کند و متّفق با نسخه نولکشور است۔ صاحب محیط ذکر ایں نکرد و بر گلتهی هر چه نوشته است نقلش بر بجهان و بجهائن کرده ایم۔ یکی از معاصرین عجم گوید که ما (الف) را شنیده ایم که در فارسی قدیم حسب القلّت را می گفتند و (ب) مخفّف آں باشد۔ مخفی مباد که صاحب مؤیّد الف و ب را ذیل لغات فرس آورده و (ج) نتیجه تصحیف مطبع نولکشور باشد و بس۔ بالجمله الف را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و (ب) مخفّفش و (ج) چیزی نیست۔ مخفی مباد که بجهان و بجهاین به کاف عربی به همین معنی گذشت۔ پس (ب) را مبدّل بجهان دانیم یا آنرا مبدّل ایں که کاف فارسی بعربی و بالعکس آں بدل می شود چنانچه کند و گند و آنچه در (الف) میم عوض تحتانی قائم شده جا دارد که آنرا هم مبدّل بجهاین خیال کنیم که به کاف تازی مذکور شد۔ اندرینصورت تبدیل تحتانی با میم یا بالعکس آں خلاف قیاس می نماید که از نظر ما نگذشت و متقنین فارسی زباں هم ذکر ایں نکرده اند و از ینکه محققین زباندان ازیں لغات سکوت ورزیده اند و صاحب مفردات طب هم ذکر ایں نکرد۔ تحقیق مزید نسبت ایں لغت دشوار است۔ (اردو) دیکھو بجهان۔

بگیارق بقول انند بالکسر و ضم رای مهمله لغت فارسی است (۱) نام امیر و (۲) بمعنی غلامان یک صاحب۔ صاحب غیاث ذکر ایں بحوالهٔ لطائف اللغات کرده مؤلّف عرض کند که دیگر محقّقین فرس و اهل زبان ازین ساکت۔ معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و معاصرین ترکی ایں را

لغت ترکی زبان گویند۔ اگرچہ صاحبان کنز و لغات ترکی ذکر این نکردہ اند۔ ولیکن از ترکیب لفظ بگ با یارق قیاس می خواہد کہ لغت ترکی باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) امیر۔ مذکر (۲) ایک مولی کے غلام۔ مذکر۔

(الف) **بگیر آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(ب) **بگیر آوردن** (ب) بقول بہار بدست آوردن چنانچہ گویند " فلاں چیز بگیر آوردم یا فلاں شخص بگیر من آمد" صاحب انند نقلش بر داشتہ۔ اگرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و (الف) بیشتر مستعمل کہ لازم این است چنانکہ از معاصرین عجم شنیدہ ایم گویند کہ " آن چیز بگیر من نیامد" یعنی بدست و حاصل نشد۔ مخفی مبادکہ (گرفت و گیر) حاصل بالمصدر گرفتن است کہ بجایش می آید و مصدر گرفتن مرکب از گرفت و علامت مصدر تن باشد کہ صراحت کامل بجایش کنیم و مصدر (گیردن) اگرچہ متروک است ولیکن امر حاضرش گیر بر زبان و محققین مصادر گیر را امر حاضر گرفتن دانستہ اند ولیکن نہ چنانست۔ بلکہ امر گیردن است کہ مرکب باشد از اسم مصدر گیر و علامت مصدر دن و متعدی ہمین است گیرانیدن کہ بجایش می آید۔ معاصرین عجم از ہمین اسم مصدر گیر مصدر مرکب (گیر آمدن) بر زبان دارند و این ہر دو مصدر زیر بحث مزید علیہ است بزیادت موحدہ در اوّلش و (گیر و دار) کہ بجایش می آید از ہمین لغت گیر است و بس۔ صراحت کامل ہر یکی بجایش مذکور شود (اردو) (الف) قبضہ میں آنا۔ حاصل ہونا۔ ہاتھ آنا (ب) قبضہ میں لانا۔ حاصل کرنا۔

موحّدہ بالام

بل | بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی بهل، وبگذار (حکیم سنائی ے) بل تاکف پای تو ببوسیم ؛ انگار که مهر لاکائیم ؛ (شرف شفروہ ے) مراگوئی بگو حال دل خویش ؛ دلت خونی شود بل تا بگویم ؛ صاحب جهانگیری گوید که مخفف بهل است صاحب برهان هم ذکرایں کرده صاحبان جامع وناصری سراج هم ایں را آورده اند **مؤلف** عرض کند که هلیدن مصدریست که بجایش می آید وامر حاضرش هل ومزید علیه آں بزیادت موحّده بهل وایں مخفف آں است بحذف های هوّز- قول سروری وناصری وجامع که از اہل زبانند اعتبار را شاید وموافق قیاس است (اردو) چهوڑدے هلیدن کا امر حاضر۔

(۲) بل- بقول جهانگیری وجامع باوّل مضموم احمق ونادان که آنرا بتازی ابله گویند (مولوی معنوی ے) من بلم خود را اگر زخمی زدم برخود زدم ؛ وربطراری ربودم رخت طرّاری چه شد ؛ **مؤلف** عرض کند که بعض از معاصرین عجم گویند که مخفف بوالهوس است که فارسیاں استعمالش کرده اند ولغت فارسی زبان نیست ولیکن میتوانیم مفرس گفت- اگر از خیال شان که تحقیق زائد دارد- قطع نظر هم کنیم- باعتبار صاحب جامع که از اہل زبانست توانیم قیاس کرد که اسم جامد فارسی زبان است وجادارد که مخفف ومفرس ابله گیریم که بقول منتخب لغت عرب است بالضم جمع ابله یعنی نادان یا مخفف ومفرس آبله بای حالی درتفریس این تا تلے نمی نماید (اردو) نادان- احمق- مذکر-

(۳) بل- بقول جهانگیری وبرهان وجامع باوّل مضموم بمعنی بسیار چنانکه بلهوس وبلکامه بمعنی

بسیار ہوس وبسیار کام صاحب رشیدی می فرماید کہ مفرد مستعمل نشده زرودگی (ب) درپیش خود
آں ہجر چو بلکامہ نہم + پروین ز سرشک دیده بر جامہ نہم + فرماید کہ بعضے گفتہ اند کہ صحیح
بوالہوس و بوالکامہ است و ایں از باب کنیّت ہاست کہ در محاورات عرب مستعمل است بمعنی
ملازم شئی۔ پس بوالہوس و بوالکامہ کسی کہ ملازم ہوس و کام خود باشد چنانکہ عرب ابو تراب و
ابوالفضل ومانند آں گویند ومراد مقارنت وملازمت تراب وفضل ومانند آں کنند۔ چنانکہ
در فرہنگ سامانی گفتہ وحق آنست کہ در فرس ایں اعتبارات بعید است و در عربی صحیح۔ بانکہ
بلکلیک وبلغاک وامثال آں کہ بیشتر می آید ازیں است چہ اعتبار کنیّت درانہا درست نیست
امّا بلفغده کہ در فرہنگ برای ایں معنی شاہد آورده درست نیست چہ بلفغده بکسر باست مخفف
بیلفغده بمعنی بیندوختہ چنانکہ سامانی گفتہ کہ الفغده اندوختہ و چوں حرف با بداں مقارن
شود الف بیا بدل گردد (انتہی) صاحب ناصری ہم متّفق با صراحت رشیدی۔ خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ بوالہوس را فارسی شمردن خطاست زیراکہ ہوس در عربی بمعنی
عشق است وچوں عشق ناپائدار وخام خصوصاً مجازی را از امراض سودائی و دماغی شمرده اند
آنرا ہوس گویند وبنابراں کیمیاگراں را ہوسیں خوانند یعنی در جنون اندازۀ مردم۔ ولہذا
بوالہوس بالف ولام دیده شده۔ ہرجا دیده شد برسم الخط۔ بالکامہ وغیره اباہی تمام دارد
از توجیہہ بعضے مذکور ہرچند الف ولام از راه تفنّن بعضی فارسیان عربی داں بہ الفاظ فارسی آورند
چنانچہ استاد درویش والہ ہروی در مثنوی کہ مقابل تحفۃ العراقین خاقانی گفتہ گوید (ب)
تا مہر تو گشت نور افشاں + زد الخورشید بن شد خراساں + وتصرّف دیگر آنکہ خورشید را بالف

ونون کہ علامت صیغہ تثنیہ است آوردہ ونیز از متاخران نصرت خان عالی المخاطب بہ دانشمند خان
کہ در فضائل وکمالات وزبان دانی او ہیچ کس راشک نیست گوید کہ (ع) گل مگر لاف انا الیار
زدہ در گلشن ٭ برسر دار خیال سر منصور کنم ٭ پس انچہ بعضے از متاخران برین مصرع میرزا عبدالقادر
بیدل مرحوم (ع) الثوید آفتاب عالم تاب ٭ اعتراض دارند از قلت تدبر است وبالآخر
فرماید کہ نزد مؤلف فقیر چیزی دیگر مقرر است وآں آنست کہ این قسم تصرفات کمیاب بر قادر
سخن کہ بہ پایہ استادی رسد جائز است ونوشتن راگو کہ عراقی یا خراسانی باشد درست نیست
(انتہی) مؤلف عرض کند کہ صاحب جامع محقق اہل زبان ومعتبر تراز خان آرزو است و
انچہ دربارہ زبان خود گفتہ اعتبارش کنیم وبُل را اسم جامد فارسی زبان دانیم وبلہوس را بدون
واو بعد موحدہ وبدون الف لام) فارسی دانیم وضرورت ندارد کہ با (بوالہوس) عربی مقابلہ
وبحثی کنیم کہ ہیچ ضرورت دخل بمعقولات وطبع آزمائی بتردید محاورۂ اہل زبان نیست انچہ
خان آرزو نسبت بعض محاورات فرس (کہ بقاعدۂ عرب الف لام بروز یادہ کردہ اند) بحثی کردہ
ضرورت آں نیست کہ نسبت محاورہ شان از قیاس کار گیریم۔ کتب لغت پابند وابستہ زبان
است نہ بالعکس این۔ اگر والہ ہروی (ذوالخورشید بن) نوشت تفنن نباشد واگر خان عالی
(انا الیار) گفت غلط نیست وانچہ خان آرزو این قسم استعمال را مخصوص استاداں کند ودیگراں
را ازین قسم استعمال منع می فرماید نمی دانیم کہ طنبورہ چہ می سراید۔ ہرچہ قابل لحاظ است ہمین
قدر کہ ماورای الفاظ مستعملۂ مذکورۂ بالا بر بنیاد قیاس دیگر لغات عرب را باین تصرف استعمال
نکنیم ولیکن اگر (ذوالخورشید بن) و (انا الیا) را در کلام فارسی خود بسند بالا استعمال کنیم عیبے نباشد

وایں قسم استعمال را تفنّن نام نہادن کار خان آرزو است او نمی داند کہ فارسیاں در زبان خود بر سبیل تفریس در لغات عرب چقدر تصرّف ہا کردہ اند (اردو) بہت - دیکھو بسیار -

(۴) بل - بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی پاشنۂ پا - صاحب ناصری بذکر ایں از فردوسی سند آوردہ (س) دریغ آں بر و برز و بالای تو ٭ رکیب دراز و بل و پای تو ٭ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ ایں خطاست و صحیح بدیں معنی بہای فارسی است و فرماید کہ توسی پگ بکاف فارسی بدیں معنی آوردہ آں نیز تصحیف و صحیح بلام است مؤلف عرض کند کہ انچہ بہ بای فارسی بدیں معنی می آید بالکسر است عیبی ندارد کہ آنرا اسم جامد فارسی زبان گیریم و ایں را مبدّل آں چنانکہ تپ و تب و تبدیل اعراب نتیجہ لب و لہجۂ مقامی است - وجا دارد کہ ایں را مخفف معنی دوم بسل گوئیم بہ حذف سین مہملہ کہ بہ ہمین معنی گذشت و پل را کہ بہ بای فارسی می آید مبدّل ایں دانیم (اردو) پاشنہ دیکھو بسل کے دوسرے معنے

(۵) بل - بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی در عربی اثبات بعد اثبات مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال ایں کنند و از ینکہ بدیں معنی بلفظے دیگر در فارسی زبان یافتہ نمیشود ذکر ایں داخل موضوع ماست و استعمال ایں با کاف ہم می شود یعنی بلکہ - مخفی مباد کہ در فارسی زبان استعمال ایں برای تاکید اثبات می شود چنانکہ گویند " نہ ہمین قدر بل چنان و چنیں " و صراحت مزید بلکہ بجایش کنیم (اردو) بلکہ بقول آصفیہ - فارسی - حرف ترقی و اضراب - دیکھو بلکہ

(۶) بل - بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی نام میوہ ایست در ہندوستان شبیہ بہ بہ ایران و آنرا نار ہندی ہم گویند و بشیرازی بل شیریں و بعربی ظرثوث و بقول بعض میوہ کہ بزرگی

آلوچہ باشد و درخت آں بدرخت زرد آلو می ماند صاحب جامع برمیوۂ ہند قانع خان آرزو
در سراج می فرماید کہ اغلب کہ ایں لفظ ہندی باشد لیکن در ہندی بیل بیای مجہول خوانند
و می تواند کہ از عالم توافق زبان بود و قاعدۂ توافق آنست کہ لفظی کہ در ہر دو زبان آمدہ اگر
مخصوص ہند باشد بی تکلّف آں لفظ ہندیست کہ فارسیان نیز استعمال کردہ اند و اگر مخصوص ہند
نبود از عالم اشتراک زبان است و توافق لسانین (انتہیٰ) **مؤلّف عرض** کند کہ حقیقت ایں
بمعنی اوّل ابل گذشت (اردو) دیکھو ابل کے پہلے معنے۔

بلا بقول خان آرزو در چراغ لفظ عربیست بمعنی معروف و فارسیان بمعنی (۱) بسیار نیز آرند
چنانچہ (سلیم ؎) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق ٭ ورنہ بی تابی دل از ہمہ کس می آید ٭
بہار گوید کہ (۲) بالفتح زحمت و مکروہ۔ بلیّہ و بلیّات جمع آں و فارسیان (۳) بمعنی ... غریب و کار
بسیار عمدہ فوق الطّاقتہ و (۴) ستم نیز استعمال کنند چنانچہ لفظ قیامت و ہمچنیں (چہ بلا) و
(چہ قیامت) بہ ہمین معنی امّا بمعنی سوم با لفظ کردن (مخفی مبادکہ در نسخۂ قدیم بہار ذکر معنی چہارم نیست)
(باقر کاشی ؎) نہ مجنوں داشت ایں ہمّت نہ فرہاد ٭ تکلّف برطرف باقر بلا کرد ٭ و فرماید
کہ بمعنی دوم با لفظ باریدن و بر سر کسی آوردن و جنبیدن و ریختن و شدن و کشیدن مستعمل و با
لفظ برچیدن و گرداندن کنایہ از دور کردن وی بود صاحب انند نقل نگارش **مؤلّف**
عرض کند کہ استعمال ایں در ملحقات می آید و بہ تحقیق ما (۵) بہ موحّدۂ مکسور بمعنی بدون و بغیر
است کہ موحّدہ بر لای عربی زیادہ کردہ اند۔ چنانکہ بلا تاخیر و بلا تحاشی کہ می آید (اردو)
(۱) بلا۔ بقول آصفیہ۔ صفت میں از حد نہایت (۲) مصیبت۔ آفت۔ مؤنّث۔ قہر غضب

مذکر۔ (۳) کلمۂ تعریف وتعجب۔ نہایت چست۔ چالاک آدمی۔ قیامت غضب جیسے وہ اس کام میں بلا ہے (۴) اسم۔ مذکر (۵) بلا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ بغیر۔ سوا۔ بن (یہاں با سے جارہ بمعنی معیت یا زائد ہے) جیسے بلا تردد۔ بلا تامل۔

بلا آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم است یعنی نازل شدن بلا کسی (حزنی اصفہانی ے) جاناں زتو برسرم بلا می آید + وز تو بدلم تیر جفا می آید + (اردو) بلا نازل ہونا۔

ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلا آمدن است کہ گذشت (اشرف مازندرانی ے) سرمست بخونخواری چشمت افزود + چون سینہ ست شود ترک بلا می افتد + (اردو) دیکھو بلا آمدن۔

بلا آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ مصیبت آوردن برکسی و ابتلای مصیبت کردنش متعلق بمعنی دوم (آثار ظہوری ے) صد بلا مرہم آردش برسر + زخم تیری کہ از کمان تو جست + (ولہ ے) آن بلاہا ہمہ دل برسرمن آورد + پرورش می کنم ازسینہ بجرات سوگند + (اردو) بلا لانا۔ بلا نازل کرنا۔

بلا اندوختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان (عشق بلا اندوز) گفتہ اند و از ہمین استعمال شان۔ صاحب آصفی این مصدر را قائم کردہ است۔ بخیال ما تخصیص استعمال تعمیم را نمی پسندد ومعنی لفظی این جمع کردن بلا و مرادف (بلا آوردن) است دہش (اشرف قزوینی ے) عشق می گویم وجان میدہم ای وای کہ من + چہ بلا عاشق این عشق بلا اندوزم + متعلق بمعنی

بلا انگیختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی

دوم بلا باشد (اردو) دیکھو بلا آوردن۔

بلا انگیختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مصیبت و بلا آوردن و برپا کردن آفت و مصیبت باشد متعلق به معنی دوم بلا (قاسمی گونابادی ے) زطوق آن یکی پرچم آویختہ ٭ بلائی زہر سوی انگیختہ ٭ (اردو) بلا لانا۔ آفت برپا کرنا

بلا باریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نازل شدن بلا مرادف بلا آمدن است (کلیم ہمدانی ے) از در و دیوار می بارد بلا در راہ عشق ٭ یک سرا ہم پیش ره نامد که طوفانی نداشت (اردو) بلا نازل ہونا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا بالا اصطلاحی۔ بقول بہار از اسمای محبوب است۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی سوم بلا۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی قدی بکمال غرابت و خوبی دارنده۔ اگرچه موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) معشوق کا نام جیسے سرو قد۔ سرو قامت۔

بلا بر آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سوم بلاست (فیّاض لاہجی ے) فیّاض که سر حلقۂ رندان جہاں بود ٭ آخر چه بلا از پی مستور بر آمد ٭ (اردو) بلا کا ثابت ہونا نکلنا جیسے "فن سپہ گری ہیں وہ بلا کا مشاق نکلا"

بلا بر چیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کنایه از دور کردن آن (اشرف ماژندرانی ے) رفته از گل چیدنش خاری بدست و می رود ٭ خار خار دل که بر چیند بلای دست او ٭ **مؤلف** عرض کند که ازہمین سند اشرف ز بر چید کسی بلای دیگری) ہم پیدا است (اردو) بلا دور کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی اور کی بلا اپنے سر لینا۔

بلا بر سر آمدن استعمال۔ مرادف بلا آمدن است

گذشت (ظهوری ؎) زدیم بر سر من گرچه صد
بلا آمد ÷ گناه با همه در گردن دل افتاد است ÷
(اردو) بلا سر پر آنا۔ دیکھو بلا آمدن۔

بلا بسر رسانیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
بلا آوردن است که گذشت (انوری ؎) هر چند
رسانید بلا ها بسر من ÷ یارب مرسان هیچ بلائی بسر
او ÷ (اردو) دیکھو بلا آوردن۔

بلایه | بقول سروری بلام و بای دوم نیز تازی
بوزن قتاده (۱) زن نابکار و فحّاش (استاد کسائی
؎) کس بسنگ اندر فگن که کیر کسائی ÷ نیز نگاید کس
زنان بلایه ÷ و فرماید که شیخ عطار بجای بای دوم یای
حطّی آورده صاحب برهان گوید که بکسر اوّل بروزن
گلایه بمعنی هرزه گوی و نابکار و فاسق و بدکاره و فحّاش
باشد و فرماید که این لفظ را بیشتر بر زنان اطلاق
کنند و (۲) بتضرّع و چاپلوسی سخن کردن را نیز گویند
و گوید که بعضی بمعنی اوّل بجای بای ابجد یای حطّی هم آورده
اند۔ صاحب ناصری ذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم
بفتح باشد چه لابه بحذف با بمعنی عجز و انکسار
است (ع) بلابه گفتمش ای روز من چو زلف تو
تار ÷ صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی کرده۔ خان
آرزو در سراج گوید که تحقیق اینست که بلایه به
تحتانی بوزن گرایه بمعنی هرزه و نابکار است
و زن بدکاره را برای همین گویند و بر هر چیز ضائع
نیز اطلاق کنند و بمعنی دوم لابه است نه بلابه
مؤلّف عرض کند که صاحبان تحقیق که از
اهلِ زبان باشند۔ معنی اوّل را به موحّدهٔ چهارم تسلیم کنند
پس این را مبدّل بلایه دانیم که به تحتانی چهارم
می آید یا آنرا مبدّل این که تبدیل موحّده با تحتانی
آمده چنانکه بالبوس و بالیوس۔ قول سروری و
ناصری و جامع معتبر تر از خان آرزو ست و جهی
نباشد که های نسبت بر آخر لفظ بلای زیاده شده
که مزید علیه بلا است۔ معنی لفظی این کسی که منسوب
به بلاست و کنایه از نابکار و فحّاش و شک نیست
که بمعنی دوم لابه اصل است و موحّده در اوّلش

زائد محققین بالا غور بر استعمالش نکرده اند. و بلا بہ رابہ موحدۂ اوّل اسم جامد دانستہ اند (اردو) (۱) فاحشہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ بدکار عورت۔ بیسوا۔ قحبہ۔ چھنال (مؤلف) دختر رز ہے تو ہرگز نہ ملونگا ساقی ÷ کیونکہ وہ فاحشہ ہر ایک سے جا کہتی ہے ÷ (۲) دیکھو لابہ۔

بلابہ قز اصطلاح۔ بقول شمس در لغت فارسی نوعی از ابریشم کمینہ کہ آنرا پوشتہ گویند۔ و در سکندری باداسہ **مؤلف** عرض کند کہ غیر از صاحب شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند بادامہ بمعنی جنسے از ابریشم بر معنی ہمش گذشت و پوشتہ بمعنی مطلق پردہ بجایش می آید نمی دانیم کہ محقق بی تحقیق انیمعنی را از کجا پیدا کرد و ماخذش چیست و قز بمعنی ابریشم خام بر قیاش بجایش می آید و معنی بلابہ بجایش مذکور شد۔ پس معنی ترکیبی این ابریشم خام ناکار وضائع اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال اعتبار را نشاید۔ مخفی مباد کہ بعض صاحبان لغت این را بہ تحتانی چہارم عوض موحدہ آوردہ اند بہ چنانکہ می آید اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدل آن دانیم (اردو) ایک ہلکے قسم کا ابریشم۔ مذکر۔

(الف) بلاپروردن	مصدر اصطلاحی
(ب) بلا پرورده	صاحب آصفی ذکر

(الف) کردہ از معنی ساکت و سند استعمال پیش نکرد و بحوالۂ بہار بسندش ذکر (ب) می کند و بہار بر (ب) گوید کہ مرادف (بلاجوی) از اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای عاشق و سندی پیش نکرد و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی دفع بلا کردن و بلا را جا دادن و پروردن میتوان گرفت و برای معنی معشوق بیان کردۂ بہار مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما

بگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ مجرّد قول بہار اعتبار را نشاید و قول نقل نگارش بکار نیاید (اردو) الف بلا کو پالنا (ب) بلا پرور عاشق اور معشوق کا نام۔

(الف) **بلا تاخیر** استعمال۔ الف بکسر اوّل
(ب) **بلا تحاشی** بمعنی حقیقی بدون تاخیر و بعجلت۔ صاحب یوسف سراج این را بہمین معنی استعمال کردہ و (ب) بقول بحر بکسر اوّل و شین معجمہ بی درنگ و بی اجتناب و بی یکسو شدن و فرماید کہ بفتح شین معجمہ بجای یای تحتانی الف آوردن تصرّف فارسیان است صاحبان غیاثش واننداند کہ این گویند کہ این قسم تصرّف در املای تمنّا ہم شدہ کہ تمنّی را تمنّا کردند **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی پنجم تا است (اردو) (الف) بلا تاخیر بمعنی بغیر تاخیر کے۔ جلد کہہ سکتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (بلا توقّف) کا ذکر فرمایا ہے۔ بمعنی بلا تامّل۔ جلد (ب) بے تحاشا بقول آصفیہ مضطربانہ۔ بے تابانہ۔ جیسے بے تحاشا بھاگنا۔ بے سوچے سمجھے۔ بے دھڑک بلا تامّل۔ جیسے " بے تحاشا ناچنا۔

بلاج بقول سروری بعد از موحّدہ لام بوزن علاج (۱) بوریائی کہ در مسجد ہا افگنند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بالفتح (۲) لوخ را گویند و آن گیاہیست کہ ازان بوریا بافند۔ صاحب رشیدی متّفق با جہانگیری۔ صاحب برہان ذکر ہر دو معنی کند۔ بدین تعمیم کہ معنی اوّل را با مسجد مخصوص نمی کند صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب انند این ہا لغت فارسی گفتہ بعضے از معاصرین عجم ہمانند کہ برگ درخت پلاز را بہ [illegible] تبدیل بلاج کردہ اند چنانکہ سوز و سوج۔ ہمانا این موافق قیاس می نماید یائی حالِ معنی و دم [illegible] است و معنی [illegible] با تعمیم بیان کردہ۔ صاحبان زبان مجاز آن (اردو) (۱) بوریا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔

چٹائی ۔ حصیر (۲) درخت بلاز کا پتا جس سے بوریے بنائے جاتے ہیں ۔ مذکر ۔

بلاجستن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان (بلاجو) را کہ اسم فاعل ترکیبی است بصفت طبع استعمال کردہ اند ۔ از ہمین استعمال محقق ہند نژاد ایں مصدر را قائم کردہ است اگرچہ موافق قیاس ولیکن استعمال دیگر مشتقات ایں از نظر ما نگذشت (ملا حاجی ے) چشمم ز خوباں گلفشاں دل ہمدم آہ و فغاں ÷ طبع بلا جو ہمچناں باشد بدیشاں ملتجی ÷ مخفی مبادکہ (بلاجو) بجای خودش می آید (اردو) بلا اپنے سر لینا ۔

بلاجنبیدن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنے ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حرکت کردن بلا یعنی بر سر آمدنش (رباعی کاشی ے) چوں زلف تو از صبا بجنبد ÷ از ہر طرفی بلا بجنبد + (اردو) بلا حرکت کرنا ۔ دیکھو بلا آمدن و بر سر آمدن ۔

بلاجوی | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار از اسمای معشوق است و در نسخۂ دیگرش از اسمای عاشق **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ عاشق را بدیں اسم موسوم کنیم مشتاق سند استعمال می باشیم برای معشوق و ایں ہماں است کہ اشارۂ آں بر بلاجستن کردہ ایم ۔ مخفی مبادکہ تحتانی آخرہ زائد باشد و (بلاجو) اسم فاعل ترکیبی و (جو) امر حاضر جوئیدن است و بس (اردو) بلاجو ۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو ہمیشہ نزول بلا کا خواہاں ہو یعنی عاشق ۔ محاورۂ اردو میں بلاجو معشوق کا نام نہیں ہے معشوق ۔ مذکر ۔

(الف) **بلاچین** | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار ۔ بجیم فارسی کنایہ از صدقہ و قربانی (ملا فوقی یزدی ے) شکری شد لب ادا بلاچیں ÷ کہ حرفش بود ہمچوں نام شیریں ÷ مولف

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قربان نہ قربانی
بہار بر معنی شعر و ترکیب لفظی غور نکرد و نقل نگارش راہ
بہ پی نبرد مخفی مباد کہ از سند فوقی ....

(ب) **بلاچیں شدن** | بمعنی قربان و فدا شدن
پیدا است (اردو) الف قربان ۔ مذکر ۔ فدا ۔ مؤنث
(ب) قربان ہونا ۔ فدا ہونا ۔

بلا خواستن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
مرادف (بلا بر سر آمدن) کہ گذشت (خسرو ے)
بپوش آں خال را بہر خدا از دیدۂ مردم + کہ مسکیں
مرغ را غافل بلا از دانہ می خیزد + (اردو) دیکھو
بلا بر سر آمدن ۔

بلا خواستن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش
بلا کردن است بمعنی حقیقی (ابوالفرج رونی ے)
ای عشق بخویشتن بلا خواستہ ام + انگہ کہ ترا
آرزو خواستہ ام + (سعدی ع) الا تا نخواہی
بلا بر سر و + (اردو) بلا چاہنا ۔

بلا داشتن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عجیب و
غریب بودن و بمجاز مجاز اثر داشتن (حزین صفہانی
ے) از کوی غم آواز حزینے کہ شنیدی + نالید
دل بود ندانم چہ بلا داشت + (اردو) بلا ہونا ۔
جیسے آواز تھی یا بلا تھی جس نے سنی بیخود ہوا"

بلادر | بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا (۱)
درختی مشہور و (۲) پیرایہ عروساں کہ از زر سازند
و بحوالہ مؤید گوید کہ بمعنی زرینہ کہ عروس بر سر
بندد و (۳) نوعی از بار درخت ہم (امیر خسرو
ے۲) بستہ بلادر ہمہ در سر بلا + دادہ بہ بیہوشی
عالم صلا + و فرماید کہ (بلادور) باضافہ واو
ہم آمدہ ۔ صاحب جہانگیری بذکر (بلادر و
بلادور) با اول مفتوح و دال مضموم بذکر معنی
اول گوید کہ نام درختیست کہ در دواہا بکار برند
و آنرا بہندی بھلاوہ و بھیلہ گویند و این دارو

در بلاد هند می شود و نسبت معنی دوم می فرماید که
زرینه و پیرایه باشد که زنان بپوشند و بقول
بعض نام پیرایه که زنان بر سر بندند. صاحب
رشیدی همزبانش صاحب برهان. ذکر هر سه
معنی کرده اینقدر صراحت نسبت معنی سوم کند
که بارهان درخت را نام است که ذکرش بر معنی
اول گذشت. صاحب ناصری باتفاق برهان
(بلادور) را که بجایش می آید با معنی دوم مخصوص
کرده. صاحب جامع هم ذکر هر سه معنی می فرماید
خان آرزو در سراج ذکر معنی سوم گوید که بار
درختی و فرماید که بعربی هم به همین معنی مشهور است
برین تقدیر بوزن مساجد باید و گوید که در برهان
بوزن بهادر آورده. مؤید این است که بعضے
بلادور باضافه واو نیز به همین معنی آورده اند
و نیز نام پیرایه ایست که زنان بر سر بندند. ظاهرا
مشابهت به بلادر داشته باشد و گوید که در برهان
بمعنی مطلق پیرایه آورده و آن خطاست (انتهی)

مؤلف عرض کند که صاحب سوار السبیل این را
بمعنی سوم معرب گفته. پس متحقق که لغت عربی نباشد
و بقول محققین زباندان اعنی سروری و ناصری
و جامع و برهان لغت فارسی است بمعنی سوم بعضی
از معاصرین عجم گویند که زنان عجم این بار درخت
را بر سراپای کسی تصدق کنند که اندیشهٔ زخم چشم
دارد و به عقیدهٔ شان ازین رسم بلا ازش دور
می شود ازینجاست که به (بلادور) موسوم شده بعد
بلادر بحذف واو مخفف آن. پس معنی اول نخواهد
باشد که درخت بلادر را به بلادر موسوم کردند. نسبت
معنی دوم هم قول معاصرین است که نقاب زر
که بر روی عروس می اندازند مقصود ازان هم
همین قدر که نگاه ناظرین به چهرهٔ عروس نیفتد و
بلای چشم زخم از و دور باشد و به همین وجه این
سربند موسوم شد به بلادور و بلادر بحذف واو
مخففش. مخفی مباد که حقیقت این معنی [illegible]
انقریبا گذشت (اردو) (۱) بھلاویں کا درخت

مذکر (۲) وہ قنعہ جو دلہنوں کے منہ پر باندھا جاتا ہے۔
مذکر۔ (۳) دیکھو انقر دیا۔

بلادری | بقول ملحقات برہان (۱) نوعی از معجون باشد کہ از بلادر ترتیب دہند۔ صاحبان ہفت و موید ہم ذکر این کردہ اند و صاحب شمس گوید کہ بضم دال مہملہ معجونی و (۲) شرابیکہ از بلادر سازند۔ صاحب ہفت این را بفتح اول وضم دال گوید
مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است وبس۔ معاصرین عجم تصدیق ہر دو معنی می کنند (اردو) بلادری (۱) معجون اور (۲) شراب کی قسم ہے جو بھلاوے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث

بلادستہ | اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بمعنی گندہ دہن شدن و (۲) گندگی خاطر
مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت و موافق قیاس ما ہم نسبت جا دارد کہ بر (بلادست) ہای نسبت یا زائد گیریم اندرین صورت ہم معنی بیان کردہ صاحب شمس را با این تعلق نباشد کہ گندگی دہن و پراگندگی خاطر را بلادست یا بلادستہ گوئیم باتی حال بدون سند استعمال اسم جامدش نہ گوئیم (اردو) (۱) گندہ دہن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس کے منہ سے بدبو آئے۔ شکنج۔ بہاستور (انتہی) بس گندہ دہنی معنی اول کا ترجمہ ہے (۲) پریشانی (پراگندگی خاطر۔ مؤنث۔

بلادلچسپ | اصطلاح۔ بمعنی بسیار دلچسپ (ظہوری ؎) داغ از وادہ خالت چہ بلادلچسپ است * آہ از جلوہ قدت چہ بلا موزون است
معلوم می شود کہ خان آرزو در چراغ ہدایت معنی اول لفظ بلا از ہمین قسم استعمال قائم کردہ است ولیکن بخیال ما این متعلق بہ معنی سوم بلا ہم نتیجہ آن بسیار یعنی معنی لفظی این (عجیب دلچسپ) یعنی بسیار دلچسپ باشد و ہمین معنی باشد در (چہ بلا موزون) کہ در مصرع دوم ظہور یست (اردو) بلا کا دلچسپ یعنی

(۱۱۵۲)

بہت دل چسپ ۔

بلادور | صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و سروری و ہفت و جامع ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہماں (بلادُر) است کہ گذشت و صراحت ماخذ ایں ہمدانجا کردہ ایم کہ ایں اصل است و آں مخفف ایں (اردو) دیکھو بلادُر۔

بلادہ | بقول سروری بروزن قتادہ فاسق و بدکار (شمس فخری ؎) چناں ایمن شد از عدلت کہ بر خاست ٭ ز گیتی فتنۂ درد و بلادہ ٭ (استاد رودکی ؎) ہر آں کریم کہ فرزند او بلادہ بود ٭ شگفت باشد اگر از گناہ سادہ بود ٭ و فرماید کہ در نسخۂ حلیمی بمعنی مفسد آمدہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر ایں کردہ اند۔ صاحب ناصری گوید کہ ہماں بلابہ است کہ مرقوم شد و صاحب برہان فرماید کہ بفتح اوّل و بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو اعراب بیان کردہ برہان می فرماید کہ لیکن بہای موحّدہ بدیں معنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز ایں نباشد کہ دال مہملہ عوض موحّدہ را صحیح نداند و ما بر اعتبار صاحب سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ایں را مبدّل آں دانیم کہ موحّدہ بدل شدہ بدال چنانکہ بالان و دالان و آنچہ در انجا تخصیص استعمال برای زنان در معنی اوّل است درینجا باقی نماند و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم بالجملہ ایں مرادف و مبدّلش بمعنی اوّل است بہ تعمیم کہ اشارۂ آں درانجا ہم شد (اردو) فاسق۔ بقول آصفیہ ۔ بدکار ۔ بدکردار زانی ۔ بدراہ ۔ گنہگار ۔ بد ذات ۔

بلادیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مبتلای گرفتار شدن است (اصفہانی ؎) در جلوہ گاہ دوست شفای فتادگاں ٭ غیر از بلا ازاں قدِ بالا چہ دیدہ اند ٭ (اردو) مبتلا

(۳۵۲۲)

بلا ہونا - بلاؤں میں گرفتار ہونا۔

بلاذوق بفتح اوّل بمعنی بسیار ذوق متعلق بہ معنی اوّل بلاست از قبیل (بلا دلچسپ) کہ حقیقت

انقسم استعمال ہمہ را انجا مذکور شد ظہوری سے چہ بلاذوق کہ در عشق و غریبی بود است ٭ خاک غربت بسرِ غربت ہر جا کہ نیست ٭ (اردو) بلا کا ذوق - مذکر۔

بلار بقول برہان بفتح اوّل بروزن بہار آذربویہ باشد و آن بیخ خاریست کہ (اشنان) گویند اگر با سرکہ بسایند و بر داء الثعلب طلا کنند مفید باشد۔ صاحبان ناصری و جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند و بلال ہم بدین معنی می آید چنانکہ صاحب جامع اشارۂ آن کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ہماں اشنان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت این بر اشنان کردہ ایم و بر آذربویہ اشارۂ بلار گذشت کہ اسم این در عربی زبان است و این مبدل آن۔ چنانکہ نوزدین و بروزیدن انچہ بہ لام آخر عوض رای مہملہ می آید مبدل این چنانکہ چنار و چنال (اردو) دیکھو (آذربویہ) و (اشنان)۔

بلارج بقول برہان بفتح اوّل و چہارم پرندہ ایست کہ آنرا لگ لگ خوانند۔ صاحبان ناصری و ہفت و جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سوار السبیل این را معرّب گفتہ فرماید کہ اسم این بہ یونانی پلارگوس است بفارسی لگ لگ صاحب محیط گوید کہ اسم لقلق است و برلق لق فرماید کہ معرب لگ لگ و بر لگ لگ گوید کہ اسم

فارسی از جملۂ طیور معروفۂ بزرگ جثہ کہ در اوّل ربیع می آید۔ خوراک آن حشرات و خبائث۔ گرم و خشک در آخر سوم و خوردن گوشت آن جہت فالج و لقوہ و خدر و ریاح غلیظہ و برودت مستحکمہ در اعضا و ضعف باہ و جذام و سموم گزندگان نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ فارسیان استعمال معرّب کردہ اند

مغرب غازن) نہیست (اردو) لگ لک ایک بڑے
قامت کے پرند کا فارسی نام ہے جسکو عربی
میں لق لق کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے اسکا
ذکر نہیں کیا لیکن لقلقہ کے ذیل میں بطور حاشیہ
لکھا ہے کہ عربی میں لقلقہ لگلگ پرندے کے زور
کے ساتھ بولنے کو کہتے ہیں -

بلارسیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی بر سر آمدن بلاست مرادف (بلا بر
سر آمدن) کہ گذشت (جمالی اصفہانی ے) بر من
نماند ہیچ بلائی و زحمتی + کز جور دور گنبد گردان
نرسید + (اردو) بلا آنا - دیکھو بلا آمدن -

بلارفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ دور
شدن بلا باشد (صائب ے) بیطاقتی مکن
کہ بلاہی سیاہ خط + از صد ہزار تبت و اژدن
نمیرود + صاحب آصفی بصراحت (تبت و اژدن

گوید کہ آیہ تبت ید ا ابی لہب را برای دفع
بلا معکوس خواندن است (اردو) بلا جانا - بلا دفع ہونا

بلارک | بقول سروری (۱) نوعی است از
فولاد کہ بغایت جوہر دار باشد (خلاق المعانی
ے) تیغ بلارک ارچہ ز گوہر تو نگر است + پیوستہ
ہم ز بہار کالکت کند تراش + و فرماید کہ (۲) بر
شمشیریکہ از فولاد ساختہ باشند نیز اطلاق
کنند (حکیم خاقانی ے) زرد شد آتشین بلارک
تست + با وجود دشگاف ناوک تست + و
گوید کہ (۳) بمعنی جوہر تیغ ہم آمدہ (نظامی ے)
بلارک چنان تافت از روی تیغ + کہ در شب
ستارہ ز تاریک میغ + صاحب برہان ہم ذکر
ہر سہ معنی بالا کردہ - صاحب ناصری بذکر ہر سہ
معنی بالا می فرماید کہ بلالک بہ بای فارسی اول
و لام عوض رای مہملہ ہم بہمین معنی آمدہ - صاحب
جامع بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ بجای رای مہملہ لام
ہم آمدہ یعنی (بلالک) مؤلف عرض کند کہ

بخیال ما (بلالک) به موحده و لام دوم عوض رای مهمله اصل است. قلب (لاک بلا) مرکب از لک که بقول برہان بمعنی صد ہزار است و بلا بمعنیش و معنی لفظی این چیزی که صد ہزار بلا دارد و کنایه از تیغ یعنی معنی دوم مطلقاً و معنی اوّل و سوم مجاز آں و انچه به بای فارسی و به تبدیل رای مهمله به لام می آید مبدّل آنست چنانکه اسب و اسپ و چنار و چنال (اردو) (۱) فولاد کی ایک قسم جو نہایت جوہر دار ہوتی ہے جس کو فارسیوں نے بلارک کہا ہے مذکر۔ (۲) تلوار۔ مؤنث (۳) تلوار کا جوہر۔ مذکر۔

بلاریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف (بلا آوردن) که گذشت (سعدی ؎ طمع کرد در مال بازارگان ✿ بلا ریخت بر جان بیچارگان ✿ (اردو) دیکھو بلا آوردن

بلاز بقول جهانگیری مرادف بلال بااوّل مفتوح آذربویه و آں بیخ خاریست۔ دیگر کسی از محققین اہل زبان غیر از جهانگیری ذکر ایں نکرد مؤلف گوید که حقیقت ماخذ بر بلار ذکر کردہ ایم که به رای مهمله گذشت و جزیں نیست که ایں مبدّل آنست چنانکه برغ و بزغ (اردو) دیکھو بلار۔

بلازادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیدا شدن بلاست (رشانی مشهدی ؎) من از بی مهری افلاک می نالم که روز و شب ✿ بلاهای جواں زین مادراں پیر می زاید ✿ (اردو) بلا پیدا ہونا۔

بلازده اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ مصیبت زدہ و آفت رسیده۔ دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر ایں نکرد و لیکن معاصرین عجم بر زبان دارند۔ خلاف قیاس نیست (اردو) بلازدہ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں

جو گرفتار بلا ہو۔

بلا زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ ہماں (بلای زیر سر داشتن) است کہ می آید (اردو) دیکھو بلائے زیر سر داشتن۔

بلاژ | بقول جہانگیری مرادف بلاش کہ می آید با اوّل مکسور در سروری لغتہ و بہ زای عجمی بمعنی بی سبب و بی جہت و بی تقریب (پوربہای جامی ؎) بود زاہد بلاژ شد فاسق ٭ امردی دید شد بر و عاشق ٭ صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح و آوردن این لغت درین باب مناسب نیست چہ بای بلاژ و بلاش جزو کلمہ نیست و صحیح لاش و لاژ است بمعنی لاش عبث و باطل و فرماید کہ در اکثر اوقات لاش با بای مذکور می شود چنانچہ صاحب فرہنگ سامانی بداں تصریح نمودہ و صاحب قاموس نیز آوردہ در معنی (ابدح و دبیدح) کہ بپارسی آنرا (لاش و باش) گویند صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ لاش مبتدل لاژ است۔ با… چوں بلاژ و بلاش اکثر بہا استعمال شدہ در اینجا آوردہ اند لیکن تو ہم معنی لاش کم خرد و بی اعتبار نوشتہ و لاشہ ازیں ماخوذ است می فرماید کہ بکسر اوّل خطاست چرا کہ صحیح فتح است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ کسے ازینہا پی بہ حقیقت ماخذ نبرد۔ لاش مبتدل لاژ اصلا نیست چنانکہ ادّعای خان آرزو ست حقیقت اینست کہ بلاش بکسر موحدہ مخفف (بلاشئی) و بلادرنگ… بکسر اوّل بمعنی چہارم اوست کہ بمعنی بدون و بغیر گذشت و معنی (بلاشئی) بی وجہ و بی سبب تحتانی آخرہ حذف شدہ بلاش قائم ماند و بلاژ بہ زای فارسی مبتدل آں کہ شین معجمہ بہ زای فارسی و برعکس آں بدل می شود چنانکہ ویشن و ویژن و بانژگونہ و باشگونہ دیگر ہیچ… خان آرزو و ادّعای فتح اوّل کند غلط است و آنچہ رشیدی لاش را بمعنی عبث و باطل صحیح داند درست است و آنچہ موحدہ را جزو کلمہ نشیدہ اند تسامح اوست مخفی مباد کہ لاش بمعنی ضائع و زبون و ہیچ می آید اصل آنہم (لاشی) باشد و لاشہ ہم تعلق دارد از

ہماں (لاشی) کہ صراحت ہر کی بجایش کنیم (اردو) نے ان سب کو ترک کیا ہے ۔ اور عبث پر فرمایا ہے بے سبب ۔ بے وجہ ۔ ناحق ۔ عبث ۔ صاحب آصفیہ ناحق ۔ بلا وجہ ۔ دیکھو بعبث ۔

(الف) **بلاس** بہار گوید کہ فراہانی علیہ الرحمہ در شرح ایں بیت (ع) خواستم گفتن کہ دست و طبع او بحر است و کان + عقل گفت ایں مدح شد یا ہزل با من ہم بلاس + آوردہ گوید کہ " روزی مفلسی از تقاضای قرضخواہاں پیش یکی از آشنایان شکوہ کرد او گفت اگر من ترا ازیں برہانم مکافات ایں چہ باشد گفت فلاں مبلغ از مال ۔ گفت اگر خواہی خلاص شوی واز تقاضای قرضخواہاں آزردہ نباشی خود را بجنون شہرت دہ وہرچہ از تو سوال کنند درجواب آن ہیچ مگو الا بلاس آں شخص ایں نصیحت را درگوش گرفتہ چوں ناصح را وداع کرد یکی از قرضخواہاں بدو رسیدہ سلام کرد او درجواب بلاس گفت وہمیریں قیاس در جواب طلب قرض وسائر کلمات قرضخواہاں بلاس می گفت تا آنکہ مابین ایشاں نزاع انجامیدہ بخانۂ قاضی رفتند ۔ چوں خصم دعوی خود بتقاضی عرض کرد از وی پرسید کہ ترا درجواب ایں دعوی چہ سخن است گفت بلاس وہمچنیں درجواب قاضی ہماں گفت کہ درجواب خصم گفتہ بود تا آنکہ قاضی حکم بجنون او کردہ خصم را لعن وتشنیع کرد کہ چرا دیوانہ را بمحکمہ من آوردہ ۔ القصہ آں شخص بگفتن بلاس از کمند قرضخواہاں خلاص شد چوں ناصح خبر نجات او شنید بخدمت آمدہ گفت چوں نصیحت من بکار آمد بوعدہ وفا باید کرد او درجواب ناصح ہم بہ نصیحت او عمل نمود ناصح ازیں معنی بسیار آزردہ شد وگفت (ع) با ہمہ کس بلاس وبا ما نیز + الحال مثل است چوں درمقام فریب کسی باشند کہ او را فریب نتواں داد ایں مثل خوانند واز اشعار قدما چنیں ظاہر می شود کہ بلاس بمعنی مکر وحیلہ آمدہ (اخلاق المعانی ع) کردہ انداز سپہ گری قومی + با ہمہ کس بلاس وبا ما نیز + (انتہی) ۔ (مولوی معنوی

ص) بہ نگاں بلاس کم با چونی بلاس ہم بہ خاصیتک نہاں منم راز زمن نہاں کنی + صاحب غیاث اشارۂ قول بہار کردہ وصاحب انند بہ نقل تعریف بہار این را لغت فارسی گوید و صاحب سوالسبیل این را معرب (پلاس) فارسی داند کہ بہ بای فارسی می آید و بقول منتخب در عربی بمعنی گلیم معرب پلاس و مؤلف عرض کند کہ ظاہرا مبدل پلاس می نماند کہ بہ بای فارسی بقول برہان بمعنی مکر و حیلہ می آید بہ از ینکہ ثبوت ای این لغت تنہا چند بہار است و غیر آں دیگری از محققین صاحب زبان ذکر این نکرد و نقلش در اعتبار۔ زاید از بہار نیند۔ خیال ماست کہ حذف نقطہ ہای بای فارسی این را ببای عربی نقل کردہ اند و در شرح قرانانی ہم غلطی کتابت را دیافتہ باشد و در ہمہ اسناد بالا ہم بہ بای فارسی۔ پس وجہی نیست کہ این را مبدل پلاس دانیم (چنانکہ تپ و تب) بالجملہ از کلام ... (ب بلاس کردن) بمعنی مکر و حیلہ و فریب کردن پیدا است و ما این را ہم بہ بای فارسی صحیح دانیم بالجملہ پلاس بہ بای فارسی اسم جامد فارسی زبان است صاحب کنز کہ محقق ترکی است صراحت کند کہ لغت فارسی است و صاحب لغات ترکی ساکت و در عربی غیر از معنی مذکورۂ بالا نیامدہ۔ بقول ساطع در سنسکرت بکسر اوّل بروزن ہراس بمعنی بہجت و شادمانی و اطمینان است و آں ہیچ تعلّق از ین ندارد حیف است کہ بہار مصرع مثلے را کہ بالا گذشت بجایش قائم نکرد و بضمن این جا داد کہ علیٰ غیر محلّہ باشد و ما ہم از ترکش سکندری خوردیم۔ (اردو) مکر دیکھو اشکل۔

بلا ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قرار دادن بلاست رشفائی اصفہانی

ص) مگذار روزگار رہم آسودہ بگذرد + یک عشوہ را بلای شکیب زمانہ ساز + (اردو) بلا قرار دینا۔

بلاساغون | بقول سروری بلام وسین مهمله و غین
شهریست عظیم ورای شهر سیحون قریب بکاشغر؂ استاد
معزی ؎ رومیان یکسر گریزند از خطر سوی خطا و قیصر
از بیم بلا سوی بلاساغون شود؂ صاحب جهانگیری
در ملحقات گوید که شهریست از ترکستان که افراسیاب
آنرا دارالملک خود ساخته (حکیم قطران ؎) همیشه
باغ بلا با دجای دشمن او ؂ که نام اوست ز بغداد تا بلا
ساغون؂ صاحب برهان همزبان سروری ـ صاحب
ناصری باتفاق تعریف جهانگیری گوید که این لغت
ترکی است که در اشعار شعرای فرس استعمال شد
و ترکان آنرا (قوبالیغ) خوانند ـ خان آرزو در
سراج می فرماید که در فارسی بودن این تردد است
مؤلف عرض کند که در محقق بودن کسی مارا هم
تردد که به نقل لغت حق تحقیق را ادا نمی کند و لقب
سراج المحققین قبول می فرماید نمی دانیم که زلّه بردارِ
بهار چرا ازین لغت به بلاساغون گریخت یکی از
فضلای معاصرین عجم گفت که این مفرس است
فارسیان از لفظ بلا که بمعنی کثرت و شبه است و
سوغون که بترکی نیلهٔ گاو را گویند مرکب کرده
اند و از اینکه در نواحی این شهر نیلهٔ گاو بی حد و
حساب یافته می شد خود ترکان ورای آمش
که (قوبالیغ) بود ز بلاسوغون) هم می گفتند
و در استعمال فارسیان واو به الف بدل شده ـ
(بلاساغون) مستعمل شد چنانکه دستاد استاد ـ
دگرهیچ (اردو) بلاساغون ـ ترکستان کے
ایک شهر کا نام ہے ـ مذکر ـ

بلاسیدن | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بالفتح لغت فارسی است بمعنی افسرده شدن و
خشک گردیدن **مؤلف** عرض کند که دگر کسی
از محققین مصادر فرس ذکرش نکرده ـ معاصرین
عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بنظر آید بدانیم
قیاس کرد که اصل این (بلاسیدن) بود و کنایه
از معنی بالا ـ رای مهمله بکثرت استعمال ... شد
دگرهیچ (اردو) افسرده ہونا ـ خشک ہونا ـ سوکھنا

بلاسیوس بقول برہان بکسر اول وسین بی نقطه وتحتانی بواو رسیده وبسین بی نقطه دیگر زده بلغت یونانی چیزی است آبگینه مانند وآنرا در کنارهای دریای پایند وبعربی ریة البحر خوانند۔ صاحبان هفت وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که جزین نیست که صاحب برہان این را باوجود لغت زبان غیر بدینجہ ذکر کرده باشد که در فارسی زبان از برای این اسمی نباشد۔ صاحبان مفردات طب این را ترک کرده اند (**اردو**) یونانی میں بلاسیوس اور عربی میں ریة البحر اس چیز کو کہتے ہیں جو مثل آبگینے دریا کے کناروں پر پائی جاتی ہے۔ مذکر۔

بلاش بقول سروری بحوالۂ تحفہ (۱) نام یکی از ملوک و (۲) نام شہریست۔ صاحب جہانگیری گوید که (۳) مرادف بلاژ که گذشت صاحب رشیدی ذکر معنی سوم کرده وصاحب برہان نسبت معنی اول گوید که بفتح اول نام پسر فیروزشاه که از ملوک فرس بود واورا سلطان ملک شاه ہم می گفتند وبذکر معنی دوم گوید که بمعنی سوم بکسر اول است۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول متفق با برہان ونسبت معنی دوم صراحت مزید کند که این شہر موسوم شد بنام ہمان شہریار بلاش که بانی شہر بود وآنرا (بلاش کرد) می گفتند ودر چہار فرسنگی مرد شاہجہان بوده است صاحب جامع ہم ذکر ہر سه معنی کرده وخان آرزو در سراج نسبت معنی اول بحوالۂ برہان می فرماید که گویا سہو است از کاتب والا بطلان آن محتاج بیان نیست ونسبت معنی دوم بحوالۂ اش فرماید که این نیز خطاست چه آن (بلاش کرد) است که دہی است از مضافات مرد بنا کردۂ بلاش که برادرزادۂ نوشیروان بود وبذکر معنی سوم ہرچه نوشته ما نقلش بر (بلاژ) کرده ایم ونیز فرماید که بلاش (۴) بمعنی مرد عارف است وصاحبان جامع وبرہان ہم ذکر معنی چہارم کرده اند **مؤلّف** عرض کند که ما نفہمیدیم که در معنی اول چه سہو کتابت برہان است حیف است

از خان آرزو کہ آمادۂ بطلان است و از صراحت ساکت و ازینکہ اتفاق محققین اہل زبان است ما معنی اول را تسلیم کنیم و در عالم رویا مشتاق صراحت بطلان خان آرزوی باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحبان سروری و جامع از اہل لسانند و ہر دو ذکر معنی دوم کردہ اند و اعتماد شان بیشتر از خان آرزوست ۔ پس نظر بر اعتبار ہر دو محققین صاحب برہان بلاش را نام شہری تسلیم کنیم اگر شہر آباد کردہ ملک بلاش را (بلاش کرد) نام باشد لازم نمی آید کہ شہرت آں بہ بلاش ہم نباشد ۔ اختلاف خان آرزو شایان تحقیق اوست معاصرین عجم ہم با جامع و سروری اتفاق دارند و گویند کہ ہماں (بلاش کرد) را در محاورہ بلاش می گویند ۔ تکمیل ایں بر (بلاش جرد) می آید ۔ و آنچہ خان آرزو نسبت معنی سوم نوشتہ ما نقلش بذیل بلاتر کردہ ایم و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا و وجہ تسمیہ معنی چہارم جز ایں نباشد کہ مرد عارف را بر سبیل مجاز بلاش گفتند و ایں معنی متعلق بہ معنی اول است (اردو) (۱) فیروز شاہ کے فرزند کا نام بلاش تھا ۔ مذکر (۲) اسی کے آباد کیے ہوئے ایک شہر کا نام بھی بلاش اور (بلاش کرد) مذکر ۔ (۳) دیکھو بلاتر (۴) مرد عارف ۔ مذکر ۔

بلاش جرد | اصطلاح ۔ بقول سروری بسکون شین معجمہ و کسر جیم نام قریہ ایست بر چہار فرسنگی مرو و آنرا ملک بلاش بن فیروز بنا کرد کہ یکی از ملوک فرس جاہلیت است صاحب برہان گوید کہ معرب (بلاش کرد) است **مؤلف عرض کند** کہ ہماں بلاش کہ بمعنی دومش گذشت کہ آغاز آبادیش بقول معاصرین عجم بصورت دیہی بود و چوں رو بترقی نہاد شہری شد و معروف است بہ (بلاش) بدون جرد یا کرد (اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے ۔

بلاشدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی (۱) بلا واقع شدن و قرار یافتن است و (۲) غضب

شدن وستم شدن (مغانی شیرازی ـ) غمزۂ پنہاں نمایش
آفت جاں کہ بود ۞ خندۂ زیر لبش باز بلای کہ شد ۞
(سلیم طہرانی ـ) طالع شہرت پروانہ بلا شد در عشق ۞
ورنہ بیتابی دل از ہمہ کس می آید ۞ (اردو) (۱) بلا
ہونا۔ بلا قرار پانا (۲) بلا ہونا۔ غضب ہونا۔

بلاش گرد اصطلاح۔ صاحب مؤید ایں را بہ
کاف فارسی آوردہ وکتابت صاحب رشیدی ہم
ہماں مؤلف عرض کند کہ ہماں (بلاش کرد)
است کہ بہ کاف عربی ذکر معنی دوم بلاش گذشت
تسامح محققین بالاست کہ بہ کاف فارسی نقل کردہ
اند معنی لفظی (بلاش کرد) آباد کردۂ تلک بلاش
وکنایہ از شہری کہ ذکرش بر معنی دوم بلاش
گذشت۔ بعض معاصرین عجم بکاف فارسی ہم
بر زبان دارند و گویند کہ از مصدر گردانیدن
وگردانیدن است ولیکن علمای معاصر عجم
بکاف عربی صحیح پندارند و گویند کہ سوقیان عجم ہم بنا دا
از ماخذ بکاف فارسی ہم گویند با ی حالِ اسم مفعول ترکیبی است
(اردو) دیکھو بلاش کے دوسرے معنے۔ مذکر۔

بلاغت کردن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ بہار (۱) بمعنی بالغ شدن طفل (سعدی ـ) چوں ریش
آمد و بلاغت کرد ۞ مردم آمیز و مہر جوئی بود ۞ در بہار عجم نیافتیم۔ مخفی مباد کہ بلاغۃ بقول منتخب بمعنی تیز
زبانی در رسیدن بمرتبہ کمال در ایراد کلام و بلوغ بقول بحد مردی رسیدن کودک۔ صاحب انند بلاغۃ
را بمعنی جواں شدن ہم نوشتہ و صاحبان محیط المحیط و منتہی الارب و صراح بدیں معنی نیاوردہ اند پس
نمی توانیم کہ ایں مصدر مرکب را بمعنی بالغ شدن گیریم و خیال ما اینست کہ سعدی علیہ الرحمہ ہم
بدیں معنی استعمال نکردہ۔ می فرماید کہ ''او چوں ریش آمد یعنی بالغ شد سخن بلیغ کرد۔ الحاصل بلاغت
کردن بہ تحقیق ما (۲) بمعنی سخن بہ بلاغت گفتن است وبس (اردو) (۱) بالغ ہونا (۲) بلاغت کے ساتھ بات کرنا۔

بلاغور اصطلاح۔ بقول لطائف برہان (۱) شخصی را
گویند کہ در شہری متوطن باشد و ازاں شہر باشد و

نداند که از کجاست **مؤلّف** عرض کند که بدینمعنی اسم فاعل ترکیبی دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم از برائے تخصیص این معنی که محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و (۲) بکسر اوّل معنی عام دارد یعنی بدون غور متعلّق به معنی چہارم بلا (اردو) (۱) وہ شخص جو اپنے وطن ہی میں رہتا ہو اور اسکو معلوم نہ ہو کہ اس کا وطن کونسا ہے۔ مذکر (۲) بلا غور کہہ سکتے ہیں یعنی بغیر غور کرنے کے۔ بے غور کئے۔

بلا فاصلہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم متّصل۔ صاحب ہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید که "بلا فاصلہ پیدا شد" یعنی متصل بنظر آمد۔ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است و متعلّق به معنی چہارم بلا که گذشت یعنی بدون فاصلہ پیاپے و بہم (اردو) لگاتار بقول آصفیہ اردو۔ پیاپے۔ پے درپے۔ برابر۔ متواتر۔ بہم بلافصل۔ علی الاتّصال۔ متّصل۔

بلاق بقول ملحقات برہان بر وزن طلاق (۱) پاچہ ازار را گویند و (۲) بالضّم در ہندی نام زیورے که در بینی می اندازند۔ صاحب مؤیّد بر معنی اوّل قانع و این را لغت فارسی گفتہ۔ صاحبان انند و غیاث نسبت معنی دوم گویند که لغت ترکی است بمعنی حلقۂ بینی که زیور زنان است و بقول انند (۳) بمعنی چشمۂ آب نیز۔ در ترکی مستعمل۔ صاحب شمس بذکر معنی اوّل می فرماید که (۴) ریش فرج و گوید که بکسر با ہم آمدہ و بضم (۵) شاخ درخت و فرماید که بدینمعنی ترکی است و صاحب سراج السبیل ہم این را بمعنی جزیرہ (معرّب) گوید۔ **مؤلّف** عرض کند که صاحب لغات ترکی تصدیق معنی سوم می کند و ذکر معنی دوم نکرد اگرچہ صاحب آصفیہ معنی دوم ہم لغت ترکی گوید ولیکن باعتبار صاحب لغات ترکی این را ہندی دانیم و تصدیق خیال ما از (دلیل ساطع) می شود که این را لغت ہندی گفتہ و صراحت کند که در ہندی بودن این شک نیست باجملہ بمعنی اوّل لغت فارسی زبان۔ مبدّل براق که بہمین معنی گذشت

چنانکہ ترغ و تغ و بمعنی دوم لغت ہندی می نماید ولیکن صاحب مؤیّد بذیل لغات ترکی این را بمعنی چاک و سوراخ و بیشتر در بینی گفتہ و در نسخۂ مطبوعہ بعوض نیشتر پردۂ بینی نوشتہ۔ پس خیال ما این است کہ ترکان سوراخی را بلاق گفتہ اند کہ در پردۂ بینی برای زیور کنند ہندیان ہمان زیور را بہ بلاق موسوم کردند و بمعنی سوم ترکی و بمعنی چارم و پنجم بدون سند استعمال بر مجرّد بیان محقق بی اعتبار تسلیم نہ کنیم ہیا معنی چہارم کہ لغوی می نماید (اردو) (۱) دیکھو بداق (۲) دیکھو بسن (۳) چشمہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر پانی کی سوت۔ منبع۔ پانی جھرنے یا نکلنے کی جگہ۔ (۴) ناقابل ترجمہ (۵) شاخ درخت۔ مؤنّث۔

بلاکردن اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) کنایہ از کار عجیب بظہور آوردن (باقر کاشی ؎) نہ مجنوں داشت این ہمّت نہ فرہاد ✤ تکلّف برطرف باقر بلاکرد ✤ صاحب بحر نقل او برداشت۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی کار عمدہ کردن **مؤلّف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی اوّل و سوم لفظ بلا کہ گذشت و مراد ازان کار تعجب خیز کردن است۔ صاحب آنند ہم ذکرچین کردہ و بہ تحقیق ما (۲) بلا قرار دادن ہم (زعفرانی شیرازی ؎) خال نہادہ پیش لب زلف کشادہ گرد رخ ✤ کرد بلای عقل و دین دانہ و دام خویش را ✤ (اردو) (۱) ستم کرنا۔ بقول آصفیہ کوئی نئی اور عجیب بات کرنا (۲) بلا قرار دینا۔

(الف) بلاکش | **(ب) بلاکشیدن** اصطلاح۔ بقول بہار (الف) از اسمای معشوق۔ و در نسخۂ دیگر از اسمای عاشق۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ (ب) بمعنی مبتلا بلا شدن و برداشت بلا کردن است بمعنی حقیقی و (الف) (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بلا می کشد و مبتلا و متحمّل بلا می شود و (۲) کنایہ از عاشق و بقول بہار۔ چنانکہ بالا گذشت (۳) بمعنی معشوق ولیکن این معنی را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم و ای بر و کہ سند استعمال پیش نکرد و غور بر معنی ترکیبی نفرمود

موافق قیاس ہم نیست و معاصرین عجم ہم بدین معنی بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (سعید قمی ؎) بلاکشان تو با چشم وجنگ ساختہ اند ✤ تو سخت باش کہ ما را ز سنگ ساختہ اند ✤ (ظہوری ؎) راہ بصبح چون برد شام غم بلاکشاں ✤ کردہ زسال وصل بروں شام فراق روز را ✤ (انوری ؎) گر بلاایش دی کشم عیبم مکن ✤ کیں بلا آخر بکاری می کشم ✤ (اردو) (الف) (۱) بلاکش بقول آصفیہ زحمت کش آفت جھیلنے والا (۲) مؤلّف کی رائے میں بلاکش عاشق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر (۳) معشوق مذکّر (ب) بلا میں مبتلا ہونا۔ بلا کا متحمل ہونا۔ بلاکش ہونا۔ بلا سر پہ لینا

(الف) **بلاگرداں** | اصطلاح۔ (الف) بقول

(ب) **بلاگرداندن** | بہار بکاف فارسی کنایہ از

صدقہ و قربانی (صائب ؎) بی بلاگرداں خطر دارد ز چشم شور حسن ✤ وای بر شمعے کہ راند از نظر پروانہ را ✤ صاحب بحر گوید کہ تصدّق و قربان و فدا کردہ شدہ صاحب انند ہمزبان بہار و صاحب غیاث متفق با بحر و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ می فرماید کہ کنایہ از دور کردن بلا بود (حافظ شیرازی ؎) می سوزم از فراقت رو از جفا بگرداں ✤ ہجراں بلای ما شد یارب بلا بگرداں ✤ مؤلّف عرض کند کہ (ب) مصدریست بمعنی واپس کردن بلا و دور کردنش قریب بمعنی حقیقی و (الف) اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از معنی متذکرہ بالا کہ چیزی واپس و دور کنندہ بلا است۔ صدقہ و قربانی باشد۔ پس صاحبان غیاث و بحر تسامح کردہ اند کہ بر الف ذکر معنی مفعولی کردہ اند۔ قتّال۔ (اردو) (الف) بلاگرداں بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جو دوسرے کی آفت اپنے اوپر لے لے۔ بلا دور کرنے والا۔ تصدق ہونے والا۔ قربان ہونے والا (انتہی) مؤلّف عرض کرتا ہے کہ تصدّق اور فدا کے معنے میں بھی مستعمل ہو سکتا ہے۔ آپ ہی نے (بلاگرداں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے بمعنی تصدّق ہونا۔ قربان ہونا (ب) بلا کو واپس کرنا۔ دور کرنا۔ پھیر دینا۔

بلاگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بلا واقع شدن و بلا شدن و مصیبت شدن است (فغانی شیرازی ؎) بیشتر شد از نسیم وصل آشوب دلم + بوی پیراہن بلا گردید یعقوب مرا + مخفی مباد کہ گردیدن بمعنی شدن می آید (اردو) بلا ہونا مصیبت ہونا۔

بلاگماشتن برکسی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مبتلای بلا و مصیبت کردن کسی را (سعدی شیرازی ؎) دران جا امانش نہ تا ہیچ جا شت + نباید بلا بر کسی گماشت + (اردو) کسی کو مبتلا سے مصیبت و بلا کرنا۔

بلال بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع مرادف ہمان بلا رکہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آن چنانکہ اشارۂ این ہم درانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلار۔

بلالانہ صاحبان انند و غیاث می فرمایند کہ بالکسر بمعنی مانند بلال کہ چون حضرت بلال مرد صالح و بی تکلف بودند پس از بلالانہ مراد صالحانہ و بی تکلفانہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ (انہ) کلمۂ ایست برای اظہار لیاقت کہ بجایش گذشت۔ فارسیان استعمالش بر علم کردہ اند چنانکہ حاتمانہ تا آنکہ سند اہل زبان پیش نہ شود مجرد قول غیاث و انند را کافی ندانیم۔ محققین صاحب زبان و معاصرین عجم ہر دو ازین ساکت (اردو) مثل بلال کے۔

بلالک بقول برہان و ہفت و انند ہمان بلارک کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است و آن مبدل این چنانکہ اشارۂ این ہم درانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بلارک۔

بلاماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ باقی ماندن مصیبت و زحمت است (جمال اصفہانی ؎) برمن نماند ہیچ بلائی و زحمتے + کز جور دور گنبد گردان نہ دیدہ +

(اردو) مصیبت اور بلا رہنا چاہیے " اب ہم پر کوئی مصیبت نہ رہی جو ہونا تھا ہو چکا " یعنی باقی نہ رہی

(۳۵۴۲) (۱) **بلا موزون** | استعمال - از قبیل (بلا دلچسپ)

(۳۵۴۳) (۲) **بلا ہشیار** | و (بلا ذوق) است کہ بجایش گذشت (۱) بمعنی بسیار موزوں و (۲) بسیار ہشیار سند (۱) بر (بلا دلچسپ) گذشت و سند (۲) از ظہوری (ـــــہ) نگہ اہل نظر نیست معطل بجواب + نرگسش با ہمہ مستی چہ بلا ہشیار است + مخفی مباد کہ استعمال این در کلام فارسی اکثر با کلمۂ (چہ) دیدہ شد و گاہ گاہ بدون آں ہم (اردو) (۱) بلا کا موزوں (۲) بلا کا ہشیار

بلای آسمانی | استعمال - بقول بہار و انند کشش نقش نگار کنایہ از آفت بزرگ مرادف بلای سیاہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و بمعنی حقیقی مصیبتے کہ بی اختیار پیش آید و دست خود نباشد و ہمین است (بلای ناگہانی) فارسیان (بلای آسمانی و سلطانی) بر زبان دارند بلای سلطانی مصیبتے را گویند کہ بعتاب ملک بر سر آید - معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو) آسمانی بلا بقول امیر ناگہانی مصیبت (آتش ـــــہ) بڑھے ایڑی سے چوٹی اس پری کی + زمیں پکڑے بلائے آسمانی + (میر حسن ـــــہ) گری اسپہ جو آسمانی بلا + دل اس نازنیں کا ہوا ہو چلا + -

بلا یافتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض می کند کہ مبتلای مصیبت و بلا شدن است (نعمت اللہ کرمانی ـــــہ) ہر کہ بہ لا در فتاد یافت بلای عظیم + زود گذر تو زلا تا نفتی در بلا + مخفی مباد کہ نفتی مخفف نیفتی باشد و این از مصدر افتادن و آں از مصدر فتادن (اردو) بلا میں پڑنا - بلا اور مصیبت میں گرفتار ہونا -

بلای جان | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ منظہر العجائب (۱) از اسمای محبوب **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (۲) بمعنی مصیبت جان یعنی مصیبتے کہ بر جان آید و این معنی حقیقی است و (۳) بمعنی مطلق زحمت و مصیبت شدید و ناگہانی

زرمستعمل است - فارسیاں گویند " اینکار بلای
جان ماست " یعنی مصیبتے عظیم بر من - معنی اول
بیان کردۂ انند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن
مشتاق سند استعمال می باشم (اردو) (۱) معشوق
مذکر (۲) بلائے جان - وہ بلا اور مصیبت جو کسی کی
جان پہ آجائے - مؤنث (۳) بلائے جان مطلق
اس مصیبت کو کہہ سکتے ہیں جو شدید ہو - اور -
ناگوار تر - مؤنث -

بلای زیر سر داشتن | مصدر اصطلاحی - بہار می
فرماید کہ در بحث (فتنہ در سر بودن) می آید و
در انجامی نویسد کہ مرادف (بلای زیر سر داشتن)
واز محمود بیگ فشوقی سندی آرد (ﮯ) فشوقی
کرد پامال بلا عشقت نمی گفتم + کہ این دز دیدہ
دیدہ نہا بلائی زیر سر دارد + **مؤلف** عرض کند
کہ بہار حاطب اللیل واز تعریف اصطلاحی دامنش
گریز می کند - مقام این مصدر اصطلاحی بدون
(یای زائدہ) بود و ما ہم در انجا (بلا زیر سر داشتن) قائم
کردہ و این کنایہ باشد از بمعنی داشتن بلا و مصیبت
چنانکہ از سند بالا ظاہر است (اردو) بلا کو بغلی رکھنا
بلا کو چھپا رکھنا -

بلای سیاہ | اصطلاح - بقول برہان و جامع
و بحر کنایہ از تشویش و خلاف طبیعت و آزار باشد
صاحب ناصری در ملحقات بہ معنی بیان کردہ برہان
(ظہور حادثہ صعب) را بیفزاید - بہار گوید کہ کنایہ
از آفت بزرگ است و صاحب انند این را مرادف
(بلای آسمانی) گفتہ و خان آرزو در سراج بر آفت
عظیم قانع و فرماید کہ آنچہ برہان کنایہ از تشویش
و خلاف طبیعت نوشتہ خطا ست - صاحب تحقیق مصطلحات
گوید کہ بلائے سخت باشد (صائب ﮯ) ای کہ محو
چشم خوباں گشتۂ ایمن مباش + کین بلا ہای سیہ
دارد عجب دنبالہا + **مؤلف** عرض کند کہ مرکب
توصیفی بمعنی بلائی کہ سیاہ باشد و کنایہ از بلائی سخت
و مصیبت شدید - خان آرزو ایرادی کہ بر برہان
کردہ است درست است و آنچہ صاحب ناصری معنی

مصدری) بیان کردہ آنہم درست نباشد۔ فارسیان ایں را بتشبیہ زلف وچشم وخال محبوب استعمال می کنند (اردو) کالی بلا۔ بقول آصفیہ۔ بلاے سیاہ۔ بلاے بد (انشا ؎) قسمیں تو ساری ہوچکیں باقی رہی ہے اب ٭ کالی بلا کی غول بیابان کی قسم ٭ (تمکین ؎) افعی ہے شب ہے مشک ہے یا توتیا ہے یہ ٭ زلف سیہ ہے یا کوئی کالی بلا ہے یہ ٭ آفت بزرگ ومصیبت سخت (ظفر ؎) لے سیہ بختی کہ دل زلف سیہ میں پھنس گیا ٭ اب رہائی ہوچکی کالی بلا میں پھنس گیا ٭

بلای طویلہ بر سر میموں | مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر ایں کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ ہر بلا وبہتان بر آدم بی زبان ومسکین می آید اگرچہ او بی قصور می باشد وگاہی بسزای سزا از بن کہ حمایت او کسی نمی کند وخود او یارای تردید ندارد ومسکینی او ورا وقیع نکند۔ فارسیان درہیچو محل ایں مثل را زنند مقصود آنست کہ چنانکہ بوزینہ بوجہ بیزبانی ومسکینی درطویلہ مورد اقسام سزاہا می شود ہمچناں غریب بیزبان ومسکین ہم۔ مخفی مباد کہ رسم است کہ بوزینہ را درطویلہ دائما جادہند وقریب اسپاں بزنجیری یا رسنے متعلق کنند۔ مقصود آں می باشد کہ از راتبہ اسپاں چیزی کہ در اصطبل بر زمین افتد آنرا بخورد واصطبل را صاف وپاک دارد از فرو ریختہ راتب تا ماکیان از برای آں قریب اسپ نیایند ونشود کہ پر و بال ماکیاں کہ مہلک اسپ است درکاہ ودانہ شامل شود ایں است ضرورت۔ بوزینہ در اصطبل کہ ملحوظ خاطر می باشد ولیکن نقصانی دیگر اگر در اصطبل بنظر آید دائما بلایش بر سر بوزینہ می آید خیال می کنند کہ ہمین بوزینہ مرتکب اوست وتعزیرش کنند وگاہی اسپ ہم بایں بیچارہ لگد می زند۔ بالجملہ وجود ایں بی زبان درطویلہ اگرچہ بمصالح ماست ولیکن او باوجود بی گناہی اقسام تعزیر می کشد از ہمین عادت در فارسی زبان

ایں مثل قرار یافت (اردو) طویلہ کی سزا بندر کے
سر۔ بقول آصفیہ کہاوت یعنی ہر ایک بلا اور بہتان
آدم مسکین و بی زبان کے سر پڑتا ہے۔ قصور
کسی کا اور مارا کوئی جائے۔ غریب پر سب کا زور چلتا ہے

بلای ناگہاں | استعمال۔ بلائے و مصیبتے کہ بغتۃً (۲۵۲۵)
بی اطلاع بر سر آید (انوری ؎) آسیب غم تو
ہر کجا ہست ؛ دور از تو بلاے ناگہانست ؛ مؤلف
عرض کند کہ بزیادت یای نسبت ہم بر زبان معاصرین
عجم است یعنی (بلاے ناگہانی) (اردو) بلای ناگہانی
کہہ سکتے ہیں۔ وہ بلا اور مصیبت جو انسان کے
سر پر یکایک آئے جسکی اطلاع وہ پہلے سے نہ پائے
مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے لیکن
اہل زبان کی زبان ہے۔

بلایہ | صاحبان جہانگیری و رشیدی و مؤید و جامع
و ہفت و انند و برہان ذکر ایں کردہ اند و مرادف
(بلابہ) دانستہ اند کہ بہ موحدہ عوض تحتانی چہارم
گذشت و ما اشارۂ ایں ہمدر انجا کردہ ایم و صراحت
ماخذ ہم کہ ایں اصل است و آن مبدل ایں (شمس
فخری ؎) گر فلک بغض علم زاد چہ شد ؛ از بلایہ
چہ زاد غیر خشوک ؛ (فخر گرگانی ؎) بیارید اندیشہ
پلید بدکنش را ؛ بلایہ کندہ پیر بدمنش را ؛ ہزاران
جفت بہ از دیشش بلایی ؛ چہ از دل نزاں بلایہ پرستانی ؛
صاحب جہانگیری از ناصر خسرو سند ہمی آورد (؎)
کارہاے چپ و بلایہ مکن ؛ کہ بہ پستی ہمی پیت دہند
کتاب ؛ مؤلف عرض کند کہ در ہمہ شعر بلایہ
بہ موحدۂ چہارم است کہ جابجا ستی نقل نگار یک
نقطہ را افزودہ والا بہ بابای معیت است چنانکہ
صراحتش بر (بلابہ) گذشت۔ حاصل اینست کہ (بلا)
بمعنی اول است کہ ہمدر انجا گذشت و از معنی دوم
انکار داریم چنانکہ ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بلا

بلایہ قز | اصطلاح۔ صاحب ملحقات برہان
گوید کہ بفتح قاف و سکون زای ہوز نوعی از ابریشم
کمینہ باشد۔ صاحبان ہفت و انند ہم ذکر ایں
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ذکر ایں بہ موحدۂ

چہارم گذشت کہ قنزا بریشم خام بر قماش را نام است
و بلایہ با او مرکب شد۔ محققین اہل زبان ازین ساکت
معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ محققین بالا صاحب زبان نیند (اردو)
دیکھو بلایہ قنز۔

بلب آب چکانیدن | مصدر اصطلاحی۔
ہمانست کہ در ممدودہ (آب بلب چکانیدن) گذشت
(اردو)۔ (دیکھو آب بلب چکانیدن)۔

(الف) **بلبان** | بقول بہار بالتحریک نام سازی
است کہ بلب نوازند وہم او گوید کہ........

(ب) **بلبانی** | آنکہ بلبان را نوازد (سیفی ے)
شوخ بلبانی کہ بشیرینی جانی ٭ کان شکر قند وملاحت
بلبانی ٭ آرزوہ شود جان من بیدل ازین غم ٭ گہہ
بلبان را بلبانت برسانی ٭ صاحب آنند نسبت الف
گوید کہ ہمین سبب آنرا بہندی (منہ چنگ) گویند
و فرماید کہ صاحب کشف بلبان را بالفتح نوشتہ وشارحی
کہ ثقہ ومعتبر است بلبان را بفتحتین بمعنی الغوزہ آوردہ۔ فرماید
کہ این لفظ در برہان ورشیدی یافتہ نشد۔ ہمین است
قول صاحب غیاث کہ صاحب آنند نقل نگار اوست
صاحب شمس ذکر الف کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو
موافق قیاس است و یای نسبت در (ب) باشد (اردو)
الف الغوزہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی
بانسری ہے جسکی جوڑی منہ میں رکھ کر بجاتے ہیں
اس کا رواج اکثر چرواہوں میں ہے (ب) الغوزہ
نواز۔ وہ شخص جو الغوزہ بجائے۔

(۱۹۱)

بلب جام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از شراب خوردن
سند این از انوری بر (کف تیغ گرفتن) گذشت موافق
قیاس است (اردو) لب کو ساغر لگانا۔ شراب پینا۔

بلبک | بقول جہانگیری با اول مفتوح وبثانی زدہ مسکہ را گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ومحققین اہل زبان ومعاصرین عجم ہم ساکت لغت عرب وترکی
نیست۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم واگر بدست آید میتوانیم قیاس کرد کہ فارسیان بہ موحدہ کہ

افادہ معنی معیت کند لفظ بس را مرکب کردہ اند و در آخرش کاف نسبت زیادہ کردند چنانکہ درزنان سنگک) خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این قسم کاف کردہ۔ پس معنی لفظی این چیزی کہ منسوب است بلب و کنایہ از چیزی کہ بلبش توان خورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال غیر از اسم جامد فارسی زبان نمی نماید صراحت مزید بر بلبکہ می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن گیریم (اردو) مکھن بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مسکہ۔ کچا گھی۔ روغن تازہ۔ نونی گھی۔ بن تایا گھی۔ دہی یا کچے دودھ سے نکالا ہوا گھی جسے تایا نہ ہو۔

بلبکہ صاحب رشیدی می فرماید کہ بفتح ہر دو با مسکہ صاحبان برہان و جامع و ہفت و سراج و انند ذکر این نکردہ اند۔ صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکر این بفتح اول و بای ابجد و کاف و سکون ثانی کردہ گوید کہ در فرہنگہا نیافتم

مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اللسان است این را اسم جامد فارسی زبان نمی فہم و ماخذ این ہمان است کہ بر (بلبک) مذکور شد۔ ہای آخرہ زائد باشد و بس و بلبک کہ گذشت مخفف این بحذف ہا (اردو) دیکھو بلبک۔

بلبل بہار گوید کہ مرغی است معروف کہ در ولایت می باشد و اینکہ در ہندوستان بدین اسم موسوم است مرغی دیگر است و بلابل جمع آن و فرماید کہ آتش زبان۔ آتش نفس۔ آتش نوا۔ بلند صفیر۔ بیدرد۔ بیطالع۔ خوش آواز۔ خوش آہنگ۔ خوش ترانہ۔ خوش الحان۔ خوش گوے۔ خوش نغمہ۔ رنگین نوا۔ زار۔ شوخ زبان۔ شوریدہ۔ شیرین نفس۔ فرد نوا۔ مجحوب۔ نوا پرداز۔ نوا ساز۔ نوا فروز۔ ہنگامہ طراز۔ از صفات اوست۔ صاحب انند صراحت کند کہ لغت عرب است و فرمائی کہ در زبان عرب معانی دیگر ہم دارد۔ صاحب محیط گوید کہ بروزن قلقل عندلیب را نام است و بفارسی

(ہزار داستان) وآں طائریست معروف بقدر گنجشک کوچک خوش شکل۔ سبز رنگ۔ ونزدیک سرآں سیاہ وسفید۔ ونیکو آواز ملیح صورت ولہذا آنرا درخانہ ہانگاہ می دارند وتربیت می نمایند۔ گرم وخشک در دوم وسوم وگوشت آں تسخین قوی نماید وبرای گرم مزاجاں صلاحیت ندارد وبارد مزاجان را نافع وچوں گوشت آنرا با چشم سرطان در قطعہ جلد بستہ بر ذراع انسان بندند یا زیر تکیہ دارند منع خواب کند وبغایت محرک باہ خصوصاً مغز سرش وبیضہ آں قوی تر در یں باب وسرگیں آں بسیار جالی وبا قوت قابضہ وضماد آں جہت نیکوئی رخسار دازالۂ کلف وشعر زائد اجفان نافع وحمول آں جہت اسقاط جنین موثر وخاکستر پر آں جہت التیام جراحات وآشامیدن خون گرم گرم آں جہت تصفیہ قصبہ ریہ وآواز مفید (انتہی) مؤلف عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است ذکر ایں کردہ فارسیان استعمال ایں کنند وبترکیب خود ہم استعمال کنند چنانکہ در ملحقات می آید۔ ہندیاں ایں را در قفس کوچک نگاہ دارند وبالای آں برقع کلفت اندازند تا داخل آں تیرگی شب باشد وتمیز در روز وشب نکند وایں طریق عمل از برای آنست کہ شبانہ روز نغمۂ رنگارنگ زنند ودائما توی قفس قدری گل سرخ می اندازند وسفوف گردہ ونخود در غذایش می دہند وہر روز یک بار پردہ از قفس جدا کنند تا ہوای تازہ گیرد و[illegible] کرم چک وکرم ہا داخل قفس اندازند گویند ایں قسم خورش پسند خاطرش وحافظ صحت اوست فارسیان ایں را عاشق گل دانند۔ غزل فارسی از عشق بلبل با گل پر است۔ زادوبوم ایں فارس است (صائب ؎) بلبل ما از گرفتاری ندارد شکوۂ ٭ خندہ گل می کند چاک قفس بر روی ما (اردو) بلبل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ومؤنث۔ ہزار داستاں۔ دستاں سرا۔ مرغ چمن۔ عندلیب۔ گلدم۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ گلدم ہندوستان کا بلبل ہے جو بلبل عجم کے سوا ہے۔

بلبلِ آمل اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و آنند لقب طالب آملی است کہ شاعر معتبر بود **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و آمل شہر یست کہ تعریفش در ممدودہ گذشت و طالب از ہماں جا و نظر بر سخن سنجی او کہ در عالم مشہور است فارسیاں اورا بدیں لقب ملقّب کردند (لاادری ع) بلبل آمل لقب طالب است ۝ (اردو) بلبل آمل۔ لقب ہے طالب کا جو فارسی کا ایک مشہور شاعر گزرا ہے جس کا کلام عاشقانہ بہت مشہور ہے۔ مذکر۔

بلبلا مژدہ بہار بیار مثل۔ این مثلی است **خبر بد بہ بوم شوم گذار** از کلام سعدی علیہ الرحمہ صاحبان خزینہ و گلدستہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیاں چوں کسی را مخبر خبر بد می یابند از و تنفر کنند و آں را مثل رامی زنند و اکثر دریں محل مصرع ثانی را خوانند مقصود آنست کہ خبر بد نباید پیش کسی گفت کہ باعث رنج طبائع مردم می شود برعکس آں مژدہ رساندن خوش می نماید و نقصانی نمی بخشد غیر از نفع بہ خلاف آں خبر بد کہ گاہی ازاں نقصان مخبر ہم می شود (اردو) دکن میں کہتے ہیں "خیر کی لا برائی کو جھانک" اور اس فارسی مثل کا مصرع ثانی بھی دکن میں مستعمل ہے۔

بلبلانی صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ می فرماید کہ بفتح یکم و سوم طعامی است ترکان را و بحوالہ رسالہ علمی گوید کہ بمعنی حلوائی و فرماید کہ این لغت ترکی است **مؤلف** عرض کند کہ ازیں کہ او این را بذیل لغات فرس جا داد مقصودش جز این نباشد کہ بمعنی اول فارسی است و بمعنی دوم ترکی از بنا سبکہ او این را بذیل لغات ترکی ہم جا دادہ بر معنی حلوا قناعت می کند و صاحب ملحقات برہان بحوالہ مؤید این را نقل کردہ و صاحب آنند گوید کہ ترکی است و صاحب ہفت ہم نقل مؤید کردہ و صاحب شمس این را لغت فارسی گفتہ گوید کہ نام حلوائی و این مثل است کہ (حلوای بلبلانی تا نخوری ندانی) و فرماید کہ گویند نام طعام ترکان ہم **مؤلف** عرض کند کہ وای برین

تصحیف و تحریف کہ لغت ترکی کہ بمعنی حلوائی است
بلیلابی بہ تحتانی سوم و موحدہ ششم باشد۔ چنانکہ صاحب
لغات ترکی آوردہ پس حقیقت معنی دوم بوضوح پیوست
کہ متعلق بالغت بلبلانی نیست۔ نسبت معنی اول عرض
میشود کہ کسی از محققین صاحب زبان اعنی سروری
وجامع وناصری وبرہان ذکر این نکرد و معاصرین عجم
ہم بر زبان ندارند وحق آنست کہ این را برای غذای
بلبلان گفتن موافق قیاس است۔ در نسخ قلمی مؤید
بضم کیم وسوم نوشتہ ودر نسخہ مطبوعہ بفتح۔ یکی از معاصرین
عجم عقدہ این لغت را بواسطہ مثل بیان کردہ صاحب
شمس خوب کشاد گفت کہ (حلوائی بلبلانی) ہمان حلوا
را نام است کہ از سفوف گردہ ونخود بریان باندکی قند
درست کنند۔ فارسیان چون کسی را بینند کہ ذوق نغمہ
بلبل نمی بردارد واعتنا بادنی کند می گویند کہ (حلوای
بلبلانی تا نخوری ندانی کہ نغمہ چہ چیز است) پس متحقق
شد کہ بلبلانی ہمان حلوای بلبل را نام است وبس و
آنچہ در ترک می سازند بلیلابی بہ تحتانی سوم کہ ہیچ
تعلق از بن ندارند الحاصل بلبلانی لغت فارسی
بمعنی حلوای بلبل است دیگر ہیچ۔ پس می پرسیم از
صاحب مؤید کہ آیا ہمین است تائید فضلای
بر تو و متتبعین تو کہ غیر از نقل نگاری کاری دیگر
نمی کنند۔ ودوم محقق خود نیز ندارد (اردو) بلبلانی
اس گوندے کا نام ہے جو بریاں گرٹے اور چنوں
کے سفوف اور خفیف سی شکر کے ساتھ بناتے ہیں مذکر

بلبل بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ضمیمہ
برہان کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وسلم۔ صاحب بحر کنایہ را اشارہ نوشت وصاحب
مؤید ہم زبان بحر وملحقات برہان۔ صاحبان ہفت
وغیاث وانند ہم ذکر این کردہ اند وصاحب
شمس بی تحقیق نذکر معنی بالا معنی بہشت را ہم اضافہ
کردہ کہ نتیجہ بی تحقیقی اوست **مؤلف** عرض کند
کہ مازاغ البصر وماطغی را فارسیان بہ تخفیف بعض
الفاظ بوستانی قرار دادند آنحضرت را بلبلش د
بترکیب اضافی کنایہ لطیف از ذات بابرکات

نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (اردو) فارسیوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (بلبل بوستان ما زاغ)
کہا ہے۔ مذکر۔

بلبل چشم | اصطلاح۔ بقول بحر وانند۔ نوعی
از قماش۔ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت
چشم بلبل است کہ بہمین معنی می آید و از رنگہ بریں
قماش نقشی مثل چشم بلبلاں می باشد موسوم شد تا ہم
اسم مخفی مباد کہ معاصرین عجم (چشم بلبل) را بر زبان
دارند و استعمال (بلبل چشم) بہ ہمین معنی از نظر ما
نگذشت اگرچہ محققین ہند نژاد ذکر ایں کردہ اند
ولیکن محققین زباندان و معاصرین عجم ازین قلب
اضافت سکوت ورزیدہ اند ما ایں را محاورۂ زبان
فارسی ندانیم (اردو) چشم بلبل ایک کپڑے کا نام
ہے جس پر نقش و نگار مثل بلبل کی آنکھ کے ہوتا ہی۔ مذکر۔

بلبلستان | اصطلاح۔ بقول بہار و انند ش
نقش نگار مصروف **مؤلف** عرض می کند کہ ایں از
قبیل گلستان و شبستان است ولیکن فارسیان بہ کسر
سین مہملہ ہم استعمال ایں می کنند چنانکہ گلستان راہم
(دوالہ ہروی ے) طلسم دلربائی کردہ حسن اجزای
خوبی را ✚ زرنگ گل درقفس زراں دادہ جا بلبلستانی را
مخفی مباد کہ معنی لفظی ایں جائی کہ دراں کثرت بلبلان
باشد مراد از چمن و باغ (اردو) فارسیوں نے باغ
کو بلبلستان کہا ہے۔ جیسے گلستان۔ مذکر۔

بلبل شدن | اصطلاح۔ بقول وارستہ (۱) بسیار
شور آمدن و (۲) عاشق شدن (سلیم ے) سنطہ را
کی میتواں زلاف و ولت منع کرد ✚ باغباں چو
درچمن گل دید بلبل می شود ✚ (خان خالص ے)
در فکر کہ غنچہ گشتہ باز ✚ گل کرد کہ بلبل تو گردم ✚ صاحب
بحر ذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) گویا شدن ہم
د فرماید کہ بلبل کردن مسندی ایں است کہ می آید۔
خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ گویا شدن
برنگیں بیانی است و سندی از برای ایں پیش نکرد
بہار ہر سہ معنی را ذکر کردہ (محمد قلی ے) عاشق پر
شکوہ خاموش از تغافل می شود ✚ طوطی از آئینہ چوں

رو دید بلبل میشود ٭ مؤلف عرض می کند که موافق قیاس است و بہر سہ معنی کنایہ باشد۔ مخفی مبادکہ سند معنی دوم بکارش نمی خورد و متعلق است بہ (بلبل گردیدن) کہ می آید۔ معاصرین عجم استعمال بلبل شدن بمعنی دوم ہم می کنند (اردو) (۱) شور پر آمادہ ہونا۔ شور کرنا (۲) عاشق ہونا (۳) گویا ہونا۔ رنگین بیان ہونا۔

بلبل طنبور اصطلاح۔ بقول بہار چوبکی کہ بر کاسہ طنبور گذارند و آنرا خرک و خر طنبور نیز گویند و فرماید کہ اصل ہمین بلفظ خر است اہل خرابات تغیر دادہ بلبل نامیدہ اند و بہندی گھورچ خوانند (ناظم ہروی ؎) در مجلس مستان و گل افشانی ساقی ٭ صد رنگ فغان بلبل تصویر برآورد ٭ و گوید کہ این استعارہ است و می تواند کہ مراد از بلبل طنبور ذات طنبور باشد باضافت مشبہ بہ الی المشبہ وہذا ہو الاظہر۔ فاضل انند در نقل نگاری بہار پابند مؤلف عرض کند کہ بیچارہ در نقل نگاری آنقدر مستغرق است کہ تحریف مطبع نولکشور راہم دریافت نمی کند تا بتحقیق چہ رسد در کلام ناظم ہروی (بلبل تصویر) را جا دادن و برای (بلبل طنبور) از و سند گرفتن بدان ماند کہ (ما چہ می گوئیم و طنبورہ چہ می سراید) در نسخہ دیگر بہار عجم کہ غیر مطبوعہ نولکشور است در کلام ناظم (بلبل طنبور) یافتیم و آن نقش بلبل است کہ صناعان بر طنبور می کنند چنانکہ بر پردہ دیوار پس (بلبل طنبور) از قبیل (شیر قالین) است و بس (مرکب اضافی) بمعنی حقیقی نہ کنایہ باشد و نہ استعارہ اگرچہ می توانیم کہ باضافت تشبیہی طنبور را (بلبل طنبور) گوئیم کہ طنبور ہم مثل بلبل شور می کند ولیکن فارسیان بلبل را در تشبیہات طنبورہ نیاوردہ اند۔ پس معنی نقش بلبل بر طنبور درست می نماید (اردو) وہ بلبل کی تصویر جو عجم میں طنبور پر کھینچی جاتی ہے۔ مؤنث۔ طنبور۔ مذکر۔

بلبل کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ متعدی بلبل شدن کہ گذشت (سلیم ؎) سوا جوہر آئینہ بلبلش کردست ٭ وگرنہ طوطی ما گفتگو نمی داند ٭ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی

بگفتار آوردن پیدا است ۔ صاحب بحر ذکر این ذیل
(بلبل شدن) کردہ و خان آرزو ہم در چراغ ہدایت
این را با مصدر مذکور آوردہ فرماید کہ گویا کردن
بہ رنگین بیانی است وزآنہ بر دارش بہار ہم برہمین
یک معنی قانع و احتیاطش از اینکہ سند استعمالش
بمعانی دیگر بدست نیامد ولیکن معاصرین عجم تصدیق
می کنند کہ بمعنی عاشق گردانیدن و بشور آوردن
ہم مستعمل (اردو) (۱) گفتگو میں لانا ۔ بات کروانا
(۲) عاشق کرنا (۳) آمادہ شور کرنا ۔

بلبل کُنج اصطلاح ۔ خان آرزو در سراج فرماید
کہ بمعنی چغد است کہ جانوریست معروف از آن جہت
کہ مسکن چغد کنج است و ویرانہ ۔ صاحبان برہان
و ہفت این را بکسر لام و فتح کاف فارسی گویند
و صاحبان جامع و بحر ہم این را بکاف فارسی
نقل کردہ اند ولیکن در جلیلہ لفظ صراحت کاف
فارسی نکردہ مؤلف عرض کند کہ کُنج بہ کاف
عربی مضموم بمعنی گوشہ و زاویہ و گنج بہ کاف فارسی
مفتوح بمعنی زر و گوہر کہ در زمین دفن باشد پس
این مرکب اضافی است و بلبل در ینجا بمعنی شور کنندہ
چنانکہ (بلبل شدن) بمعنی شور کردن گذشت و بخیال ما
با کاف عربی صحیح باشد ۔ چنانکہ خان آرزو نقل کردہ
ولیکن اتفاق دیگران با کاف فارسی خصوصاً جامع
و برہان اجازت نمی دہد کہ خلاف محاورہ زبان رویم
اندرین صورت چارہ جز این نیست کہ (بلبل گنج)
را کہ بکاف فارسی می آید مبدل این دانیم چنانکہ
کشتی و گشتی (اردو) چُغد ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مذکر ۔ اُلّو ۔ بوم ۔ ایک قسم کا چھوٹا اُلّو ۔ آپ ہی
نے (چکوا چکوی) پر فرمایا ہے کہ (ہندی ۔ اسم مؤنث
ایک جفت سرخاب جفتک ۔ چکاوک (دو آبی پرندوں
کے نام جو اکثر دریا کے کنارے رہتے ہیں) دن بھر
تو جوڑا ساتھ پھرتا ہے رات کو کہتے ہیں کہ ہر ایک
جدا جدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہندی شاعروں نے
اسکا اکثر ذکر کیا ہے اور امیر خسرو نے بھی ایک مقام
پر ان کا حوالہ دیا ہے (انتہی) مؤلف عرض کرتا ہے

کہ جس پرند کو اہل دکن چکوا چکوی کہتے ہیں اسکو ہم نے
دیکھا ہے بے شک یہ جوڑے کا نام ہے دونوں رات
میں کسی درخت پر آتے ہیں اور ان کی آواز ان کے نام
کی سی ہوتی ہے۔ صورت مثل چغد کے مگر قد بہت چھوٹا
اہل دکن اس کے آنے اور آواز کرنے کو میمون خیال کرتے ہیں

بلبل گردیدن | مصدر اصطلاحی۔ ایں ہمانست
کہ تعریفش بر (بلبل شدن) گذشت وسند اینہم ہمانجا
مذکور (اردو) دیکھو بلبل شدن۔

بلبل مزاج | اصطلاح۔ بقول بہار وانندش
نقل نگار مرادف (بلبل نوا) کہ می آید فرماید کہ ہر دو
معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی کسی کہ طبیعت او مثل بلبل باشد (طالب آملی
ف) بدین بلبل مزاجی دارم آن غیرت کہ گر روزے
گل از بالم دمد لخت دل از منقار نگذارم + (اردو)
بلبل کا سا مزاج رکھنے والا۔ بلبل مزاج بھی کہہ سکتے ہیں

(۳۸۳۲) (الف) **بلبل نفس** | اصطلاح۔ ہردو مرادف یکدیگر
(ب) **بلبل نوا** | است بہار ذکر (ب) کردہ بر
معروف قانع **مؤلّف** عرض کند کہ کسی کہ مثل
بلبل فغان وشور کند (خسرو الف ف) مطرب
بلبل نفس از نغمہ مست + دین غزلش بردہ بسی
دل ز دست + (مخلص کاشی ب ف) نوا پرداز
گر نبود صریر خامۂ مخلص + کہ دیگر برسر شور
آورد بلبل نوا یا نرا + (اردو) الف وب۔ بلبل
کا سا نغمہ و شور کرنے والا۔ بلبل آہنگ بھی کہہ سکتے
ہیں اور بلبل نوا بھی۔

بلبلہ | صاحب رشیدی بذیل بلبلی ذکر ایں کردہ
و صاحب برہان گوید کہ بفتح اوّل وثالث ولام
وسکون ثانی (۱) کوزہ لولہ دار را گویند و (۲)
بمعنی صدا و آواز صراحی و (۳) بمعنی اندوہ و
گرفتگی دل۔ صاحبان جامع وہفت ہم ذکر ایں
کنند صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر ایں
کردہ می فرماید کہ بمعنی اوّل لغت عرب است و
بحوالہ ادات و دستور ذکر بمعنی سوم ہم کردہ۔ صاحب
اسند ایں را لغت فارسی گوید و بمعنی اوّل و دوم

اکتفا کنند (خاقانی ۵۵) در بر بلبلہ فواق افتد؛ کز دہان آب احمر انداز د ؛ (ولہ در صفت شراب ۵۵) چون ز دہان بلبلہ در گلوی قدح چکد ؛ عطسہ عنبرین دہد مغز چمانہ از تری ؛ صاحب منتخب ذکر این بضم اوّل و دوم بمعنی اوّل کردہ می فرماید کہ لغت عرب است مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل مفرس دانیم کہ فارسیان تصرف در اعراب کردہ اند و معنی دوم و سوم را باعتبار قول صاحب جامع کہ صاحب زبان است معتبر دانیم و ماخذ معنی دوم ہمین است کہ آواز قلقل از صراحی می بر آید چنانکہ قلقل و ہای ہوز آخرہ برای نسبت است و معنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ (اردو (۱) وہ صراحی جسکو ڈنڈی لگی ہو۔ مؤنث۔ دیکھو باتو جس پر صراحی کا ذکر ہے۔ آپ ہی نے کوزہ پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر۔ دستی دار ظرف (۲) قلقل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ صراحی یا بوتل کے اندر سے پانی خواہ شراب کے نکلنے کی آواز (ذوق ۵) شور قلقل یہ کیوں ہے دختر رز ؛ کیا کسی آشنا سے لڑتی ہے ؛ (۳) دیکھو اندوہ۔

بلبلی بقول سروری (۱) قسمی از پوست کہ نازک سازند و جانب دردن آن را رنگ کنند چون کدری و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۲) بضمے از زرد آلو و (۳) بمعنی شراب و (۴) بمعنی پیالہ (فردوسی ۵۵) یکی بلبلی سرخ در جام زرد ؛ تہمتن بر دی روا زہ بخورد ؛ (ولہ ۵۵) توای می گسار از مے زابلی ؛ بہ پیمای تا سر یکی بلبلی ؛ و فرماید کہ در بیت اوّل اندکی تامل است صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع مؤید و انند و ہفت ذکر ہر چہار معانی کردہ اند بہار بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۵) نام جبہ مثل مشک کہ جوش دادہ می فروشند (لا ادری ۵) آنکہ بار غمش بدوش منست ؛ گلرخ بلبلی فروش من است ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ بالضم شراب و این مرکب است از بلبلہ کہ بمعنی کوزہ لولہ دار گذشت با یای نسبت و فرماید کہ این نوع کلمات عربی باشند

نہ فارسی وگوید کہ بہ مجاز معنی پیالہ ہم و ذکر معنی اوّل
ہم کردہ و در چراغ ہدایت ذکر معنی اوّل ذکر معنی
دوم ہم فرمودہ از سند بہار کہ برای معنی پنجم مذکور شد
استنادی کند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل منسوب
بہ بلبل است بہ یای نسبت و نظر بہ نزاکت و رنگینی این
چرم بدین نام موسوم شد عجبی نیست کہ در رنگش نقش
بلبل یا جنبشش گفتہ باشند ماخذ این می خواہد کہ بالضّم خوانیم
و بمعنی دوم ہم چنیں فارسی زبان است برای زرد آلو
کہ ذکرش بہ (آلوی زرد) گذشت - یکی از معاصرین عجم

می گوید کہ چوں بر درخت خشک شود بلبل برغبت می
خورد ازینجاست کہ فارسیاں بیای نسبت این را
بلبلی گفتہ باشند ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و
زرد آلو را استعمال کنند نسبت معنی سوم و چہارم
ماخذ بیان کردہ خان آرزو قرین قیاس است
بہار معنی پنجم را چیز دیگر داند - ہمانست کہ بمعنی دوم
گذشت (**اردو**) (۱) ایک نازک پوست جسکے اندرونی
حصّہ میں رنگ کرتے ہیں - مذکّر - (۲) زرد آلو کی ایک قسم
مذکّر (۳) شراب مؤنث (۴) پیالہ - مذکّر (۵) وہی نمبر (۲)

بلبن | بقول سروری بحوالہ مؤید بفتح بای اوّل و دوم و سکون لام خرفہ را نام است کہ بعربی
بقلۃ الحمقا نامند و فرماید کہ ظاہرا بکسرتین باید - صاحب رشیدی گوید کہ این را پرپہن ہم گویند و
فرماید کہ بخاطر می رسد کہ این لفظ بلپہن باشد بہر دو بای فارسی زیادتی ہا چہ رارا بلام بدل می کنند
صاحب برہان ذکر این کردہ و بقول جامع گیاہ خرفہ و صاحب ناصری متفق با رشیدی - خان آرزو
در سراج مذکر قول رشیدی فرماید کہ در ترکی زبان لقب بادشاہ عادل باذل شجاع غیاث الدّین
کہ از ممالک غوریہ بود و مدتی سلطنت ہندوستان باستقلال کرد - صاحب محیط ہرچہ بر خرفہ نوشتہ
نقلش بر بقلہ گذشت و نسبت ماخذ این عجبی نیست کہ فارسیاں بہ پہن را کہ می آید بہ تبدیل و تخفیف
بلبن کردہ باشند - چنانکہ خیال بعض محققین است بای فارسی بہ عربی بدل می شود چنانکہ تپ و تب

ورای مہملہ بہ لام چنانکہ چنار و چنال و بای ہوّز حذف ولیکن جادارد کہ این را اصل دانیم وآں را مبدّل ومزید علیہ این یا ہر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بخلہ۔

بلبوس بقول برہان بروزن ملبوس (۱) نوعی از پیاز صحرائی باشد کہ آنرا در عربی بصل الزیر و بصل الذیب خوانند گرم وخشک است در دوم و (۲) نوعی از خشخاش ہم کہ آنرا خشخاش زبدی گویند۔ صاحب جامع ذکر این کردہ۔ صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ وصاحب محیط فرماید کہ این لغت یونانی است وفیطلون ہم گویند و نالیبوس و بسریانی بلابس و بلغت ذیلمی بلبسا وبعربی بصل الذئب وبصل الزیر وبفارسی زیر و تلخہ پیاز وبترکی وآغ سرفالی ودر طبرستان طرم نامند وآں پیاز صحرایست اندک تلخ ومائل بشیرینی وقبض و زعفرانی رنگ نزد اکثر گرم وخشک در اوّل سوّم ونرد شیخ طبع آں قریب بطبع پیاز جنقند ... جالی بقوت وجاذب خون بظاہر جلد ومنافع بسیار دارد (الخ) وبر (خشخاش زبدی) می فرماید کہ بہ یونانی بابلبس نامند گیاہی است بسیار سفید نباتہ گرم وتند واز جملہ سموم ومقئی ومسہل وجہت تنقیہ دماغ ودفع بلغم وصرع مفید وگویند گرم وخشک در دوم ... اسہال آورد ون فعل ینبوعات دارد (الخ) **مؤلّف عرض** کند کہ این لغت فارسی زبان نیست ومحققین بالا لغت یونانی راکہ مخصوص برای معنی اوّل است بہ تسامح برای معنی دوم ہم قرار دادند وخیال نفرمودند کہ آں بابلبس در زبان یونان است (اردو) (۱) جنگلی پیاز مؤنث۔ (۲) خشخاش زبدی ایک سفید رنگ کی گھانس ہے۔ اسم مؤنث۔

بلت بقول مؤیّد مطبوعۂ نولکشور بذیل لغات فارسی بالفتح بریدن وبفتحتین بریدہ شدن و

در دیگر نسخ قلمی یافته نمیشود۔ صاحب آنند این را لغت عرب بمعانی بالا و غیرذلک گوید **مؤلف** عرض کند که تصرّف مصنّفین مطبع نولکشور است که بسیاری ازین قسم کارها کرده اند و بر مؤلف کتاب تهمت بسته (اردو) ناقابل ترجمہ ہے۔

بلتا | بقول ناصری (بدل بتا) بکسر اوّل مرادفش که گذشت (ے) مرگفتی بگو حال دل خویش ٭ دلت خون میشود بل تا نگویم ٭ **مؤلف** عرض کند که صراحت نکرد که این شعر از کدام است علی ندارد که خود او اهل زبان است۔ مخفی مباد که بتا بمعنی بگذار بجایش مذکور شد۔ جادارد که نظر بر اعتمادش این را هم بمعنی بگذار گیریم و بقولش در اینجا (بل تا) را مخفف (بهل تا) گیریم که های هوّز حذف شده (بل تا) باقی ماند اندرین صورت بهل از مصدر هلیدن امر حاضر است بزیادت موحّده در اوّلش بمعنی بگذار و بل بالکسر مخفّفش۔ پس معنی بگذار از مجرّد بل پیدا شد و تا بمعنی تا که باقی ماند۔ اگر (بلتا) را درین شعر بمعنی بگذار گیریم معنی شعر خبط می شود۔ حیف است که محقّق اهل زبان اعتنا بر معنی سند نکرد۔ فتأمل۔ دیگر کسی از محقّقین ذکر این نکرده (اردو) چھوڑدے۔ تاکہ۔

بلتیس | بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج و هفت بر وزن بلقیس نام داروی **مؤلف** عرض کند که حیف ازین تحقیق هر شش محقّقین بانام و نشان که ترک این لغت بر این قسم تحقیق تفوّق داشت هیچ صراحت نشد که لغت کدام زبان است و جا دادند در لغات فرس وضع لغت تقاضای آن می کند که این را لغت یونانی دانیم و خیال می کنیم که همان بالبیس را که ذیل بلبوس ذکرش کرده ایم بلتیس نقل کردند و این محض قیاس است و بس صاحب محیط که محقّق مفردات طب است ذکر این نکرد (اردو) ایک دوا کا نام اور ہمارے قیاس کے لحاظ سے دیکھو بلبوس کے دوسرے معنے

بلج | بقول برہان بفتح اول وثانی وسکون جیم بلغت عرب غورۂ خرما را گویند یعنی خرمای نارس وچون سبز باشد آنرا ولیع وجدال خوانند وچون در غلاف باشد طلع گویند و فرماید که بضم اول ہم بنظر آمده صاحب انند این را بہمین معنی باحای حطی عوض جیم گفته وصاحب منتخب ہم تصدیق آن می کند **مؤلف** عرض کند که ما این را بجیم آخر مفرس نمی دانیم ازینکه صاحب برہان صراحت لغت عرب کرده وجیم را با وجود صراحتش صحیح ندانیم که لغت عرب باجیم آخر بدین معنی نیامده ۔ پس جز این نیست که تسامح اوست وذکر این لغت عرب در موضوع ما از ین داخل است که از برای این لغتے در فارسی زبان نیافتیم وصاحب برہان ہم نیافته باشد که ذکرش کرد **(اردو)** غورۂ خرما یعنی وه خرما جو خام ہو ۔ مذکر۔

بلجفتن | بقول نوادر که محقق مصادر است بوزن ومعنی الفختن **مؤلف** عرض می کند که دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر این نکرد وما صراحت ماخذ ومعنی الفختن بجایش کرده ایم صاحب نوادر سند استعمال پیش نکرد ومجرد قولش اعتبار را کفایت نمی کند که معاصرین عجم ہم برزبان ندارند **(اردو)** دیکھو الفختن۔

بلجیک | صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده گوید که معاصرین عجم ملک بلجیم را بدین اسم موسوم کرده اند **مؤلف** عرض کند که میم را بدل کردند بہ کاف برخلاف قیاس واین ملکی است در یورپ که در مشرق آن جرمن ولکسمبرگ است ودر جنوب مغربش فرانس **(اردو)** بلجیم ایک ملک ہے جو یورپ میں واقع ہے جسکے مشرق میں جرمن اور لکسمبرگ ہیں اور جنوب مغرب میں فرانس مذکر

بلخ | بقول سروری (۱) اوانی شراب چون صراحی وقرابه و (۲) شہری که برامکه از انجا بودند ومفتوح العنوه

است وجیحون بر دوازده فرسنگی اوگذرد وآنرا قبۃ الاسلام نیز گویند (حکیم سوزنی ملہ) بہای یاسمن و جگر یم نوست امروز ٭ کہ دوستیم دو بلخ شراب داد الیوار ٭ صاحب جہانگیری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم شہریست مشہور از خراسان و معنی اوّل کدوئی کہ شراب دراں کنند۔ صاحبان رشیدی و برہان و ناصری وجامع و ہفت واند وسراج و مؤیّد ہم ذکر این بفتح اوّل وسکون ثانی کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ شہریست مشہور از بناہای سلاطین قدیم عجم وسالہا لہراسب وگشتاسب در انجا زیستند و درانجا آتشکدہ ساختہ بودند کہ نوبہار نام داشت و فرماید کہ چنانکہ مرو را مرو شاہجہاں گویند۔ بلخ را بلخ بامیاں می گفتند (حکیم فرخی ملہ) مرحبا ای بلخ بامی ہمرہ باد بہار ٭ از در نوشاد رفتی یا ز باغ نوبہار ٭ نوبہار بلخ را با چشم من قیمت نماند ٭ تا بہار کور کانان پیش من بکشاد بار ٭ صاحب غیاث می فرماید کہ معنی دوم بفتحتین گفتن خطاست۔ صاحب مؤیّد این را بذیل لغات فارسی آوردہ وصاحب انند ہم بہر دو معنی لغت فارسی گفتہ (اردو) (۱) کدوے شراب یعنی وہ کدوے خشک جس میں شراب بھر کر پیتے ہیں۔ مذکّر (۲) بلخ۔ مذکّر خراسان کے ایک مشہور شہر کا نام جس کو قبۃ الاسلام بھی کہتے ہیں۔

بلخاست | بقول شمس لغت فارسی است بفتحتین ہماں برانجاست کہ گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زباں ذکر این نکرد وانچہ بر برنجاست گذشت بلنجاست بہ نون بعد لام وجیم عربی بعد نون است معلوم می شود کہ کاتب شمس ہماں بلنجاست را بحذف نون وتبدیل جیم باخای معجمہ بلخاست نوشت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بلنجاست۔

(الف) **بلنج** | الف۔ بقول ناصری بروزن اعرج راج سیاہ را گویند کہ قلیا باشد۔ صاحب جامع ہم ذکر

(ب) **بلنچ** | ذکر این کردہ گوید کہ در برہان باجیم فارسی آمدہ صاحب ہفت ہم بہ جیم عربی آوردہ وخان آرزو در سراج باجیم فارسی نوشتہ۔ صاحبان برہان وسروری وجہانگیری وانند این را بہ جیم فارسی آوردہ اند وصاحب

برہان صراحت مزید کند کہ بفتحتین ہم آمدہ صاحب محیط بر بلجلج بہ لام دوم وجیم عربی سوم و لام چہارم وجیم پنجم گوید کہ زاج سیاہ رانام است و بر زاج اسود فرماید کہ زاج مطبوخ و بر مطلق زاج می نویسد کہ معرب آست از زاک فارسی کہ آنرا برومی سنقریا و در انگلسی سلفت آف رن و بہندی کسیس گویند و آں از معدنیات است اقسام می باشد سفید و سرخ و سبز و زرد و سیاہ و ہریک جدا از آنہا جدا جدا اسطور و نزد جالینوس قلقطار کہ زاج زرد است و قلقدیس کہ زاج سفید است و زاج سوری کہ سرخ است الخ۔ رطوبت مائیہ کہ منعقد و منجمد می گردد و ایں ہمہ در آب و طبخ منحل می شوند الّا سوری کہ آں شدید التجمید و انعقاد است و سبز در انعقاد و انطباخ شدید تر از زرد و منقسم است بسہ قسم و ایں ہمہ ادویہ اعنی زاج احمر و قلقطار و زاج اخضر در قوّت خود جنس واحد اند و در لطافت و غلظ خود ہا مختلف و اغلظ آنہا زاج سرخ است و الطف آں زاج اخضر و امّا قلقطار میان ہر دو متوسط و بقول ارسطاطالیس جمیع اقسام زاجات قطع خون سائل از جراحات نماید و نشف رطوبت و تجفیف آنہا کند (الخ) مؤلف عرض کند کہ بعقیدۂ محقق است کہ ایں لغت فارسی زبان نیست و زاک سیاہ لغت فارسی است کہ می آید و بلجلج غالباً لغت یونانی است کہ فارسیاں بحذف یک لام (چنانکہ قلتباق و بغتاق) و تبدیل جیم اوّل با خای معجمہ چنانکہ (اسفاناج و اسفاناخ) بر سبیل مفرس استعمال کردہ اند و (الف) اصل است و (ب) مبدلش کہ جیم عربی ہم بدل شدہ بہ جیم فارسی چنانکہ کاج و کاچ (اردو) کسیس بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی نہایت کسا و دار پھٹکری ہے جو لوہے اور گندک کے پھونکنے سے تیار ہوتی ہے اگر اسے آگ پر بھون کر فولاد پر ملیں تو اس پر جوہر نمایاں ہو جائیں۔ فارسی میں اسے زاک زرد۔ زاک شتر دنداں۔ زاک سیاہ کہتے ہیں۔ تیسرے درجہ میں گرم و خشک۔ پس اس کا ترجمہ کالا کسیس ہے۔

بلخفتن بقول موارد بر وزن و معنی الفختن کہ گذشت دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکر ایں نکرد اگر

ایں را مبدّل و قلب بعض آں دانیم۔ قلب بعض البتہ درست می شود ولیکن تبدیل الف با موحّدہ خلاف قیاس صراحت ماخذش ہمہ را انجا کردہ ایم و در ینجا نظر بر سکوت ہمہ محققین و سیما محققین مصادر جزیں نگوئیم کہ تصحیف موارد است و بس (اردو) دیکھو الفخنتن۔

بلخم بقول سروری بلام و خای معجمہ بوزن مرہم فلاخن را گویند و فرماید کہ در نسخۂ میرزا سند ایں از مؤید الفضلا است (ے) گلہ بانان او نہند از قدر ✤ مہر و مہ را چو سنگ در بلخم ✤ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آں کفّہ باشد کہ از ابریشم یا ازپشم بافند و دو ریسماں بر دو طرف آں بگذارند و شاطراں و شبانان بداں سنگ اندازند۔ صاحبان جامع و ناصری و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ ایں را مبدّل فلخم دانیم کہ بمعنی فلاخن می آید فا بدل شدہ بہ موحّدہ چنانکہ زفان و زبان۔ معاصرین عجم تسلیم کنند و فلاخن بر زبان دارند و فلاخان ہم بدیں معنی آمدہ (اردو) گوپن یا گوپھن بقول آصفیہ اہل عرب گوپیا۔ فلاخن۔ ڈھیلوا۔ وہ رسّی کا بنا ہوا ہتھیار جس میں پتھر یا مٹّی کے گولے رکھ کر جانوروں کو اڑاتے ہیں۔

بلخی خان آرزو در سراج بذیل استعارات ذکر ایں کردہ گوید کہ منسوب بہ بلخ بمعنی حقیقی و گاہی بر کوبیازہ بلخی کہ تمثیل بہ ترکیبات ناشایستہ اطلاق کنند (خاقانی در ہجو رشیدی وطواط گوید ے) سُخنت بلخی دعنیت کیر خوارزمی ✤ زبلخی آخر تفسیر ایں سخن دانی ✤ و فرماید کہ مراد از بلخی کوبیازہ بلخی است چنانکہ در موضعی دیگر فرماید در ہجو ہماں رشید وطواط (ے) آنی چو سیر کوبہ رازی بہانک و نیست ✤ جز بر دو کوبیازہ بلخیت دستگاہ و گوید کہ ایں است تحقیق تو ہمی مؤلّف عرض کند کہ از طرز بیانش ہیچ نمی کشاید کہ مقصودش چیست غیر از معنی حقیقی چیزی دیگر بفہم نمی آید۔ یکی از معاصرین عجم می فرماید کہ (کوب یازہ) چکش آہنگری را گویند و آں مطرقہ باشد و تصدیق ایں معنی از ہیرمان ہم می شود کہ می آید و رندان و لوطیان عجم کیر فاعل را بدیں اسم

نامند وخصوصاً (کو بیازہ بلخی) برای لوطیان بلخ لقب
است و در عرف عام مجرد بلخی هم بدینمعنی گفته میشود
(تمّ کلامه) پس در شعر دوم خاقانی (کو بیازہ بلخی)
کنایه باشد از آلهٔ تناسل لوطیان بلخ و در شعر اوّل اشارہ
بلخی از هماں که بالا مذکور شد (اردو) فارسیوں نے
آلہ تناسل لوطیاں بلخ کا نام بلخی رکھا ہے۔ مذکر۔

بلخیم | بقول مؤیّد چیزی که بداں سنگ اندازند۔ وآنرا
فلاخن نیز گویند **مؤلّف** عرض کند که دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد و ایں لغت آفریدہ
مطبع منشی نولکشور است که هماں (بلخم) را که بجایش
گذشت بزیادت تحتانی قائم کردہ و دیگر نسخ قلمی مؤیّد
ازیں ساکت وعوض ایں هماں لغت صحیحه را
قائم کردہ اند (اردو) دیکھو بلخم۔

بلخیه | بقول ناصری مرضی است که آنرا آبلهٔ فرنگ
وآتشک نام است۔ چوں در بلخ ظهور کرد منسوب بشد
بد انجا (بو سعی طبیب ۵) بلخیه ترا چو عارض آمد ناگاہ
رنج والمت بجان ودل یابد راہ ٭ باید که پس از تنقیه
از صبر واشق ٭ باسرکه کنی ضماد در بلخیه وگاه **مؤلّف**
عرض کند که صاحب اکسیر اعظم هم ذکر ایں کردہ گوید
که بثور مع قروح وخشکریشجات وسیلان زرد آب است
وآں از جنس سعفهٔ رویّه رطبهٔ خبیثهٔ ساعیه بود ولهذا
حوالی خود را بسبب فساد بخورد و در اکثر باآں خفقان
وغشی بود وگاهی بسبب گزیدن جانوری مثل پشه خبیث
ورتیلا عارض شود و بسبب کثرت حدوث آں در
بلدهٔ بلخ مسمّی به بلخیه شد وابومنصور گوید که بلخیه قرحه
منبسط در لحم بود وآنرا عمق بسیار نباشد و شرائین را
متمدد سازد وباآں تپ بود وچوں نضج یابد سوراخها
وسرها بسیار مدرک گردد وسبب او خون حاد وفاسد بود
وابن الیاس گوید که بلخیه از بثور ردیّه خبیثه ساعیه است
وحدوث او از اخلاط محترقهٔ فاسده از صفرا وبلغم یا
سوداوی محترق بود وانطاکی گوید که بلخیه بثوریست
که اوّلاً به بلخ یافته شده۔ بعده مثل آبلهٔ فرنگ منتقل
به بلاد دیگر گشته پس بداں موسوم ساختند وسبب
آں حرارت غریبی استکه غریزی آنرا از قلب دفع

گردہ پس انچہ حوالی او از غشای اضلاع وصدر است قرحہ کند و ازین جہت غشی وخفقان با وی بود وگاہی ازاں حجاب صدر متاکل شود وقتل کند پس ہرگاہ محتاج سیاہ یا سرخ گردد علاج نہ پذیرد۔ پس بقول شیخ علاجش مثل علاج سعفہ ردی نمایند وانچہ خاص باین نفع کند طلا بگل ارمنی وسرکہ است بدوام حتی کہ آنرا خشک کند وازاں قشرہا فرو افتد وگوشت صحیح برسد و

ازاں عفونت وفساد زائل کند ویا این دوا کہ قوی ومجرب شیخ است بکار برند۔ زراوند مدحرج وزنگار واشق ومقل وخردل وزاج مساوی بروغن گندم وسرکہ واندک عسل مرہم ساختہ طلا کنند ویا بخراشند تا گوشت فاسد بزداید وچوں گوشت صحیح پدید آید مرہمی کہ ازدم الاخوین ومردہ سنگ کنند وسفیدہ ساختہ باشند جراحت را مندمل سازند (اردو) دیکھو آتشک کے تیسرے معنے

(الف) **بلد** بقول بہار وانند بالتحریک (۱) رہنما و (۲) واقف از چیزی چنانکہ گویند "من بلد فلانجا ہستم" وظاہراً بمعنی اوّل مجاز است چراکہ بدون وقوف رہنمائی نباشد (میرزا معز فطرت ؎) بردہ از خود غم دزدیدہ نگاہش مارا ÷ بلدی نیست بنخچیر ازرم آہو بامار ÷ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بمعنی راہبر است (شوکت بخاری ؎) شور سودا بلد کوچہ تحقیقم شد ÷ تا در دل زرہ چاک گریبان رفتم ÷ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی واقفکار است وہم او (بلدراہ) را بمعنی راہ شناس آوردہ و (بلدراہ شدہ) را بمعنی رہبر شدہ نوشتہ۔ صاحب روزنامۂ ایں را بمعنی (۳) شہر آوردہ صاحب انندی فرماید کہ بمعنی اوّل ودوم لغت فارسی صاحب غیاث گوید کہ در عربی بمعنی شہر است ودر فارسی بمعنی راہبر وپیشوا صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی بمعنی شہر است وبلدان بالضم جمع آں وبمعنی نشان کہ ابلاد جمع آنست۔ صاحب بول چال ....

(ب) **بلد جلو انداختن** بمعنی ہمراہ گرفتن رہبر آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق

لغات ترک است (بلدک) رابمعنی معرفت و معروب ومعلوم آوردہ۔ خیال ما این است کہ فارسیان از
ہمین لغت ترکی (الف) رامفرس کردہ اند بمعنی دوم ومعنی اوّل مجاز اوست چنانکہ بہار گفتہ وبمعنی سوم
لغت عرب و (ب) از ملحقات الف (اردو) الف (۱) رہنما۔ دیکھو بدرقہ کے تیسرے معنے (۲) واقفکار
کام سے واقف۔ کام جاننے والا۔ کارداں۔ آزمودہ کار۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار۔ (۳) بلدکا بقول صاحب
آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شہر (ب) رہبر کو ساتھ لینا۔

بلدرچین | بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی کبک دیدہ صاحب روزنامہ
فرماید کہ (۱) تدرو (۲) کبک۔ صاحب بول چال این را بجیم عربی نوشتہ می فرماید کہ بودنہ را نام است
کہ خرد از تیہو و بزرگ از کبگ می باشد مؤلف عرض کند کہ بودنہ بقول برہان خود تیہو را نام است
وبقول بعض شبیہ بہ تیہو و کوچک تر ازاں کہ بعربی سلوی خوانند۔ صاحب منتخب بر سلوی می فرماید کہ
مرغی است کہ آنرا آسمانی نیز گویند و بفارسی آں را بودنہ خوانند۔ صاحب غیاث بر تذرو بہ ذال معجمہ
گوید کہ خروس صحرائی است و فرماید کہ بہ دال مہملہ نوشتن وخواندن وبمعنی کبک گفتن خطاست
بلکہ مرغی است از جنس ماکیاں کہ در بیشہ استرآباد و مازندراں بسیار و بغایت خوشرنگ بود مؤلف
عرض کند کہ پریشان بیانی اینہا ستم است بر تحقیق جویاں۔ صاحب رہنما محقق گمنام وصاحب بحر الجال
فائق تر از صاحب روزنامہ نیست بناءً علیہ قول صاحب روزنامہ را معتبر دانستہ تدرو و کبک را
ترجمۂ لغت زیر بحث می دانیم و حرفی نیست کہ (معاصرین زبان فراموش) این اسم مرکب را از
لغات ترک گرفتہ اند چنانکہ صاحب برہان بر سمانی ذکر این بہ جیم عربی کردہ می فرماید کہ بلدرچین لغت
ترکی است و این را بفارسی کرک نام است پس جیم عربی بدل شد بفارسی چنانکہ چمچہ و چوچہ اند بغیوت

ایں رامفرس دانیم وہم صاحب برہان برکرک ذکرایں کند وگوید کہ لغت ترکی است آنا محققین ترکی ازین ساکت۔ صاحب محیط بر تدرو گوید کہ اسم فارسی تدرج است وبہ تدرج می فرماید کہ بفتح فوقانی و دال مہملہ معرب تدرو فارسی است وبترکی قرقاول و درتنکابن و مازندراں تورنگ وبہندی تلوا گویند وآں طائر یست معروف۔ خوش رنگ۔ ملیح الشکل۔ ملون منقش۔ شبیہ بدراج وازاں کوچکتر وگوشت آں بہتر وطبع آں گرم و در خشکی کمتر از دراج وگویند گرم در دوم وخشک دراوّل بغایت لطیف وسریع الہضم ومولد خون صالح۔ مقوی دماغ وفہم ورافع نسیان ووسواس خصوصاً کہ تا سہ روز متواتر کباب آنرا تناول نماید۔ ومنافع بیشمار دارد (الخ) وبر بٹیر بہ تای ہندی گوید کہ لغت ہندی است مرغی است معروف بشکل قبج وازاں خردتر۔ گردن ودُم آں کوتاہ وبراں خطوط سیاہ وسفید ومردم برای جنگ و بازی تربیت اومی کنند مزاج آں گرم دراوّل اولی وخشک قلیہ وکباب او مفتح سدد جگر وطحال و گردہ وہضم رانیک سازد وبرای بواسیر ریحی ونفخ معدہ وانواع استسقا وضعف جگر وریزانیدن سنگ گردہ ومثانہ وزلق الامعا مفید ومنافع بسیار دارد (الخ) مخفی مبادکہ ہمین پرندہ رافارسیان کبگ بہ کاف عربی اوّل وکاف فارسی دوم نامند دوقسم می باشد یکی کبگ دری کہ بزرگتر ودیگری غیر دری کہ کوچک تر می باشد وہمین کوچک تراست کہ درہندی آنراتیتر نام است دقبج درعربی ترجمہ (کبگ دری) است (اردو) (۱) لوا بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ ایک قسم کی بٹیر ایک بٹیر سے مشابہ اور اوس سے چھوٹا پرند جو نہایت لذیذ ہوتا اور اکثر جھاڑیوں میں رہتا ہے۔ عربی میں اُسے سلوی کہتے ہیں جسکے سبب سے من وسلوا مشہور ہوا۔ فارسی میں درتیج اور سمانی (۲) بیٹر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک کوے سے چھوٹا پرند۔

بلدله بقول شمس لغت فارسی زبان است می فرماید که بالفتح آنکه چسپان باشد از حلقوم و سینۂ اسپ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و یکی از معاصرین عجم که صاحب اعتبار نیست می فرماید که طوقی چرمی را اہل فارس می نامند که در گردن اسپ اندازند و کالسکه را بدان متعلق می کنند۔ بعض از معاصرین عجم گویند که ما ازین بی خبریم **مؤلف** عرض کند که اگر قول عجم اوّل الذّکر را باور کنیم اسم جامد فارسی جدید دانیم و مید انیم که از کلام السنه غیر این را مفرس کرده اند **(اردو)** گھوڑے کی چرمی ہنسلی - مؤنث جو فارس میں ہوتی ہے جسکو گھوڑے کے گلے میں پہناتے ہیں اور جو تونکا تعلّق اسی سے رہتا ہے

بلہ بقول برہان با دال ابجد و ہای ہوز و حرکت غیر معلوم نام حوّاے که زن آدم علیه السّلام است صاحب جامع ہم ہمین قدر نوشته و صاحب انند ہم نقل این بر داشته این قدر صراحت مزید کند که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که اگر لغت فارسی زبان است خیلی تعجب داریم از سکوت دیگر محققین فارسی زبان و از تحقیق مزید قاصریم **(اردو)** حوّا بقول آصفیه - عربی اسم مؤنث باوا آدم کی بیوی کا نام - سب آدمیوں کی ماں - بنی آدم کی امّاں -

بلدیت بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدّین شاہ قاجار (۱) بمعنی راہ نمودن و (۲) شہریت و صاحب بول چال گوید که در محاورۂ حال (۳) واقفکاری و (۴) سر رشتۂ حفظان صحت را نامند و صاحب روزنامه برتھونی قانع که بہترین تعریف معنی اوّل است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم از ہمان لغت فارسی بلد که گذشت این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کرده اند و معنی چہارم اصطلاح معاصرین باشد که سر رشتۂ حفظان صحت را بدین اسم موسوم کردند دیگر ہیچ و نسبت معنی دوم - مخفی مباد که بلد بمعنی شہر لغت عربی است چنانکه ہمدر انجا اشارش کرده ایم **(اردو)** (۱) رہنمائی بقول آصفیه راہبری

کامرادف اور راہبری۔ بقولہ۔ اسم مؤنث۔ راہنمائی
ہدایت (۲) شہریت بقولہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ دہقانیت
کانقیض آپ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ غلط ہے کیونکہ عربی

کے قاعدے پر تاے مصدری لگاکر بنالیا ہے (۳) واقفکاری
بقولہ۔ اُردو۔ اسم مؤنث۔ شناسائی۔ کاروانی (۴) صفائی
کا سررشتہ۔ مذکر۔ حفظانِ صحت کا سررشتہ۔ مذکر۔ میونسپالٹی انگریزی مؤنث

(الف) **بلرزنگ** | بقول شمس بکسر میم و رائے اوّل مہملہ و دوم معجمہ آنکہ در جامہ وازار بند گرہ زنند کہ آنرا (فلرزنگ) نیز گویند (استاد ے) آنرا ز دکّان فرود آید چو بار: پس بلرزنگش بدست اندر نہان ؛ و فرماید کہ......

(ب) **بلرزیزہ** | مثلہ۔ **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این ہر دو لغت نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و آنچہ در فالغت فلرزنگ آمدہ بمعنی خوردنی و طعامی است کہ از مہمانی ہا برداشتہ بجای دیگر برند یکی از معاصرین عجم گفت کہ در ولایت رسم است کہ مہمانان چون از طعام سیر شوند باقیماندہ را در جامہ وازار بند گرہ زنند و بخانہ می برند۔ پس جا دارد کہ این را مبتدل آن دانیم کہ فا بدل شد بہ موحّدہ۔ چنانکہ فروزیدن و بروزیدن وزفان و زبان معاصرین عجم بر زبان ندارند و (ب) را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ صراحت ماخذ بر فلرزنگ کنیم (**اُردو**) وہ کھانا جو کھانے کے بعد بچ رہے اور مہمان اپنے دامن یا لنگ میں باندھکر گھر لیجاتے ہیں۔ مذکر۔

بلس | بقول سروری بضمّ با و لام (۱) عدس را گویند و صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان بذکر معنی بالا گوید کہ بزیادت نون در آخر ہم بہ ہمین معنی می آید و بحوالہ الصحاح الادویہ می فرماید کہ (۲) بمعنی تین ابیض کہ انجیر سفید باشد۔ صاحبان ناصری و جامع ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ ما بہ استقرار حقیقت این غلّہ بیان کردہ ایم کہ اسم آن در مین بلسن بہ نون در آخر است و اسم فارسی این مرجو مک کہ می آید فارسیان بحذف نون آخر مفرساً استعمال این کردہ اند صاحب محیط (بلسن) را بنون آخر ذکر کردہ است

و بقولش بلس بدون نون آخر در لغت ہین انجیر و ما ذکر انجیر بجایش کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو استرار (۲) دیکھو انجیر

بلسان بقول برہان بروزن سرطان نام درختے است مشہور در مصر گویند بعد از طلوع شعری نشتری کہ
از آہن ساختہ باشند بر برگ آں درخت فرو بندد و روغن ازاں رواں شود با پنبہ جمع کنند و بعضی گویند شیشہا
در زیر برگی کہ نشتر زدہ اند بیاویزند و امتحان وی چنانست کہ قطرۂ بر شیر گاو چکانند بعد لمحہ مانند دلمہ پنیر بستہ
شود و بر آب چکانند در ہم زنند آب مانند شیر سفید گردد و آنرا بعربی دھن البلسان خوانند موضعی کہ
درخت بلساں آنجاست باغ فرعون بودہ است و آنرا عین الشمس خوانند و گویند کہ از معجزۂ عیسے علیہ السلام
است و تخم آنرا حب البلسان نام است گرم و خشک در دوم. کوفت و عشہ را نافع و سپید انجیر ہم ہمین
است صاحب جامع ہم ہمین تذکرہ را باختصار نوشتہ. صاحب سواء السبیل گوید کہ معرب بلسامن یونانی
است کہ گلہای سفید دارد و در دواہا بکار آید. صاحب محیط می فرماید کہ بیونانی بوسیمیون و بلسامن
نام درختی است مصری دو نوع است یکی را بشام نام و دیگری را فلس و روغن آں از نوع ثانی می گیرند
و ایں در افعال بسیار ضعیف و بدل آں نمی تواند شد و بحوالہ کتب نصاریٰ می نویسد کہ حضرت مریم یا مسیح
علیہما السلام چوں گریخت و بمطریہ اقامت نمود نزدیک آں چاہے بود کہ پارچہای خود را دراں شست و
آب آنرا ریخت وازاں بلساں روئید. بالجملہ بہترین آں حب آنست و باندک تخدیر زباں را می سوزد
و بوی روغن دراں ہم بود و روغن آں فی الحقیقت شیر است و آں مختلف الطبع و بقول شیخ عود آں گرم و
خشک در دوم و حبّ آں ازاں اندک گرم تر و روغن آں گرم تر از ہر دو و بقول جالینوس بلساں مجفف و
مسخّن در درجۂ دوم و بسبب لطافت خود خوشبو و روغن آں در قوت الطف از نبات و منافع بیشمار دارد
رائج) **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ صاحب برہان ہمین را بید انجیر گفتہ ولیکن بخیال ما ورای بید انجیر است

کہ ذکرش بر باد انجیر گذشت و در انجا ہیچ اشارہ و علامتی ازیں یافتہ نمیشود (اردو) بلسان ایک درخت ہے جس کے روغن سے اطبا ادویہ میں کام لیتے ہیں۔ مذکر۔

بلست | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و دوم ہماں (بدست) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدّل آنست کہ دال مہملہ بہ لام بدل شد چنانکہ دغ و لغ و ماخذش ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو بدست۔

بلسک | بقول سروری بفتح با و کسر لام و سکون سین مہملہ (۱) فراشتو باشد کہ بعربی خطّاف گویند و پرستک ہم صاحب رشیدی گوید کہ بکسر تین و سکون سین است بمعنی (۲) سیخ آہنیں کہ یک سر آں پہن سازند و آتش را از تنور بداں حرکت دہند و چوں نان ریزہ سوختہ بر تنور چسپیدہ باشد بداں تراشند و گاہ بزیر تنور نہادہ بریاں ازاں آویزند (فرخی ؎) در تنور دیل بادا دشمنت ؛ از بلسک چینور آویختہ ؛ صاحب جہانگیری ہمزبان رشیدی۔ صاحب برہان بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) سیخ کباب را نیز گویند و ذکر معنی اوّل ہم بفتح اوّل و ثانی کردہ فرماید کہ (۴) بضمّ اوّل و ثانی چوبی باشد یا سیخ گندہ کہ بداں بریاں در تنور آویزند۔ صاحب جامع بذکر معنی سوم گوید کہ آنرا بلشک بضمّ اوّل نیز گفتہ اند کہ بداں بریاں در تنور آویزند و فرماید کہ یکی ازیں دو مصحّف۔ صاحب جامع بہر چہار معنے متّفق با برہان خان آرزو در سراج بمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بہر چہار معنی اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ بمعنی سوم بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبدّل ایں چنانکہ کستی و کشتی (اردو) (۱) دیکھو افسرگر (۲) ایک آہنی سیخ جس کا ایک رخ چپٹا ہوتا ہے جس سے تنور میں مختلف کام لیتے ہیں۔ مؤنث (۳) کباب کی سیخ مؤنث (۴) ایک موٹی سیخ جس کو چوبی دستہ ہوتا ہے جس [illegible] سے قابل بریاں شے کو تنور میں لگاتے ہیں۔ مؤنث۔

بلسن | بقول برہان مرادف معنی اول بلس که
بدون نون گذشت صاحبان ہفت و انند ہمز باش
مؤلف عرض کند که حقیقت این ہمانجا بیان کردہ
ایم و صراحت ماخذ ہم (اردو) دیکھو بلس کے پہلے معنے

بلشک | بقول برہان بضم اول و ثانی و سکون شین بو
قرشت و کاف مرادف معنی چہارم بلسک که بہ سین مہملہ
گذشت صاحب جامع بر سیخ برہان قانع صاحب رشیدی
این را بکاف فارسی آوردہ گوید که بضم با و لام و سکون
شین معجمہ سیخ کباب آہنین و بحوالہ نسخہ وفائی گوید که
بکسر تین نیز بنظر رسیدہ و بحوالہ نسخہ میرزا مؤید الفضلا
فرماید که بکاف تازی ہم و بحوالہ سامی فی الاسامی نوشتہ
که بکسر با و لام و سکون سین مہملہ نیز و بحوالہ ادات
می طرازد که بضم با و لام و سکون سین مہملہ چوبی که
بآں بریاں آویزند و سندی که از استاد فرخی آوردہ
ہماں که بر (بلسک) گذشت **مؤلف** عرض کند که
این مبتدل بلسک باشد که باسین مہملہ مذکور شد با ہر سہ معنی
آخر الذکر و اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی فارسیاں است و مثل این
قسم تبدیل ہم ہمانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بلسک کے معنے دوم سوم و چہارم

بلطان | بقول صاحب ہفت که پابند لغات فرس است بفتح اول و سکون لام و طای حطی بالف کشیدہ و نون
زدہ نام گیاہے است که در ہند آں را چولائی نامند (کذا فی القنیہ) و صاحب انند این را لغت عرب گوید و
صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آوردہ صاحب محیط بر بلطاون حوالہ بقلہ یمانیہ دادہ و بر بقلہ یمانیہ
فرماید که از قسم سفید بقلہ یہودیہ نوشتہ اند و گوید که آنرا بقلہ اعرابیہ و بقلہ مائیہ و پرپوز و جربوز و بلغت اہل
سوداں قسطانیقی و بیونانی بلطاون و اہل اندلس بلشطس و بفارسی سفید مرز و اہل بلخ تنج و اہل بخارا و
جرجاں بورنی و بلغت تنکابن و طبرستان اشکانی و بسندی فانتہاری و بہندی چولائی گویند و نزد
بعضے غیر از چولائی زیرا که چولائی حار است و این گیاہی است شبیہ بکاسنی کوچک در شکل و بی طعم۔ سرد و تر
در دوم۔ دیرہضم۔ بطی الانحدار۔ خورش مطفی لہیب حرارت غریبہ و ملین طبع و مرطب بدن و قلیل الغذا و نافع

دارد (انخ) مؤلف عرض کند که املای لغت هم تقاضامی کند که لغت یونانی دانیم وقول انند ومؤید قابل نظر است اگر عربان بحذف واو معرّب کرده باشند. میتوان ولیکن اصلا لغت فارسی نباشد که اہل زبان ازیں لغت ساکت اند ومجرّد قول مؤید چیزی نیست (اردو) بلطان یا بلطاون ایک قسم کا ساگ ہے جو کاسنی سے شبیہ ہوتاہے اور دواؤں کے کام آتاہے بعضوں نے اسکو چولائی کہاہے۔ صاحب آصفیہ نے چولائی پر فرمایاہے ہندی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا ساگ جو سرخ یا سبز ہوتاہے۔ لال ساگ۔

بلغار بقول رشیدی بالضم (۱) نام شہریست وفرماید که معنی ترکیبی این بسیار چه غار دراں بسیار است وبقول بعضے فرماید که اصل این بن غار بود چوں سکندر به ظلمات می رفت اسباب وامتعه زائده درانجا گذاشته رفت بعد از آمدن او بمرور ایام شہری شده بود وبکثرت استعمال بلغار شد وبقول صاحب قاموس گوید که صحیح بلغر است وعامّه بلغار گویند و فرماید که (۲) بمعنی چرم ادیم چنانکه مشہور است درکتب معتبره دیده نه شد. صاحب برہان نسبت معنی اول نیز فرماید که نام شہریست نزدیک به ظلمات وآں درزماں سکندر بنا شده وهوایش بنهایت سرد وطوطی دراں شہر زنده نمی ماند وبقول بعض نام ولایتے وشہر بلغار یکی از شہرہای آں ولایت ونسبت معنی دوم می فرماید که پوست ہای رنگین خوشبوی بوج دار را گویند وآنرا تلاتین خوانند. صاحب جامع ہمزبانش. صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید که بترکستان واقع وبسردی ہوا معروف (خاقانی ے) عدلش بداں سامان شده کاقلیم ہا یکساں شده + سنقر به ہندستاں شده طوطی به بلغار آمده + حکیم ناصر خسرو بصفت ترکاں بلغاری وحسن ایشاں گفته (ے) بروں آرند ترکانرا ز بلغار + برای پرده مردم دریدن + ونسبت معنی دوم فرماید که اگرچه درکتب معتبره دیده نشد ولیکن کاتبی بدیں معنی اشارتی کرده و بہلہ از چرم که بازداراں دردست کنند آورده وبه بلغار نسبت داده چنانکه گفته اند (ع) بازداران تا به بہله بلغار کل + خان آرزو

در سراج گوید کہ لفظ غار عربی است۔ چنانکہ در کلام اللہ واقع شدہ۔ پس لفظ فارسی را مرکب از فارسی و عربی گفتن خطاست و تحقیق آنست کہ بلغار فارسی نیست و بمعنی دوم فرماید کہ در اشعار استادان آمدہ کاتبی در قصیدۂ ردیف گل گوید ؎ زہرہ ابریشم دہراز ساز تا دوزد ہمیں ✤ باز داراں ترا بر بہلۂ بلغار گل ✤ و فرماید کہ توسی نیز بمعنی ادیم خوشبوی آوردہ۔ بہار ہم بمعنی اوّل ذکر ایں کردہ و صاحبان ہفت و انند و مؤیّد ہم۔ مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ لغت ترکی است معاصرین ترک تصدیق ایں می کنند و مقامش ہم در ترکستان و گویند کہ چرم بلغار در ہماں شہر درست می شود کہ بلغاری نام دارد و بہ تخفیف تحتانی ہم گویندش (اردو) (۱) بلغار ترکستان میں ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر (۲) اسی شہر کے دباغت کئے ہوے چمڑے کو بھی بلغار کہتے ہیں مذکر

(الف) **بلغاق** | صاحب برہان نسبت الف گوید کہ معرب (ب) و بر (ب) فرماید کہ با کاف بر وزن مشتاق
(ب) **بلغاک** | شور و غوغای بسیار را گویند چہ بل بمعنی بسیار و غاک بمعنی شور و غوغا می آید۔ صاحب سروری بذکر ہر دو از امیر خسرو سند آوردہ ؎ بگیتی گشت بلغاکے پدیدار ✤ کہ مردم در زمیں در رفت چوں مار ✤ ابن یمیں ؎ مرا چوں زلف تو تشویش از آن است ✤ کہ حشمت در جہاں افگند بلغاک ✤ صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و ہفت و انند و مؤیّد ہم ذکر (ب) کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ غاک در اصل آواز زاغ را گویند و غاق معرب آنست و بلغاک بمعنی شور و آواز بسیار و بمجاز (۲) فتنہ و آشوب مستعمل و اینکہ غاک را بمعنی شور و فتنہ نوشتہ اند سند می خواہد و از ہمیں است ....

(ج) **بلغاکیاں** | بضم (۱) غوغا کنندگاں و (۲) متفنیان۔ صاحب رشیدی بذیل (ب) ذکر ایں ہم کردہ گوید کہ در تاریخ فیروز شاہی استعمال ایں مکرر است مؤلف عرض کند کہ خان آرزو منید اند کہ ایں محل آن نیست کہ بحث غاک در ینجا کنیم و برای تسکین محقق ہند نژاد ہمین قدر کافی است کہ چوں غاک را

بمعنی آواز زاغ تسلیم می کند مجاز آں شور است و مجاز مجازش فتنہ و نسبت سندش منتظر باشد کہ بعونہ تعالیٰ وشانہ در ردیف غین معجمہ برسیم وتسکینش کنیم۔ سبحان اللہ چہ تازہ تحقیقے برای ایں لغت مرکب کردہ کہ بحث غاک را دریںجا آوردہ (ارد و) الف وب (۱) بہت شور اور غوغا۔ مذکر (۲) فتنہ وفساد۔ مذکر (ج) (۱) شور وغوغا کرنے والے (۲) فتنہ وفساد کرنے والے۔ مذکر۔

بلغچہ بقول شمس لغت فارسی است بالکسر بمعنی فرو بردن لقمہ بگلو دیگر کسی از محققین صاحب زبان ذکرش نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ بلغچیدن یا مزید علیہ آں بلغچیدن بزیادت موحدہ در اولش اگر مصدری بمعنی فرو بردن لقمہ بہ گلو می بود ایں را حاصل بالمصدرش خیال می کردیم وچوں ایں ہر دو مصادر نیامد چارہ جز ایں نیست کہ مجرد قول شمس را بدون سند استعمال کافی ندانیم کہ بی تحقیقے او در اکثر لغات بنظر آمد (ارد و) لقمہ نگلنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **بلغد** بقول برہان الف بضم اول وثالث
(ب) **بلغدہ** وسکون ثانی وب بضم اول وثالث بروزن سنبلہ بمعنی (۱) فراہم آوردہ و برروی ہم نہادہ ونسبت ب فرماید کہ بفتح اول وثالث بروزن علقمہ (۲) بمعنی گندہ وضائع گردیدہ گویند "مرغ بیضہ را بلغدہ کرد" یعنی گندہ وضائع کرد وبچہ بر نیاورد۔ صاحب جہانگیری ذکر الف وب بر معنی اول قانع۔ صاحب رشیدی ہم زبان جہانگیری صاحب ناصری باتفاق ہر دو معانی بیان کردہ برہان گوید کہ تخم ضائع شدہ را نیز گویند وبلغدہ یعنی لغ شدہ وگندہ شدہ (حکیم سوزنی ؎) دو خایہ گندہ بلغد شدہ ہم اندر دقت ٭ شکست وریخت ہم آنجا سفیدہ وزردہ ٭ صاحب جامع ہم ذکر الف وب باہر دو معنی کردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان می فرماید کہ بہای فارسی ہم می آید مؤلف عرض می کند کہ (ب) اسم جامد فارسی زبان است بمعنی

اوّل و دوم و الف مخفف (ب) بحذف های ہوّز
و ہر دو مخفف بلغنده که بنون می آید و تیغ که می آید
مخفف (الف) بحذف موحدهٔ اوّل و دال مهمله آخر و
وانچه به بای فارسی می آید مخصوص با بیضهٔ مرغ نیست
دآں مبدّل این که موحده با بای فارسی بدل می شود
چنانکه اسب و اسپ۔ صراحت ماخذ بر بلغند و بلغنده کنیم
که به نون می آید (اردو) الف و ب (۱) جمع کیا ہوا
یتہ بتہ رکھا ہوا (۲) گنده انڈا بقول آصفیہ۔ اردو۔
اسم مذکر۔ سڑا ہوا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی
پڑ گئی ہو۔ وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو۔

بلغست بقول رشیدی که بذیل برغست گذشت مبدّل آنست که رای مهمله به لام بدل میشود چنانکه
آروند و آلوند (اردو) دیکھو برغست کے پہلے معنے۔

بلغشته بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین نقطه دار و فتح نون آں باشد که یکسر ریسمان
را حلقه حلقه کرده گرہی بزنند و سر دیگر آنرا از میان حلقه ہا بگذرانند بر ہنجیکه بمجرّد کشیدن ریسمان آں
حلقه ہا تنگ شود ہمچناں که بر سر داما سازند۔ صاحب ناصری نقل نگارش۔ صاحبان جامع و انند و ہفت
و سراج ہم ذکر ایں کرده اند **مؤلّف** عرض کند که رسنی را نام است که با حلقه ہای دام تعلّق دارد و چوں
کشندش حلقه ہای دام با ہم چسپیده دام را بند کند۔ محققین بالا تعریف خوشی نه کرده اند (اردو) سرک
کی رسّی جسکو کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤنث) یہ دکن کا استعمال ہے اردو محاورہ کے لحاظ سے
بجائے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جائے۔

بلغند بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و سراج بضمّ اوّل
و ثالث و سکون ثانی و نون و دال ابجد بمعنی اوّل
بلغنده که گذشت۔ صاحب ناصری ایں را مرادف بلغند
داند به ہمه معانیش که او ہم در انجا بیانش کرده **مؤلّف**
عرض کند که مخفف بلغنده که به ہای ہوّز زائد در آخر
می آید۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم و انچه بلغند به بین

معنی گذشت مخفف این بحذف نون باشد مخفی مباد که غنده در فارسی زبان بالضم بر وزن عمده بمعنی فراهم آمده وجمع کرده شده می آید وچون در اول آن لفظ بل آورده که بمعنی بسیار گذشت مستعمل شد بمعنی بسیار جمع کرده شده (اردو) دیکھو بلغند

بلغندر بقول جهانگیری با اوّل مضموم بثانی زده وغین مفتوح (۱) بی قید وبی دیانت را گویند و فرماید که اگرچه در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است امّا چون این لغت پارسی است و در کلام فارسی قاف نیامده بخاطر قاصر رسیده که عوام بغلط بجای غین قاف نوشته اند (کمال اسمعیل ؎) برز و مال مردمان اندر بود هست بر اعتقاد بلغندرش صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که بفتح اوّل (۲) لفظی است که در مدح وثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب ناصری گوید که معنی لفظی این بسیار مبرم چه غندر بالضم بمعنی مبرم و اصرار کننده می آید و (۳) بمعنی تن پرور و فربه نیز آمده و فرماید که بعضے بفتح غین بمعنی بی قید وبی دیانت نام ملحدی دانسته اند. صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که بعضے با قاف وبحذف نون هم نوشته اند. صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که غندر بمعنی مبرم والحاح کننده می آید. خان آرزو در سراج می فرماید که غندر بدین معنی در فرهنگ های معتبره ومشهوره دیده نشده بلکه خود رشیدی هم لفظ غندر را در باب غین نیاورده وطوسی بقاف آورده گوید که لفظی است که در ذم مستعمل شود و آنچه برهان استعمال این بمدح وثنا نوشته غلط است چراکه دشنام است ولهذا صاحب جهانگیری وغیره بمعنی بی قید وبی دیانت وبعضی نام ملحد بی دیانت نوشته اند وظاهرا از لفظ بی قید مدح وثنا گمان بردن خطاست وقافی که از طوسی منقول شده ظاهرا بسبب تغیّر لهجهٔ عراقیان باشد یا به تبدیل فارسیان عربی دان مؤلف عرض کند که غندر را صاحب ناصری که محقق اهل زبان است تسلیم کرده است به غین معجمه پس ضرورت ندارد که در اعتبارش تاملی کنیم پس معنی لفظی این بسیار اصرار کننده ومعنی اوّل کنایه باشد از معنی دوم این قدر تسامح برهان معلوم می شود که مدح را داخل کرد و این کلمه ایست

اوّل و دوم و الف مخفف (ب) بحذف ہای ہوّز وہر دو مخفف بلغندہ کہ بنون می آید و تیغ کہ می آید مخفف (الف) بحذف موحدہ اوّل و دال مہملہ آخر و آنچہ بہ بای فارسی می آید مخصوص با بیضۂ مرغ نیست و آں مبدّل ایں کہ موحدہ با بای فارسی بدل می شود چنانکہ اسب و اسپ۔ صراحت ماخذ بر بلغند و بلغندہ کنیم کہ بہ نون می آید (اردو) الف و ب (۱) جمع کیا ہوا تہ بہ تہ رکھا ہوا (۲) گندہ انڈا بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ سڑا ہوا انڈا۔ وہ انڈا جس کی زردی سڑ کر پتلی پڑ گئی ہو۔ وہ انڈا جس میں خون پڑ گیا ہو۔

بلغست بقول رشیدی کہ بذیل برغست گذشت مبدّل آنست کہ رای مہملہ بہ لام بدل میشود چنانکہ آروند و آلوند (اردو) دیکھو برغست کے پہلے معنے۔

بلغشتہ بقول برہان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین نقطہ دار و فتح نون آں باشد کہ یکسر ریسمان را حلقہ حلقہ کردہ گرہی بزنند و سر دیگر آنرا از میان حلقہ ہا بگذرانند بر ہیچیکہ بمجرد کشیدن ریسمان آں حلقہ ہا تنگ شود ہمچناں کہ بر سر دامہا سازند۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحبان جامع و انند و ہفت و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ رسنی را نام است کہ با حلقہ ہای دام تعلّق دارد و چوں کشندش حلقہ ہای دام با ہم چسپیدہ دام را بند کند۔ محققین بالا تعریف خوشی نہ کردہ اند (اردو) سرک کی رسّی جسکو کھینچنے سے دام بند ہو جاتا ہے (مؤنث) یہ دکن کا استعمال ہے اردو محاورہ کے لحاظ سے بجاے سرک کے لفظ دام کا استعمال کیا جاے۔

بلغند بقول جہانگیری رشیدی برہان و سراج بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و نون و دال ابجد بمعنی اوّل بلغندہ کہ گذشت۔ صاحب ناصری ایں را مرادف بلغد داند بہ ہمہ معانیش کہ او ہمہ را انجا بیانش کردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف بلغندہ کہ بہ ہای ہوّز زائد در آخر می آید۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بلغند بہ ہمین

معنی گذشت مخفف این بحذف نون باشد مخفی مباد که غَندَره در فارسی زبان بالضّم بروزن عمرہ بمعنی فراہم آمده و جمع کرده شده می آید و چون اوّل آن لفظ بل آورند که بمعنی بسیار گذشت مستعمل شد بمعنی بسیار جمع کرده شده (اردو) دیکھو بلغند

بلغندر بقول جهانگیری با اوّل مضموم بثانی زده و غین مفتوح (۱) بی قید و بی دیانت را گویند و فرماید که اگرچه در بعضی از نسخ بقاف مرقوم است امّا چون این لغت پارسی است و در کلام فارسی قاف نیامده بخاطر قاصر رسیده که عوام بغلط بجای غین قاف نوشته اند (کمال اسمٰعیل ع) بزر و مال مردمان اندر ÷ هست به اعتقاد بلغندر صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که بفتح اوّل (۲) لفظی است که در مدح و ثنا و دشنام نیز استعمال کنند صاحب ناصری گوید که معنی لفظی این بسیار مبرم چه غُندَر بالضّم بمعنی مبرم و اصرار کننده می آید و (۳) بمعنی تن پرور و فربه نیز آمده و فرماید که بعضی بفتح غین بمعنی بی قید و بی دیانت نام ملحدی دانسته اند. صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که بعضی با قاف و بحذف نون هم نوشته اند. صاحب رشیدی هم ذکر این کرده گوید که غَندَر بمعنی مبرم و الحاج کننده می آید. خان آرزو در سراج می فرماید که غَندَر بدین معنی در فرهنگ های معتبره و مشهوره دیده نشد بلکه خود رشیدی هم لفظ غَندَر را در باب غین نیاورده و قوسی بقاف آورده گوید که لفظی است که در ذم مستعمل شود و آنچه برهان استعمال این بمدح و ثنا نوشته غلط است چرا که دشنام است و لهذا صاحب جهانگیری وغیره بمعنی بی قید و بی دیانت و بعضی نام ملحد بی دیانت نوشته اند و ظاهرا از لفظ بی قید مدح و ثنا گمان بردن خطاست و قافی که از قوسی منقول شده ظاهرا بسبب تغیّر لهجهٔ عراقیان باشد یا به تبدیل فارسیان عربی دان مؤلّف عرض کند که غَندَر را صاحب ناصری که محقق اهل زبان است تسلیم کرده است به غین معجمه پس ضرورت ندارد که در اعتبارش تاملی کنیم پس معنی لفظی این بسیار اصرار کننده و معنی اوّل کنایه باشد در معنی دوم این قدر تسامح برهان معلوم می شود که مدح را داخل کرد و این کلمه ایست

متعلق بہ ذم چنانکہ دشنام وجادارد کہ معنی سوم راہم کنایہ گیریم (اردو) (۱) بددیانت آزاد (۲) فارسیوں نے لفظ بلغندر کو بمعنی اوّل گالی کی طرح استعمال کیا ہے (۳) تن پرور بقول آصفیہ۔ فارسی شکم بندہ۔ خودغرض آرام طلب

بلغندہ بقول جہانگیری مرادف بلغند (حکیم ناصر خسرو ع) دریں بند وزنداں بکار وبدانش ✽ بہ بلغندہ یابد ہمیں نام داری ✽ صاحب سروری گوید کہ رزمہ یعنی بستہ قماش وغیرہ (حکیم سوزنی ع) راہ باید برید ورنج کشید ✽ کیسہ باید کشاد بلغندہ ✽ وفرماید کہ بروزن برکندہ باشد و در فرہنگ بضمّ با وغین آمدہ و در مؤیّد بمعنی چیزی کہ بستہ شدہ باشد چوں بلغم وغیرآں صاحب رشیدی فرماید کہ مرادف بلغند وبلغدہ وبلغند کہ گذشت و انچہ بعضے بستہ قماش گویند آں بلندہ باشد نہ بلغندہ صاحب برہان گوید کہ (۱) بضمّ اوّل مرادف بلغند است و (۲) بفتح اوّل یک بستہ ویک لنگ بار و پشتوارہ ویک بقچہ اسباب و (۳) ہرچیز کہ بستہ شدہ باشد مثل خون بستہ وبلغم بستہ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن فرخندہ بمعنی یک بستہ ویک بقچہ متاع وہرچیز بستہ مثل خون وشیر وغیرہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ایں با بلغند گوید کہ بضمّ اوّل وثانی زدہ وغین مضموم مرادف بلغند وبلغدہ بحذف نون بمعنی فراہم آمدہ وبرہم نہادہ وفرماید کہ آنچہ برہان بستہ قماش وبقچہ اسباب راگوید آں پلندہ بہ بای فارسی است ولام مؤلّف عرض کند کہ بخیال ما ایں اصل است وبلغند مخفف ایں بحذف ہای ہوز آخرہ وبلغدہ ہم مخفف ایں بحذف نون وبلغد مخفف بلغدہ ہر چہار لغت بالضمّ بمعنی مطلق بستہ اعم ازینکہ بستہ قماش باشد یا چیز دیگر وبالفتح بمعنی منجمد شدہ چنانکہ خون یا شیر یا بلغم آیم حامد فارسی زبان دانیم وپریشان بیانی محققین معانی را مخلوط کردہ وماخذ ایں را بر بلغند بیان کردہ ایم وبر (بلفغدہ) کہ می آید ایں لغت را بہ مصدر بلفختن می رسانیم (اردو) (۱) بستہ اسباب مذکر (۲)

جما ہوا منجمد (۳) ہر چیز جو جمی ہوئی ہو۔ مؤنث ۔ جیسے جما ہوا	خون یا دودہ یا دہی وغیرہ ۔

بلغور بقول سروری بضمّ با و غین (۱) آشیکہ از گندم و جو نیم کوفتہ پختہ باشند و (۲) گندم و جو نیم کوفتہ را نیز گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اوّل مضموم (۳) غلہ را گویند کہ در آسیا انداختہ شکستہ باشند و (۴) آشی کہ ازاں غلہ بپزند آنرا نیز گویند و صاحب برہان گوید کہ (۵) ہر چیز درہم شکستہ و درہم کوفتہ را گویند عموماً و گندم نیم پختہ کہ آنرا در آسیا انداختہ شکستہ باشند خصوصاً و آشی را ہم کہ ازاں بپزند۔ صاحب جامع با جہانگیری متفق و خان آرزو در سراج بذکر معنی پنجم گوید کہ گندمی کہ آنرا در آب شکستہ بپزند خصوصاً و آشی را نیز گویند کہ ازاں سازند (کذا فی البرہان) و بحوالہ توسی گوید کہ (۶) آب گندم نیم کوب **مؤلف** عرض کند کہ حوالہ کہ از برہان دادہ است با قول برہان مطابق نیست ما بر (برغول) کہ گذشت حقیقت این لغت را بیان کردہ ایم کہ ترکی است و تصرفی کہ فارسیاں در معنیش کردہ اند بلحاظ آں این را مفرس گوئیم (ا ر د و) (۱) وہ آش جو نیم کوفتہ گیہوں اور جو سے پکائیں مؤنث (۲) نیکوفتہ گیہوں اور جو۔ مذکر (۳) مطلق نیم کوفتہ غلہ۔ مذکر (۴) نیم کوفتہ غلہ کی آش مؤنث (۵) ہر نیم کوفتہ چیز مؤنث (۶) نیم کوب گیہوں کا پانی۔ مذکر۔

بلغورہ بقول شمس بالضّم و بالفتح طعامی است کہ آنرا کاچی گویند و فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ بلغور بدون ہای ہوز بمعنی قسم آشی گذشت و کاچی بمعنی حلوای روانی می آید کہ از دو نان و تخم ہای گرم بپزند و بلغورہ بہ لام دوم و رای آخر در ترکی زبان سمید یعنی نان سپید است و بلغر بضمّ اوّل و سوم در ترکی آش گندم را نامند و بقول لغات ترکی بلغور بالضّم طعام کاچی و دیگ مخصوص بالجملہ اینقدر متحقق است کہ بلغورہ لغت فارسی زبان نیست ۔ بلکہ ترکی باشد ۔ و کسی از محققین فارسی زبان ذکر

این نکرده اگر سند استعمال پیش می شد بوجه زیادت های هوز در آخر این را مفرّس می گفتیم (اردو) ترکی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام بلغورہ ہے جو حلوے کے قسم کی ہے جسکو ادویہ اور تخم سے پکاتے ہیں۔ مؤنث

بلغونه | بقول برہان بروزن و معنی گلگونه غازه باشد که زنان بر روی مالند و روی را سُرخ گردانند۔ صاحب جہانگیری گوید که این را آلغونه و آلگونه و گلغونه و گلگونه نیز خوانند (حکیم نزاری ؎) صبا سپیده بلغونه کرد بر گل سیب ٭ بنفشه بر زده سر همچو سبزه از لب جوی ٭ صاحب سروری هم ذکر این کرده گوید که سرخاب زنان است و بس (نزاری ؎) روی این از سپیده گلگونه ٭ روی آن بر سپیده بلغونه ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید که معنی ترکیبی این بسیار رنگ که زنان بر روی مالند صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که رنگی است که زنان با سپیده آب بر روی مالند و گوید که رشیدی بمعنی بسیار رنگ نوشته برین تقدیر آن معنی بسیار خواهد بود و لفظ مجازی می شود مؤلّف عرض کند که بعض صاحبان قواعد فارسی می گویند که کاف فارسی به موحّده بدل می شود و گلگونه و بلغونه را بسند می آرند و ظاهر است که گلغونه به تبدیل کاف فارسی دوم با غین معجمه گلگونه هم آمده چنانکه گلوله و غلوله پس برین قیاس بلغونه را مبدّل گلغونه گفتن آسان است ماخذ بیان کرده رشیدی خوب نمی نماید زیرا که معنی بسیاری ضرورت ندارد و غونه بمعنی رنگ سرخ نیامده جزین نیست که آنرا مبدّل گونه گیریم اندرین صورت معنی بسیار گونه برای غازه خوش نمی نماید برخلاف گلگونه که اصل است بمعنی چیزی که رنگ گل دارد (اردو) دیکھو آلغونه

(الف) **بلفخت** | الف بقول برہان بفتح فا بروزن بدبخت ماضی (ب) که بمعنی جمع کرد است و اندوخت

(ب) **بلفختن** | صاحب سروری فرماید که بمعنی بیندوخت و گرد کرد (رودکی ؎) خود خورد و خود ده کجا بود پشیمان ٭ هر که بداد و بخورد از انچه که بلفخت ٭ صاحب ناصری همزبان برہان و صاحب جامع

نسبت (ب) گوید که بمعنی اندوختن و جمع کردن است. خان آرزو در سراج همزبانش مؤلّف عرض کند که اصل این همان اَلفختن است که در مقصوره بجایش به همین معنی گذشت. فارسیان موحّدهٔ زائد در اوّلش آورده الف اوّل را حذف کردند و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم دیگر هیچ (اردو) دیکھو اَلفختن -

بلفظِ قلم حرف زدن مصدر اصطلاحی. خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که معنی آنست که شخصی حرف را بسیار شمرده و ساخته گوید و آنرا نستعلیق گو نیز گویند و گویند که از اهل زبان به تحقیق پیوسته و بقول بحر سخن به تصنّع گفتن. بهار ذکر حال این مصدر مرکّب کرده اعنی (بلفظ قلم حرف می زند) یعنی بمحاورهٔ متعارف حرف نمیزند و بفارسی کتابی حرف می زند و فرماید که در نسخهٔ آنندرام بمعنی حرف خوب زدن نوشته. صاحب فرهنگ انندراج بذکر مضارع این یعنی (بلفظ قلم حرف زند) می نویسد که حرف به تکلّف زدن است مؤلّف عرض کند که نقل نگار بهار اعنی صاحب انند به تبدیل حروف حال را که مال بهار بود مضارع کرد غلط کرد که بذیل آن معنی مصدری نوشت و زلّه بردار خان آرزو یعنی بهار مصدر را حال کرد و بحوالهٔ (آنندرام) معنی مصدری را نقل کرد مؤلّف عرض کند که صاحبان تحقیق زبان فارسی را بطبع آزمائی خود برباد کرده اند و بضمن تحقیق خود حقیقت جویان را ناشاد حق آنست که معاصرین عجم چون کسی را بینند که بفارسی کتابی حرف می زند خیلے مسرور می شوند و می گویند که بلیغ است که فارسی صحیح می داند و (بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است مقولهٔ شان که برزبان دارند. خان آرزو از این مقولهٔ مصدری پیدا کرد و در عرض معنی ساختگی را داخل نمود بیچاره صاحب بحر امدادش کرد که عوض ساختگی تصنّع را داخل تعریف کرد و (لاله ٹیک چند بهار) حقیقت را دانسته و آنچه بحوالهٔ نسخهٔ (آنندرام) گفت اصل معنی و مقصود مقوله باشد یعنی معنی این مقوله یعنی (بلفظ قلم حرف می زند) همین قدر است که خوب حرف

می زند و با قاعدہ تکلّم می کند۔ ما نمی پسندیم کہ مقولہ را بصورت مصدری قائم کنند۔ چنانکہ خان آرزو کردہ و صاحب بحر اتباعش فرمودہ (اردو) کتابی قاعدہ سے بات کرنا۔ خوب گفتگو کرنا۔

بلفغدہ بقول رشیدی بدل بل مخفف بلفغدہ بمعنی پند وختہ چنانکہ سامانی گوید کہ الفغدہ بمعنی اندوختہ باشد و چون حرف با بدان مقارن شود۔ الف بیا بدل گردد **مؤلف عرض کند** کہ چون بلغختن بمعنی جمع کردن گذشت اسم مفعولش بلغختہ متحقق شد و مبدل آنست بلفغدہ کہ خای معجمہ بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ تاخ و تاغ و فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت بمعنی مبادل لغت بلغندہ کہ بہ غین عوض فا و نون عوض غین گذشت فی الحقیقت مبدل ہمین لغت است کہ فا بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ فلیو و غلیو و غین بدل شد بہ نون (خلاف قیاس) ما خلاف قیاس ازین می گوئیم کہ در قواعد و ہندیان این قسم تبدیل یافتہ نمی شود و تا حال از نظر ما ہم نگذشت و اطمینان داریم کہ در لغات آئندہ این قسم تبدیل بدست آید و درانجا این را موافق قیاس گوئیم۔ بالجملہ این قسم تبدیل متعلق بہ تبدیل مقام است کہ در اکثر لغات فرس یافتہ می شود دیگر ہیچ (اردو) جمع کیا ہوا۔

بلغدر بقول برہان و ہفت و انند با قاف و دال ابجد بروزن مختصر (۱) ملحد و بیدین و (۲) بیدیانت صاحب جامع بمعنی اوّل قانع۔ صاحب شمس فرماید کہ لفظی است کہ در محل ذم و قدح استعمال کنند و بمعنی بیدیانت **مؤلف عرض کند** کہ اصل این دل غدر) بود بمعنی بسیار غدر و کنایہ از ہر دو معنی بالا غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آردغ و آروق دیگر ہیچ اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) (۱) ملحد۔ بیدین۔ دکھ بددین (۲) بددیانت بقول آصفیہ خائن۔ خیانت کرنے والا۔ فریبی۔ دغاباز۔ بددین۔

بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این

کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیاں چوں کسی را بینند کہ مخاطب عقیل را اصلاح کار می دہد بطور موعظت ایں مقولہ را بحق او استعمال کنند مقصود آنست ہر کہ خود محتاط و عقیل است نباید او را اصلاح دہیم و حکمت آموزیم مرادف (حکمت بہ لقمان آموختن) کہ می آید۔ حاصل اینست کسی کہ بکار خود ماہر است نباید در ابکارش صلاح دہیم (اردو) دکن میں (حکمت بہ لقمان آموختن) اس موقع پر کہتے ہیں کہ جب اپنے کام میں ماہر شخص کو خواہ مخواہ مشورہ دیں اور بعض لوگ نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہوے تہذیباً اس کا استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگرچہ آپکو صلاح اور مشورہ دینا گویا (حکمت بہ لقمان آموختن) ہے لیکن ہماری رائے میں ایسا ہونا چاہیے۔

بلقندر بقول برہان بفتح اوّل و قاف و دال ابجد و سکون ثانی و نون رای قرشت (۱) بمعنی دشنام و قدح باشد و بضمّ اوّل (۲) ملحد و بیدین و بیدیانت صاحب سروری ذکر ہر دو معنی کند ... ق المعانی ۵) بز روال مردماں اندر است بر اعتقاد بلقندر و فرماید کہ در فرہنگ بضم با و غین و بحذف نون آوردہ و گوید کہ صاحب مؤید معنی دوم را ہم بالفتح گفتہ و صاحب جہانگیری در ملحقات بمعنی اوّل قانع و صاحب مؤید ہر دو معنی را بفتح موحدہ آوردہ مؤلف عرض کند کہ مبدّل بلغندر است بہ غین معجمہ بہر دو معنی غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق و حقیقت ماخذ ایں ہم آنجا بیان کردہ ایم۔ اختلاف اعراب نتیجہ لب و لہجہ مقامی است (اردو) دیکھو بلغندر کے پہلے اور دوسرے معنے

بلقیس بقول برہان بکسر اوّل و قاف بروزن برجیس نام پادشاہ شہر سبا بودہ و قصہ او و سلیمان مشہور است۔ صاحب جامع بروزن مشہور قانع و صاحب انند ایں را لغت عرب گوید و صاحبان غیاث و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند مؤلف عرض کند کہ متنبہ ایم کہ صاحبان برہان و جامع برخلاف موضوع خود چرا ایں لغت را جا دادہ اند شاید بخیال شان لغت فارسی زبان باشد ولیکن در عربی بودن ایں

شک نیست کہ صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ (اردو) بلقیس بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث سبا واقع ملک عرب کی ملکہ وسلطانہ تھی یہ ملکہ جو شمس اور کافرہ تھی حضرت سلیمان علیہ السّلام کی ہمعصر تھی آپ اُس زمانہ میں سرزمین شام کے خدا پرست بادشاہ تھے۔ فریقین ایک دوسرے کے حالات سنتے رہتے تھے آخیر کو سفارتی تعلقات بڑھے ایک مرتبہ بلقیس خود حضرت کی ملاقات کو آئی۔ حضرت کی خدا پرستی کا جلال دیکھ کر حیرت میں ہوگئی کچھ دنوں مہمان رہ کر اپنے سابقہ عقائد سے تائب اور حضرت کی حسب شریعت بیوی ہوئی۔ جنوبی افریقہ میں شہر تدمور اسی کی یادگار بتلاتے ہیں خلیفہ ولید کو اس کی قبر کا پتہ لگا تھا جس کے تعویذ پہ ملکۂ سبا کندہ تھا مگر خلیفۂ مذکور نے اسے خاک ڈال کر پوشیدہ کرا دیا۔ بعض مورخوں کا بیان ہے کہ آپ نے خود نکاح نہیں کیا ملک تبع اصغر سے کرا دیا تھا جس سے اولاد بھی ہوئی چونکہ وہ مسلمان ہوگئی تھی اس وجہ سے اہل اسلام کی مستورات کا نام بلقیس زمان۔ بلقیس بیگم وغیرہ ہونے لگا۔

بلک | بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بکسر با و فتح لام (۱) جامۂ نو باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است مجاز از معنی دوم کہ عام را خاص کردہ اند برای جامہ (**اردو**) نیا کپڑا۔ مذکر۔

(۲) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی چیزی نو کہ دیدنش خوش آید و آنرا نوبادہ نیز گویند و بتازیش طُرفہ خوانند۔ صاحبان رشیدی وجہانگیری وجامع وسراج ہمزبان سروری **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وہمین است معنی حقیقی ایں اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجہ مقامی است (**اردو**) نئی چیز۔ مؤنث۔

(۳) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی ارمغان (سلمان ساوجی ؎) خاک و خاشاک سرایت می فرستد ہر صباح * گلشن فردوس را فراش بر رسم بلک * صاحبان جامع وجہانگیری

ہمزبان سروری مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان بر سبیل مجاز کہ معنی دوم اصل است و این مجاز آن کہ ارمغان بیشتر از چیز نومی بردومی فرستند (اردو) دیکھو ارمغاں۔

(۴) بلک۔ بقول سروری وجہانگیری وجامع وسراج بضمّ باولام بمعنی چشم بزرگ برآمدہ (بدر جاجرمی ؎) پئے نظارہ بزمست کہ باغ فردوس است + بلک شدہ ہمہ را دیدہ چوں سر انگور + مؤلّف عرض کند کہ طرز بیان محقّقین خوب نیست بلک چیزی راگویند کہ بکمال وضاحت نمایاں وازجای خود بیروں آمدہ باشد انیہم مجاز معنی دوم است کہ چیز نو یا میوہ نورس نمایاں تری باشد کہ چشم ہرکس بدو میرسد پس شاعر دریں شعر دیدہ را بلک گفت یعنی دیدۂ عالم در نظارہ بلک شد و نمایاں گردید واز مقام خود بیروں آمد۔ رسم است کہ چوں کسی محو نظارہ شود چشم از بار کثرت مشاہدہ قدری از جای خود بیروں می آید پس بلک دریں جا بمعنی چیز نمایاں واز جای بیروں آمدہ (اردو) وہ چیز جو اپنی جگہ سے کسی قدر نکل آئے اور نمایاں ہو مونث

(۵) بلک بقول سروری مخفف بلوک بمعنی جماعت وقوم (پوربہای جامی ؎) بر ہر بلک کہ نام تو تعیین کند ملک + باغی شود ز شومی تو با ملک بلک + مؤلّف عرض کند کہ بلوک بمعنی جماعت وقوم بزرگ لغت ترکی است و بولک در ترکی بہ ہمین معنی آمدہ کذا فی الکنز بعض فارسیاں بحذف واو آں را مفرس کردہ اند (اردو) قوم۔ جماعت۔ مؤنث۔

(۶) بلک۔ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بوزن سلک شرر آتش باشد۔ صاحب جہانگیری ایں را بمعنی آتش گفتہ وصاحب رشیدی با سروری متّفق وصاحب جامع ایں را بر وزن چمک بمعنی آتش و شرارہ آوردہ خان آرزو در سراج ہم ذکر ایں کردہ مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی شرارہ وابلک ہم مدمقصورہ بہمین معنی گذشت کہ مزید علیہ این است واشارۂ ایں ہم در انجا کردہ ایم (اردو) شرارہ۔ دیکھو ابلک کے دوسرے معنے

(۷) بلک. بقول جہانگیری وجامع وسراج بااوّل وثانی مکسور چنگ درزدن بچیزی یاکسی وفرماید که آنرا نشل نیز گویند. و بتازی تشبّث خوانند. صاحب رشیدی همزبانش مؤلّف عرض کند که مقصود محققین از حمله باشد بچنگ طرز بیان شان در غلطی اندازد اسم جامد فارسی زبان است وبس (اردو) حمله پنجه سے. مذکّر.

بلکامه بقول برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی وکاف بالف کشیده وفتح میم پر آرزو وبسیار کام را گویند چنانکه بلهوس بمعنی بسیار هوس راچه بل بمعنی بسیار آمده صاحب جهانگیری هم به همین معنی آورد (استاد رودگی ؎) در پیش خود آن نامه چو بلکامه نهم ÷ پر درین از سر شاک دیده برجامه نهم ÷ بر پاسخ تو چو دست برخامه نهم ÷ خواهم که دل اندر شکم نامه نهم ÷ صاحبان ناصری وجامع داستند هم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که های آخر برای نسبت است یعنی کسی که منسوب است به آرزو وبسیار اعنی آرزوی بسیار دارنده چنانکه زدینه (اردو) وه شخص جو بهت آرزو رکھتا ہو. بہت آرزو رکھنے والا

بلکس بقول سروری بکسر باو کاف وسکون لام بمعنی سرد یوار وفرماید که بجای موحّده نون هم آمده. صاحب برہان گوید که بضمّ اوّل وثالث هم گفته اند وبجای سین بی نقطه نون هم بنظر آمده وبجنیس بجای حرف اوّل هم نون آمده صاحب مؤیّد این رانیز ملل لغات فرس آورده می فرماید که در دستور باشین قرشت مسطور است. خان آرزو در سراج گوید که بمعنی سر دیوار بجای نون سین مهمله غلط است چراکه بنون قافیه کرده اند (زین الدّین سنجر ؎) در پیش خدنگی که گذاری زکمن ÷ خود گوکه چگونه نیستی حال دلمن ÷ ای عهد تو بیدار و بپیمان تو سست ÷ چون برف تموز و آفتاب بلکن ÷ وفرماید که صحیح بنون است وطوسی هم تصریح بدین نموده وبحواله رشیدی می فرماید که شمس فخری بلکن را بمعنی منجنیق

هم آورده و خیال خود ظاهر می کند که بنون آخر بمعنی سر دیوار باشد و بسین آخر بمعنی منجنیق (الخ)
مؤلّف عرض کند که ای پسیم ارغان آرزو که بر چه قرینه و بچه دلیل قیاس می کنی که بلکن به نون
بمعنی سر دیوار است و بلکس به سین بمعنی منجنیق وی پسیم از تو که اگر زین الدّین سنجر در کلام خود استعمال
بلکن در قافیه کرد وجود بلکس چرا معدوم شد وای بتحقیق تو نمیدانی که بلکس اصل است و اسم جامد
فارسی زبان و قائلش صاحب سروری یکی از محققین اہل زبان که اعتبارش در باب لغت زبانش بیشتر
از محقق ہندنژاد است و انچه به شین معجمه عوض سین مہ ....

بلکش | است مبدلش چنانکه کستی و کشتی و انچه به نون عوض سین مہملہ آخری آید ہم مبدلش که وجود
این ہر دو لغت بصراحت معنی۔ مثال اوّلین این تبدیل است که بنظر آمده و انچه به نون عوض عقده
می آید ہم مبدلش چنانکه برسک و نرسک و انچه به تحتانی عوض موحده می آید ہم مبدلش چنانکه بالبوس
و بالیوس بالجمله بتحقیق ما این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) سر دیوار۔ مذکر یعنی بلندی دیوار کا عرض

(الف) **بلکفت** | ... و ب بقول ناصری با اوّل مضموم و ثانی زده و کاف مفتوح بمعنی رشوت
(ب) **بلکفته** | که آنرا پاره نیز نامند۔ صاحب انند ہمزبانش صاحب برہان ذکر (ج و د) به همین
(ج) **بلکفد** | معنی کرده گوید که بضمّ اوّل و فتح ثالث و سکون ثانی و فا و دال است و فرماید
(د) **بلکفده** | که بکسر اوّل و ثالث ہم درست باشد۔ صاحب سروری نسبت (ج) بحواله شرفنامه
می فرماید که بروزن شگفد بمعنی رشوت و بحواله تحفه گوید که بوالکفد بضمّ با و سکون واو و لام و کسر کاف ہم آمده
صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر (ج و د) کرده اند و صاحب رشیدی بذکر ہر دو برای (ج) از
ابو العباس سندی آورد (ع) سوگند خورکه صد بار بلکفد نخوردی ٭ **مؤلّف** عرض کند که ایا

مرکب است از کلمۂ بَل کہ در فارسی زبان بمعنی بسیار است باکلمہ کَفَّۃ بالفتح وتشدید فا کہ بقول اندلغت عرب است بمعنی دام شکاری ومعنی لفظی ایں بسیار دام ہای شکاری وکنایہ از رشوت کہ مقابل صد دام شکار است کہ مخلوق را دراں گرفتار می کند۔ فارسیاں بہ تصرف در اعراب لغت عرب را بالغت فارسی مرکب کردہ مفرسی قرار دادند برای رشوت بعضے برانند کہ (ج) مخفف (بو الکفد) است کہ می آید کہ اصلش (بوالکفت) بود مفرس از ہماں لغت عرب کَفَّۃ یعنی فارسیاں کَفَّۃ را بہ تبدیل فوقانی با دال مہملہ (چنانکہ زرتشت وزردشت) وتصرف در اعراب کفد کردند و بوالکفد را کہ مفرس فارسی بترکیب عربی بمعنی پدر دام شکاری بود برای رشوت نام نہادند وپس ازاں واو والف را حذف کردہ بلکفد کردند و (د) مزید علیہ اس بہ ہای ہوز زائدہ و (الف) مبدل (ج) بہ تبدیل دال مہملہ بہ فوقانی و (ب) مزید علیہ (الف) مثل (د) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو بارہ کے تیرھویں معنے۔

بلکفل صاحب شمس ایں را بالفتح مرادف بلکفد بمعنی رشوت گوید و می فرماید کہ غالباً ایں تصحیف خواہد بود مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازیں لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود می توانیم کہ مبدل بلکفد گوئیم کہ دال مہملہ بدل می شود بلام چنانکہ درغ و لغ (اردو) دیکھو بلکفد۔

بلکفہ بقول برہان بضم اول وثالث وسکون ثانی وفتح رابع مشتق از بلا کیف وآں قائل بودن بوجود محسوس است بر روش اشاعرہ در بحث رویت۔ صاحبان انند وہفت نقل نگارش۔ صاحب شمس گوید کہ بالفتح لغت عرب است بمعنی بلا کیفیت بودن وہمیں معنی در منتخب ہم یافتہ می شود کہ لغت عرب است نمی دانیم کہ صاحب برہان چرا ایں لغت عربی را در لغات فارسی زبان جا داد وتسامحش پیش نباشد (اردو) بلا کیفیت۔ وہ چیز جسکی کیفیت معلوم نہ ہو۔ مونث۔

بلک مشک بقول مؤید مطبوعۂ مطبع نولکشور بحوالۂ تنیہ بفتحتین وقیل بکسر بای فارسی سنبل و قرنفل بستانی و تره گر را گویند و در نسخۂ دیگرش کہ قلمی است (بلنک مشک) نوشتہ و (پلنگ مشک) بہ بای فارسی و نون بعد لام بجای خودش و بہ بای عربی ہم ہمدریں باب می آید تصحیف مطبع نولکشور ایں را دریں مقام قائم کرد (اردو) دیکھو بلنگ مشک۔

بلکن بقول سروری بر وزن الکن (۱) منجنیق را گویند (شمس فخری ے) زسیل خیز فنا ایمن است قصر بقات ÷ چنانکہ حصن فلک ہا ز صدمت بلکن ÷ و بحوالۂ شرف نامہ گوید کہ (۲) بمعنی سر دیوار (سنجری ے) ای عہد تو بے مدار و پیمانت سست ÷ چون برف تموز و آفتاب بلکن ÷ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بصراحت ماخذ ایں بر بلکس مذکور شد و بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان می نماید و بلخم کہ گذشت و لے ایں است کہ آنرا فلاخن گویند و منجنیق ورای فلاخن است و لیکن جا دارد کہ فارسیاں بہ تبدیل حروف۔ ایں اسم را برای منجنیق از ہماں بلخم وضع کردہ باشند کہ خای معجمہ بہ کاف عربی بدل میشود چنانکہ خمان و کمان و میم بنون تبدیل یابد چنانکہ کجیم و کجین و از ینکہ نوعیت ہر دو آلہ یکی است عجبی نیست ماخذ ایں ہمین باشد **(اردو)** (۱) منجنیق بقول آصفیہ۔ معرب۔ منجنیک۔ ایک بڑے بڑے پتھر مار کر دیوار قلعہ توڑنے کی کل یا مشین جسکے وسیلہ سے قلعے کی دیوار توڑتے ہیں بعض کے نزدیک ایک قسم کا بڑا فلاخن یعنی گوپیا جس میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر علم جر ثقیل کے وسیلہ سے دیوار کو مارتے ہیں یہ آلہ بشکل کمان ہوتا ہے جو پہلے زمانے میں بوقت جنگ کار آمد ہوا کرتا تھا کہتے ہیں کہ چونکہ قلعہ گیری میں مفید ہے اسوجہ سے تفاخراً اسکا یہ نام ہوا **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آصفیہ نے تانیث و تذکیر سے سکوت فرمایا ہے ہماری رائے میں بلحاظ معنے کل یا مشین اسم مؤنث۔ یہ گوپہن یا گوپھن کے سوا ہے۔ جس کا ذکر بلخم پر ہوا (۲) دیکھو بلکس۔

بلکنجک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم با و سکون لام و نون و فتح کاف و جیم چیزی طرفہ باشد (شہید ے)

ای صورت تو چو صورت کارنجک ؛ هستی تو بچشم هر کسی بلکنجک ؛ و فرماید که در نسخ دیگر بولنجک و بوالکنجک نیز بنظر رسیده - صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و صاحب رشیدی فرماید که بمعنی بسیار عجیب و طرفه بود که کنجک بمعنی عجیب می آید صاحب جامع این را بضم کاف فارسی اول آورده خان آرزو در سراج گوید که بعضے به فتح کاف گفته اند و تحقیق آنست که این معنی راجع است بسوی معنے بسیار عجیب و طرفه **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از لفظ بل که بالضم بمعنی بسیار گذشت و جزو دوم این کنجک بکاف تازی است بمعنی عجب که می آید از این متحقق که بکاف فارسی اول نیست چنانکه ادعای صاحب جامع است و از همین ترکیب معنی لفظی این مرکب بسیار عجیب است و آنچه (بوالکنجک) می آید از قبیل (بوالهوس) که بجایش مذکور شود - فارسیان بقاعده عربی (بوالکنجک) هم استعمال کرده اند و این قسم ترکیب عربی با کلمات فارسی در کلام فرس اکثر آمده چنانکه (انا الیار) که بجایش گذشت و بولنجک که همین می آید مخفف (بوالکنجک) است که صراحت کامل هر یکی بجایش کنیم (اردو) نہایت عجیب و غریب۔

بلکه بقول وارسته (۱) بمعنی با وصف یعنی ترقی و اضراب - فرماید که فارسیان (۲) بمعنی شاید آرند (علی نقی کمره ؎) رنجه بقتلم مساز خنجر دبنگر ؛ بلکه مرادم بیک نگاه بر آید ؛ (طغرا ؎) گر بطغری نظری می کنی امروز بکن ؛ بلکه از درد فراق تو بفردا نرسد ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که کلمه اضراب است و در ترقی نیز مستعمل شود و مرکب است از لفظ عربی و فارسی - پس فارسی الاصل نباشد و متاخرین بمعنی شاید نیز آرند (اشرف ؎) گر برآید خطت مشو دلگیر ؛ بلکه خیریتت دران باشد ؛ بہار گوید که بدون کاف لغت عربی است و کلمه اضرابست و فارسیان بکاف استعمال نمایند و متاخرین در مقام ظن هم آرند (نعمت خان عالی ؎) بیتابی دل کشت مرا چیست ندانم ؛ یکبار بیا بلکه تمنای تو باشد ؛ (میرزا جلال اسیر ؎) سفر هیچ ستم دیده

بتقلید مباد ؛ میردم بلکہ ندانستہ مرایاد کند ؛ (میرنجات ؔ) در دست بتی گشتن من گشتہ مقرر ؛ خنجر بکف ازخانہ برا بلکہ تو باشی ؛ فیاض لاہجی ؔ) در سرو وگل و یاسمن آں نور ندیدم ؛ ہنگامہ مرغانِ چمن بلکہ تو باشی ؛ صاحب غیاث بہ نقل عبارت بہار گوید کاف را در لفظ بلکہ دراز باید نوشت چراکہ کاف غیر دراز کہ درحقیقت مرکّب بہ ہای مختفی است بجائی نویسند کہ کاف را بلفظ دیگر متّصل نسازند۔ دریںجا چوں کاف بلفظ بَل مرکّب شد حاجت باتّصال ہای مختفی نماند مؤلّف عرض کند کہ فارسیاں لغت عرب بَل را بدون کاف و با کاف زائدہ کہ مرکّب با ہای مختفی است استعمال کنند بمعنی اضراب وہمیں است معنی اوّل بیان کردۂ واستہ دیہ تخفیف ہای ہوز مختفی بضرورت وزن شعرہم جائز است وقتی کہ درآخر کلمہ ساکن واقع شود ولیکن رسم الخط بلکہ با ہای ہوز آخر است نہ بدون ہا و کاف ہیچ معنے نمی کند یعنی کاف زائد است کہ بالفظ بَل مرکّب شدہ است۔ صراحت کامل برلفظ بَل ہم کردہ ایم متقدّمین وبعض متاخّرین استعمال ایں بمعنی دوم کردہ اند وحالا بدیںمعنی مستعمل نیست وبمعنی دوم ایں رامفرس دانیم (اردو) (۱) دیکھو بَل (۲) شاید دیکھو باشد۔

بَل گرود بقول صاحب رہنا بحوالہ سفرنامہ ناصر الدّین شاہ قاجار شہر بلگریڈ را نام است مؤلّف عرض کند کہ درمحاورۂ حال ایں رامفرس دانیم کہ تحتانی را بہ واؤ بدل کردہ اند چنانکہ انگیر و انگور و دال ہندی را بہ دال مہملہ و ایں شہری را نام است کہ پای تخت سرویا ملکی است در یورپ (اردو) بلگریڈ سرویا کا پایۂ تخت۔ مذکر۔

(الف) بلگک
(ب) بلگل
(الف) بقول برہان بکسر اوّل وفتح کاف بروزن خرسک آب نیم گرم را گویند و آنرا شیر گرم ہم خوانند (ب) بقولش بکسر اوّل وفتح کاف بروزن مصقل مرادفش۔ صاحب سروری

نسبت ہردو ہمزبانش و نسبت (ب) بجایش صراحت
کند کہ بروزن قلقل بکاف فارسی است و بحوالہ
فرہنگ گوید کہ باگل بفتح کاف فارسی ہم بہمین
معنے گذشت۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری
و جامع ہم ہردو را بہ ہمین معنی آوردہ اند۔ خان آرزو
در سراج فرماید کہ (رشیدی باگل را صحیح دانستہ)
و خیال خود ظاہر می کند کہ گمان دارم کہ صحیح بلگل
باشد بلام چنانکہ توسی نیز آوردہ و می فرماید کہ
اگر گویند چرا بلگک بہردو کاف صحیح نباشد کہ بلک
بمعنی شرار آتش است و کاف برای تصغیر یعنی
آب کم گرم جوابش آنست کہ سندی می باید (انتہی کلامہ)
مؤلف عرض کند کہ ماخذ (باگل) کہ بکاف
فارسی گذشت ہمدر انجا مذکور شد و (ب) مبدل
آنست چنانکہ۔ سگ آبی و سگ لابی و (الف)
مبدل (ب) کہ لام بہ کاف بدل می شود۔ چنانکہ الماک
و الکاک دیگر ہیچ۔ سبحان اللہ خان آرزو چہ خوش
تحقیق کردہ آفرین بہ گمانش و باویش توسی۔
ہردو سکندری خوردہ اند کہ بہ ماخذ ایں پی نبردہ
اند۔ مخفی مباد کہ در ہردو لغت بکاف اوّل فارسی
است و در (الف) کاف دوم عربی (اردو) دیکھو باگل۔

بلگن بقول برہان بفتح اوّل و کاف فارسی
بروزن الکن (۱) بمعنی سر دیوار و (۲) منجنیق
ہم صاحبان رشیدی و ناصری و انند و مؤیدہم
ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہردو
معنی ہماں بلکن است کہ بکاف عربی گذشت
و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا کردہ ایم و باعتبار
ناصری کہ صاحب زبان است ایں را بہردو
معنی مبدّل آں دانیم کہ کاف عربی بفارسی بدل
می شود چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو بلکن۔

بلگنجک صاحبان برہان و ناصری و ہفت
و انند ذکر ایں کردہ اند و ایں ہمانست کہ بہ کاف
عربی بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا
کردہ ایم و نظر بر اعتماد صاحب ناصری کہ از
اہل زبانست بتواں گفت کہ ایں مبدّل آنست کہ

کاف عربی بفارسی بدل می شود چنانکہ کند و گند (اردو)	دیکھو بلکنجک ۔

بلما | بقول اند بحوالہ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) جسیم و گندہ و تناور و ہنگفت و (۲) پشتہ و تودہ کلاں و دراز و (۳) چیزی نرم مانند ریش **مؤلف** عرض کند کہ ما این لغت را در برہان نیافتیم و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون وجود سند استعمال بر مجرد قول اند کہ ہند نژاد است این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نہ کنیم (اردو) (۱) جسیم ۔ فربہ (۲) تودہ کلاں ۔ مذکر (۳) نرم ۔

بلماج | بقول برہان بضم اول و میم بالف کشیدہ بر وزن محتاج نوعی از کاچی است و آن آشی باشد بی گوشت و بسیار آبکی و رقیق و بضم اول و فتح ثانی ہم آمدہ و بعضے گویند کہ این لغت ترکی است صاحبان سروری ہم ذکر این کردہ (بسحق ؎) عاقل نہ گرد مائل بہ بلماج ؛ تا قلیہ بیند بر روی تتماج ؛ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ وضع لغت شان ترکی دارد ہمچوں بود لماج و بارلاماج کہ نام اقسام نان است ولیکن این لغت را در لغات ترکی نیافتیم ازینجاست کہ اسم جامد فارسی قدیم می دانیم کہ محققین صاحب زبان ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایک قسم کی بے گوشت آش جو رقیق پکائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بلمون | بقول برہان و اند و ہفت بر وزن مجنون ساذج صحرائیست و آن برگی باشد دوائی مانند برگ گردگاں و آنرا بعربی عرفج بری خوانند ۔ صاحب محیط گوید کہ بلمون بفتح اول و نیز سلمون معروف بساذج است و گویند کہ تلمون و تکمون بفارسی اسم خرفہ باشد و ہم او بر عرفج گوید کہ نوعی از ینتوعات است مسہل رطوبات و آنرا سلمون گویند و بہ سلمون فرماید کہ قرۃ العین است و آنرا کرفس الماء نامند و بر کرفس مائی می نویسد کہ جرجیر الماء و قرۃ العین گویند کہ بفارسی کنگر آبی نام است و کنگر ہمان است کہ

برنجمه و اغرسطس و اقتنا لوقی ذکرش کرده ایم و ایارہ جگر کاوی از برای این شد کہ محققین اوّل الذکر بلمون ترجمۂ عربی عرفج نوشتن معلوم می شود کہ تسامح شان است و بلمون ہمان بنجلہ است کہ صاحب محیط ذکرش کرده مؤلف عرض کند کہ حقیقت سازج بر ساده می آید و بحث خرفہ بر بنجلہ گذشت بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) دیکھو بنجلہ اور سادہ۔

بلمہ بقول برہان بفتح اوّل و میم و سکون ثانی (۱) ریش انبوه و دراز را گویند و فرماید کہ باین معنی بضم اوّل ہم آمده و (۲) مردم ریش دراز ہم گفتہ اند۔ صاحب سروری این را مرادف بامہ گوید کہ گذشت درکن الدین بکرائی ؎ گر نہ ابلہ بود چہ خواہد بود ✧ بلمہ ریش دراز رستائی ✧ (مولوی معنوی ؎) بلمہ را ہاں تانگیری ریش کوسہ در نبرد ✧ ہندوی ترکی بیاموزاں ملک تمغاج را ✧ صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بامہ گذشت مؤلف عرض کند کہ این مبدل آنست و صراحت کافی با بیان ماخذ ہمدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بامہ۔

بلمہ ریش اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر رای مہملہ و سکون تحتانی و شین بی نقطہ لغت فارسی زبان است کہ ریش دراز را گویند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اگرچہ مجرد بلمہ ہم بہ ہمین معنی گذشت ولیکن استعمال آں بہ تجرید ریش کرده اند عیبی ندارد و مراد از کسی کہ ریش او دراز باشد (اردو) لمبی داڑھی والا دراز ریش بھی کہہ سکتے ہیں۔

بلمیز بہار ذکر این کرده از معنے ساکت و سند ظہوری را ہدیۂ ارباب نظر کرده (؎) بر فصیحاں نکتہ می گیرد چو می گردد عرب ✧ جملہ بلمیز بر زباں دارد جو گردد ترکماں ✧ و نقل نگارش (آنند) از رحاف وزن شعر ہم در نقل نگاری خبر ندارد مؤلف عرض کند کہ ما در دیوان ظہوری این شعر را نیافتیم و در کنز کہ محقق

ترکی است بلمز بالکسر لغت ترکی بمعنی جاہل وغبی یا فقیم پس اگر کلام ظہوری ثابت شود باید که در مصرع ثانیش ہمیں بلمز را جا دہیم که وزن شعر ہم درست میشود اندرین صورت استعمال این معنی کلام جاہلانه ولغو وبیہوده بطور مفرس باشد- بدون آنکه تصدیق کلام ظہوری نه شود این لغت را تسلیم نکنیم که ہمه محققین فارسی زبان ساکت وبجز نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور این لغت در نسخ دیگر یافته نمی شود ومعاصرین عجم ہم برزبان ندارند (اردو) جاہلانه اور بیہوده کلام- مذکر-

بلنج بقول برہان بروزن برنج قدر ومقدار واندازه ہر چیز را گویند وبفتح اوّل وثانی نیز گفته اند صاحبان سروری ورشیدی وجہانگیری وجامع ومؤید ہم ذکر این کرده اند- خان آرزو در سراج گوید که طوسی بفتح اوّل ودوم نوشته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم باشد وبمعاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو اندازه

بلنجا بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح ثانی مخفف بلند جا **مؤلف** عرض کند که سند استعمال پیش نه شد دیگر محققین فارسی زبان ساکت ولیکن برزبان معاصرین عجم است که اکثر الفاظ را بحذف بعض حروف برزبان دارند تا آنکه سند استعمال پیش نه شود لغت مخففه نه خوانیم اگرچه موافق قیاس است مقصود ما این است که اگر فارسیان از عجلت حرف زدن حرفی را ساقط کنند مستعمل در نظم ونثر اصلا نباشد (اردو) بلند جگه- جاے بلند- مؤنث-

بلنجاسپ بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وجیم بالف کشیده وسین بی نقطه وبای فارسی زده گیاہیست که آنرا بوی مادران گویند وبجای بای فارسی فا ہم آمده صاحبان جہانگیری ورشیدی وجامع وسراج ہم ذکر کرده اند **مؤلف** عرض کند که ہماں برنجاسپ باشد که بجایش گذشته ایں اصل است وآں مبدل ایں لام بدل شده به رای مہمله چنانکه الوند والرند (اردو) دیکھو برنجاسپ-

بلنجاست بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ہمان برنجاسپ بہ بای فارسی آخرہ رای مہملہ بدل شد بہ لام و در دیگر نسخ قلمی این مبدل برنجاست بہ فوقانی آخرہ **مؤلف** عرض کند کہ این است دست تصرف اہل مطابع در تصحیف لغات۔ ما صراحت کامل بر برنجاست کردہ ایم کہ بہ فوقانی آخرہ گذشت و این مبدل آنست چنانکہ اروند و الوند (ا ر د و) دیکھو برنجاست۔

بلنجمشک بقول برہان و جامع و انند ہمان افرنجمشک کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پلنگ مشک) است کہ می آید و اشارہ این بر افرنجمشک کردہ ایم و این مبدل پلنگ مشک کہ بای فارسی بدل شد بعربی چنانکہ اسپ و اسب و کاف فارسی بدل شد بہ جیم چنانکہ شنگرف و شنجرف و رنگ و رنج۔ صراحت ماخذ و نیز کامل بر افرنجمشک کردہ ایم و برنجمشک ہم بہ ہمین معنی گذشت و در انجا ماخذ دیگر ہم مذکور و این را مبدل آن ہم تو ان گفت کہ رای مہملہ بہ لام بدل شد چنانکہ چنار و چنال (ا ر د و) دیکھو افرنجمشک اور برنجمشک۔

بلند بقول برہان بروزن کند (۱) معروفست کہ نقیض پست باشد۔ صاحب فدائی ہم ذکر این کردہ گوید کہ بتازی رفیع خوانند۔ بہار گوید کہ ہر چہ درازی بسوی فوق داشتہ باشد چون آتش بلند و خان آرزو در سراج گوید کہ بلہجہ بعضی بضم اول است و ہم او در چراغ ہدایت می فرماید کہ اکثر ہر انچہ درازی بسوی فوق داشتہ باشد **مؤلف** عرض می کند کہ اصل این بلکوند بود بہ ضم اول مرکب از بل کہ معنی بسیار گذشت و وند بقول برہان بمعنی صاحب چنانکہ (دولت وند) پس معنی لفظی این بسیاری دارندہ اعم ازینکہ بسوی فوق باشد یا بسوی تحت۔ پس بسیاری فوق را بمعنی رفعت استعمال کردند اندرینصورت بضم اول موافق قیاس است و این معنی متعلق بہ بلندی جہانی باشد در رفعت چنانکہ نیزہ بلند و قد بلند و بام بلند (امیر شاہی سبزواری ؎) ابروزمن متاب کہ دل دردمند تست ؛ تیری کہ خوردہ ام زکمان بلند تست ؛ (امیر خسرو

۵) موج بلندش کہ رسد تا ماہ ؛ باز دہد آب با بر سیاہ (اردو) بلند بقول آصفیہ فارسی اونچا۔

(۲) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چوب بالائیں درِ خانہ کہ آنرا بعربی اُسکفّہ گویند۔ صاحب سروری ایں را بالضم با گوید (سوزنی ۵) از ہیبت ارکند بہ درِ خارجی گذر ؛ بفتد بر آستان در خارجی بلند ؛ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع متفق با برہان خان آرزو در سراج بذکر ایں گوید کہ در اصل مجاز خواہد بود مؤلف عرض کند کہ چوب بالائی در بلندی می باشد از ہمیں وجہ بر سبیل مجاز آنرا بلند گفتند صراحت ماخذ ہمعنی اوّل گذشت (اردو) چوکھٹ کی بالائی لکڑی۔ مؤنث۔

(۳) بلند۔ بروزن کمند۔ بقول برہان بمعنی چار چوب و پیرامن درِ خانہ و فرماید کہ بکسر اوّل نیز بہمیں معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ایں معنی گوید کہ در ہندی چوکھٹہ خوانند د توسی (بلندین) بکسر اعراب نمودہ بمعنی پیرامن درِ خانہ مؤلف عرض کند کہ طرز بیان برہان ناخوش است (چوب بالای چار چوب درِ خانہ) را بطرزی نوشتہ کہ مقصود از دست رفت و چار چوب بدست آمد۔ ہماں معنی دوم است کہ گذشت و ایں چیزی دیگر نیست محققین زبان دان با تعریف تسامح آمیز برہان اتفاق ندارند۔ خان آرزو غور نکرد و بس بدون سند استعمال ایں را تسلیم نہ کنیم و اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از ینکہ بلندی ایں بمقابلہ پہنائی زیادہ می باشد۔ فارسیان بمجاز معنی اوّل ایں را ہم بلند نام کردہ باشند (اردو) چوکھٹ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ دروازہ کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں۔

(۴) بلند۔ بفتح با۔ بقول سروری بمعنی دراز۔ بہار گوید کہ گاہی بر درازی ظرف تحت اطلاق کنند چوں جامۂ بلند و زلف بلند و طرّۂ بلند بمعنی دامن دراز کہ بپا رسد وغیرہ ازینجا معلوم می شود کہ بمعنی مطلق دراز است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دراز ہم مستعمل می شود چنانکہ روزہای بلند و شب ہای بلند و دامن بلند (الخ) ملا او

ذکر همین معنی در چراغ هدایت کرده می فرماید که حق آنست که بمعنی مطلق دراز مستعمل چنانچه روزها و شب های بلند و عمر بلند هم **مؤلّف** عرض کند که نزاکت دو معنی را مخلوط می کند و این معنی متعلّق است به درازی جسمانی مجاز معنی اوّل چنانکه (زلف بلند) که مراد از زلف دراز است و دامن بلند هم داخل همین معنی باشد بمعنی دامن دراز بمعنی درازی غیر فوق که وجودی داشته باشد و تخصیص تحت هم درست نیست ـ خان آرزو غلط کرد که روز و شب های بلند را با دامن بلند برابر کرد و آں تعلّق دارد با معنی ششم که می آید بالجمله اینهم مجاز معنی اوّل است و بس (صائب ؎) شود دهن حلقهٔ انگشتری پای نگارینش ✤ نه بند دبر کمر آں شوخ گر زلف بلندش را ✤

(**اردو**) دراز بقول آصفیہ ـ فارسی ـ لمبا ـ طویل ـ

(۵) بلند ـ بقول بهار بالفتح و بالضم بمعنی بزرگ و عظیم الشّان دگران نیز مجازاً چوں حرف بلند و رای بلند **مؤلّف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بلند درخیال که جسمی ندارد چوں اقبال بلند که بلند بمعنی عالیشان باشد (صائب ؎) بوسها بر دست خود داد است معمار ازل ✤ تا باقبال بلند آں طاق ابرو بسته است ـ

(**اردو**) بلند بمعنی برتر جس سے جسمانی اونچائی مراد نہیں ہے بلکہ برتری مراد ہے جیسے بلند طالع ـ بلند رتبہ ـ

(۶) بلند ـ بمعنی دراز و این درازی غیر جسمانی است چنانکه عمر بلند و روزهای بلند و شب های بلند که طوالت زمانی دارد و این هم مجاز معنی اوّل است (درویش واله هروی ؎) یار هم سر دارد و هم بخلی مطلب است ✤ روز هم گاه بلند است و گهی کوتاه است (**اردو**) دراز ـ فارسی (صفت) وہ طوالت جو جسمانی نہو بلکہ زمانی ہو جیسے عمر دراز ـ شب دراز وغیرہ ـ

(۷) بلند ـ بمعنی بسیار و کثیر در کیفیت و خیال چنانکه تغافل بلند و جذبهٔ بلند و غرور بلند و امثال آں (ملّا نسبتی تهانیسری ؎) نی گوشهٔ چشم و نی نگاهی ✤ امروز تغافل بلند است ✤ (سنجر کاشی ؎) جذبهٔ شوق

بلند است زیعقوب بہ پرس + کہ گماں داشت کہ در مصر زلیخائی ہست + (ولہ ے) ز سنجر گر خطائی رفت بپذیر +
غرور بندہ قابل بلند است + (اردو) بہت۔ بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت کثیر۔ فراواں۔ مبالغہ کے لئے۔
(۸) بلند بمعنی بسیار در کمیت چنانکہ دولت بلند قیمت بلند و امثال آں (امیر معزی ے) در خاندان ہیچکس
از خسرواں نبود + ایں دولت بلند کہ در خاندان تست + (کمال اسمعیل ے) با قیمت بلند تو ایں خاکدان
پست + چندیں شگفت نیست کہ چنداں پدید نیست + (اردو) گراں بقول آصفیہ بیش قیمت۔ انمول بیش بہا۔

بلند آشیاں استعمال۔ بقول بہار مرادف بلند
اختر **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند مکان است
(اسم فاعل ترکیبی) کنایہ از بلند رتبہ حیف است کہ
سند استعمال پیش نظر دعیبے ندارد کہ معاصرین عجم
بر زبان دارند (اردو) بلند مکان۔ بلند مرتبہ وہ
شخص جس کا درجہ بلند ہو۔ بلند آشیاں بھی کہہ سکتے ہیں

بلند آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
بلند شدن و پیدا و ظاہر شدن (سعدی ے) در
باغ سروی نیامد بلند + کہ باد اجل بیخش از بن نکند
(اردو) بلند ہونا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **بلند آوازہ** اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ کنایہ از شخص مشہور و شہرت دارندہ
اسم فاعل ترکیبی است و ....

(ب) **بلند آوازہ ساختن** کسی را بہ رتبہ
بلند رسانیدن و شہرت دادنش (صائب ے)
بلند آوازہ سازد شور عاشق عشق سرکش را +
بصحرا آورد مشتے نمک دریای آتش را + (اردو) نہیں.....

(ج) **بلند آوازہ گردیدن** لازم آں بمعنی
شہرت پذیر شدن و شہرت یافتن (ولہ ے) ز عاشق
حسن صائب میشود مشہور در خوبی + گلستانی ز یک
بلبل بلند آوازہ می گردد + (اردو) (الف) شہرت
مند۔ مشہور شخص (ب) شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔
(ج) شہرت پانا۔ مشہور ہونا۔

بلند اختر | اصطلاح۔ بہار بمعروف قانع و این
را مرادف (بلند آشیان) گوید **مؤلّف عرض**
کند کہ بمعنی بلند طالع باشد و بلند آشیان بمعنی
بلند مکان و بلند مرتبہ کہ بجایش گذشت و جا دارد
کہ بلند اختر را ہم بمجاز بلند مکان گوئیم کہ بلند مکانی
نتیجۂ بلند طالعی است (صائب ؎) نتا تیر دل
پیدا ز چشم تر شود بینا ؛ کہ ماہ از نور خورشید بلند
اختر شود پیدا (استاد فرخی ؎) بجملہ گفتند ای
شہریار روز افزون ؛ خدایگان بلند اختر و
بلند مکان ؛ (اردو) بلند اختر۔ بلند طالع آسا
شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش تقدیر ہو۔ اور ذی رتبہ

بلند ارکان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ کنایہ از عمارتی کہ بر ستون ہای بلند
بنا نمایند **مؤلّف عرض** کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی عمارت بلند کہ حامل بلند ارکانی است
سند استعمال پیش نہ شد حیثی ندارد کہ معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) بلند عمارت (مؤنث)

بلند استادن آستان | مصدر اصطلاحی۔ بہار
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف عرض** کند
کہ روبرو بودنش مثل فلک۔ و اظہر من الشمس بودنش
(صائب ؎) تلاش بیہدہ می کند سر خورشید ستادہ
است بلند آستان خانۂ دوست ؛ (اردو) مثل
آسمان کے سامنے ہونا۔ اظہر من الشمس ہونا۔

بلند استادن از آستان | مصدر اصطلاحی۔
صاحب انند ذکر این بحوالۂ بہار کردہ ہمان شعر صائب
را بسند پیش می کند کہ بر (بلند استادن آستان) مذکور
شد **مؤلّف عرض** کند کہ تسامح محقق بنگلوری
است کہ کلمۂ از را ناحق دریں مصدر داخل کرد
و بر معنی شعر و الفاظش غور نکرد (اردو) دیکھو بلند
استادن آستان۔

بلند افتادن | (مصدر اصطلاحی) تعریف
این بر بلند او فتادن می آید (اردو) دیکھو بلند او فتادن۔

بلند افتادن رتبہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و بہار و انند بزرگ واقع شدن مرتبہ (صائب ؎)

رتبۂ افکار ما صائب بلند افتادہ است ÷ کی رسد ہر کوتہ اندیشی بفکر دور ما ÷ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند افتادن سد (فتح) مصدر اصطلاحی۔ بلندی گر و بلند واقع شدن سد باشد (ظہوری ؎) ظہوری سند در دم خوش بلند افتاد کار من ÷ گذشت از نالہ جز فریاد و افغانم نمی سازد ÷ (اردو) دیوار بلند واقع ہونا۔ (۳۵۲۸)

بلند افتادن سودا مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی و بحر و بہار بزرگ واقع شدن سودا (کلیم ہمدانی ؎) اگر سودا بلند افتد ازین بہتر چہ می باشد ÷ کلیم از بہر خود در و فکرہای سر بالا کن ÷ **مؤلّف** عرض کند کہ بدست آمدن قیمت خوشی در سودا و کامیاب شدن سودا باشد (اردو) مال بہتر اور گراں قیمت سے فروخت ہونا۔ معاملت میں کامیابی ہونا۔

بلند افسر اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تاج بلند بر سر دارد (میر خسرو ؎) میوۂ دلہای بلند افسراں ÷ شاخ بشاخش نسب سروراں ÷ (اردو) وہ شخص جس کے سر پر تاج بلند ہو۔

(۳۵۲۹) **بلند افغان** اصطلاح۔ پرندہ کہ نغمۂ او بلند و خوش باشد۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی نغمہ بلند و خوش دارندہ (ظہوری ؎) پایۂ شمشاد از گل پست تر ÷ بلبل از قمری بلند افغان تر است ÷ (اردو) بلند نغمہ۔ خوش نغمہ۔ کہہ سکتے ہیں یعنی وہ پرند جس کا نغمہ بلند اور خوش ہو۔

بلند اقبال استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اقبال بلند و طالع بلند دارندہ یعنی خوش طالع (صائب ؎) تا مرا عشق بلند اقبال در زنجیر داشت ÷ پیچ و تاب من شکوہ جوہر شمشیر داشت ÷ (اردو) بلند طالع۔ بلند اقبال وہ شخص جس کی قسمت بلند ہو یعنی خوش قسمت۔ خوش طالع۔

بلند اقتدار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظیم القدر و بلند مرتبہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار با اقتدار و با اختیار و عظیم القدر و بمعنی بلند رتبہ و مرتبہ باشد صاحب انند در تعریف این اصطلاح از نزاکت کار نگرفت (اردو) بلند اقتدار اوس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کے اختیارات بلند اور زیادہ ہوں۔

بلند انداختن | مصدر اصطلاحی ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ستودن و تعریف بسیار کردن و زلّہ بردارش بہار ہمزبانش (محمد سعید اشرف ایرانی ۔) ہیچگہ در عشق کوتاہی نہ کردم از وفا + ہر کہ پرسید از حد جاناں بلند انداختم + صاحب بحر باتفاقش گوید کہ مبالغہ کردن در ستایش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (اردو) بہت تعریف کرنا۔

(الف) **بلند اوفتادن** | مصادر اصطلاحی

(ب) **بلند اوفتادن پایہ** | صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت و سندش متعلق بہ (ب) (ملا جامی ۔) پایۂ علمم چو بلند اوفتاد + ہر چہ خرابم نہ پسند اوفتاد + **مؤلف** عرض کند کہ افتادن و مزید علیہ آن اوفتادن بمعنی واقع شدن گذشت و مجرد بلند (اوفتاد) بمعنی بلند واقع شدن از ہمین مصدر عام است و مصدر خاص (ب) بمعنی بلند واقع شدن پایہ و مرتبہ باشد (اردو) (الف) بلند واقع ہونا (ب) پایہ بلند واقع ہونا۔ مرتبہ بلند واقع ہونا۔

بلند بازو | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار معروف ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بازوی بلند دارندہ و کنایہ از زور آور (صائب ۔) فشردہ پنجۂ عقل بلند بازو را + بہ کسی بتاک زبر دست بر نمی آید + (اردو) زور آور ۔ زور دار ۔ قوی شخص۔

بلند بالا | اصطلاح ۔ بقول بہار و انندش نقل نگار ۔ معروف ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این قد بلند دارندہ ۔ اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از بار

(سعدی ﷺ) بروز واقعہ تابوت من ز سرو کنید ÷ کہ میرویم بداغ بلند بالائی ÷ (اردو) معشوق کو بلند بالا کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلند بخت | اصطلاح۔ بقول بہار و انندش نقل نگا معروف مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت بلند دارندہ و خوش طالع (میر معزی ﷺ) شاہ بلند بخت ملک سنجر آنکہ او ÷ از بخت ہر چہ یافت ملک شاہ وار یافت ÷ (صائب ﷺ) بلند بخت نہالی کہ از خجالت او ÷ الف کشد بزمیں سر و جو یبار انیست ÷ (اردو) بلند طالع۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو خوش قسمت ہو۔

بلند برآوردن کمند | مصدر اصطلاحی۔ انداختن کمند بر بلندی۔ صاحب آصفی ذکر (بلند برآوردن) کردہ از معنی ساکت وما ایں مصدر عام را نمی پسندیم و سندش بکار مصدر خاص نامی خورد (قاسمی گونابادی ﷺ) برارم کمند سیاست بلند ÷ سر شرح ادرآرم بخم کمند ÷ (اردو) بلندی پر کمند پھینکنا۔

بلند برکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بلند کردن است (ابو المعانی اصفہانی ﷺ) زمانہ خصم ترا برکشد بلند بدانکہ ÷ چو بر زمین زند ش خرد تر شود مسکین ÷ (اردو) بلندی پر اُٹھانا۔ بلند کرنا۔

بلند بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خود است یعنی بودن برفعت و بلندی (فغانی شیرازی ﷺ) قدّت بلند باد کہ بر نخل حسن تست ÷ آں گل کز و نسیم وفائی تواں شنید ÷ (اردو) بلند ہونا۔

بلند بودن بوی | مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی برخاستن بوی مؤلف عرض کند کہ قوت بیان نمایدو بوی در محاورہ بمعنی خیزد بلکہ بلند و منتشر می شود (شیخ العارفین ﷺ) ہمہ در ہم

حزیں چشم امیدم + بوی خوش یار از در و دیوار بلند
است + مخفی مباد کہ آنانکہ است یا ہست را بمصدر
بودن متعلّق می کنند از قواعد زبان خبر ندارند آں را
ازیں ہیچ تعلق نیست و (بلندی بوی) در سند بالا
انتشار بو باشد نہ خاستنش (اردو) بو پھیلنا۔

بلند بیناں اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و مؤیّد و ہفت و بحر کنایہ از صاحبان کشف و اولیاء اللہ
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
لفظی اہل بصیرت و دور بیناں کنایہ از اولیاء اللہ
و صاحبان کشف حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد (اردو) صاحبان کشف و کرامات۔ اولیاء اللہ۔

بلند پایہ اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پایۂ رفیع
دارندہ و عالی مرتبت (کمال اسمٰعیل ؎) بلند پایہ
بزرگی کہ دست بخشش تو + ز ساحت دل ما برکشید
ہیچ نیاز + (اردو) بلند مرتبت۔ بلند رتبہ۔ کہہ سکتے
ہیں اس شخص کو جس کا رتبہ بلند ہو قاعدۂ فارسی سے
(اسم فاعل ترکیبی)

(الف) **بلند پرواز** اصطلاح۔ (الف) بقول بحر
(ب) **بلند پروازی** خودستا و (ب) بقول خان آرزو
(در چراغ ہدایت) (۱) خودستائی و اظہار تجمّل (سلیم
؎) فریب حسن بتی را مخور کہ خوبی او + ببال زلف
نماید بلند پروازی + صاحب بحر و بہار و انند ہمزبانش
مؤلف عرض کند کہ مراد از لاف و گزاف باشد
+ در لاف و گزاف و اظہار تجمّل فرق نازک است
فتامّل و (۲) بمعنی بلند فکری ہم چنانکہ سنجر کاشی گفتہ
(؎) من کجا و بلند پروازی + سدرہ بلبل آشیاں
باشد + (اردو) (الف) وہ شخص جو لاف مارے
لاف زن۔ شیخی باز (ب) (۱) لاف۔ بقول آصفیہ مؤنّث
ڈینگ۔ شیخی۔ بڑائی۔ تعلّی۔ ددن۔ لنترانی (آتش
؎) وہ وہاں ہوں نہ نکلا حرف غرور + وہ زباں
ہوں نہ جس سے لاف ہوا + (۲) بلند فکری۔ بلندی
فکر۔ فکر کی بلندی۔ مؤنّث۔

بلند پروازی کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات

برہان و بحر (۱) میل بطرف عظمت و رفعت نمودن مؤلف عرض کند کہ (۲) لاف زدن و ہر دو معنی مصدری از ہر دو معنی (ب) متعلقہ اصطلاح گذشتہ پیدا می شود۔ نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق معنی دوم را چرا ترک کردند (اردو) (۱) بلند خیالی کرنا (۲) بلند پروازی کرنا۔ لاف مارنا

بلند پروازی می کند مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض می کند کہ این مقولہ۔ صیغۂ واحد غائب حال است از مصدر (بلند پروازی کردن) کہ بہر دو معنیش گذشت فارسیان چون کسی را بینند کہ تعلّی می کند این مقولہ را گویند مقصود آن باشد کہ بمبالغہ کار می گیرد (اردو) خوب بلند پروازی کر رہے ہو" یہ دکن میں بطور کہاوت اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جب اپنی تعریف میں مبالغہ سے کام لے۔ نیز کہتے ہیں کیوں شیخی بگھارتے ہو" کیوں ڈینگ مارتے ہو" کیوں دون کی ہانکتے ہو" آخرالذکر تینوں جملے محاورۂ اردو کے مطابق ہیں۔

(الف) **بلند پری** اصطلاح و مصدر اصطلاحی
(ب) **بلند پریدن** صاحب مؤیّد نسبت الف بحوالۂ قنیہ گوید کہ تفاخر کردن و بزرگی نمودن و ادّعای مہتری بر سبیل مبالغت کردن و فرماید کہ این معنی مصدری است و اگر یای خطاب باشد بمعنی بلند پرتی۔ صاحبان انند و ہفت نقلش برداشتہ اند۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ ہمان سند سنجر کاشی پیش می کند کہ بر (بلند پروازی) گذشت مؤلف عرض کند کہ بیچارہ آصفی نمیداند کہ بلند پروازی از مصدر بلند پریدن مشتق نیست و حاصل بالمصدر بلند پروازی کردن است و شک نیست کہ (بلند پریدن) مصدر مرکّب است موافق قیاس و حاصل بالمصدرش (الف) باشد و (ب) مرادف بلند پروازی کردن است۔ و لیکن فارسیان استعمال این بسیار کم کنند (اردو) (الف) دیکھو بلند پروازی (ب) دیکھو بلند پروازی کردن۔

بلند تلاش اصطلاح۔ بقول بہار معروف۔

مؤلف عرض کند کہ باین بیان مجہول ذکر این ترکیب ترک تفوق نداشت۔ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از کسی کہ تلاش طبیعت او بلند و بلند فکر است اگرچہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی نیست معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) بلند فکر اس شاعر کو کہتے ہیں جو مضامین عالی فکر کرے۔

بلند جاہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند مرتبہ **مؤلف** عرض کند کہ شک نیست کہ این معنی موافق قیاس است ولیکن فارسیان برزبان ندارند و بلند مرتبہ و بلند رتبہ می گویند اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بلند مرتبہ۔ عالی مرتبہ وہ شخص جس کا رتبہ بلند اور مرتبہ عالی ہو۔ فارسی اسم فاعل ترکیبی۔

بلنج صاحب شمس گوید کہ بفتحتین لغت فارسی است بمعنی فربہ و کوتہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند بہ تحقیق ما لغت عرب است۔ کذا فی المحیط (اردو) فربہ اور کوتاہ یعنی وہ شخص جو فربہ ہو اور کوتاہ قد۔

بلند حوصلہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند ہمت **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حوصلہ بلند دارندہ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ عالی ہمت۔ دل چلا۔ بہادر۔ جری (دیکھو بالا ہمت)

بلند خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سعی بلندی کردن (وحشی یزدی ؎)
بلند آن سر کہ او خواہد بلندش ٭ نژند آن دل کہ او خواہد نژندش (اردو) بلندی کی کوشش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

بلند داشتن جبا استعمال۔ صاحب آصفی ذکر بلند داشتن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ازسند او این مصدر را یافتہ ایم کہ بمقام بلند بودن باشد (نظام استرآبادی ؎) دریں مقام نہ پستست و بلند

چرخ مریخ * کز آفتاب زحل جا بلند تر دارد * (ارد و)
بلند مقام ہونا۔

بلند دیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پارہ اصطلاح (بلند و پست دیدہ) را پیدا کردہ است که با مصدری متعلق کند و (بلند دیدن) را قائم کرد و بدل آن (بلند و پست دیدہ) را که بجایش می آید۔ در ینجا ہمین قدر کافی است که بلند دیدن بمعنی دور بینی و دور بین شدن است و بس (ارد و) دور بین ہونا دور بینی کرنا۔

(الف) **بلندر** | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
(ب) **بلندرین** | (الف) بالضم مخفف بلند تر (ب) مخفف بلند ترین **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست از زبان معاصرین عجم ہم شنیدہ ایم۔ (ارد و) (الف) بہت بلند (ب) بہت زیادہ بلند۔

(الف) **بلند ساختن** | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بلند کردن است و از سند پیش کردہ اش معلوم .....

(ب) **بلند ساختن کمان** | بمعنی قوت بخشیدن آنرا پیدا است (سلیم طہرانی ـ) سلیم پر حذر از تیر فتنہ باش که بازہ بلند ساخت زمانہ کمان شیطان را * (ارد و) (الف) بلند کرنا (ب) قوت بخشنا۔ طاقتور کرنا

بلند ستادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ سندی که از کلام صائب پیش کرد ہمان است که بر (بلند استادن آستان) گذشت و بخیال ما مجرد بلند استادن بمعنی بلند واقع شدن است۔ تسامح اوست که این را بسند مصدر خاص مصدر عام قرار داد (ارد و) بلند واقع ہونا (دیکھو بلند استادن آستان)۔

بلند و پست | اصطلاح۔ بقول صاحب مؤید بحوالہ قنیہ و بقول ہفت (۱) ای آسمان و زمین ہم (۲) غنی و فقیر **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ حق آنست

که فارسیان خالق بالا وپست وخداوند بالا وپست
حق تعالی شانهٔ را گویند وشک نیست که از بالا
بلند آسمان را مراد است واز پست زمین مقصود
باشد. بمعنی دوم از نظر ما نگذشت وکلمهٔ است
میان بلند وپست نتیجه بی غوری مؤلف مؤید
فناتل. از برای معنی دوم مشتاق سندی باشیم
(اردو) (۱) آسمان اور زمین (۲) غنی اور فقیر
(آسمان مذکر۔ زمین مؤنث)۔

بلند شد روز | اصطلاح. بقول انندرا
بلند شد سخن | شدن روز وشب وجز آن
بلند شد شب | **مؤلف** عرض کند که تعریف
بلند شد گلبانگ | هر یکی در اینجا کردن بی محل است
که در ملحقات (بلند شدن) هر یک مصدر اصطلاحی
مذکور وجز این نیست که این هر چهار ماضی مطلق
هر چهار مصدر است که می آید. کم غوری صاحب
انند است که ذکر این بطور اسم جامد کرد (اردو)
دیکھو بلند شدن روز وسخن وشب وگلبانگ۔

بلند شدن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت وسندی که آورده متعلق به (بلند
شدن کوکبه) که بجایش می آید **مؤلف** عرض کند
که این معنی حقیقی است برای چیزی وکسی بمعنی (۱)
بلندی پذیرفتن وبرجای بلند رفتن ومجازاً بمعنی
(۲) برخاستن هم (ظهوری ۵۱) برون نیامده از حضیض
پستی طبع * اگر باوج روی ورشوی بلند آنجا (اردو)
(۱) بلند ہونا۔ بلند جگہ پر چڑھنا (۲) کھڑا ہونا۔ برخاستن کا ترجمہ

بلند شدن آتش | استعمال. بهار گوید که مرتفع
شدن آتش است **مؤلف** عرض کند که استعمالی
است موافق قیاس. مرادف (آتش بلند گردیدن
وگشتن) که در ممدوده گذشت (اردو) دیکھو آتش
بلند گشتن۔

بلند شدن آه | استعمال. بهار گوید که مرتفع شدن
آه وصاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که
برآمدن آه است وبس که چون آه می برآید. آوازش
بلندی شود. سند استعمال پیش نه شد عیبی ندارد و معاصرین

عجم برزبان دارند (اردو) آہ نکلنا (امیر) ۔

بلند شدن اقبال | مصدر اصطلاحی ۔ بلندی طالع و بخت است کنایہ از خوش بختی (شفیع اثر ؎) چوں دولت زمانہ محال است بیزدال + گیرم چو آفتاب شد اقبال من بلند + (اردو) قسمت چمکنا ۔ بقول آصفیہ نصیبا جاگنا ۔ تقدیر کا یاور ہونا ۔ طالع کا عروج ہونا ۔ (امانت ؎) اس رشک قمر نے نہ دکھایا رخ روشن + اے چرخ امانت کی نہ قسمت کبھی چمکی +

بلند شدن بوی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار برخاستن بوی مؤلف عرض کند کہ بوی در محاورۂ فرس برنمی خیزد بلکہ بلند و پیدا و منتشر می شود (صائب ؎) از دل نگشت مراد و دسینہ تاب بلند + نشد ز سوختگی بوی این کباب بلند + (اردو) بو پھوٹنا ۔ بقول آصفیہ بو پھیلنا ۔

بلند شدن بہا | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار گران شدن نرخ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست لطیف (میرزا رضی دانش ؎) دامن دریا کف ملکنار تا گوہر شوی + قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند + مخفی مباد کہ این سند (بلند گردیدن بہا) است ۔ محقق نام آور خیال موضوع ندارد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) قیمت بڑھنا ۔

بلند شدن تیغ | (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و چوں سامان کشت و خون می شود تیغ بلند می شود و این علامت جنگ است (میرزا معز فطرت ؎) ما سپر داریم ہر جا میشود تیغ بلند + محشر زخم شہیداں سینۂ افکار ماست + (اردو) تلوار بلند ہونا یعنی کشت و خون کا سامان ہونا ۔

بلند شدن جوش | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار بکمال رسیدن جوش مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) خشت خم خواہد شکستن شیشۂ افلاک را + گر بایں دستور گردد جوش این صہبا بلند + مخفی مباد کہ سند بالا برای (بلند گردیدن جوش) است کہ می آید ۔ محقق نامدار خیال موضوع خود ندہشت (اردو) جوش بڑھنا ۔ جوش زیادہ ہونا ۔

بلند شدن چاشنی | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بکمال رسیدنش مؤلف عرض کند کہ زیادہ شدن ذوق مراد است (صائب ؎) از آفتاب چاشنی صبح شد بلند ۔ عمر دوبارہ یافت زراہ گداز قند ۔ (اردو) ذوق کا بہت ہونا۔ ذوق زیادہ ہونا۔

(۲۵۲) **بلند شدن حرف** | مصدر اصطلاحی۔ برآمدن از زبان وشہرت گرفتن سخن (صائب ؎) مدعا نا سخن راز دست چون منصور ۔ کہ چو بلند شود حرف دار می گردد ۔ (اردو) حرف زبان سے نکلنا۔ صدا بلند ہونا۔ بات مشہور ہونا۔

بلند شدن دست | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرتفع شدن آن مؤلف عرض کند کہ این بمعنی حقیقی است وکنایہ باشد از ارادہ چیزی معاصرین عجم در زبان دارند۔ چنانکہ بلند شدن دست بارادہ حملہ وقتل یا بلند شدن دست برسبیل نازو ادا یا بلند شدن دست برای سلام یا جواب سلام یا بلند شدن دست برای دعا یا عطا و امثال آن (اردو) ہاتھ اٹھنا۔ ہاتھ بلند ہونا۔ مارنے یا قتل کرنے یا بسبیل نازو ادا یا تعظیم وسلام یا دعا یا عطا کے واسطے ہاتھ اونچا ہو صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے (سالک ؎) ہاتھ کیا چرخ ستمگار پہ اٹھے میرا ۔ ضعف سے دست دعا بھی ہے اٹھانا مشکل ۔ (ذوق ؎) اس ادا پر ہی لاشیں گرنے لگیں ۔ جو گیا ہاتھ اُدھر اٹھنے کے قاتل کا ۔ (ظفر ؎) گئے ہم سامنے سو بار پر صاحب سلامت کو ۔ نہ محفل میں کبھی اس رونق محفل کا ہاتھ اٹھا ۔ (ظفر ؎) عطا منظور ہے اگر کو دعا منظور ہے سائل کا ۔ اُدھر منعم کا ہاتھ اٹھا اِدھر سائل کا ہاتھ اٹھا ۔

بلند شدن دود | استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن آن مؤلف عرض کند کہ بلندی پذیرفتنش و سر سبوی آسمان کشیدنش کہ معمول اوست و مراد از برآمدن دود کہ بلندی لازمہ آن (میرزا بیدل ؎) دود یاس از خانہ خورشید خواہد شد بلند ۔ یارب آن آئینہ رو را محرم جوہر مکن (اردو) دھواں اٹھنا۔ بقول آصفیہ اردو (دودوداز آتش برخاستن) کا ترجمہ دھواں نکلنا۔

دھواں صعود کرنا (دھواں بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں)۔

بلند شدن روز مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن روز از قبیل بلند شدن شب کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است۔ محاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) دن بڑا ہونا جیسا کہ موسم خاص میں ہوتا ہے۔

بلند شدن سخن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دراز شدن سخن (خواجہ شیراز ؎) طوبی ز قامت تو نیارد کہ دم زند ٭ زین قصہ بگذرم کہ سخن می شود بلند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین است تطویل کلام موافق قیاس کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت (صائب ؎) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ٭ زبان جرأت منصور بند خواہد شد ٭ (**اردو**) بات بڑھنا بقول آصفیہ طول کلام ہونا۔

بلند شدن سیاہی چشم از سپیدی استعمال بقول صاحب اکسیر اعظم مرضی را گویند کہ در عربی نتوء القرنیہ نام دارد فرماید کہ سببش بر آمدن خلط ریحی است در زیر طبقہ یا ورمی کہ حادث شدہ گردد دران علاج اول تنقیہ بہ مسہل بلغم و حب ایارج نمایند و بعد رفادہ خرقہ کتان آب عنب الثعلب و گلاب تر کردہ بر چشم نہادہ بربندند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم مرکب است بمعنی حقیقی (**اردو**) نتوء القرنیہ ایک مرض کا عربی نام ہے جس کے عارض ہونے سے آنکھ کی سیاہی سپیدی سے بلند ہو جاتی ہے۔ مذکر۔

بلند شدن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار دراز شدن شب باشد (صائب ؎) محو شد نوس خورد نا شد مرا سودا بلند ٭ روز ہا کوتاہ گردد چون شود شبہا بلند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ بلند بمعنی دراز بجایش گذشت موافق قیاس است (**اردو**) رات دراز ہونا۔ رات لانبی ہونا۔ شب دراز ہونا۔ دکن میں رات بڑی ہونا بھی کہتے ہیں۔

بلند شدن غبار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) بمعنی مرتفع شدنش (صائب ؎) خواہد شدن بلند چنین گرد غبار خط ٭ آخر میان ما و تو دیواری کشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ محاصرین عجم ایں را (۲) کنایہ

از رسیدن لشکر می گیرند کہ چوں لشکر سواراں قریب آید
از دور غبار بلندی نشان می دہد۔ (اردو) (۱) غبار
اُٹھنا۔ بقول آصفیہ زمین سے گرد کا بلند ہونا۔ آندھی
اُٹھنا۔ بگولہ کا بلند ہونا۔ بخارات غلیظہ کا صعود کرنا
(۲) لشکر آنا۔

بلند شدن فتنہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
برپا شدن ہنگامہ (میرزا رضی دانش ؎) فتنہ از
بزم میخواراں نشد امشب بلند ٭ سرگذشت کاکلی را از بیاں
می گفتم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) فتنہ اُٹھنا۔ بقول آصفیہ۔ قیامت برپا ہونا۔
فساد کھڑا ہونا۔ ہنگامہ برپا ہونا (نصیر ؎) غیر سے
عطر نہ مجموعۂ خوبی ملوا ٭ دیکھ وہ بات نہ جس سے کہ فتنے اُٹھیں

بلند شدن کوکبہ استعمال بلندی اقبال است
و مرادف بلند شدن اقبال یعنی بلند شدن طالع و
اختر کہ علامت خوش اقبالی است (فغانی شیرازی
؎) با تم نشست و کوکبہ ام شد بلند ٭ صد نیزہ از
[illegible] ٭ (اردو) دیکھو بلند شدن اقبال

بلند شدن گرد مصدر اصطلاحی۔ بقول انند ترفع
شدن آں۔ سندی پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین
عجم برزبان دارند مرادف بلند شدن غبار است بہر دو
معنیش (اردو) دیکھو (بلند شدن غبار)۔

بلند شدن گلبانگ مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار دراز شدن (صائب ؎) عندلیباں از خجالت
سر بزیر پا کشند ٭ ہر کجا صائب شود گلبانگ کلک ما بلند ٭
مؤلف عرض کند کہ گلبانگ آوازے را گویند کہ شاطراں
و معرکہ گیراں بلند کنند و آواز بانگ بلبل ہم (کذا فی الانتخاب)
و معنی غیر مطلق آواز ہم آمدہ۔ پس معنی بیان کردہ بہار
خوب نیست این معنی بلند شدن بانگ بلبل یا شاطراں
معرکہ گیراں یا مطلق بلند شدن آواز باشد نہ مجرد دراز
شدن کہ محقق با نام و نشاں نوشت (اردو) بلبلوں کا نغمہ
بلند ہونا۔ شطرنج میں جیتنے والے کی صدا بلند ہونا۔ یا فاتحوں کے
نعرے بلند ہونا۔ آواز بلند ہونا۔

بلند شدن گوشۂ ابرو مصدر اصطلاحی۔
بہار گوید کہ در مقام بیدماغی استعمال کنند (صائب ؎)

کدام گوشہ ابرو بلند شد یارب + کہ ہمچو قبلہ نما قبلہ گاہ می
لرزد + مؤلف عرض کند کہ محقق با نام و نشاں در عالم
بیدماغی ارشاد کردہ است و این مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از اشارۂ ابرو وصہ و رحلکم کہ دائما در اشارہ و ایما گوشۂ
ابرو بلند می شود دیگر ہیچ (اردو) ابرو کا اشارہ ہونا۔ حکم ہونا

بلند شدن موج استعمال۔ بقول بہار مرتفع شدن
و بکمال رسیدنش (میرزا بیدل ؎) موج باآیک شکن از
خاک نگردید بلند + بحر عجزیم کہ در آبلہ طوفاں کردیم + مولف
عرض کند کہ ضرورت (بکمال رسیدن) ندارد۔ بمعنی حقیقی
است و بس۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ (بلند گردیدن
موج) است محقق سہل انگار از موضوع خود خبر ندارد و
و ہر چہ بقلم می آید می نگارد۔ معاصرین عجم برزبان دارند
(اردو) موج بلند ہونا۔

بلند شدن ناف مصدر اصطلاحی۔ بقول
اکسیر اعظم مرضی است کہ آنرا در عربی نتوی سرہ نام است
و آں گاہی بر سبیل فتق صفاق در جای ناف و خروج
ثرب یا رودہ افتد و گاہی بر سبیل استسقا از اجتماع رطوبت
در ناف بود چنانچہ در استسقای زقی و یا از نفوذ ریح
اندراں موضع چنانچہ در استسقای طبلی و گاہی بسبب
انفتاح و انشقاق ورید یا شریان و سیلان خون و
اجتماع آں زیر جلد محاذی ناف بود چنانچہ در ورم
انورسما و گاہی بسبب ورم صلب و گاہی از رویدن
گوشت زائد تحت جلد پس آنچہ از فتق باشد علاج
فتق ثربی و معائی کہ مذکور شد علاجش کنند و آنچہ
از رطوبت یا ریح باشد علاج فتق مائی و ریحی نمایند
و ایضاً در مائی (الخ) (اردو) ناف ٹلنا۔ ناف جانا
ناف ڈگنا۔ دیکھو (افتادن ناف)۔

(۲۴۵۴) **بلند شدن نام کسی** مصدر اصطلاحی۔ نامور
شدن و شہرۂ آفاق شدنش (صائب ؎) از بلندی
می شود نام سخن سنجاں بلند + صاحب آوازہ می گردد
سخن در کوہسار + (انوری ؎) شد بزرگ از جاہ
تو جاہ من اندر روزگار + شد بلند از نام تو نام من
اندر شاعری + (اردو) نام آور ہونا۔ مشہور ہونا۔

بلند شدن نشہ مصدر اصطلاحی۔ بقول

بہار بمعنی مرتفع شدن و بکمال رسیدن آن **مؤلف**
عرض کند کہ زیادہ شدن و روبترقی آوردن نشہ باشد
(میرزا بیدل ؎) آخر ز گریہ نشۂ شوقم بلند شد ✦ اشک
آنقدر چکید کہ جام شراب داد ✦ (**اردو**) نشہ چڑھنا
بقول آصفیہ مست و بیہوش ہونا متوالا ہونا نشہ آنا
(داغ ؎) چڑھتے ہی لب میگوں کے جو لپٹا تجھ سے ✦
رکھیو معذور مجھے نشہ چڑھا بوسے کا ✦

بلند شدن نفس | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

بمعنی دراز شدن آں (درویش والہ ہروی ؎)
خصم ار بلند شد نفس ناصواب او ✦ بی گفتگو خموشی
باشد جواب او ✦ **مؤلف** عرض کند کہ دراز شدن
زبان و واقع شدن گفتگو بآواز بلند باشد۔ بہار
تعریف خوشی نکرد (**اردو**) زبان دراز ہونا۔ آواز
بلند سے گفتگو واقع ہونا یعنے چیخ چیخ کر۔

بلند شنیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

بمعنی کم شنیدن و فرماید کہ ایں ظاہر ترجمہ ہندیست
مؤلف عرض کند کہ نہ چناں باشد بل محاورہ عجم
است و موافق قیاس (میر خسرو ؎) ور بفغاں برکشد
آوا بلند ✦ گوش فلک نشنود الّا بلند ✦ صاحب بحر
گوید کہ کر شدن است (**اردو**) اونچا سننا۔ بقول امیر
کم سننا۔ بہرا ہونا (معروف ؎) شب اوس کوچے
میں یہ باعث تھا نے پکڑے جانے کا ✦ کہ ہم سنتے تھے
اونچا اور وہاں تھا پاسباں گونگا ✦

بلند صفیر | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف**

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (۱) بمعنی بلند آواز
ن
سند استعمال پیش نہ شد عجبی ندارد کہ معاصرین عجم بزبان
دارند و (۲) قلب اضافت صفیر بلند ہم (**اردو**)
(۱) بلند آواز سے کہنے والا (۲) آواز بلند۔ مؤنث۔

بلند قامت | استعمال۔ (۱) بمعنی کسی کہ قامت او

بلند و بالا اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت
قامت بلند۔ بہار ذکر ایں کردہ بر معروف قانع سبحان اللہ
چہ خوش وضع تحقیق است (ظہوری ؎) دست نہادہ
بر سر عشق بلند قامتی ✦ فرش رہش گمر کنم فرق سپہر
سای را ✦ (**اردو**) (۱) بلند قامت اس شخص کو کہہ سکتے

ہیں جس کا قد بلند ہو (۲) اونچا قد۔ قامت بلند۔ مذکر۔

بلند قد استعمال۔ بقول انند بمعنی دراز قد۔ سند استعمال پیش نکرد عیبی ندارد کہ معاصرین عجم برزبان دارند۔ مرادف بلند قامت است (اردو) دیکھو بلند قامت۔

بلند قدر استعمال (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنے کسی کہ مرتبہ او بلند است و (۲) قدر بلند کہ قلب اضافت باشد (ظہوری ے) از مہر شاہ گشتہ ظہوری بلند قدر + در خواجگیت بندہ درگاہ گشتہ است (اردو) (۱) بلند قدر اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہو۔ (۲) قدر بلند وہ مرتبہ جو بلند ہو۔ مؤنث۔

بلند کام استعمال۔ بقول شمس معروف و بمعنی بلند ... مؤلف عرض کند کہ للہ العجب چہ خوش تحقیق است (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ مقصد بلند دارد و (۲) قلب اضافت کام بلند (اردو) (۱) بلند کام اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کا مقصد بلند ہے اور (۲) مقصد بلند۔ ایسا مقصد جو عالی ہو۔ کام بلند۔ مذکر۔

بلند کردن پایہ مصدر اصطلاحی۔ کنایہ شد از افزودن مرتبت (وحشی یافقی ے) خیز و بناز جلوہ دہ قامت دلنواز را + چوں قدِ خود بلند کن پایۂ قدِ ناز را + (اردو) مرتبہ بڑھانا۔ قدر بڑھانا۔ بلند کرنا۔

بلند کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ بہار۔ بذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بلند کردن پنجہ کسی (کسی را غالب کردن است برکسی چنانکہ (پنجۂ قاتل برکسی بلند کردن) (میرزا بیدل ے) عاجزی ہا کرد برما پنجۂ قاتل بلند + می شود دست کرم بانالۂ سائل بلند + (اردو) کسی کو کسی پر غالب کرنا۔

بلند کردن چیزی کسی را استعمال۔ مرتفع کردن آں استعمال این بترکیب اضافی در ملحقات می آید و این عام است و بترکیب اضافی خصوصیتی دارد اگر اضافت این بسوی کسی کنند کنایہ باشد از مرتبت افزودن و نواختن آنرا (اردو) بلند کرنا کسی چیز کو یا کسی کا مرتبہ بڑھانا۔

بلند کردن صدا مصدر اصطلاحی۔ صدا و شور کردن (ظہوری ے) دوال کوس بنام مہیب

کوب ظہوری ؎ صدا بلند کنم چرخ را ببام برایم +
(اردو) آواز بلند کرنا۔ بقول امیر چلّا کے بولنا۔
صدا بلند کرنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ شور و غل کرنا۔

بلند کردن طرف ابرو | مصدر اصطلاحی۔
بہار ذکر این کردہ از معنے ساکت و زلّہ بردارش آصفی
گوید کہ در مقام سید باغی استعمال کنند **مؤلّف**
عرض کند کہ بیچارہ آصفی نظر بر (بلند شدن گوشہ
ابرو) کہ گذشت این معنی را از ٹیک چند بہار آموخت
و خیال نکرد کہ موصوف بصفتے پیشود کہ ذکرش ہم ازانجا
کردہ ایم وای برین تحقیق۔ حق آنست کہ بلند کردن
طرف ابرو (۱) اشارۂ ابرو کردن برای کاری و
حکمی بر سبیل ایما و (۲) حرکتی است کہ عوض مرحبا برای
وارد بطریق ایما کنند (طالب آملی ؎) مریض عشق
چو آمدہ اجل ببالینش ؎ کند بلند بہ تعظیم طرف ابروئے
(اردو) (۱) ابرو سے اشارہ کرنا۔ حکم دینا (۲) کسی
آنے والے کو بطریق ایما اشارے سے مرحبا کہنا۔

بلند کردہ | استعمال۔ بقول بہار و بحر و اند کنا
از نواختہ و دست گرفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ از مصدر
بلند کردن ماضی مطلق بزیادت ہای مختفی در آخرش کہ
افادۂ معنی مفعولی ہم کند (میر معزی ؎) گردون بلند کردہ
او را نکردیست ؎ دولت عزیز کردہ او را نکرد خوار +
(اردو) بلند کیا ہوا۔ سرفراز کیا ہوا۔ نوازا ہوا۔

بلند کوکب | اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ (۱) بمعنی بلند اختر۔ صاحب اقبال **مؤلّف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) قلب اضافت
ہم یعنی کوکب بلند (اردو) (۱) بلند اقبال۔ بقاعدۂ
فارسی وہ شخص جس کا اقبال اور طالع بلند ہو (۲) کوکب
بلند یعنی بلند ستارہ۔ مذکر۔

بلند گرای | استعمال۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی
کنایہ از کسی کہ میل عظمت و بزرگی کند۔ صاحبان بحر و ہفت
و اند و رشیدی و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف**
عرض کند کہ گراییدن بمعنی قصد و میل کردن می آید و
گرای امر حاضرش و این اسم فاعل ترکیبی است و بلند
درینجا بمعنی بلندی مستعمل (اردو) بلندی کا ارادہ کرنیوالا

بلندی کی جانب میل کرنے والا یعنے جس کی توجّہ بلندی کی جانب ہو۔

بلند گردیدن استعمال۔ مرادف بلند شدن کہ بجایش گذشت واضافت این بسوی چیزہای شود کہ در ملحقات می آید و این مصدریست عام کہ بعد اضافت تخصیصے پیدا می کند با چیزے (اردو) بلند ہونا۔ دیکھو بلند شدن۔

بلند گردیدن بہا مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند شدن بہاست کہ بجایش گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت (اردو) دیکھو بلند شدن بہا۔

بلند گردیدن جوش مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بلند شدن جوش) کہ گذشت و سند اینہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو (بلند شدن جوش)

بلند گردیدن سخن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت مؤلّف عرض کند کہ (۱) مرادف بلند شدن سخن است کہ گذشت و (۲) عزّت یافتن سخن وعلوی مرتبۂ سخن (صائب ﷺ) سخن بلند چو گردد بوحی مقرون است + اتا قہ سر مصحف کلام موزون است + (اردو) (۱) دیکھو بلند شدن سخن (۲) بات کا عزّت پانا۔ معتبر سمجھی جانا۔

(۲۵۳۷) **بلند گردیدن گفتار** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بلند گردیدن سخن است کہ گذشت (صائب ﷺ) تا ست اوست سر خط صائب + چون نگردد بلند گفتارش + (اردو) دیکھو بلند گردیدن سخن۔

(۲۵۳۸) **بلند گردیدن موج** استعمال۔ مرادف بلند شدن موج کہ گذشت۔ حقیقت این ہمدر انجا مذکور و سند این ہم ہمانجا (اردو) دیکھو بلند شدن موج۔

(۲۵۳۹) **بلند گردیدن نخل** استعمال۔ سرکشیدن نخل است و بلند شدنش بمعنی حقیقی (صائب ﷺ) گردد بقدر ریشہ دواندن بلند نخل + در فکر زیر ہار نیفتادیای خویش + (اردو) درخت بلند ہونا۔

(الف) **بلند گشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بلند شدن و بلند گردیدن است واز

سند عہدی خراسانی کہ پیش کردہ است ……
(ب) **بلند گشتن آب** | پیداست بمعنی تحقیقش
(ف) تابِ لطافت گردن نگر کہ آبحیات * بلند گشتہ زفوارہ گر بیابانش (اردو) الف بلند ہونا (ب) پانی کا بلند ہونا۔ اُٹھنا۔ جیسے فوّارہ اُڑنا۔

بلند محل | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت محل بلند است کہ خانہ بلند ورفیع مراد باشد و (۲) کنایہ از کسی کہ محل او بلند باشد یعنی بلند رتبہ (کمال اسمٰعیلؒ)
زہی زخدمت تو آسمان بلند محل * زہی زسایۂ تو آفتاب ردی شناس * (اردو) (۱) محل بلند۔ بلند عمارت محل مذکر (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو۔

(الف) **بلند مرتبہ** | استعمال۔ بقول بہار معروف۔ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مرتبۂ بلند۔ قلب اضافت است و (۲) کسی کہ مرتبۂ او بلند است اسم فاعل ترکیبی سندی کہ پیش کردہ است ازاں مصدر ……
(ب) **بلند مرتبہ گردیدن** | پیداست (مولانا هلالی ؒ) بہر کوش هلالی کہ عاقبت چو هلال * بلند مرتبہ گردی فلک مقام شوی (اردو) (الف) (۱) مرتبۂ عالی۔ مرتبۂ بلند (۲) وہ شخص جو بلند مرتبہ ہو (ب) بلند مرتبہ ہونا۔ مرتبۂ بلند کو پہنچنا۔

بلند مکان | استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلند محل است بہر دو معنیش سند این بر بلند اختر گذشت (اردو) دیکھو بلند محل۔

(الف) **بلند نام** | استعمال۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ (۱) قلب اضافت بمعنی نام بلند و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ نام بلند دارد و صاحب شہرہ و نامور است (صائبؒ) بلند نام بلاف وگزاف نتوان شد * ببال کرکس نتوان بچرخ کرد صعود * مخفی مباد کہ ازین سند ……
(ب) **بلند نام شدن** | پیداست بمعنی نامور و شہرۂ آفاق شدن (اردو) الف (۱) نام بلند۔ وہ نام جو بلند اور مشہور ہو مذکر (۲) وہ شخص جو شہرۂ آفاق اور نامور ہو (ب) شہرۂ آفاق اور نامور ہونا۔

بلند نظر | اصطلاح۔ بقول برہان (۱) کنایہ از عالی ہمت صاحبان بحر و مؤید و جامع و سراج ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ و بہار بر معروف قانع۔ چنانکہ اکثر عادت اوست (صائب) بران بلند نظر لاف ہمت است حلال + کہ ننگ دارد ازین فخرہای عار آمیز + **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقیش یعنی نظر بلند قلب اضافت و (۳) اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ نظر او دوربین است (**اردو**) (۱) عالی ہمت (۲) نگاہ بلند جو دور تک پہنچے مؤنث (۳) وہ شخص جو دوربین ہے یعنے تیز نظری کی وجہ سے دور تک مشاہدہ کرسکتا ہے۔

بلند نگاہ | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بلند نظر بہر سہ معانیش (نقرۂ طغرا) دیدۂ بلند نگاہ قابل دیدن الخ (**اردو**) دیکھو بلند نظر کے تینوں معنے۔

بلند نوا | اصطلاح۔ بہار بہ معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند آہنگ و بلند صدا است یعنی (۱) کسی کہ آہنگ و صدای او بلند است اسم فاعل ترکیبی و (۲) نوای بلند و آواز بلند و آہنگ بلند (قلب اضافت) (**اردو**) (۱) وہ شخص جس کی آواز بلند ہو (۲) آواز بلند۔ مؤنث یعنی جو آواز دور تک پہنچے اور دور سے سنائی دے۔

بلند و پست | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از آسمان و زمین و (۲) مالدار و گدا صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را (بلند است و پست) نوشتہ چنانکہ بجایش گذشت و ما ہمہ ما آنجا بحث این کردہ ایم۔ موافق قیاس است (**اردو**) (۱) آسمان مذکر۔ زمین مؤنث (آسمان و زمین) (۲) مالدار اور فقیر۔

بلند و پست دیدہ | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از مردم نیک و بد دیدہ و تجربہ کار۔ صاحبان بحر دانند ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ یعنی گرم و سرد جہان دیدہ **مؤلف** عرض کند کہ نشیب و فراز جہان دیدہ مراد از جہان دیدہ و تجربہ کار (**اردو**)

تجربہ کار شخص جو نشیب و فراز جہاں سے واقف ہو۔

(الف) **بلند ہمت** اصطلاح۔ بہار ذکر این از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہمت بلند دارد یعنی عالی ہمت در سخاوت و شجاعت و (۲) قلب اضافت ہمت بلند (انوری ؎) بلند ہمت صدری کہ طبع و دستش را + قضا پیام دہ است و قدر پیامبر است + واز ہمین است ....

(ب) **بلند ہمتی** بزیادت یای مصدری بمعنی عالی ہمتی و سخاوت و شجاعت (ظہوری ؎) بلند ہمتی خویش منعم دارد + یکی ستادہ مگر در نہ آسمان دارم + (اردو) (الف) (۱) وہ شخص جسکی ہمت بلند ہو اور سخی اور شجیع ہو (۲) ہمت بلند۔ ہمت عالی۔ مؤنث (ب) بلند ہمتی۔ عالی ہمتی۔ سخاوت شجاعت۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (بلند حوصلہ) پر فرمایا ہے۔ عالی ہمت۔ دل چلا۔ جری۔ بہادر۔ فراخ حوصلہ فراخدل سخی

بلندی بقول ضمیمۂ برہان (۱) نقیض پستی و (۲) کنایہ از بزرگی ہم۔ بہار گوید کہ (۳) درازی و فرماید کہ بالفظ دادن و یافتن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب ہفت بر بزرگی قانع صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ بتازی ترجمۂ این علو و رفعت و ارتفاع است مؤلف عرض کند کہ بلند بجایش گذشت جز این نیست کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کردہ اند شامل است بر ہمہ معانی مصدریش واستعمال این در طبقات می آید (انوری ؎) ای دران پایہ کز بلندی ہست + از ورای ولایت گفتار + (اردو) بلندی بقول آصفیہ (۱) اونچائی۔ اونچان۔ ارتفاع رفعت (۲) برتری (مؤلف عرض کرتا ہے کہ بزرگی کے معنوں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے) (۳) درازی۔ لمبائی۔

بلندی بخشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرتبۂ بلند کردن است (ملا جامی ؎) بر ہمہ در شعر بلندیم بخش + مرتبۂ شعر پسندیم بخش + (اردو) مرتبہ بلند کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ رتبۂ عالی عطا کرنا۔

بلندی جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ خواہش بلندی وعروج است (سعدی ؎) بقدر ہنر جستہ باید محل ✤ بلندی ونحسی مجو چوں زحل ✤ **(اردو)** بلندی چاہنا۔ بلندی کی خواہش کرنا۔

(الف) **بلندی دادن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف (بلندی بخشیدن) است (علی خراسانی ؎) گر نیاید آں کمان ابروی من مانند تیر ✤ صد بلندی میدہم ہر نالہ آہستہ را ✤ مخفی مباد کہ از سندش ....

(ب) **بلندی دادن نالہ را** پیدا است کہ بمعنی بلند کردن نالہ باشد واین مصدر مرکّب خاص با تعمیم (الف) تعلّق دارد **(اردو)** (الف) دیکھو بلندی بخشیدن (ب) نالہ بلند کرنا۔

بلندی داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنے ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ رتبہ عالی داشتن ورفعت حاصل کردن وبلند مرتبہ ورفیع بودن است (کاتبی نیشاپوری ؎) نہ تنہا گردنش شد فرو از تن ✤ سرش دارد بلندی ہم زگردن ✤ **(اردو)** بلند مرتبہ ہونا۔ بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔

بلندیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بلند شدن وبلند کردن **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند ولیکن موافق قیاس است۔ تعمیم خیال فارسیان متقاضی آنست کہ از ہر اسم جامد مصدری قائم کنند۔ چنانکہ (ابابکریدن) گذشت وبرای این قسم مصادر غیر متعارفہ طالب سند استعمال می باشیم اگر محقّق صاحب زبانی مثل سروری وناصری وجامع ذکر این می کرد ضرورت سند نبود واگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان از اسم جامد بلند بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر (دن) بقاعدۂ زبان خود مصدری وضع کردند کہ اصلی است وفرق اصلی وجعلی باصول ما بر (اسم مصدر) گذشت **(اردو)** بلند ہونا۔ بلند کرنا۔

بلندی کردن پنجہ مصدر اصطلاحی۔ صاحب اسند بحوالہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و بہار ہم ازین مصدر اصطلاحی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سندش از مرزا بیدل ہمان است کہ بر (بلند کردن پنجہ) گذشت محقق ہند نژاد بر انطباق سند ہم غور نمی کند و تعریف لغت ہم نمی فرماید۔ باز چہ می کند۔ حاطب اللیلی کار محققین نیست۔ در فارسی زبان معنی حقیقی این مصدر تفوق حاصل کردن و غالب آمدن پنجہ باشد و بس (اردو) پنجہ کا غالب آنا۔

(الف) **بلندی گرای** استعمالی۔ بہار ذکر
(ب) **بلندی گرائیدن** الف کردہ گوید کہ آنکہ گرایش و میلان او بہ بلندی و رفعت باشد و از آنکہ بردارش آصفی نقل نگارش و (ب) را قائم کردہ بسندش الف را نقل می کند **مؤلف** عرض می کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است از مشتقات (ب) و (ب) بمعنی بلندی خواستن کہ (گرائیدن) بمعنی میل و قصد کردن می آید (اردو) (الف) بلندی چاہنے والا یعنی رتبہ بلند کی خواہش کرنے والا (ب) بلندی چاہنا رتبۂ بلند کی خواہش کرنا۔

بلندی گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلندی و عروج حاصل کردن و بلند شدن (**نظامی** ـــ) دولت تہ کار کہ بلندی گرفت ٭ **مملکت از** داد پسندی گرفت ٭ (صائب ـــ) **پایۂ عزت** بلندی گیرد از افتادگی ٭ از قلم چون حرفی افتد در کنارش جا دہد (اردو) بلند ہونا۔ بلندی حاصل کرنا۔ ترقی ہونا۔

(الف) **بلندی گزیدن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن بلندی و رفعت اختیار کردن و بلند شدن است (فردوسی ـــ) بدو گفت دادم من این کام تو ٭ بلندی گزیند مگر نام تو ٭ مخفی مبادا کہ از سندش مصدر خاص (ب) ......

(ب) **بلندی گزیدن نام** بمعنی بلند شدن

نام پیدا است کہ متعلق است با تعمیم الف (اردو) (الف) بلند ہونا۔ بلندی قبول کرنا (ب) نام بلند ہونا نام آور ہونا۔

بلندین بقول برہان بفتح اوّل بر وزن نمدزین (۱) چوب بالائین درِ خانہ باشد و فرماید کہ بعضے (۲) چہار چوب درِ خانہ را ہم گفتہ اند و بمعنی بکسر اوّل بزبان فارسی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری این را مرادف بلند گوید کہ گذشت (استاد ﷺ) درو افراشتہ درہای سیمیں ؛ جواہر برنشانده بر بلندین صاحبان رشیدی و جامع و سروری ہم ذکر این کردہ اند و سند ہر محققین ہمین یک شعر استاد است **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بزبان فارسی می آید مبدّل این باشد چنانکہ اسب و اسپ و یا و نون نسبت در آخر این بمعنی منسوب بہ بلند و معنی اوّل درست است کہ چوب بالائی را بلندین گفتن موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم کہ ہر چہار چوب۔ بلندین نباشد۔ البتہ دو چوب بازو و یک چوب بالائی را توانیم گفت حق آنست کہ محققین بالا بر معنی شعر غور نکردہ اند۔ و بخیال ما مخصوص است برای معنی اوّل کہ در محلات شاہی جواہر بر آنہا نصب می باشد (اردو) (۱) چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی۔ مؤنث (۲) چوکھٹ۔ مؤنث۔ (دیکھو بلند کے تیسرے معنے)۔

بلندی یافتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رتبۂ عالی و رفعت یافتن و بلندی حاصل کردن است (صائب ﷺ) ستارہ کہ در پیا خاکدان بلندی یافت ؛ کہ چون شرر زجہان با اضطرار رفت ؛ (اردو) بلند رتبہ پانا۔ بلندی اور رفعت حاصل کرنا۔

(الف) **بلنگ مشک** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بلنگ مشت** ہفت بمعنی بلنگ مشت است و آن افرنجمشک باشد کہ بالنگوی خودرو گویند کہ در کنارہای آب رواں بسیاری روید

و ذکر (ب) ہم کردہ صاحبان جامع دانند ہم ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (الف) مخفف (ب) باشد در (ب) مبدل (پلنگ مشک) کہ اصل ست و بجایش می آید و حقیقتش بذیل (افرنجمشک) بیان کردہ ایم بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ اسپ واسب و کاف آخر بدل شد بہ فوقانی چنانکہ چاشنگ و چاشنت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلنگ مشک اصطلاح۔ بقول مؤید در نسخہ ہای قلمی۔ افرنجمشک و در نسخہ مطبوعہ (بلنگ مشت) بجذف نون کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمان (بلنگ مشت) کہ مبدل (پلنگ مشک) است ببای فارسی و آن اصل است و این مبدلش چنانکہ اسپ واسب و صراحت ماخذ این بر (افرنجمشک) مذکور۔ (اردو) دیکھو افرنجمشک۔

بلو بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بذیل لغات فرس و بالفتح و بالکسر بمعنی آزمودن صاحب شمس ہم ذکر این بہ ہمین معنی کردہ گوید کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ تسامح ہر دو محققین کہ لغت عرب را کہ بقول منتخب بمعنی آزمودن است فارسی قرار دادہ اند از ینجاست کہ ہمہ محققین فارسی زبان این را نوشتہ اند و در دیگر نسخ قلمی مؤید ہم بذیل لغات فارسی ذکر این نیست (اردو) آزمانا (غیر متعلق)

بلوان بقول شمس بحوالہ تنجری بضم با و فتح لام لغت فارسی است بمعنی سنگ معروف کہ او را بلور گویند مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین لغات فارسی زبان ذکر این نکرد تا آنکہ سند استعمال اہل عجم پیش نہ شود۔ اسم جامد فارسی زبان نگوئیم از ینکہ محقق بی تحقیق پایہ اعتبار ندارد و معاصرین عجم از ین ساکت (اردو) دیکھو بلور۔ مذکر۔

بلوانیہ بقول برہان با واو بر وزن ہمسایہ پرستوک را گویند کہ بعربی خطاف نام دارد صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف

بالوایہ کہ بہ ہمیں معنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید وما ہم در انجا اشارہ اصل ایں کردہ ایم کہ بالوانہ بنون است ومبدل ایں پالوایہ بہ بای فارسی ہم می آید (اردو) دیکھو بالوایہ و بالوانہ ۔

بلوتک بقول برہان بضم اول وفتح تای ترشت بر وزن خروسک ظرفیکہ بداں شراب خورند صاحب جہانگیری ایں را مرادف بلوک گوید کہ بہ ہمیں معنی می آید۔ صاحبان رشیدی وجامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ در ترکی زبان بقول کنز بلوت ابر سفید وپوزبند دہان شتر را نام است وبولوت بقول لغات ترکی بمعنی مطلق ابر فارسیاں لغت اول را بزیادت کاف تصغیر مفرس کردند وبرای جام شراب نام نہادند کہ آب دارد وابر کوچکی گفتندش کہ آب می دہد مانند ابر دیگر ہیچ معاصرین عجم برزبان ندارند وفارسی قدیم می خوانند (اردو) ظرف شراب یعنی وہ ظرف جس سے شراب پیتے ہیں ۔ ساغر ۔ جام ۔ مذکر ۔

(الف) **بلوج** صاحب ناصری نسبت (الف) گوید کہ (ا) طائفہ درمیان کرمان وسیستان وولایت ۔ ایشاں را

(ب) **بلوچ** بلوچستان نام است در ملک کچ ومکران ومکس وقلات وبامپور وکنار بحر سند سکونت دارند وقطاع الطریق اند صاحب جامع برقوم صحرائی وکم عقل وشجاع قانع ودر مؤید مطبوعہ ایں معنی یافتہ می شود ولیکن در نسخ قلمی یافتہ نمی شود صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضم اول وثانی وسکون ثالث وجیم فارسی قومی کہ صحرائی است وصاحب سروری ہمزبانش وفرماید کہ ایشاں را (کوچ بلوج) ہم نام است (مجد ہمگر ۔) با برگ وچار پای چنیں ہر کہ بیندم + گوید وزیر نیست لگور است یا بلوچ + **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم قول سروری را درست دانند کہ بلوچستان ہم ببای فارسی معروف است و انچہ ببای عربی گفتہ اند مبدل آنست بمحاورہ مقامی ہمچوں کاچ وکاج (اردو) بلوچ فارسی میں بلوچستان کے جنگلی قوم کا نام ہے جو کم عقل مگر شجیع ہے جو چوری میں ممتاز ہے ۔ مؤنث ۔

(۲) بلوج - بقول جامع بروزن خروج علامتی که بر طاق نصب کنند - صاحب مؤیّد ذکر این کرده صاحب برهان ذکر (ب) به همین معنی فرموده صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا همزبان برهان **مؤلّف** عرض کند که این مجاز معنی پنجم است که نقش بیرون برآمده از دیوار سر طاقچه همچون تاج خروس می باشد نظر به شباهتش این را بدین اسم موسوم کردند و آنچه به جیم فارسی است اصل است و مبدّل آن بلب و لهجه مقامی به جیم عربی چنانکه کاچ و کاج - معاصرین عجم تصدیق این نمی کنند (اردو) وہ بلند گلکاری کا نشان جو طاقچوں پر چونے اور گچ سے بنایا جاتا ہے (مذکر) دکن کے معمار اسکو کلغی کہتے ہیں جو کلغی سے بگڑا ہوا لفظ ہے (مؤنث) -

(۳) بلوج - بقول جامع بروزن خروج نام ولایتی از ایران صاحب مؤیّد ذکر این کرده - صاحب برهان ذکر (ب) به همین معنی فرموده - صاحب سروری بحوالهٔ مؤیّد الفضلا همزبان برهان **مؤلّف** عرض کند که اجمال بیان محققین بالا از تعریف مزید باز داشت - اصل به جیم فارسی است چنانکه قول معاصرین عجم است و مبدلش به جیم عربی چنانکه کاچ و کاج و این تبدیل چیزی نیست جز آنکه لب و لهجه مقامی است (اردو) ایران کی ایک ولایت کا نام بلوج یا بلوچ ہے جسکی تعریف مزید افسوس ہے کہ معلوم نہ ہو سکی معاصرین عجم یا کسی اور تاریخ سے اسکا پتا نہیں چلتا - غالباً بلوچستان سے مراد ہو گی -

(۴) بلوج - بقول جامع بروزن خروج گوشتی شبیه بتاج خروس در میان فرج زنان که بریدن آن سنت است - در نسخهٔ مطبوعهٔ مؤیّد یافته می شود و در دیگر نسخ قلمی ندارد - صاحب برهان (ب) ذکر این کرده و صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا همزبان برهان **مؤلّف** عرض کند که [illegible] معنی پنجم یعنی تاج خروس است که فارسیان نظر بر شباهت این با آن - این را بدین اسم موسوم کردند که بالای مهبل واقع می باشد

وعرباں ختان زناں عرب در عالم شباب ہمیں مقام می کنند و قول شاں است کہ ایں عمل دافع بعض امراض اناث است چنانکہ ختان مرداں ہم۔ گویند کہ ازیں عمل ختان شہوت مرداں ترقی پذیرد و برعکس آں زناں را کم می شود مگر قوت حس ہر دو بیفزاید کہ تعلق بہ ذوق است نہ شوق اطبای حال انگلیسی منافع طبی ایں را تسلیم کنند و بعض از رجال نصرانیاں ختان را بعمل می آرند (اردو) فرج کے بیرونی حصہ پر پیشاب گاہ کے اوپر جو گوشت بلند ہوتا ہے جس میں عربوں نے ختنہ کی عادت رکھی ہے اسکو فارسی میں بلوچ کہا ہے صاحب آصفیہ نے اسکو تما (مذکر) عربی میں بظر اور ترکی میں تلاق کہتے ہیں۔

(۵) بلوج۔ بروزن فروج بقول جامع و رشیدی تاج خروس را گویند۔ صاحب برہان ذکر (ب) بہمیں معنی فرمودہ صاحب سروری بحوالہ ادات الفضلا ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است یکی از علمای معاصرین عجم گوید کہ فارسیاں از لغت بلوج عربی کہ بمعنی درخشیدن است ایں را مفرس کردہ بدیں معنی استعمال کردند کہ تاج خروس ہم در آفتاب درخشندگی دارد و گویند کہ ایں اصل است و آنچہ بہ جیم فارسی آمدہ مبدل ایں چنانکہ چوچہ و جوجہ و ایں بتشابہ لب و لہجہ مقامی است دیگر ہیچ (اردو) تاج خروس۔ بقول آصفیہ مذکر۔ مرغ کے سر کی کلغی وہ سرخ گوشت کا ٹکڑا جو مرغ کے سر پر ہوتا ہے۔

بلور | بقول بہار بوزن سمور و زنبور و تنور نام سنگی سفید براق معروف و فارسیاں بتخفیف استعمال نمایند و خام و ناب از صفات اوست صاحب محیط می فرماید کہ آں سنگی است معدنی کہ در ہندوستان بسیار یافتہ میشود سفید شفاف و آنچہ در آں گداز نشود شیشہ تر آں نکنند و گویند آبی است کہ سائل می شود و منجمد می گردد و نرم تر از زمرد و سخت تر از شیشہ و بعضی جا با نہ کشمیر سخت تر و افضل آں آنست کہ بسیار سفید و صاف جرم باشد و بہتر اقسام ایں سنگ آنست کہ بجوہری ذوذنجف گویند و آں قلیل الاستعمال در طب معالج آں قند کہنہ و چوں آنرا

مقابل آفتاب کنند و در قرب آن از جانب دیگر پنبۂ ندف زدہ نہند شعاع در پنبہ نفوذ کند و آن را بسوزد داکتحال باریک سودہ آن برای رفع بیاض چشم وسبل و جرب عین نافع واز خواص آنست کہ تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب کند و درد دندان را نافع **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست بہ تشدید فارسیان کہ بہ تخفیف استعمالش کردہ اند مفرس باشد این را بزادی ہم خوانند کہ بجایش گذشت (اردو) بلور۔ دیکھو بزادی کے دوسرے معنے۔ اور اسی کو اُردو میں آتشی آئینہ بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلوری جیوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آئینۂ بی قلعی را نامند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند **مؤلف** گوید کہ مرکب توصیفی است و جیوہ بقول غیاث بمعنی سیاب (اردو) بے قلعی آئینہ وہ آئینہ جس کی پشت پر پارہ نہ چڑھایا گیا ہو (مذکر)۔

بلور ساختہ اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بلور مصنوعی را نامند کہ صاف کردہ شدہ باشد۔ صاحب بول چال بہ صیغۂ قانع **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است خلاف بلور اصلی یعنی آئینہ را کہ جلا دادہ صاف کردہ باشند۔ معاصرین عجم آنرا بفک اضافت بلور ساختہ گویند (اردو) مصنوعی بلور۔ صاف کیا ہوا آئینہ۔ مذکر۔

بلور معدنی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بلوری کہ از کان برآوردہ باشند۔ صاحب بول چال گوید کہ بلور اصلی را نامند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی۔ مقابل بلور ساختہ بمعنی حقیقی خود است (اردو) اصلی بلور جو ساختہ نہو بلکہ معدن سے نکالا ہوا ہو۔ مذکر۔

بلورین استعمال۔ بقول بہار دانند ہر چیز منسوب بہ بلور چون دست بلورین و کنایہ از دست صبیح **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی اوّل حقیقی است و (۲) کنایہ لطیف چنانکہ نظر بر سپیدی رنگ دست را

بلورین گفتند از قبیل ساعد سیمیں۔ مخفی مباد کہ یاؤنون نسبت است و طرز تعریف بہار خوش نمی نماید مقصود آنست کہ مجرد لفظ بلورین بمعنی حقیقی ہر چیز منسوب بہ بلور باشد۔ چنانکہ جام بلورین چون بمعنی مجاز گیریم کنایہ باشد بنظر سپیدی وجلای آں چیز کہ آنرا بلورین گفتند ومثال ایں است (بلورین دست) یار دست بلورین) استعمال ایں در ملحقات می آید (خواجہ شیراز ط) ہر سُئی لعل کزاں دست بلورین ستدم + آب حسرت شدہ در چشم گہر بار بماند + **(اردو)** (۱) بلورین بلور کا (۲) بطریق کنایہ بھی بلورین کہہ سکتے ہیں۔ جیسے بلورین ساعد۔

بلورین اندام | اصطلاح۔ بقول بہار و انند از اسمای محبوب **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ اندام بلورین در رنگ وصفا دارد وکنایہ از یار باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند **(اردو)** بلورین اندام یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر

(۱) **بلورین پنجہ** | اصطلاح۔ بقول بہار و
(۲) **بلورین تن** | انند از اسمای محبوب
(۳) **بلورین ساعد** | **مؤلف** عرض کند کہ
(۴) **بلورین ساق** | ہر پنج کنایہ باشد از یار۔
(۵) **بلورین سرین** | نظر بر صفای رنگ سپید و

آب وتاب پنجہ وتن وساعد وساق وسرین یار (ملا عبد اللہ ہاتفی ۵) ہمہ گلعذاران غنچہ دہن + بلورین سرینان سیمیں ذقن + اگرچہ سند دیگر اصطلاحات پیش نکرد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند وشعرای سلف ہم استعمال ایں کردہ اند۔ ہمہ اسم فاعل ترکیبی است **(اردو)** (۱) بلورین پنجہ (۲) بلورین تن (۳) بلورین ساعد (۴) بلورین ساق (۵) بلورین سرین بر سبیل کنایہ ترکیب فارسی ہی یار کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بلورین طبق | اصطلاح۔ بقول بہار از اسمای اسپ است **مؤلف** عرض کند کہ اسپی را نام نہند است کہ کفل بلورین دارد کہ آنرا باعتبار رنگ نقرہ گو

یعنی سپید رنگ اسم فاعل ترکیبی ہست (نظامی ے) ہمہ گوہرین زین زرّیں ستام * بلورین طبق	بلکہ بیجادہ فام * مخفی مباد کہ دریں جا (بلورین طبق) استعارہ باشد (اردو) سپید گھوڑا جسکو نقرہ کہتے ہیں۔ مذکر۔

بلوس بقول برہان بفتح اوّل بروزن عروس (۱) بمعنی فریب وخدعہ باشد و (۲) شخصے رانیز گویند کہ بچرب زبانی وفریبندگی مردم را از راہ بیرون بردو فرماید کہ باینمعنی بضم ہم آمدہ و (۳) بمعنی فروتنی ہم صاحب جامع با برہان متّفق۔ صاحب سروری برمعنی دوم قانع (شمس فخری ے) بچاپلوسی خود را ہمی کند کار ...ل نکونہ بود کار چاپلوس بلوس * صاحب رشیدی گوید کہ بالفتح آنکہ بالوس باشد یعنی بفروتنی وچرب زبانی با مردم بود وفرماید کہ حق آنست کہ در لوس ایراد کردہ شود۔ خان آرزو درسراج بذکر قول رشیدی وشعر شمس فخری می فرماید کہ درین بیت دو نسخہ است یکی آنکہ ولی نکو نبود کار چاپلوس بلوس * ودوم چنانکہ گذشت۔ پس بر ہر دو تقدیر با جزو کلمہ است وبلوس بمعنی صاحب لوس غایتش در اوّل صفت چاپلوس باشد ودر دوم جزو کار بود یعنی کار چاپلوس ہمیشہ فریبندہ باشد لیکن این قدر ہست کہ این قسم ترکیبات را در لغات منفردہ آوردن صحیح نبود زیراچہ وجہ خصوصیت ہیچ نیست وفرماید کہ انچہ صاحب برہان بلوس را بمعنی خدعہ وفریب نوشتہ ہم صحیح نبود (انتہیٰ) **مؤلّف** عرض کند کہ لوس بقول برہان با ثانی مجہول بروزن طوس بمعنی چرب زبانی ومردم را بزبان فریفتن وبازی دادن وفروتنی (الخ) پس لوس کہ اسم مصدر (لوسیدن) است برسبیل مجاز بمعنی مکر وفریب ہم ازین قدر تحقیق متحقق شد کہ در لغت بلوس موحّدۂ اوّل زائد است۔ برای معنی اوّل وکسی کہ مکر وفریب وارد وبچرب زبانی فریبد آنرا (بالوس) گفتن غلط نیست کہ مخفّف آن بلوس باشد البتہ برای معنی سوم ہم باید کہ موحّدۂ اوّل زائد گیریم ونظر باعتبار جامع کہ محقق اہل زبانست این را بمعنی سوم اسم جامد

فارسی زبان دانیم۔ بی تحقیق خان آرزوست کہ این معنی را غلط گفت ما صاحب جامع را معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ محقق زبان خود است۔ نمی دانیم کہ خان آرزو نسبت ترکیبات چہ می سراید حق آنست پی بحقیقت نبردہ زبان می کشاید (اردو) (۱) فریب مذکر (۲) فریبی (۳) عاجزی۔ فروتنی۔ مؤنث۔

(۱) **بلوغ** بقول بہار (۱) بحد مردی رسیدن کودک و فرماید کہ فارسیان بدین معنی (۲) را استعمال (۲) **بلوغت** کنند (شیخ شیراز قطعہ) امردانگہ کہ خوب وشیرین است + تلخ گفتار وتندخوی بود + چون بریش آمد وبلوغت شد + مردم آمیز ومہرجوی بود + **مؤلف** عرض کند کہ (۱) لغت عرب است و (۲) را مفرس دانیم (اردو) (۱) بلوغ بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ جوانی۔ مردی۔ شباب آپ ہی نے (۲) بلوغت کو بھی عربی کہا ہے اور انہیں معنوں میں اسم مؤنث فرمایا ہے۔

بلوک بقول برہان وجامع بضم اوّل بروزن سلوک (۱) ظرف شراب خوری را گویند و فرماید کہ بقول بعض ظرفی باشد کہ آنرا بصورت حیوانات ساختہ باشند وبدان شراب می خورند و (۲) پشکل شتر را نیز گویند و (۳) جائی باشد کہ مشتمل بود برچندین قریہ ودہ وبترکی بمعنی جماعت صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف (بلوتک) وبرمعنی اوّل تانع (رودکی ح) میگسار اندر بلوک شاہوار + خوش بشادی در خزان و نوبہار + صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید کہ در بعضی نسخ بدو کاف ہم آمدہ یعنی (بکوک) وبلوک بضم بامعنی۔ گبن ہم وسند بالارا مال عسجدی گوید۔ صاحب رشیدی متفق باجہانگیری + خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بکوک گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل بر (بکوک) اشارہ این کردہ ایم کہ این مبدّل آنست و نسبت معنی دوم این را اسم جامد دانیم و بمعنی سوم مفرس باشد کہ صاحب کنز بر این لغت حوالۂ بولاک کردہ و بولاک را بمعنی حصّہ وقطعہ نوشتہ وہمین لغت در ترکی بمعنی جماعت ہم آمدہ

پس فارسیان بلوک را بہ تصرّف در معنی استعمال کردند بمعنی سوم۔ معاصرین عجم این معنی را تسلیم نمی کنند و گویند کہ فارسیان لغت ترکی بلوک را بمعنی دیہہ و قصبہ بر سبیل تعریب استعمال کردہ اند و جمع این است بلوکات بقاعدۂ عربی بمعنی قصبات۔ دیگر ہیچ مؤلّف قول شان را نسبت محاورۂ زمانہ حال تسلیم می کنند و بلوکات بمعنی قصبات می آید (اردو) (۱) دیکھو بلوک کے دوسرے معنے (۲) اونٹ کی مینگنیاں۔ مؤنّث (۳) چند دیہات کا مجموعہ جیسا تعلقہ۔ مذکّر۔

بلوکات بقول غیاث و رہنما بضمّتین و کاف عربی چند دہ کہ باہم تعلّق داشتہ باشد کہ بہندی پرگنہ گویند و بحوالۂ فرہنگی گوید کہ جمع بلوک است کہ بضمّ اوّل بمعنی قصبہ و دہ باشد و فرماید کہ این لغت ترکی است۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار می فرماید کہ بمعنی قصبات باشد و صاحب بول چال می طرازد کہ بمعنی ضلع و علاقہ و پرگنہ و محال مؤلّف عرض کند کہ ہیچ یکی از محقّقین پی بہ حقیقت نبردہ لغت بلوک بمعنی مجموعۂ دیہات چند گذشت کہ ما آنرا تعلّقہ گفتہ ایم از ہمین کہ در ہند مجموعۂ دیہات را تعلّقہ و مجموعۂ تعلّقات را ضلع و مجموعۂ اضلاع را صوبہ نامند وہم برین قیاس بزمانۂ سلف مجموعۂ تعلّقات را پرگنہ نام بود و مجموعۂ پرگنہ ہا را محال و مجموعۂ محالات را سرکار می گفتند۔ پس بلوکات بقاعدۂ عربی جمع بلوک است تعریف غیاث و رہنما صحیح نباشد و تعریف بول چال من وجہٍ موافق قیاس لیکن باعتبار صاحب روزنامہ کہ درین ہر ہیچ محقّقین بالا معتبر است۔ عرض می کنیم کہ بلوک را کہ گذشت عوض معنی سوم بمعنی دیہہ و قصبہ می گویند کہ مفردش ہمین بلوکات بمعنی قصبات است و از معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ صاحب روزنامہ می شود و موافق قیاس ہم و اینہم لغت مفرس باشد کہ فارسیان لغت ترکی را بتصرّف در معنی بقاعدۂ جمع عربی استعمال کردہ اند

(اردو) قصبات - قصبہ کی جمع - مذکّر - دیہات -	دیہہ کی جمع - مذکّر -

بلون بقول برہان بضمّ اوّل بروزن سکون (۱) بمعنی بندہ باشد کہ در برابر آزاد است - صاحب رشیدی با اوتتفق (زنہاری ع) منعم و مفلس و آزاد و بلون ٭ صاحبان ناصری وجامع وانند و ہفت و موئید و سراج ہم ذکر ایں کردہ اند - صاحب بول چال گوید کہ (۲) مرادف بالون بمعنی غبارہ کہ در انگلیسی زبان بیلون گویندش **مؤلّف** عرض کند کہ بولون در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی بمعنی اسیر و کنایہ از غلام است - فارسیان بحذف واو آنرا مفرّس کردہ اند ہمین قدر است حقیقت ایں لغت بمعنی - اوّل و بمعنی دوم مخفف بالون بحذف الف و اینہم مفرّس باشد کہ حقیقت بالون بجایش عرض کردہ ایم و جا دارد کہ ایں را با بالون متعلق نکنیم بلکہ مفرّس بیلون دانیم بحذف تحتانی و تصرّف در اعراب کہ بیلون لغت انگلیسی است بہ ہمین معنی (اردو) (۱) غلام - بقول آصفیہ - عبد بندہ - مذکّر - (۲) دیکھو بالون -

(الف) **بلوندک** خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ بروزن فرزندک مرادف (ب) و نسبت (ب) (ب) **بلونک** فرماید کہ بروزن عروسک بضمّ و فتح نون شمشیر چوبین و گوید کہ بقول بعض (ج) ہم ہمان (ج) **بلونہ** باشد - صاحب برہان ہم ذکر (ب و ج) و بذیل (ب) ذکر الف کردہ - صاحبان سروری و جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب و ج) کردہ اند و صاحب ناصری بر ذکر (ج) قانع **مؤلّف** عرض کند کہ (بکونک) بجایش گذشت و ماصراحت ماخذ ایں ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بکونک -

بلوی بقول شمس بمعنی زحمت و بلا - صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نکرد **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب انند بحوالہ منتہی الارب ذکر (بلوی) بالف مقصورہ کردہ گوید کہ لغت عرب است بمعنی سختی و زحمت - پس عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت را بتصرف خفیف در لفظ مفرّس

کردہ باشند ولیکن بدون سند استعمال مجرد قول شمس اعتبار را کافی نیست کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بلا۔ زحمت۔ مؤنث۔

بلہ | بقول ہفت بفتح اوّل ولام وہای مدورۂ زدہ (۱) بضاعت قلیل را گویند و (۲) بقول غیاث بفتحتین وہای مختفی بتصرف لوطیان عجم مخفف لفظ بلی کہ بمعنی آریست **مؤلف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال برای معنی اوّل می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و تکمیل بحث این معنی دوم بر (بلہ ستار) می آید (اردو) (۱) تھوڑی بضاعت مؤنث۔ تھوڑا سرمایہ مذکر۔ (۲) دیکھو آرے۔

بُلہانہ | بقول بہار منسوب بہ بُلہ کہ جمع ابلہ است (علی خراسانی ے) سنگہا طفلان ہمن انداختند ✤ بسکہ کردم بیقدش بلہانہ رقص (ولہ ے) عقل حیران است از بازیچۂ دور فلک ✤ بر مدار زشت گیتی خندہ بلہانہ کن ✤ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (ابلہانہ و احمقانہ کہ بالا مذکور است) (اردو) ابلہوں کے مثل۔ احمقوں کا سا۔

بلہ ستّار | اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ بمعنی (بلی ای خدا) باشد و این تصرف لوطیانست در لفظ بلے (میر نجات ے) گنہ از بندہ و بخشیدن عصیان باتست ✤ بلہ ستار کہ ستّاری رندان باتست ✤ و فرماید کہ لوطیان و مقامران ولایت بیشتر خدا را بلفظ ستار یاد کنند و قسم ہم بہ ستاری خورند۔ صاحبان بحر و بہار رواندہ ہر باشش **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ ما بمعنی بلہ بجایش گذشت و حق آنست کہ بلی بلغت عرب است کہ فارسیان بہ اظہار یای معروف کنند بمعنی آری و فرقہ خاص ایشان لعنۃ اللہ علیہم آن را مفرس کردہ است بہ تبدیل تحتانی بہ ہای ہوز چنانکہ روتینہ در روتین و تعویذہ وای (میر نجات ے) خدایش نجات بخشد (اردو) ہاں اے خدا۔ کیوں نہیں اے خدا۔

بُلہوس | بقول رشیدی بذیل بَل بمعنی بسیار ہوس دارند وہم او بقول بعض گوید کہ اصل این لغت عربی (بوالہوس) است صاحب جامع ہم ذکر این بذیل بُل کردہ **مؤلف عرض کند** کہ آنانکہ این را مخفف (بوالہوس عربی) دانند تسامح شان است۔ فارسیان ہوس را بالغت بُل مرکب کردہ (اسم فاعل ترکیبی) قرار دادہ اند دیگر ہیچ وبسیاری ازہمین قسم (مرکبات مرکبہ بالفظ بل) ہمدرین باب گذشت **(اردو)** بوالہوس۔ بقول آصفیہ (عربی) صفت۔ لالچی۔ طامع۔ حریص۔ بہت ہوس رکھنے والا ہوسناک۔ خواہش نفسانی کا پابند۔

بَلی | بقول انند وغیاث لغت فارسی است بالفتح وکسر لام کہ بجای تصدیق کلام آید و اصل این لفظ عربی است بفتح لام کہ فارسیان بکسر لام استعمال این کنند **مؤلف عرض کند** کہ استعمال عربیان بالف ہچو موسیٰ وعیسیٰ است و استعمال فارسیان باظہار یای معروف ازینجاست کہ آنان لام را مفتوح خوانند و اینان مکسور۔ در عربی بودن این شکی نیست ودر فارسی مفرس است وبس و استعمال بعض بہ تبدیل تحتانی آخرہ بہای ہوز است چنانکہ گذشت وفرقی درمعنی زبان عرب نکردہ اند (انوری ؎) بلی توقع من بندہ خود ہمین بود است ✤ چہ در قدیم وحدیث وچہ در قلیل وکثیر ✤ (ولہ ؎) باضطرار درین وسط افتاد وبر است ✤ بلی اگرچہ یکی را درین نبود گناہ ✤ (ظہوری ؎) نمی افتد خطا تیرم ولی دشمن نمی ترسد ✤ بلی در شست بکشادن خطا ازمن نمی آید ✤ **(اردو)** کیوں نہیں۔ ہاں۔

بلیاد | بقول برہان بایای حُطی بروزن بغداد جامۂ سادہ را گویند کہ نقشی وطرحی دران نباشد وفرہنگ جامی دیگر جامۂ سیاہ نوشتہ اند وہیچکدام شاہد ندارد وصاحب سروری برجامۂ سادہ قانع۔ صاحب جامع متفق با برہان۔ خان آرزو در سراج بر نقل قول برہان۔ قناعت کردہ وصاحب ہفت دانند

نقل برہان برداشتہ مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبار سروری و جامع اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ ہر دو محققین صاحب زبان اند۔ قول شان سندی را ماند۔ میدانیم کہ صاحب برہان چہ قسم شاہدی طلبد (اردو) سادہ کپڑا۔ کالا کپڑا۔ مذکر۔

بلیان بقول برہان بفتح اوّل بروزن غلیان (۱) نام خضر پیغمبر است کہ برادرزادہ الیاس پیغمبر بود و (۲) نام قریہ ایست از ولایت کازراں و آنجا محل و مرقد اولیاء اللہ بسیار است۔ گویند خضر آں قریہ را بنا کردہ و منسوب بنام نامی خود ساختہ۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و ہیچ اشارہ آباد کنندۂ آں نکرد۔ صاحب جامع ذکر ہر دو معنی کردہ صاحبان مؤید و ہفت ہم ذکر ایں کردہ اند و صاحب انند صراحت می کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ معنی دوم قرین قیاس و ہر دو معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم کہ محقق زبان خود است (اردو) بلیان (۱) خضر علیہ السلام کا نام (۲) ایک موضع کا نام جو آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے اور ولایت کازراں میں واقع دونوں معنوں کے ساتھ۔ مذکر۔

بلیت صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ آں پارۂ کاغذ مطبوعہ را نام ست کہ بنرخ ہائے معین از حکومت وقت بہم رسد کہ بر نامہ ہا می چسپانند و ہمین معاوضہ اہتمام ارسالش بہ مکتوب الیہ باشد کہ در ہندی ٹکٹ و چٹھی نام دارد۔ صاحب بول چال می فرماید کہ بلیت و بلیتی ہر دو مستعمل و صاحب رہنما بمعنی رقعہ گوید مؤلف عرض کند کہ دریں ہر سہ محققین صاحب روزنامہ معتبر است کہ ترجمہ آں در انگلیسی زبان ہم دارد یعنی ٹکٹ۔ مخفی مباد کہ عرباں در محاورۂ حال انتظام نامہ بری برید را گویند و بلیت چیزے را کہ در انگلیسی زبان پوسٹ بہ فوقانی ہندی و بہندی ڈاک سبل الہندی

نام است دمؤلف لغات جدیدۂ عربی) گوید کہ بنو امیہ لغت برید را از فارسی زبان گرفتہ اند ما می گوئیم در بعض معاصرین عجم ہم ہمیں (برید) را بفتح اوّل و کسر دوم بہ یای معروف استعمال می کنند برای انتظام نامہ بری کہ از حکومت وقت می شود و شک نیست کہ تعلق لغت برید با مصدر بُردن باشد کہ امر حاضرش بر را با یای مصدری و دال مہملہ زائدہ مرکب کردہ لفظی ساختند۔ برای کاروبار نامہ بری و خطوط رسانی و بلیت مبدّل آں مخصوص است بمعنی مذکورۂ بالا کہ رای مہملہ بدل شدہ بہ لام چنانکہ اروند و الوند و دال مہملہ بدل شدہ بہ تای فوقانی چنانکہ زردشت و زرتشت۔ پس برید عام است و بلیت خاص (اردو) ٹپہ کا ٹکٹ مذکر۔

بلیل (الف) بقول ضمیمۂ برہان بروزن ذلیل مخفف بلیلہ و آں دوائی است قابض و

بلیلہ (ب) بقول برہان بفتح اوّل بروزن ہلیلہ (۱) دوائی کہ معرب آں بلیج است۔ صاحب ناصری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) گوید کہ قوسی (۲) بمعنی با دمناک ہم آوردہ و فرماید کہ ظاہرا بیای معروف لفظ عربی باشد چہ بل بہ تشدید در عربی بمعنی نم است۔ صاحب محیط نسبت (ب) گوید کہ اسم فارسی است و معرب آں بلیلج و بہندی بہیڑہ و کرک پھل و بیٹھک و آں ثمر درختی است ہندی و طعم آں تلخ شبیہ بہ طعم ہلیلہ و غیر از قسم ہلیلہ نیست و بقول شیخ سرد در اوّل و خشک در دوم و گویند سرد در دوم و خشک در آخر دوم قریب بطعم و طبع آملہ و مغز آں حلو قریب از طعم بُندق۔ و دراں قوت مطلقہ و قوت قابضہ است و تقویت معدہ را نفع بخشد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم۔ (ب) ہمین قدر کافی است کہ لغت عرب است بدیں معنی (کذا فی محیط المحیط) (اردو) (الف) بھیڑا بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک قسم کی بڑی ہڑ۔ ہلیلہ (ب) (۱) دیکھو الف و (۲) ہوا سرد مؤنث۔

بلی میوہ زمیوہ رنگ گیرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان در تمثیل اثر صحبت این مثل را زنند دیگر ہیچ و حقیقت این ہمین کہ عادت است چون در یک مقام اقسام	میوہا باشد کہ از شاخ درخت جدا کردہ محفوظ کنند زود رنگ گیرد و لائق استعمال می شود برخلاف آن اگر یک قسم میوہ در جائی نہند بدیر رنگ گیرد **(اردو)** (خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے) **بقول آصفیہ**۔ آدمی کو دیکھکر آدمی ڈہنگ اختیار کرتا ہے صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے

بلمین بقول شمس (۱) نام پرندہ در فارسی زبان کہ او را چرغ ہم گویند و (۲) لقب پادشاہ ہند کہ او را غیاث الدین گفتندی **مؤلّف** عرض کند کہ دیگری از محققین لغات فرس ذکر این نکردند بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ صاحب شمس محقق بی تحقیق است و معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** (۱) ایک پرند کا نام جسکو چرغ کہتے ہیں دیکھو چرغ (۲) غیاث الدین بادشاہ ہند کا لقب۔ مذکر۔

بلیناس بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بہ تحتانی رسیدہ و نون بالف کشیدہ و بسین بی نقطہ زدہ نام حکیمی کہ انیس و جلیس سکندر بود۔ صاحب سروری می فرماید کہ او را (بلنیاس جادو) ہم می گفتند صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب انند صراحت مزید کند کہ لغت فارسی زبان ست و صاحب مؤیّد ہم آنرا بذیل لغات فارسی جا دادہ **مؤلّف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این متحقق نہ شد **(اردو)** بلیناس ایک حکیم کا نام ہے جو سکندر کا معاصر اور اس کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

موحّدہ با میم

بم بقول سروری بفتح با (۱) نام قریۂ از قرای کرمان باشد (عماد فقیہ ؎) عدو را بروی از دلِ بار غم باد ٭ سنان او کلید فتح بم باد ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ نام قلعہ ایست از توابع کرمان۔ صاحبان

رشیدی وملحقات برہان وجامع ہمزبان جہانگیری۔ خان آرزو در سراج گوید کہ شہریست از کرمان مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و بہ تشدید میم نام شہری از کرمان (کذا فی المنتخب) فارسیان بہ تخفیف میم استعمالش کردہ اند وانچہ نام قریۂ نوشتہ اند درست نباشد وباشد کہ ابتدائً ہماں شہر بصورت قریۂ باشد وانچہ بعض محققین قلعۂ گفتہ اند ہم درست است کہ قلعہ واقع شہر بم راہم بنام بم موسوم کردہ باشند بالجملہ ایں مفرس است نہ فارسی (اردو) بم کرمان میں ایک شہر اور قلعہ کا نام ہے۔ مذکر۔

(۲) بم۔ بالفتح بقول سروری ضد زیر یعنی صدائے کہ از تار گندہ وغیرہ بر آید (مولوی معنوی ؎) بی زیر وبی بم تو نائیم در غم تو ٭ در نای ایں نوازن کافغاں زبینوائی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ تار گندہ راگویند کہ ضد زیر است۔ صاحب رشیدی ہمزبانش صاحبان ملحقات برہان وجامع ہم ذکر ایں کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ خصوصیت تار ندارد در نقارہ ہم گویند وہم او در چراغ ہدایت می فرماید کہ مقابل زیر است بہار گوید کہ آواز بلند را نام است مقابل زیر مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح وتشدید میم لغت عرب است بمعنی تار سطبر از تار ہای ساز۔ فارسیاں بہ تخفیف میم استعمال ایں برای دف وتار ہر دو کردہ اند کہ آوازش مثل زیر نازک وباریک نباشد بلکہ بلند بود بالجملہ ایں مفرس است وبس (اردو) بم بقول آصفیہ نقارہ۔ دھونسا۔ دمامہ۔ راگ یا باجہ کی اونچی آواز بخلاف زیر۔ مؤنث

(۳) بم۔ بالفتح بقول سروری دست زدن بر دستار کسی (حمید رذاہنی ؎) آموختہ تا دست حرم بم سر قاضی ٭ عمامہ زبم کردہ ورم بر سر قاضی ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ دست زدن بر سر و دستار صاحب رشیدی گوید کہ بدیں معنی در کلام قدما دیدہ نہ شد ومتاخرین استعمال کردہ اند۔ صاحبان جامع وملحقات برہان ہم ذکر ایں کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ ضرب دستی را نام است کہ بر سر دستار

کسی رسد وہم او در چراغ ہدایت فرماید کہ سر جنگ ہمان ست (شفائی ے) کیست آں مور دصدمم کہ شود صد پارہ + کلبہ از آہن اگر وضع کنی بر سر آں + بہار باتفاق سراج فرماید کہ با لفظ خوردن و زدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی اوّل و دوم گذشت ایں مجاز آنست کہ ضرب دست را کہ بر سر و دستار رسد و آوازی مثل بم بر آید موسوم کردند بہ بم دیگر ہیچ (اردو) دھول جو کسی کے سر یا دستار پر ماری جاے (مؤنث) ۔

(۲۵ن) **بماتم افگندن** مصدر اصطلاحی۔ بتلای ماتم کردن است (انوری ے) آوردہ بیم رزم تو مرّیخ را بمویہ + افگندہ رشک بزم تو ناہید را بماتم (اردو) ماتم میں بتلا کرنا۔

(۲۵م) **بماتم کسی نشستن** مصدر اصطلاحی۔ بتلای غم والم بودن و بسوگواری نشستن در ولایت رسم است کہ روزی چند بسوگواری کسی بیرون خانہ بکار و بار نمی آیند (انوری ے) کار تنم از دست و دلم رفت ز دست + بیچارہ دلم بماتم جان بنشست + (اردو) کسی کے غم میں بیٹھنا۔ اہل ولایت کا دستور ہے کہ کسی عزیز کی موت کے غم میں ایک مدت معین تک اپنا کاروبار بند کر کے گھر میں رہتے ہیں۔

(الف) **بماں** (الف) بقول مؤید باش و بگذار و (ب) بگذارم و بگذار مارا و باشم صاحب انند (ب) **بمانم** ہمز باش نسبت الف و صاحب ہفت متفق اللفظ در ہر دو **مؤلف** عرض کند کہ محقق تا مور تعریف ایں ہر دو لغت برای ما و شما نکرد بلکہ برای فضلا تا فضلا بدانند کہ (ماندن) مصدر ست و الف امر حاضر ش و (ب) (۱) ہماں امر حاضر با میم مفعولی در (۲) مضارع متکلم و موحدہ در اوّل ہر دو زائد است۔ صرفیان کتب نشین ایں را از بر دارند ولیکن فاضلان مرہون منّت مؤید الفضلا ایں را فراموش کردہ اند از ینجاست کہ بیچارہ بوسیلۂ فرہنگ بزرگی از برای تعلیم شان بعض مشتقات

مصادر را کہ بخیالش دقیق است تعریف می کند و یادی دہاند و آمین گویانش (انند و ہفت) نظر بہ بزرگی مولف نقلش کردہ اند یا ہر سہ پی بہ مصدرش نبردہ اند کہ در ردیف میم بمعنی باشیدن و گذاشتن می آید (ار دو) (الف) رہ۔ چھوڑ (ب) (۱) میں چھوڑوں چھوڑ مجھے (۲) رہوں۔

(الف) **بمانند** بقول انند و بہار ہر دو کلمہ تشبیہ است (امیر خسرو) چرا شد پدر ہفت و ما در چہار +

(ب) **بمانندہ** چگونہ سہ فرزند شد یادگار + چو این ہر سہ ہم زین پدر مادراند + چرانہ بمانند یکدیگراند

(والہ ہروی) بی ہیچ اختیار من این جانگزای رنج + در گردنم فتادہ بمانندہ روا + **مؤلف عرض کند** کہ موحدہ در اوّل ہر دو زائد است و مانندہ مزید علیہ مانند بزیادت ہای ہوز در آخر کہ بمعنی مثل می آید و استعمال این بزیادت موحدہ در اوّلش بکلام والہ ہروی کہ بالا مذکور شد ضرورت نداشت کہ این ہر دو را باہای زائد درین باب جاد ہند۔ محقق ہند نژاد از موضوع خود خبر ندارد (ار دو) (الف و ب) گویا۔ مشابہ۔ مانند۔ دیکھو اُردو۔

بماواشدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار بمعنی پناہ گرفتن صاحبان بحر وانند و ہفت نقل نگارانش معلوم می شود کہ بہار از مؤید نقل این برداشتہ و ہیچ یکی ازین ہر پنج محققین سندی پیش نکردہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و استعمال متاخرین یا متقدمین ما بدون وجود سند تسلیم نہ کنیم۔ مخفی مباد کہ ما و الغت عرب است بالف مقصورہ بمعنی جای برگشتن (ہکذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این با معنی بیان کردہ محققین بالا تعلق خوشی ندارد (ار دو) پناہ لینا۔ دیکھو بزینہار آمدن۔

بماہی رواں شدہ مقولہ۔ بقول مؤید یعنی ببرج حوت رفتہ **مؤلف عرض کند** کہ حاشا کہ این مقولہ باشد۔ زنہار نباشد جز این کہ ماہی را استعارۃً برای برج حوت استعمال کردند کہ شکل او مثل ماہی است

وای بر محقق برہم کنندہ زبان (اردو) فارسیوں نے برج حوت کو ماہی کہا ہے۔

بہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از حسنی ساکت واز طغرای مشہدی سند ذیل می آورد (ے) چو قوال موجش زدہ کف بہم + غم از نغمۂ زیر او خوردہ بہم + **مؤلف عرض** کند کہ وای بر وکہ (غم خوردن را) کہ ازین شعر پیدا می شود (بہم خوردن) کرد باید دانست کہ این شعر در ظہوری آں نبود کہ در ملحقات بہم جا دہند ومعنی (غم خوردن) بجایش می آید (اردو) دیکھو غم خوردن۔

بمذاق تلخ بودن استعمال۔ بقول بہار ناخوش آمدن بمذاق صاحبان بحر دانند نقل نگارش (محمد قلی سلیم ے) سخن من بمذاق تو بود تلخ اگر + چوں لب ہر سخنی را بشکر غوطہ دہم + **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی حقیقی خود است و اصطلاحی نیست (اردو) ذائقہ میں کڑوا اور تلخ ہونا۔

بمردار استخواں روزہ کشای مقولہ۔ بقول اند بحوالہ کشف اللغات یعنی حکایت از کافراں مکن **مؤلف عرض کند** کہ در کتب امثال این مقولہ را نیافتیم ومحققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین عجم برزبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (اردو) کافر کا احوال بیان نہ کر۔

بمرو حقہ اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ای بزمین وآسمان و در دیگر نسخ قلمی این اصطلاح با نقاط (بہرہ وحقہ) بہمین معنی یافتہ می شود۔ بخیال ما ہر دو لغو است نمیدانیم کہ مؤلف فاضل این اصطلاح را از کجا یافت معاصرین عجم رشنیدنی کنند ومحققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند۔ ہیچ است وہیچ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بمرگش باید گرفت تا بہ تب راضی شود مثل صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند

وا زمعنی و محلِ استعمال ساکت۔ صاحب محبوب الامثال عوض ایں (بمرگش بگیر تا بہ تپ راضی شود) نوشتہ و ہمین است بر زبان معاصرین عجمہم ہم فارسیان چوں کسی را منکر از تعمیل حکم می بنیند استعمال ایں مثل می کنند مقصود شان ایں است کہ او قدرِ حکم نداند اگر حکم صعب ترا زیں یا بد حکم اول را پسند کند و بہ تعمیلش پر واز د (اردو) دکن میں کہتے ہیں "موت سر پر آئے تو بچھر بیماری سے نہ اکتائے" اس کا استعمال اس موقع پر کیا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص کسی حکم کی تعمیل میں یا کسی صعوبت کے جھیلنے سے پہلو تہی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس فارسی مثل کا بھی استعمال ہے۔

بمرور دہور استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی پس از گذشتن عمری مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ہر دو لغت زبان عرب بترکیب فارسی و دھور جمع دہر و در ینجا کنایہ از مدت دراز است و بس چنانکہ گویند "بمرور دھور ایں تجربہ حاصل کردیم" یعنی پس از عمری و بعد از زمانی دراز (اردو) عمر گزرنے پر۔ مدت مدید گزرنے پر۔

بمزاج گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر سخن موافق مزاج مخاطب گفتن (رباعی ظہوری)

ای تشنہ بخوں سیر شو از کینہ من ❊ تا چند مگردن افگنم تیغ و کفن ❊ ہجر تو چو حرف کشتن من گوید ❊ گو ید بمزاج او اجل نیز سخن ❊

مؤلف عرض کند کہ (بمزاج کسی گفتن) ہمزبان او شدن است و مراد از متفق شدن با قولش۔ اختلافی خفیف در طرز بیان است دیگر ہیچ۔ موافق قیاس و کنایہ باشد (اردو) (ہاں میں ہاں ملانا) بقول آصفیہ۔ ہاں جی ہاں جی کرنا۔ بات کا ساتھ دینا۔ آمنّا صدّقنا کہنا۔ ہمزبان ہونا (ظفر ۵) وہ جھوٹ سے جو زمین آسمان ملا دینگے ❊ تو یاس جتنے ہیں سب ہاں میں ہاں ملا دینگے ❊

بمزون بر سر استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ضرب رساندن است برسر متعلق بمعنی یرم لفظ بم (نوتی یزدی ؎) عارضت بم ہازنار	بر رخ خورشید را ✤ سنبلت سر باز زند برکون مشک اذفری ✤ (اردو) ڈھول مارنا۔ بقول آصفیہ دھپّا لگانا۔ چانٹا رسید کرنا۔

بمسمار دوختن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ چیزی بکمال احتیاط نگاہ داشتن است۔ صاحبان بحر وانند ہمزبانش (اشرف ؎) تا گرفتہ یا داز خصم لئیمت طرز بخل ✤ دوختہ زر را بدست خویش از مسمار گل ✤ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین مصدر را با کلمہ آز عوض موحّدہ یعنی (از مسمار دوختن) بجایش گذشت وہمین سند اشرف ہم در انجا مذکور۔ خان آرزو ہماں لغت را بہ تبدیل آز با موحّدہ دریں جا قائم کردہ سند غیر متعلق نقل کرد مقصودش غیر از تکمیل (چراغ ہدایت) نبود تا لغت پارینہ رنگ نوی اختیار کند وداخل موضوع چراغ ہدایت گردد وای برین تحریف ناخوشنما وارستہ برہمین مصدر اصطلاحی لفظ چیزی زائد کردہ آفرین بروکہ بہ نقل ہمین شعر اشرف تصرّف در مصرع ثانی کرد یعنی کلمہ آز را بہ با بدل کرد۔ رحمت برنباش اوّل کہ از مسمار کار نگرفت برخلاف این کہ مسمار تصرّف را بکار برد (اردو) دیکھو از مسمار دوختن۔

بمصرف آمدن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بصرف آمدن است معاصرین عجم برزبان دارند صاحب یوسف سراج ہم استعمال این کردہ (اردو) صرف میں آنا۔

بمکتب دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار نشاندن در مکتب۔ صاحبان بحر وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (بمکتب یا بدبستان دادن) قائم کردن اولی است بمعنی فرستادن ونشاندن پسر بمدرسہ (ابوطالب کلیم ؎) در دل نگہ مدار کلیم اشک شوق را ✤ این طفل را کسی

بہ دبستان ہمی دہد ÷ (شیخ شیراز ے) پادشاہی پسر بمکتب داد ÷ لوح سیمینش درکنار نہاد ÷ (ظہوری ے) میتواں ابجدی بقول آموخت ÷ کہ دہد خویش را بمکتب ما ÷ (اردو) مدرسہ بھیجنا۔ مدرسہ میں داخل کرنا (کسی لڑکے کو مدرسہ میں داخل کرنا)۔

بمن دارد اصطلاح۔ صاحب آنند گوید کہ بمعنی بامن دارد و فرماید درمبحث باکسی داشتن گذشت موٴلف عرض کند کہ می پرسیم ازو کہ ضرورت بیان ایں چہ بود نمیدانی کہ (باکسی داشتن) مصدر مرکّبی است کہ گذشت وایں مضارع اوست وبمن داخل کسی است وای بر محقّقین کہ کار طفلان مکتب می کنند وحقیقت جویان را درغلط می اندازند ظاہرا مقولۂ معلوم می شود وحقیقۃً ہیچ کہ مشتق است از مصدر مذکور (اردو) دیکھو باکسی داشتن یہ اس کے مضارع سے متعلق ہے۔

بمنزل بردن استعمال (۱) بمنزل رساندن و (۲) فائز المرام کردن وایں کنایہ باشد (ظہوری ے) بمنزل کی تواند برد محمل از گرانباری ÷ بریزد راہ را بارصد اگر از جرس بیرون ÷ (صائب ے) عشق اوّل ناتواناں را بہ منزل می برد ÷ خار وخس را زودتر دریا بساحل می برد ÷ (اردو) (۱) منزل کو پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔ (۳۵۴۲)

بمنزل راہ بردن مصدر اصطلاحی سفر کردن وقصد منزل کردن (صائب ے) آب شدتا دل آں شیریں شمائل راہ برد ÷ خواب در رہ کی کند ہر کس بمنزل راہ برد ÷ (اردو) سفر کرنا۔ قصد منزل کرنا۔ منزل پر پہنچنے کا ارادہ کرنا۔ (۳۵۴۳)

بمنزل رساندن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی و (۲) کامیاب وفائز المرام کردن (ظہوری ے) بمنزل می رساند کاروان صبر وطاقت را ÷ چو دانستم بدر رفتا ز نگاہی از کمین من ÷ (اردو) (۱) منزل پر پہنچانا (۲) کامیاب کرنا۔

بمنزل رسیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی

حقیقی و (۲) کامیاب و فائز المرام شدن (صائب ...)
آب ستادہ آئینہ زنگ بستہ است + بیچارہ رہروی
کہ بمنزل رسیدہ است + (ظہوری ...) تا بمنزل
برسی بال و پری می باید + بدویدن نرسیدم بپریدن
رفتم + (والہ ...) اگر با خویش می بودیم ہمراہ + ظہوری
کی بمنزل میرسیدیم + (اردو) (۱) منزل کو پہنچنا
(۲) کامیاب ہونا۔

بمنزل کشیدن خویش را | مصدر اصطلاحی
(۱) فائز منزل شدن بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً فائز المرام
شدن (ظہوری ...) پای از دنبال محمل می کشم +
خویش را آخر بمنزل می کشم + (اردو) (۱) منزل
کو پہنچنا (۲) کامیاب ہونا۔

بمنزلہ | استعمال۔ بمعنی بدرجہ و بمرتبہ و مثل۔ محاورہ
عجم ہمزبان ... و خان آرزو ہم استعمال این
کردہ چنانکہ "این آستانش بمنزلہ آسمان است" (اردو)
درجہ میں۔ مرتبہ میں۔ مثل۔

بموکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند
بدست آوردن بسہولت و بی محنت (درویش والہ ہروی
...) ادای بردن دل سہل ممتنع چیزیست + کشیدہ
حسن بموئی خرد بیناہان را صاحب بحر ذکر (بموکشیدن
چیزی) کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
و مرادف (بتار برگرفتن) کہ بجایش گذشت (اردو)
بے محنت و مشقت حاصل کرنا۔ دیکھو (بتار برگرفتن)۔

(الف) **بموئی بند است** | مقولہ۔ بقول وارستہ
یعنی بامر سہلی موقوف است (ربیعی ...) تا بزلف تو رگ
جان مرا پیوند است + زندگی من دل خستہ بموئی بند است
صاحب بحر ذکر این گوید کہ ....

(ب) **بموئی بند بودن چیزی** | بامر سہل موقوف
بودن ... از ہمان سند ربیعی استناد
کردہ کہ بالا گذشت و فرماید کہ ....

(ج) **بموئی وربند است** | ہم مرادف (الف)
باشد بہار ذکر (الف) کردہ و صاحب انند نقل نگارش
وارستہ گوید کہ تخصیص مو نباشد (بہیچ بند است)
و بہیقی و بحرفی و تبسمی بند است) ہم استعمال کردہ اند

مؤلّف عرض کند کہ (بہ بودن چیزی) مصدری است کہ می آید بمعنی وابستہ بودن و منحصر و موقوف بودن بران چنی دانیم کہ محقّقین بالا مقولہ (الف و ج) مؤسسہ (ب) را مخصوص بموچراکردہ اند وحق آنست کہ پی بحقیقت نبردہ اند (اردو) (الف) بال برابر توجہ پہ موقوف شدہ (ب) بال برابر توجہ پہ موقوف ہونا۔ (ج) دیکھو (الف)۔

بموئی زنجیر کردن مصدر اصطلاحی۔ بآسانی مقیّد و مطیع کردن (صائب ؎) دل را بزلف پرچین تسخیر میتوان کرد ٭ این شیر را بموئی زنجیر میتوان کرد ٭ (اردو) آسانی کے ساتھ مقیّد اور مطیع کرنا۔ (۳۲۴۹)

(الف) **بہ مُہر رسانیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر واند مُہر کردن چیزی را و بقول ہر سہ ہم بر یقیاس است......

(ب) **بمُہر رسیدن** یعنی مہر کردہ شدن (محمد اشرف الف ؎) زداغ بندگی مرتضیٰ علی اشرف ٭ بمُہر شاہ رسانی محضر خود را ٭ (ظہوری ب ؎) گواہ گرمی خون داغہای پیکر ما ٭ بمہر لالہ عذاران رسیدہ محضر ما ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ (الف و ب) ہر دو بہ ضمّ میم باشد۔ مخفی مبادکہ محقّقین بالا در تعریف الف سکندری خوردہ اند کہ الف بمعنی حاصل کردن مہر باشد نہ مہر کردن (اردو) الف مُہر کرنا مہر حاصل کرنا (ب) مُہر ہونا۔

(الف) **بمہر گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر واند مہر کردن چیزی را (ملا مفید بلخی ؎) باید ترا بمہر خموشی دہن گرفت ٭ نتوان چو طوطی از دہن کس سخن گرفت ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ ہمانا این مصدر عام است ولیکن از سند ملا مفید بلخی.........

(ب) **بمہر گرفتن دہن** بند کردن زبان ہیدست کہ کنایہ باشد (اردو) (الف) مہر کرنا (ب) منہ پر مہر کرنا یعنی زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

(۳۲۵۲) (الف) **بمہمان آمدن** مصادر اصطلاحی۔

(۳۲۵۳) (ب) **بمہمان بردن** بہار واند ش نقل نگار

(۳۵۵۰) (ج) **بمهمان خواندن** ذکر (به مهمان) کرده
می گویند که مهمان بمعنی ضیف وضیافت هر دو آمدہ
پس بای به مهمان بمعنی اوّل زائد باشد وبمعنی دوم
ظرفیه **مؤلّف** عرض کند که ما ذکر (بمهمان) نمی
کنیم وموحّده را زائد نمی خوانیم بلکه در هر سه مصادر
(الف وب وج) موحّده بمعنی برای وور باشد
وودر هر سه مصادر مهمان بمعنی مهمانی۔ پس الف
بمعنی آمدن بضیافت و(ب) بمعنی بردن بضیافت
و(ج) بمعنی خواندن بضیافت (میر خسرو الف (۳۵۴۹)
ے) روزی اگر آں ماه به مهمان من آید ÷ دوران
فلک در ته فرمان من آید ÷ (کمال خجند الف ے)
امشب آں مه بوثاق که فرو می آید ÷ گر بمهمان من
آید چه نکومی آید ÷ (حکیم زلالی ب ے) خرامانش
بقصر خویشتن برد ÷ بهشتی را به مهمان چمن برد ÷
کمال اسمعیل ج ے) پی نثار طبقهای دیده پر زر
کرده ÷ چو خواند خیل چمن را به میهمان نرگس ÷ مخفی
مباد که میهمان مزید علیه مهمان است بزیادت تحتانی
میان میم وها (اردو) (الف) دعوت میں آنا (ب)
دعوت میں لیجانا (ج) دعوت میں بُلانا۔

(۳۵۵۱) **بمهمانی نشاندن** مصدر اصطلاحی۔ بر دسترخوان
ضیافت نشاندن وجا دادن بر سفره (ظهوری ے)
بنشانده صبا به میهمانی ÷ بر چهرهٔ من غبار ها را ÷ (اردو)
دعوت میں بلانا۔ دسترخوان پر بٹھلانا۔

(۳۵۵۲) **بمیان افتادن حرف** مصدر اصطلاحی۔
آمدن در مذاکره و در گفتگو آمدن (صائب ے) حرف
دهان او بمیان افتاده است ÷ غافل که آن نهال
چه مقدار نازکست ÷ (اردو) ذکر کیا جانا۔ مذکور ہونا۔

(۳۵۵۳) **بمیان رفتن کسی** مصدر اصطلاحی۔ در میان
به چیزی آمدن کسی (صائب ے) چوں تیر که در وصل
کمانست کشادش ÷ باشد بمیاں رفتن من بهر کرانه ÷
(اردو) درمیان میں آنا۔ بیچ میں آنا۔

بمیخانه ده مقوله۔ بقول مؤید بحوالهٔ قنیه (۱)
ای بمیخانه در باز و (۲) در میخانه ده۔ صاحب هفت
بر معنی اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند که لغو است۔

مقولہ نیست جز بمعنی دوم کہ حقیقی است و (دادن بنجاغ)	چیزی نباشد صاحب مؤید الفضلا شاید برای تائید فضلا نوشتہ
اصطلاحی نباشد کہ این را مرحاضرش گوییم بمعنی اوّل	است (اردو) (۱) ناقابل ترجمہ (۲) شرابخانہ مین دے۔

مُوحّدہ بانون

بن بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) خرمن و باغ و زراعت را گویند محافظ خرمن و باغبان ونگاہبان زراعت را بنوان ہم گویند۔ صاحبان سروری وجہانگیری و ناصری و جامع ہم ذکراین کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ بدینمعنی بنو و بنوہ نیز آمدہ خان آرزو در سراج ذکراین کردہ می فرماید کہ در ہندی نیز باغ را بن گویند و در عرف حال جنگل را مؤلف عرض کند کہ لغت سنسکرت است بالفتح بمعنی بیابان و مجازاً جای بسیاری درخت فارسیان بر سبیل تفریس بن را بمعنی باغ و زراعت استعمال کردند و بمعنی خرمن مجاز آن وحقیقت بنوان بجایش عرض کنیم آنانکہ این را اسم جامد فارسی زبان خیال کردہ اند بحقیقت نبردہ اند (اردو) خرمن۔ مذکر۔ باغ۔ مذکر۔ زراعت۔ مؤنث۔

(۲) بن بقول برہان بالفتح میوہ ایست ریزہ و مغزی ہم دارد و مردم آن را بخورند و آن ہم خوانند و بترکی چتلاقوچ و بعربی حبۃ الخضرا صاحبان سروری وجہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکراین کردہ اند صاحب محیط بر (حبۃ الخضرا) گوید کہ این را بفارسی بن نام است و آن دانہ سبز است و میفرماید کہ بفارسی این را و آن دانہ ہم خوانند و بہندی تمالس گرم در اوّل و خشک در دوم و بقول شیخ در ثمر آن قبض است و در جوہر آن رطوبت فضلیہ و ہوائیہ بسیار و آن قوی بجلا و تفتیح و انضاج و تلئین و جذب است و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔

(اردو) سنسکرت مین بقول ساطع تمال ایک درخت کا نام ہے صاحب محیط نے ہندی مین تمالس کا جو ذکر

فرمایا ہے غالباً یہہ اسی کے پھل کا دانہ ہے جسکو عربی مین حبۃ الخضرا اور فارسی مین بن کہتے ہین مذکر

(۳) بُن بالضم بقول غیاث بحوالۂ لطائف قہوہ را نام است خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ظاہرا مستحدث است مؤلف عرض کند کہ این لغت ہندی است و ما صراحت این بر بالفتح کردہ ایم و آنچہ درانجا ذکر حبۃ الخضرا رفتہ است درست معلوم نمی شود زیرا کہ از تحقیق معنی دوم این می کشاید کہ حبۃ الخضرا چیز دیگر است صاحب محیط المحیط بن را بدین معنی لغت عرب گفتہ (اردو) دیکھو بالفتح جس میں ہم نے اسکی اردو تعریف کی ہے ۔

(۴) بن بقول برہان بضم اول بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند و خان آرزو در سراج ہم این را آوردہ و راستہ می فرماید کہ اصل ہر چیز است بہار گوید کہ بنہ مزید علیہ این و بون مشبع آن مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و دیگر معانی کہ می آید مجاز این (اردو) ہر چیز کی انتہا اور آخر ۔

(۵) بن بقول برہان بمعنی بیخ درخت۔ صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید نذکر این گوید کہ بمعنی درخت نیز و صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ بیخ و ریشہ و پایہ درخت و چیزہای دیگر ہم کہ ترجمۂ آن در عربی اصل است طالب آملی سے

خار بن را با گل و شمشاد قدت جلوہ نیست ﴿ تنگ می آید سبوی گل ہم آغوشی خار بن

مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است و آنچہ درخت را ہم گویند مجاز مجاز (اردو) جڑ بقول آصفیہ ۔ بیخ ۔ اصل ۔ بن ۔ مؤنث ۔ درخت ۔ جھاڑ ۔ مذکر ۔

(۶) بُن بالضم بقول برہان سوراخ مقعد کہ بعربی فقحہ خوانند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ

و خان آرزو در سراج این را مجاز گوید بحوالۂ قوسی فرماید کہ قد ما ہمین معنی تو بن بزیادت واو نیز گفتہ اند و گوید کہ در ہندی مردم پنجاب نیز بہمین معنی مستعمل است و غائیش بعض در آخر آن دال ہندی نیز زیادہ می کنند و این نیز از توافق زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ مؤلف ہند نژاد چہ خوش تعلقی این را با لغت ہندی پیدا کردہ است اصل ہمین قدر است کہ این مجاز معنی چہارم یا پنجم باشد وبس ۔

(اردو) بقعد ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ جائے نشستگاہ ۔ پیندی ۔ پیندا ۔ مبرز ۔ گانڑ ۔ دُبر ۔ کون ۔

(۷) بُن ۔ بقول برہان بالضم آبکامہ کہ نان خورشی است معروف خان آرزو در سراج بنقل قول برہان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) کانجی (جس کا ذکر ہم نے آبکامہ پر کیا ہے) بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔ ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی ۔ زیرہ ۔ نمک وغیرہ اچار کی طرح ڈالکر اسمین پکوڑیاں اور بڑے چھوڑ دیتے ہیں فارسی میں آبکامہ عربی میں مری کہتے ہیں ۔

(۸) بُن بالضم بقول برہان تنۂ درخت ۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ چنانکہ خاربن وگلبن و سروبن و فرماید کہ ظاہر از معنی بیخ ماخوذ است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ بیخ درخت را درخت وتنۂ درخت ہم گفتند دیگر ہیچ (اردو) تنہ ۔ مذکر ۔ دیکھو برز کی تیسرے معنے

(۹) بن بالضم بقول برہان خوشۂ خرما ۔ خان در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم است وبس (اردو) کھجور کا خوشہ ۔ مذکر ۔

(۱۰) بن بقول بہار بالضم بمعنی رخت و اسباب خانہ بر سبیل مجاز زیرا کہ اثاث البیت گویا اصل و بیخ جمعیت خانہ است **مؤلف** عرض کند کہ مجرد قول بہار را بدون سند استعمال تسلیم نمی توانیم کرد کہ دیگر محققین و معاصرین عجم از ین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اثاث البیت ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ مذکر ۔ گھر کا اسباب ۔ اٹالا ۔

(۱۱) **بن** بقول بہار بالضم طرف و جانب خواہ جہت فوق باشد چنانکہ (کوچۂ بن بست) و (بن بستہ) یعنی کوچہ سربستہ و خواہ جہت تحت چنانچہ سعدی گوید (ے) سخن را سر است اے خردمند و بن ٭ میاور سخن درمیان سخن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ چنین باشد (کوچۂ بن بست) متعلق بمعنی چارم است کہ انتہایش بستہ می باشد و راہ نفاذ ندارد و کلام سعدی ہم متعلق بمعنی مذکور است و ہیچ تعلق ندارد بامعنی طرف و جانب (اردو) طرف (دیکھو باز کے سترہ ویں معنی)

بنا بقول بہار (۱) بالکسر عمارت و فرماید کہ بنا از صفات اوست و بامصادر فرس مستعمل صاحب انند نقل نگارش و صاحب مؤید ذکر این بذیل لغات فارسی کردہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) بالفتح و بہ تشدید نون بنا کنندہ عمارت کہ معمار است و (۳) نقشہ کش عمارت صاحب رہنما بر معنی دوم قانع و صاحب بول چال ہم **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب بذیل (بنا) ذکر معنی دوم ہم کردہ وای بر تحقیق تاریخ صاحب روزنامہ اصطلاحی کند فارسیان این را بترکیب خود استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید و معنی سوم مجاز معنی دوم است (اردو) (۱) عمارت بقول آصفیہ عربی مؤنث دیکھو اساس ۔ (۲) معمار عربی ۔ مذکر ۔ دیکھو بانیکار (۳) عمارت کا نقشہ کش ۔ مذکر ۔

بنا افراشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی عمارت قائم کردن است (فخر نیشاپوری ے) گر آب کوہی نہال خود کاشتہ ٭ درپست کنی بنا خود افراشتہ ٭ (اردو) عمارت بنانا ۔

بنا افگندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ طرح چیزی افگندن باشد (ثنای مشہدی ے) ازین بنا کہ شہنشاہ کامران افگند ٭ زمین کلاہ بشارت بر آسمان افگند ٭ (اردو) کسی چیز کی بنیاد قائم کرنا ۔

بنا انداختن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته (۱)
بمعنی رنگ خانه ریختن (آصفی ے) زتو میخواهم اندازم بنای
عشرت آبادی ؛ که روزی خاک وحشت این کهن ویرانه خواهم
شد ؛ صاحب بحر صراحت کرده که طرح عمارت افگندن و شروع
در بنای خانه کردن است صاحب آصفی ذکر این کرده از
سند ساکت **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این مصدر (۱)
بنیاد چیزی قائم کردن و طرح چیزی انداختن است و از سند آصفی
هم بنای عشرت آباد انداختن پیداست نه بنیاد خانه قائم
کردن اگر بنا را بمعنی خانه گیریم چنانکه گذشت معنی این مصدر
(۳) انهدام خانه یعنی منهدم کردن خانه باشد حیف است که
هر دو محققین نازک خیال غور نکردند (**اردو**) (۱) بناے
عمارت قائم کرنا (۲) دیکھو بنا افگندن (۳) عمارت ڈھانا۔

بناب | بقول بهار بالضم بمعنی قعر آب (ظهوری ے) درخمار
شراب میخواهم ؛ در سرابم بن آب میخواهم ؛ **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس و فک اضافت بنِ آب است (**اردو**)
پانی کی گہرائی - مؤنث -

بنا بآب رساندن | مصدر اصطلاحی - بقول خان آرزو در
چراغ هدایت (۱) کنایه از تخریب و ویران نمودن است مرادف
(بنیاد به آب رسانیدن) و (۲) بمعنی بسیار کشیدن بنا و عمارت
نمودن بنا نیز صاحبان انند و غیاث نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند که ذکر این هر دو معنی به (آب رساندن بنا) گذشت
و سندش هم همدرانجا مذکور (**اردو**) دیکھو (آب رساندن بنا)

بنا بر | بقول انند بحوالۀ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی زیرا که
و (۲) از برای **مؤلف** عرض کند که صاحب فرهنگ و فرنگ
و نقل نگارش هر دو بر معنی غور نکرده اند معنی اول غلط
است و این متعلق به (بنا بران و بنا برین) باشد که می آید و این
بمعنی دوم است و بس چنانکه «بنا بر او این کار کردم»
یعنی برای او و این دائما مضاف باشد بسوی کسی و چیزی
و بدون آن استعمال نیابد (**اردو**) واسطے - لیے -

بنا بر آب نهادن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی بمعنی
بنا نهادن ذکر این کرده بدون سند استعمال میفرماید که کنایه
از بی ثبات و ناپایدار کردن و هیچ و نابود انگاشتن است
مؤلف عرض کند که (بر آب نهادن) که بجایش گذشت
مصدر عام است ولیکن چون بنا را متعلق باین کنند

خاص شود برای بنا و ناپایداریش (اردو) دیکھو (برآب نہادن)

بنا برآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار قائم شدن بناست (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند ٭ بنای توبہ برین بوم برنمی آید ٭ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (برآمدن بنا) بجایش مذکور (اردو) دیکھو برآمدن بنا ۔

بنا بران استعمال ۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدیل بنابر گوید کہ این معنی ازان جہت و از برای آن است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اُس وجہ سے ۔

بنا برانداختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برکندن بنا و از پایہ برانداختن عمارت (مدرجاجی ؎) در اطراف جہان عمارۂ جودت ٭ بنای نامرادی را برانداخت ٭ (اردو) مکان ڈھانا ۔

بنا برخاستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی بلند شدن بنا باشد (ثنای مشہدی ؎) تہمتی معنی لب مسیح و شیم ٭ کہ بنای سخن ازان برخاست ٭ (اردو) عمارت بلند ہونا ۔

بنا برداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ بلند کردن بنا باشد (متعدی مصدر گذشتہ) (خان خالص ؎) گر دیار تو کجا آہ کجا ای صحرا ٭ این بنا را دل ویران شدہ بہتر برداشت ٭ صاحبان بحر عجم و آصفی ہم ذکر این کردہ اند (اردو) بنا بلند کرنا ۔ عمارت قائم کرنا ۔

بنا بر روی آب انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی سند این بر (بنا انداختن) آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن بنای عمارت بر جائی کہ عمارت را قائم ندارد و کالعدم شود (نصیر ہمدانی ؎) کشتی دل را بدریای تنزہ انداختیم ٭ خانۂ غم را بنا بر روی آب انداختیم ٭ (اردو) پانی پر عمارت بنانا ٭ کہہ سکتے ہیں یعنی ایسی جگہہ پر عمارت بنانا جسپر قائم نہ رہ سکے صاحب غیثیم

نے (پانی پر بنیاد ہونا) بمعنی غیر مستقل او بے قیام ہونا لکھا ہے۔

بنا بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از بی ثبات و ناپائدار کردن و ہیچ و ناکارہ انگاشتن است مؤلف عرض کند کہ مرادف (بنا بر روی آب نہادن) است و بس حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بنا بر روی آب نہادن۔

بنا برین استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ از قبیل (بنا بران) بمعنی از برای این مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) اسلئے۔ اسوجہ سے

بنا بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن عمارت باشد (نظامی ؎) سرای شرع را چون چار حد بست ٭ بنا بر چار دیوار ابد بست ٭ (اردو) عمارت قائم کرنا۔ بنانا۔

بنا بگردن رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قیاس ہمین قدر می خواہد کہ معنی این بر باد شدن عمارت باشد ولیکن محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و محقق ہند ہم سند استعمال پیش نکرد بدون سند تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) عمارت برباد ہونا

بنا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ است برای (بنا باشیدن) است کہ بمعنی حقیقی است کہ (۱) قائم بودن بنای چیزی (ملا جامی ؎) باشد بنای دولت بر ہمت گدایان ٭ اینست بر کتابہ ایوان پادشاہا ٭ و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار و صاحب بول چال بحوالہ زبان معاصرین عجم گوید کہ (۲) بمعنی تیار شدن و مستعد بودن و قرار یافتن ہست مؤلف عرض کند کہ قیاس اجازت معنی مستعد بودن نمی دہد و تسامح محقق در تعریف می نماید بدون مثال سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بنا قائم ہونا (۲) تیار ہونا۔ مستعد ہونا۔ قرار پانا۔

بنابہ | بقول برہان بفتح اوّل و بای ابجد و ثانی بالف کشیدہ بمعنی (۱) نوبت باشد چنانکہ گویند بنابۂ ماست یعنی نوبت ماست صاحبان جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی قسمت آب است و صاحب انند نقل نگارش، مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از بن بمعنی درخت و آب بمعنی خودش و ہای نسبت پس معنی لفظی این منسوب بہ آب درخت فارسیان نوبت آبرسانی درختان را گویند چنانکہ ؎ در ماہی دہ بنابہ قرار دادہ ایم ؎ یعنی یکبار در ہر سہ روز آبرسانی می کنیم پس معنی اوّل از معنی دوم بر سبیل مجاز است (اردو) (۱) نوبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ باری۔ سماں۔ وقت معیّن کسی چیز کا وقت (۲) درختوں کو پانی دینے کی نوبت۔ باری۔ مؤنث۔

بناپذیرفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بنا عمارت قبول کردن باشد (شفای اصفہانی ؎)

این دل کہ می طپد نہ پذیرد بنای صبر ÷ بی طاقتی بنا تو درین گوشہ خانہ ساز ؎ (اردو) بنا قبول کرنا۔ عمارت قائم ہونے دینا۔

بنات العین | اصطلاح۔ بقول مؤید (ذیل نعات) فرس کنایہ از اشک باشد مؤلف عرض کند کہ گرچہ دیگر محققین فارسی زبان ازین اصطلاح سکوت کردہ اند و معاصرین عجم بزبان ندانند ولیکن کنایۂ لطیف است کہ فارسیان بزبان خود ہم طفل اشک گفتہ اند و این مرکب ہر دو لغت عربی بترکیب عربی است (اردو) دیکھو اشک۔

بنات اللیل | اصطلاح۔ بقول اکسیر اعظم بثرہای کوچک ہمرنگ بدن باشد کہ با خارش و درشتی جلد و کرب شدید در سر او وقت شب پدید آید و خاصۂ این مرض است کہ خارش درین اشتداد نماید و در ابتدا از خاریدن لذّت یابند لیکن بعد خاریدن رنج شدید و سوزش در جای خارش بہم رسد و چون این مرض اکثر در شب عارض می شود لہٰذا بدین اسم نامیدند

پس باید کہ تنقیۂ بدن از موادی کہ آن مادۂ بخارات باشد بفصد و مسہل نمایند اگر حاجت آن بود بعد ازان تدبیر تفتیح مسام بہ استحمام و مروحات و دلوکات کہ در علاج حکّہ و شرا و غیر آن مسطور شد باید کرد (الخ) مؤلف عرض کند کہ اگرچہ این مرکب عربی زبان بہر دو لغت زبان عرب است ولیکن ازانکہ این را در فارسی زبان اسمی دیگر یافتہ نمی شود داخل موضوع ما باشد (اردو) بنات اللیل ایک مرض کا نام ہے جس مین پوست سخت اور خارش قوی ہو۔ مذکر

(الف) بنات النعش اصطلاحات (الف) بقول

(ب) بنات النعش صغری غیاث کنایہ از سہ ستارہ

(ج) بنات النعش کبری اند قریب پایۂ شرقی و شمالی

(د) بنات النعش گردون نعش و نعش چہار ستارہ دارد بصورت چہارپائی و بنات دنعش مجموع ہفت ستارہ اند قریب قطب شمالی و آن ہر ہمہ بگرد قطب می گردند صاحب ضمیمۂ برہان نسبت (ب) می فرماید کہ ہفت اورنگ کہین را نام است و نسبت (ج) گوید کہ ہفت اورنگ مہین باشد و نسبت (د) گوید کہ سہ ستارہ صف زدہ را گویند از جملۂ ہفت و فرماید کہ (بنات گردون) و (بنات گردون) ہر دو مخفف آنست صاحب مؤید بذیل لغات عرب ذکر (الف) کردہ و ذکر (ب و ج) بذیل لغات فارسی و صاحب ہفت بر ذکر (د) قانع مؤلف عرض کند کہ الف مرکب زبان عرب است و ذکرش درین کتاب ازین لازم شد کہ اسم دیگرش در فارسی زبان نیست و ب و ج و د مرکب بہ قاعدۂ فارسی است مخفی مباد کہ فارسیان بحذف الف و لام ترکیب خود ہم استعمال ہر چہار اصطلاح بالامی کنند (انوری الف ۵) بنات نعش ہمین گشت گرد قطب چنان * کہ گرد حقۂ پیروزہ گوہرین زیور (اردو) (الف) بنات النعش اون تین ستارون کا نام ہے جو قریب پایۂ شرقی و شمالی نعش واقع ہین اور نعش چار ستارہ ہاے مخصوص کو کہتے ہین جو چارپائی کی شکل مین قریب قطب شمالی ہین۔ مذکر (ب) بنات النعش صغری سات چھوٹے ستارون کا نام۔ مذکر اور (ج) بنات النعش کبری سات بڑے ستارون کا نام ہے۔ مذکر

(د) بنات النعش گردون تین صف زدہ ستارون کا نام ہے اون ستارون سے جن کا ذکر الف پر گزرا۔ مذکّر

(الف) **بنات گردون** اصطلاحات۔ صاحب

(ب) **بنات گردون** مؤید نسبت الف گوید کہ مخفف (بنات نعش گردون) است کہ بالف و لام یعنی ستارگان فلک ہم گذشت صاحب بحر نسبت (ب) ہم ہمان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از مطلق ستارگان فلک و تسامح اوست کہ (ب) را مرادف الف ہم قرار داد (اردو) الف دیکھو بنات النعش گردون (ب) آسمان کے ستارے۔ مذکّر۔

بناچار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ضرور و لابد ہم آمدہ بحر واند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بناچاری باشد کہ تحتانی آخرہ حذف شدہ بناچار باش مانند (درویش والہ ہروی سہ) فکر زنجیر و فسونگر کن و ہمراہ ببر گہ ہر گہ از خانہ بناچار باستاذ روی ہا مخفی مباد کہ در معنی این لفظ ضرور بی محل است مقصود از ناگزیر باشد و بس کہ ترجمہ لابد است و لابد مخفف لا بد منہ (اردو) مجبوری کے ساتھ۔ ناگزیر۔

بناخن رسد خون دل مقولہ۔ صاحب مؤید بتعریف این گوید کہ یعنی خون دل از سر تا بناخن پای رسد کذا فی القنیہ والادات و قیل کنایت از خراشیدن سینہ است یعنی سینۂ خود چندان خراشد از حسرت کہ خون دل بناخن رسد۔ و قیل عبارت از خون گریستن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو محققین بالا ہمین عبارت را در کتابی یافتہ باشند و بجنسہ نقلش کردند بطرز مقولہ و غور بمعنی و مصدر نکردند و ندانستند کہ این مشتق است از مصدری کہ اصطلاحی است و خبر نداشتند کہ (خون دل بناخن رسیدن) مصدریست اصطلاحی و جا دارد کہ آن را در ینجا

بناخن رسیدن خون دل قائم تنیم کہ بمعنی خراشیدن سینہ در غم و گریہ کردن است یعنی چون کسی سینہ خود را از غم بخراشد خون سینہ در خراشیدن بناخن جا کند گویا خون دل از غم بناخن رسید و این مجاز

ایست در کلام دیگر ہیچ و ناخن پای را ہیچ تعلق از معنی
این مصدر مرکب نیست (اردو) غم سے سینہ کو خراشا
یا ماتم کرنا۔ رونا۔

بنا دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای براوکہ
از سندی این مصدر را پیدا کردہ است کہ از ان (آب
دادن بنای خانہ) پیدا است کہ بجایش گذشت و نقل
ہمین سند ہم در انجا موجود (بنای خانہ را آب دادن)
بجایش ہم درین باب می آید این است تحقیق محققین
بانام و نشان (اردو) دیکھو آب دادن بنای خانہ۔

بنا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ وای براو
کہ از سندش مثل (ہر کس باندازۂ خویش بنائی دارد) پیدا است
کہ بجایش می آید و این بہتر از مصدر عام است کہ پیدا کردۂ اوست
و این کنایہ باشد از (فکر ہر کس بقدر ہمت اوست) (ابوسلیم
نیشاپوری ؎) دارد ہر کس بنا باندازۂ خویش ٭ در خانۂ
خود کہ بندہ دارد و خدایش ٭ (اردو) ہر شخص اپنے
حوصلہ کے موافق کام کرتا ہے۔

بنارس بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت ہندی است کہ فارسیان معرّبش کردہ اند نام شہری
در ہندوستان و آن معبد ہنود است (حزین ؎) از بنارس نروم معبد عام است اینجا ٭ ہر برہمن بچہ ای
لچھمن و رام است اینجا ٭ (اردو) بنارس ہندوستان کے شمال مین ایک دیسی پایہ تخت۔ مذکر

بنا رساندن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسانیدن بنا) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب
رسانیدن بنا)

بنا رسیدن آب مصدر اصطلاحی۔ ہمان (آب
رسیدن بنا) کہ بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو آب
رسیدن بنا۔

بنا ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بربادشدن
عمارت و از پایہ افتادنش (صائب ؎) تا ز دریا
سر برون آورد خالی شد حباب ٭ زود می ریزد بنای

کز نفس گردد خراب ۂ (اردو) عمارت گر پڑ ہنا۔ برباد ہونا۔

بنا زحرف زدن استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (لب زلف حرف زدن) کہ گذشت سند استعمال پیش نشد صبی ندارد۔ موافق قیاس و معنی حقیقی است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ناز و ادا سے باتین کرنا۔

بنازم چشم مستت را مقولہ۔ بقول صاحب مؤید یعنی بمفاخرت بچشم مست تو کنم صاحب انند نقل نگارش و صاحب شمس بحذف تای خطاب (بنازم چشم مست را) نوشتہ مؤلف عرض کند کہ این اصطلاحی نیست و نہ مقولہ۔ کلمہ را کہ در آخر است برای اضافت است یعنی ناز بچشم مستت کنم۔ حق انست کہ این ذکر خود بیان نبود۔ صاحب مؤید الفضلا۔ آبروی فضلا می ریزد کہ برای تائید شان فقرہ ہای مکتوبات را در فرہنگ خود جمع کرد و غور نکرد کہ مبتدیان فارسی ہم ضرورت تعریف این قسم جملہ ہا ندارند تا بفضلا چہ رسد حیف است کہ خود مؤلف کتاب کم سواد است و مصطلحات قابل تعریف را نمی داند (اردو) تیری مست آنکھہ پر ناز کرتا ہون۔

بنا ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بنای عمارت کردن یا عمارت قائم کردن است (صائب ؎) اگرچہ از دل سنگین دلبران سازند ۂ بنای توبہ برین بوم برنمی آید ۂ (اردو) عمارت بنانا۔ عمارت کی بنا قائم کرنا۔

بناست بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ و فتح سین بی نقطہ و بتای قرشت زدہ صمغی باشد کہ آن را کندر گویند و بعربی صمغ البطم خوانند و خاصیت آن بمصطکی نزدیک است صاحب جامع بر صمغ کندر قانع۔ صاحب محیط گوید کہ (علک البطم) است و بر علک البطم نویسد کہ بفارسی سقز و بناست و بہ اصفہانی قندرون و بیونانی طرابیون و طراسیلس نامند و آن صمغ درخت بطم است گرم و خشک در آخر دوم محلل و ملطف و جالی و مقوی ہاضمہ و منقی چرک

ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) درخت بطم یعنی بن کا گوند۔ مذکر۔

بنا شدن خانه استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که طرح عمارت افتادن باشد (وحید قزوینی ے) تا به نهالش شده چشم آشنا ۂ خانهٔ دل را شده برگل بنا ۂ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار گوید که (بنا شد) بمعنی آغاز شد ومقرر شد (اردو) طرح عمارت قائم ہونا عمارت کی بنا ہونا۔

بنا شکستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که خراب شدن خانه باشد و(بنای خانه شکستن) هم مرادف آن (آصفی شیرازی ے) سیل غم تو بر دل آباد من گذشت ۂ هر سو بنای خانهٔ صبر و سکون شکست ۂ (اردو) عمارت منہدم ہونا

بنا ش گردون اصطلاح ۔ بقول انند مخفف بنات النعش گردون است وبس تسامح صاحب بحر است که این را مرادف (بنات گردون) خیال کرد و صاحب هفت آنچه پی بحقیقت برد۔ ولیکن (بنات گردون) و (بناش گردون) هردو را مخفف (بنات النعش گردون) دانست مؤلف عرض کند که (بنات گردون) عام است برای ستاره های فلک چنانکه بجایش ذکر کرده ایم واین بمعنی خاص بنات النعش گردون است وبس (اردو) دیکھو بنات النعش گردون و بنات النعش۔

بناغ بقول برهان بفتح اوّل بروزن دماغ (۱) تار ریسمان خام را گویند که بر دوک پیچیده شود و (۲) دبیر و نویسنده را هم گویند و (۳) چون دو زن یک شوهر داشته باشد هریک مر دیگری را بناغ باشد صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل از مولوی معنوی سند آورده (ے) حله بافان باغ می بافند ۂ حله باو پدید نیست بناغ ۂ و برای معنی دوم از منصور شیرازی سند پیش کرده (ے) ضمیر من بود آن بلبلی که گاه بیان ۂ به پیش او بود ابکم زبان تیز بناغ ۂ و بذکر معنی سوم گوید که آن را بناغ تیز نامند صاحب رشیدی

بذکر معنی اول و دوم نسبت سوم گوید که انباغ هم بهمین معنی آمده و مخفف آن نباغ باشد به تقدیم نون
هر با صاحب ناصری و جامع بر معنی اول و دوم قانع و صاحب جامع ذکر هر سه معنی کرده. خان آرزو
در سراج بذکر (معنی اول بحوالهٔ رشیدی) گوید که این خطاست و صحیح آنست که قوسی گفته یعنی ریسمانی
که زنان بر میل چرخ بریسند و مثل بیضه سازند و بذکر معنی دوم و نقل سند منصوری فرماید که معنی منشی و
دبیر ازین بیت خواستن بعید است و تحقیق آنست که نباغ بموحده اول و نون دوم بمعنی منشی و دبیر
آمده و بمعنی سوم بنون اول است صاحب غیاث بحوالهٔ لطائف بذکر معنی اول یعنی ماشورهٔ ریسمان خام
گوید که (۴) نوعی از سبزه و (۵) چوب خشک و (۶) تار عنکبوت را هم گویند صاحب مؤید بر معنی اول قانع
و فرماید که آن را در هندی گلری گویند مؤلف عرض کند که این لغت را بمعنی اول و دوم و سوم اسم
جامد فارسی زبان دانیم نظر باعتبار صاحبان ناصری و جامع که هر دو از اهل زبانند و آنچه نباغ
بنون بمعنی سوم می آید قلب بعض این باشد یا مخفف انباغ که گذشت و برای معنی چهارم و پنجم و
ششم بیان کردهٔ غیاث طالب سندمی باشیم که محققین اهل زبان وغیره هم ازین معانی سکوت ورزیده اند
خیال رشیدی و خان آرزو وقیع تر از صاحب جامع نیست (اردو) (۱) کچا تاگا جو تکلے پر لپیٹا جاتا ہے
مذکر (۲) منشی لکھنے والا (۳) دیکھو نباغ (۴) سبزے کی ایک قسم مذکر (۵) سوکھی لکڑی مؤنث (۶) مکڑی
کا جالا۔ مذکر۔

نباف کسی چیزی نهادن | مصدر اصطلاحی بفتح اول و دوم بقول بهار (۱) رشوت دادن و (۲) بمعنی مطلق دادن هم (باقر کاشی ع) مدعی گر رگ گردن بجدل گنده کند * نیم تسلیم نبافش نه و خاموشش کن * هم او گوید که فارسیان گویند که اینقدر مبلغ یا فلان چیز نبافش نهادیم و کار خود کردیم و فرماید که

از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ ۔ مؤلف عرض کند کہ وقت
ملاقات با بلند پایگان بر سبیل ادب پشت خود را خم
می دہند و بہ نیم تسلیم سر خود را بناف و شکم مخاطب می رسانند
و ہمدر انوقت حاکمان مرتشی را چیزی از پول یا تحائف
دیگر در بر شان می نہند و از ہمین عادت این مصدر قائم
شد و معنی دوم مجاز است و بس وارستہ و بحر ہمین معنی
بر (بناف نہادن) نوشتہ اند و بسند آن شعر بالا را نقل
کردہ (اردو) (۱) رشوت دینا (۲) دینا ۔

بناف کسی حرف نہادن | مصدر اصطلاحی بفتح
اول و دوم ۔ بقول بہار ظرافت و استہزا کردن
است (سعید اشرف ؎) نہ گوہر است کہ باشد بحقہ گرد آب
بہ نہادہ جود تو حرفی بناف دریا را ۔ مؤلف عرض کند
کہ وارستہ و بحر ذکر این کردہ اند و حقیقت این است
کہ اگر عوض پول یا تحائف را بناف گذاشتن چنانکہ بذیل
(بناف کسی چیزی نہادن) گذشت محض حرفی بناف
نہند کنایہ باشد از تمسخر و استہزا (اردو) ٹھٹول کرنا

بناکاج | اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی بغتۃً (حکیم سوزنی
؎) زہی دولت کہ من دارم کہ دیدم ۔ چو تو ممدوح
بکرم را بناکاج ۔ صاحب انند نقل این کردہ گوید
کہ مرادف (بناگاہ) است مؤلف عرض کند کہ
موحدۂ اول زائد است و ناکاج بکاف عربی
مبدل ناگاہ کہ کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ
گند و کند و ہای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ
ماہ و ماج بعضی از معاصرین عجم گویند کہ استعمال
این در کلام متقدمین بہ کاف فارسی است واللہ
اعلم بای حال این مبدل (بناگاہ) است کہ می آید
(اردو) دیکھو بناگاہ کے تیسرے معنے ۔

بناکام | اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف (بناچار)
کہ بجایش گذشت مؤلف عرض کند کہ مقصود شاعر
جزین نباشد کہ مخفف (بناکامی) است یعنی بناکامی
بمعنی ناکامی (خواجہ شیراز ؎) دست رنج تو ہمان
بہ کہ شود صرف بکام ۔ دانی آخر کہ بناکام چہ خواہد
بودن ۔ (اردو) ناکامی کے ساتھہ ۔

بناکردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و بہار

بذیل بنا (۱) بمعنی شروع کردن و (۲) بمعنی تعمیر کردن (سعدی ؒ) بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت ؛ شب از بہر درویش شب خانہ ساخت ؛ (تاثیر مشہدی ؒ) از حق کلام صاف ضمیران بنا کنند ؛ مکتوب از نخست بہ ہوا ابتدا کنند ؛ (انوری ؒ) حرم کعبہ ملکش چو بنا کرد قضا ؛ شیر لبیک زد آہو برہ احرام گرفت ؛ (اردو) (۱) شروع کرنا (۲) تعمیر کرنا۔

بنا افگندن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ برباد و خراب کردن عمارت از بنیادش حیف است کہ سند استعمال بہ پیش نکرد (اردو) عمارت ڈھانا۔

بناگاہ اصطلاح۔ بکسر اوّل بقول بحر (۱) منزل و مکان و (۲) جائی کہ نقد و جنس دران نہند و (۳) معنی مفتوح بر لفظ ناگاہ بقول انند بمعنی بغتۃً۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت (محسن تاثیر ؒ) جام تحکیش کہ بناگاہ می دہند ؛ می دان یقین کہ بر دل آگاہ می دہند ؛ واضح باد کہ این معنی سوم اصل (بناگاہ) است کہ گذشت یعنی آن مبدل این مخفی مباد کہ معنی دوم مجاز معنی اوّل است و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) مکان۔ مذکر (۲) وہ جگہہ جہاں نقد و جنس رکھیں۔ مؤنث (۳) یکایک یکا۔

بنا گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی اساس نہادن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن عمارت است (صائب ؒ) عمر چون قافلہ ریگ روان در گذر است ؛ تا بنا بر سر این ریگ روان نگذاری ؛ (اردو) عمارت قائم کرنا۔

بناگر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل بمعنی معمار مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تعمیر کنندہ عمارت (اردو) معمار بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ عمارت بنانیوالا دیکھو نیکار۔

بنا گزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قبول و حاصل کردن عمارت است (ابوالفرج رونی ؒ) گزیدم بنائی

وحصنی وپشتی ٭ مواصل بجاہی وعزی ومالی ٭ (اردو)
عمارت کو قبول کرنا۔ حاصل کرنا۔

بناگوش اصطلاح۔ بقول سروری (۱) بمعنی عذار
(سعدی ؎) ببرد از من قرار و طاقت و ہوش ٭ بت
سنگین دل سیمین بناگوش ٭ صاحب بحر گوید که بضم اول
(۲) نرمهٔ گوش است و (۳) بقول بعض بمعنی شقیقه و
(۴) بعضی بمعنی پس گوش آورده اند صاحب مؤید بر
بن گوش قانع و صاحب ہفت ہمزبانش۔ خان آرزو
در سراج می فرماید که در رشیدی بالضم بمعنی پس گوش
است و این غلط است و قول قوسی صحیح باشد یعنی نرمهٔ
گوش و فرماید که شعرا که تعریف صبح بناگوش کنند مراد
ازان نرمهٔ گوش است و حوالی آن را که طرف رخسار
بود نیز بمجاز بناگوش خوانند و لفظ بن نیز دلالت برین
معنی دارد و (۵) بمعنی جای پیوند گوش نیز از طرف اعلی
آمده (محمد قلی سلیم ؎) غنچه سوسن نوخیز بباغ از سر شاخ
٭ در نظر چون قلم آید به بناگوش دبیر ٭ زله بردارش
بہار گوید که معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی پنجم کرده و

بحوالهٔ نسخه سند را معنی سوم را ہم بیان کرده گوید
که بعضی بفتح ہم گفته اند و فرماید که نزد صاحب [illegible]
ہمین صحیح است و بضم و کسر را خطا دانسته اند دیگر
که آئینه برگ یاسمین پنبه زار خورشید دیوان [illegible]
یشمن شیم صبح صفحهٔ عاج کافور گلبرگ۔ ماه مہتاب
نسرین یاسمن از تشبیہات اوست (عثمان بخاری
؎) چه آینه است بناگوش او بنام ایزد ٭ که تیر
می نکند صد ہزار آه غش ٭ (طالب آملی ؎) کسیکه
دیده بناگوش او شبی در خواب ٭ نیامدش بنظر برگ
یاسمین نازک ٭ (کمال اسمعیل ؎) چو پنبه زار
بناگوش بشگفید ترا ٭ ز گوش پنبه برون کن بکار حق
پرداز ٭ (خان آرزو ؎) ز خورشید بناگوشت که
باشد طالع خوبی ٭ سرشک شوق در چشم گهر گرید
دارد ٭ (حکیم زلالی ؎) ایازی کش بدیوان بناگوش
٭ نوشته شاه بیت غارت ہوش ٭ (میر معزی ؎)
رخسار تو گل است و بناگوش تو سمن ٭ گل در میان
دام و سمن زیر چنبر است ٭ (و له ؎) بر بناگوش

چو سیم او خط نو رستہ نیست ؎ خط نو رستہ دگر باشد
بنفشستان دگر ؎ (صائب ۳۵) مگر ز صبح بناگوش
یار نور گرفت ؎ کہ بوی یاسمن از ماہتاب می آید
؎ (حکیم سنائی ۲۵) خورشید بماند و بت زہرہ
جبینی ؎ کافور بناگوش ہمی مشک عذاری ؎ (ملا نظیری
نیشاپوری ۳۵) گلبرگ بناگوش و رخت بود مناسب ؎
گلدستہ شد و بست بر و زلف رسن را ؎ (صائب
۳۵) ز ماہتاب بناگوش یار می آید ؎ کہ شیر مست
کند ریگ این بیابان را ؎ مؤلف عرض کند کہ تسامح
صاحب سروریست کہ بناگوش را بمعنی عذار نوشت
و سندی کہ از کلام سعدی پیش کردہ است برای
عذار نیست و بکارش نمی خورد خیال ما این است
کہ کاتبش نرمہ را عذار نقل کردہ باشد صاحب
سروری محقق اہل زبان و عجمی الاصل است نمیتوان
کہ او درین عرض معنی اینقدر تغافل کند معنی دوم حقیقی
است و آنچہ بہار این را مجازی قرار میدہد تسامح
اوست کہ بناگوش از بن گوش آغاز می شود ۔

و آنانکہ این را بمعنی شقیقہ نوشتہ اند سکندری خوردہ اند
کہ بناگوش ہیچ تعلق با شقیقہ ندارد و ہمچنین بناگوش
را بمعنی پس گوش گرفتن قابل نظر است و تا آنکہ
سند استعمال پیش نہ شود این را تسلیم نہ کنیم بالجملہ
معنی حقیقی این نرمۂ گوش است و معنی چہارم مجازش و بضم اول صحیح
باشد کہ مرکب است از بن و گوش و در میان ہر دو الف
وصلی (اردو) (۱) دیکھو عذار (۲) کو بقول آصفیہ
اسم مؤنث ۔ نرمۂ گوش ۔ بناگوش ۔ کچیا (ظفر ۵)
بغور دیکھ دلا تاب در سے کیا یکسر ؎ چمک رہی
ہے عجب گوش خوش دماغ کی لو ؎ (۳) دیکھو شقیقہ
(۴) کان کے پیچھے کا حصہ ۔ مذکر ۔ (۵) کان کے جوڑ
کا وہ مقام جہاں قلم رکھا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بناگوش کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان
(۱) انگشت در دہن کو ذکر کردہ کام او را بر داشتن
و (۲) کنایہ از اطاعت و انقیاد کردن صاحبان جہانگیری
و رشیدی بر معنی اول قانع (سیف اسفرنگی ۱۵)
مادر ملک ز پستان شرف شیر دہد ؎ ہر کرا دایہ لطف

تو بناگوش کند؛ صاحبان جامع وبحر و بهار ذکر هر دو
معنی کرده اند خان آرزو در سراج گوید که در معنی اول
مناسبت بناگوش کردن هیچ ظاهر نمی شود و نسبت
معنی دوم می فرماید که بمعنی (از بن گوش) است
مؤلف عرض کند که محققین هندرا از حقیقت
هر دو معنی خبر ندارند و ندیده اند که دایه با پسر نومولود
در عجم چه می کند یکی از معاصرین عجم گوید که زنی هر دو
بناگوش طفل را در سر انگشتان خود می گیرد و دایه کام
او را بر می دارد ازینجاست که صاحبان برهان و
جامع وجهانگیری ورشیدی ایرادی نکرده اند که ازین
طریق عمل واقف باشند وخان آرزو از بیخبری خود
زبان ایراد کشاد و صاحبان بهار عجم وبحر نقلش بر داشته اند
نسبت معنی دوم عرض می شود که رسم غلامان عجم است
که چون مولا حکمی دهد از دست راست بناگوش خود گیرند
وگویند چشم و این هر دو علامت اطاعت وبجا آوری
حکم است و ازهمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم
شد وخان آرزو اصلاحی که درین اصطلاح داده است
کم غوری اوست عادت اوست که دخل به معقولات
می دهد هندیان را نمی رسد که در محاورهٔ زبان غیر
طبع آزمائی کنند قول صاحب جامع که از اهل زبان
است اعتبار را کافی است و (بناگوش کردن)
برای هر دو معنی مخفف (دست به بناگوش کردن)
است و بس (اردو) (۱) نومولود کی تالو اٹھانا
(۲) اطاعت کرنا.

(الف) بناگوشی
(ب) بناگوشی زدن

اصطلاح ـ بقول بحر (الف) نوعی از ضرب که بر بناگوش
زنند وهم او بر (ب) گوید که طپانچه بر بناگوش
زدن است خان آرزو در چراغ هدایت ذکر (ب)
بمعنی بالا کرده (علی بیگ نصیر آبادی ــه) اگر کند
بخرام تو سرو همدوشی ؛ زنند فاختگان سرورا
بناگوشی ؛ زرته بر دارش بهار نقلش بر داشت
وصاحب انند نقلش نگاشت مؤلف عرض کند
که همه محققین بالا ذوق زبان ندارند و تعریف
بقیاس کرده اند (الف) گوشمالی است (ب) یعنی

گوشمالی کردن نہ طبانچہ بر بناگوش و نمید انند
کہ زدن در ینجا چہ معنی می کند و این محاورۂ عجم
است کہ (گوشمالی کردن) را (بناگوشی زدن)
گویند (اردو) (الف) گوشمالی بقول آصفیہ اسم
مؤنث ۔ کان مروڑنے کی سزا۔ کان اینٹھنے کی سزا۔
(ب) گوشمالی کرنا بقولہ کان اینٹھنا۔ کان مروڑنا۔

بنالہ آمدن مصدر اصطلاحی۔ نالہ کردن است (۲۵۵۲)
(انوری سے) ارواح فلک بنالہ آمد ٭ صوت تو
گرفت چون ترنم ٭ (اردو) نالہ کرنا۔

بنام بقول برہان بکسر اول بر وزن نظام بمعنی
ہمنام باشد کہ بترکی آداش گویند صاحبان ہفت
و انند ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ ترجمۂ این در
ترکی زبان آتاش بفوقانی باشد نہ بدال مہملہ کذا
فی لغات ترکی، معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند
و ہمنام استعمال کنند۔ (اردو) ہمنام بقول آصفیہ
اسم۔ ایک ہی نام کا۔

بنام ایزد استعمال۔ بقول برہان بمعنی بنام خدا

و فرماید کہ این کلمہ را (۱) در محل تعجب گویند و (۲) بجہت دفع
چشم زخم نیز استعمال کنند و (۳) گاہی بجہتہ قسم نیز
گفتہ می شود صاحب سروری بر معنی اول قانع (حکیم
سنائی سے) چونت آراست ای غلام ایزد ٭ چشم بد
دور رو بنام ایزد ٭ (انوری سے) بنام ایزد بچشم
من چنانی ٭ کہ نیکوتر ز ماہ آسمانی ٭ صاحب بحر بر ذکر
ہر سہ معنی گوید کہ این در اصل باضافت بود اما بکثرت
استعمال اضافت قطع شدہ حتی کہ در رسم خط نیز بدون
الف می نویسند صاحب مؤید بذکر معنی سوم فرماید کہ
(۴) معنی بسم اللہ است مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
معانی بای موحدہ بجایش کردہ ایم و خصوصیت بلفظ
ایزد ہم نباشد بلکہ موحدہ را بالفظ خدا یا مرادفاتش
ہم استعمال می کنند و تکملہ این بر (بنا میزد) می آید
(اردو) (۱) یا خدا۔ محل تعجب مین کہتے ہین (۲) بسم اللہ
اس کا استعمال ایسے بیان کے پہلے کرتے ہین جسمین
نظر لگنے سے بچانا مقصود ہو (۳) بخدا۔ خدا کی قسم (۴)
بسم اللہ ہر کام کے آغاز مین کہا جاتا ہے جس کے معنے

یہہ ہین کہ شروع کرتا ہون مین اس کام کو خدا کے نام سے

بنام پادشاہی زر زدن مصادر اصطلاحی بقول
بنام پادشاہی زر ساختن بہار اہی سکہ بر زر زدن
وساختن (صائب ؎) سکہ مردی نداری معرفت کم خرج
کن ؛ فتنہ ہا دارد بنام پادشاہان زر زدن ؛ (میرمعزی
؎) تا عشق دوست بر دل من گشت پادشاہ ؛ بر رخ
بنام او ہمہ شب زر ہمی زنم ؛ (شفیع اثر ؎) بدست
بو الہوس داغی کہ می بینی ز عشق او ؛ زری باشد کہ
قلابی بنام شاہ می سازد ؛ مؤلف عرض کند کہ ضرورت
ندارد کہ درین مصادر اصطلاحی تحتانی با لفظ شاہ
مرکب کنند کہ (بنام شاہ زر زدن و ساختن) کنایہ
باشد از ضرب سکہ واین در تعمیم (بر نام کسی زر زدن)
داخل است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بر نام
کسی زر زدن ۔

بنام کسی تسبیح کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار
نام کسی را بہ تعظیم و تکریم یاد کردن (میرمعزی ؎)
ہمی کنند بنامش فرشتگان تسبیح ؛ ہمی کنند ز مدحش
ستارگان تکرار ؛ صاحبان بحر واند ہم نقل این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ تسبیح کردن مخصوص
باشد برای خدا و بنام خدا واین خلاف محاورہ
باشد کہ این را با لفظ (کسی) عام کنند و از سند
میرمعزی اشارۂ ضمیر بسوی خداست پس (بنام
خدا تسبیح کردن) حاصل این سند است (اردو)
کسی کے نام پر تسبیح پھیرنا ۔ کسی کے نام کو یاد کرنا ۔
کسی کے نام کو تعظیم و تکریم سے یاد کرنا ۔ اور ہمارے
معنون کے لحاظ سے خدا کے نام پر تسبیح پھیرنا ۔

بنام کسی خطبہ خواندن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ
باشد از تسلیم کردن حکومتش کہ دائما خطبہ بنام
پادشاہ وقت اسلام می خوانند یعنی نامش را
در خطبۂ ثانی بدعا ذکر کنند (ظہوری ؎) در شعر
خطبہ خواند ظہوری بنام خویش ؛ چون روشناس
شہر ز ضرّابی قست ؛ (اردو) کسی کے نام پر
خطبہ پڑہنا کہہ سکتے ہین یعنے اسکی پادشاہت اور
حکومت کو تسلیم کرنا ۔

(۵۵۵ ج)

بنام کسی دائرہ ساختن | مصدر اصطلاحی ۔
بہار گوید که دائرہ ہمان است که در عرف ہند آنرا
چندہ گویند و آن کاغذی باشد مدور که بران
نام مردمان می نویسند تا یک چیزی بصاحب دائرہ
بدہند (میر معزی ع) ہر جا که بنام امرا دائرہ زنند
تران دائرہ نام تو شمارند نخستین که صاحب اند
نقل نگارش مؤلف عرض کند که بہار و محققین در
تعریف این مصدر سکندری خوردہ اند شاعر نسبت
ممدوح گوید که در دائرہ امرا یعنی در حلقهٔ امرا نام
ترا منظر بر علو مرتبت نخستین شمارند بہار مصدر را
که قائم کردہ حاصل است ایست قوت تلاش
محققین با نام و نشان که از کلام معزی مصدری
ایجاد کردہ اند که ایجاد بندہ را ماند اگرچه گندہ باشد
آفرین بر نقل نگارش اگر از معنی لفظی این کار گیریم فہرست
حلقه واری مرتب کردن است و این در خور آن
نیست که بشکل مصدر اصطلاحی قائم کنیم (اردو)
حلقه واری فہرست مرتب کرنا جیسے امرا کی فہرست
عہدہ داروں اور علما کی فہرست ۔

بنام کسی سکه زدن | مصدر اصطلاحی ۔ اعتراف حکومت
کردن و آن را شاہ و فرمانروای خود کردن که ہر که فرمانروا
باشد سکه بنامش زنند (ظہوری ع) بنام مغز جگر سکه
زند دم ہا برای سینه ز داغت خزانه بگدازم ہا
(اردو) کسی کی بادشاہت کو قبول کرنا کسی کو اپنا
بادشاہ قرار دینا قبول کرنا ۔ (۴۹۴)

بنام کسی گذاشتن خدمتی | مصدر اصطلاحی مخصوص
کردن خدمتی و کاری بنام کسی چنانکه قصیدہ نگاری
شاہ را مخصوص کردن بنام انوری (انوری ع)
لیکن از این کاغذی طبق تکردستم سواد ہا ہستم امیدم
که این خدمت چو گذارد بنام ہا حالی او در خانه
وار دنیاست و بدیست رشته ہا نزد من خادم فرستد
یا بنت یا بوام ہا (اردو) کسی کے نام سے کوئی
کام یا خدمت معین کرنا ۔

بنام کسی نظم کردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار
عبارت از تصنیف کردن بنام وی (شیخ شیراز

۵) دلی نظم کردم بنام فلان ؎ مگر بازگویند صاحبدلان
که سعدی که گوی بلاغت ربود ؎ در ایام بوبکر بن سعد
بود ؎ (خواجه شیراز ره) گردون چو نظم کرد ثریا بنام شاه
من نظم خود چرا نکنم از که کمترم ؎ صاحبان انند و
بحر نقل نگارش مؤلف عرض کند که تعریف این معنون
کردن نظم خود بنام نامی کسی باشد چنانکه در هند هم
همین محاوره مرعی است و همین را معنون کردن گویند
و در انگلیسی زبان ترجمه دِدیکیشن است محققین بالا
که از معنی خاص نظم تصنیف را عام کرده اند تحقیقت
معنی نبرده اند و در تعریف این هم سکندری خورده اند
که تصنیف بنام کسی کردن متقاضی آنست که نام مصنف
اصلی در خفا باشد در حالی که چنان نیست مؤلف یا
مصنف تصنیف یا تالیف خود را بنام خود شائع میکند
و در عنوانش باجازت معنون علیه بیان میکند
که این تالیف یا تصنیف را بنام فلان معنون کردم
دیگر هیچ (اردو) اپنی نظم یا اپنی تالیف یا تصنیف
کو کسی کے نام سے معنون کرنا ۔

بنامیزد استعمال بقول ناصری (۱) در مقام
تعجب گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده دیگر معانی
هم گوید که ذکرش بر (بنام ایزد) گذشت واشاره
این هم همدرانجا کرده ایم خان آرزو هم در سراج
این را آورده می فرماید که ورای معنی بالا این
کلمه بزرگ (۲) برای دفع چشم بد هم استعمال کنند
لیکن آنچه بنظر مؤلف در آمده همان معنی دوم است
و بسبب کثرت استعمال اضافت نام را حذف کرده اند
بلکه (بنامیزد) را باهم می نویسند و الف ایزد را
از رسم الخط هم دور کنند بهار هم ذکر هر دو معنی
کرده (میر خسرو ره) زهی مالیده رویت لاله
را گوش ؎ بنامیزد زهی خط و بناگوش ؎ (خواجه
شیراز ره) آب حیوانش ز منقار بلاغت می چکد
؎ زاغ کلک من بنامیزد چه عالی مشربست ؎ مؤلف
حقیر عرض می کند که درین هر دو اسناد (بنامیزد)
بمعنی (۳) قسم بخدا هم درست می شود چنانکه اشاره
آن هم در (بنام ایزد) کرده ایم (اردو) دیکھو بنام ایزد

کے چاروں معنے جن پر ہر ایک معنے کا ترجمہ نمبروار	بیان ہوا ہے ۔

بناجّ | بقول برہان بفتح اول وثانی بالف کشیدہ وبنون وجیم زدہ بمعنی (۱) بناغ است کہ آن دو زن یک شوہر باشد وبناجّہ ہم بہمین معنی وبقول بعض (۲) مردی کہ دو زن داشتہ باشد صاحب سروری بذکر معنی اول گوید کہ ہر یک زن مرد دیگری را بناجّ است (شمس فخری لہ) بقا نسازد باخصم شیخ ابو اسحق ؛ بدان صفت کہ نسازد بناجّ پیش بناجّ ؛ (حکیم سوزنی لہ) بود پیش بدہ سال بناجّ زن من ؛ کہ خدای جلب خویش وہم اکد بانو ؛ صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف انباغ و انباز کہ بہندی سوت خوانند۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ ظاہر این لفظ بناغ است بغین کہ بصورت نون وجیم خواندہ اند ونون اول متقدم است بر با واللہ اعلم صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ قوسی وصاحب برہان وجہانگیری این لفظ را ضبط نمودہ اند پس خیال تغلیط نمی توان کرد چنانکہ خیال رشیدی است وبحوالۂ نسخ دیگر ذکر معنی دوم ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت فارسی زبان است ومحققین اہل زبان اعنی سروری وجامع وبرہان این را اسم جامد فارسی گفتہ اند ما را ہیچ محل چون وچرا نباشد وخیال تصحیف کردن چنانکہ صاحب رشیدی می کند ہیچ البتہ نسبت معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم کہ صاحبان جامع وسروری این را ترک کردہ اند یکی از معاصرین عجم چہ خوش طبع آزمائی می کند کہ این مبدل بناتک می نماید بفتح اول بہ کاف تصغیر بمعنی دو انگشتک وکاف آخر بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ کند وگند وپس از ان کاف فارسی بدل شد بجیم عربی چنانکہ آخشیگ وآخشیج وآنچہ بناجّہ بہ ہای ہوز آخر بہمین معنی آمدہ در آخرش لفظ چہ ہم در فارسی زبان برای کوچکی می آید یعنی آن ہم دو بنان کوچکی پس این استعارہ ایست کہ فارسیان دو زنان یک شوہر را دو بنان کوچک نام کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

(اردو) (۱) دیکھو انباغ (۲) وہ مرد جسکی دو بی بیان ہون ۔ مذکر ۔

بنانشستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش کہ بحوالہ بہار عجم نوشتہ مصدر (بنانشست کردن) پیدا کہ بمعنی افتادن و برباد شدن عمارت باشد (و ہو ہذا ع) بر کوہ ابر حلم تو چون سایہ افگند * ہیچون بنای تازہ کند در زمان نشست * و بہار این شعر را ذیل لفظ بنا ، ال حسین ثنائی گوید (اردو) عمارت کا برباد ہونا ۔ گرنا ۔

بنانمودن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی آمادہ و مستعد شدن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این آغاز کردن است و مجازاً بمعنی مستعد شدن ہم توان گرفت (اردو) آمادہ ہونا ۔

بنانہادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی توان گرفت یعنی آغاز عمارت کردن (صدقی استرابادی ع) معمار کارخانہ ہستی برای او * طرح زمین فگند و بنای جہان نہاد * (اردو) بنای عمارت قائم کرنا

(الف) **بناو** بقول سراج بفتح و واو بمعنی دنبل و فرماید کہ معنی بناور بر وزن سراسر گفتہ اند پس مخفف بعض باشد صاحب برہان نسبت - - - - - - - - - -

(ب) **بناور** می فرماید کہ بفتح اول و واو بر وزن سراسر دنبل بزرگ را گویند و بعربی جبن ۔ بکسر ہای ... و بضم ہم آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند صاحب سروری بضم با و فتح واو گفتہ مؤلف عرض کند کہ (ب) اصل است و اسم جامد فارسی زبان و الف مخفف آن اختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دنبل دیکھو آیر

بناوند بقول سروری بکسر با و فتح واو و سکون نون دوم بمعنی باز دارند چیزی را در جای چنانکہ آب را کہ در گوے نگاہ دارند ۔ صاحب برہان گوید کہ بمعنی باز داشتن و نگاہ داشتن چیزی در جائی

چنانکه آب در گوی وحوضی ـ صاحب جامع ہم بانش
خان آرزو در سراج نقل برہان می کند مؤلف
عرض کند کہ طرز بیان ہمہ درست نیست مقصود از
نگہداشت چیزی باشد در جائی کہ حاصل بالصدر
است واین مرکب است بالفظ بن بمعنی زراعت
و آوند بمعنی ظرف چنانکه گذشت ومعنی لفظی این
ظرف زراعت قلب اضافت (آوند بن) کنایه
از حوضی وگوی کہ آب دران نگہدارند کہ بکار
زراعت خورد ومجازاً برای نگہداشت آب و
بمجاز مجاز بمعنی نگہداشت ہر چیز استعمالش کردند دیگر
ہیچ ـ تصرف محاوره باشد کہ فتح اول بکسره بدل شد
والف ممدوده آوند در ترکیب مقصوره شد وجا
دارد کہ این را باسہ لفظ مرکب دانیم بمعنی بن ـ آو ـ
وند ـ بن بمعنی بنا و آو بمعنی آب و وند چون در آخر
کلمه آید افاده معنی فاعلی کند یعنی صاحب چنانکه
دولتوند پس از کثرت استعمال الف ممدوده بمقصوره
بدل شد واز دو واو مجتمعه یکی حذف ومعنی لفظی این بنا
آب دارنده وکنایه از ہمان حوض وگوی وبمجاز
مجاز حفاظت ونگاہداشت آب فالآخر اقوی من الاول
(اردو) ہر چیز کی نگہداشت ـ حفاظت ـ مؤنث ـ

بنا یافتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی قائم شدن است
(خسرو) تا کہ بنا یافت گنبد پیش ؛ در ہمہ عالم ز
بزرگی خویش ؛ (اردو) قائم ہونا ـ

بنایان فلک اصطلاح ـ بقول بحر کنایه باشد از
عقول عشره وہم او بر عقول عشره گوید کہ مرادف
(ده عقل) است وبر (ده عقل) می فرماید کہ نزد
حکما ده فرشته اند باین طور کہ اول حق تعالی یک
فرشته را پیدا کرد پس آن فرشته یک فرشته دیگر و
یک آسمان پیدا کرد وبعده فرشته دوم یک فرشته
ویک آسمان پیدا ساخت ہمچنین ده فرشته ونه آسمان
پیدا شد وفرشته دہم ہمه عالم را بحکم حق تعالی پیدا
کرد وفرماید کہ عقل باصطلاح حکما فرشته را گویند
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است موافق قیاس

(اردو) عقول عشرہ سے وہ دس فرشتے مراد ہین جنہون نے بحکم الٰہی نو آسمان اور عالم کو پیدا کیا جنکو فارسیون نے بنایان فلک کہا ہے۔ دیکھو آرآس۔

(الف) **بنای انقلاب گذاشتن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کہ ذکر ماضی مطلق این کردہ بمعنی تہ و بالا کردن۔ مؤلف عرض کند کہ محاورۂ معاصرین عجم است من وجہٍ موافق قیاس ازقبیل۔

(ب) **بنای باریدن داشتن** | کہ بقولش آمادۂ باریدن بودن وہم برین قیاس ------

(ج) **بنای باریدن گذاشتن** | کہ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار بمعنی (باریدن آغاز کردن) آمدہ (اردو) (الف) تہ و بالا کرنا زیر وزبر کرنا (ب) برسنے پر آمادہ ہونا (ج) برسنا شروع کرنا۔

بنای چیزی برآب است | مقولہ۔ ناپایدار بودن بنای آن (صائب ؎) ہمین نہ خانۂ ما در گذار سیلاب است ٭ بنای زندگی خضر نیز برآبست ٭ (اردو) کسی چیز کی بنا ناپایدار اور فانی ہے۔ (۲۵۵۸)

بنای چیزی داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بول چال بحوالۂ محاورۂ معاصرین عجم آمادہ شدن بکاری مؤلف عرض کند کہ ازقبیل ہمین مصدر عام است بمصادر خاص (بنای انقلاب گذاشتن) و (بنای باریدن داشتن) و (بنای باریدن گذاشتن) کہ بجایش گذشت (اردو) کسی کام پر آمادہ اور مستعد ہونا۔

بنای خانہ را بہ آب دادن | مصدر اصطلاحی۔ ہمان کہ بر (آب دادن بنای خانہ) گذشت۔ رای اضافی درین زائد است وبس (اردو) دیکھو آب دادن بنای خانہ۔

بنای رقص گذاشتن | مصدر اصطلاحی بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی آغاز رقص کردن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس ومحاورۂ معاصرین عجم است (اردو) ناچ شروع کرنا۔

بنای زندگی برآب بودن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر فنا پذیر بودن زندگی و سندی که پیش
کرده همان است که از صائب مر (بنای
چیزی بر آب بودن) گذشت مؤلف عرض کند
که ما مصدر عام را که گذشت بهتر دانیم ازین
مصدر خاص که هیچ ضرورت تخصیص ندارد
(اردو) زندگی کا فنا پذیر اور ناپائدار ہونا۔

بنای سر تیز اصطلاح ـ بقول صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار مناری
را گویند که بالای آن نوکی نمایان باشد صاحب
بول چال هم ذکر بحوالۂ معاصرین عجم کرده مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس
ولیکن هر دو محققین در تعریف این کار به نزاکت
گرفته اند فارسیان (بنای سر تیز) مناری را گویند
که بر سر آن قبّهٔ نوکدار آهنی یا مسی یا برنجی بصورت
خاص درست کنند (اردو) وه نوکدار مناره جس پر
لوہے یا پیتل یا تانبے کا نوکدار قبہ ہو ـ مذکر ـ

بنای شرارت و بیهودگی گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار آغاز
بیهودگی و شرارت کردن مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است (اردو) بیہودگی اور شرارت
شروع کرنا ـ

بنای شلیک گذاشتن مصدر اصطلاحی ـ بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار آغاز
گوله باری کردن از توپ و تفنگ و امثال آن
مؤلف عرض کند که شلیک محاوره معاصرین عجم
است بمعنی گوله باری صراحت ماخذش بجای خودش
کنیم (اردو) گوله باری شروع کرنا ـ بندوق
اور توپ سر کرنے کا آغاز ـ

بنائی کردن مصدر اصطلاحی ـ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار معماری کردن
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
معماری کرنا یعنی تعمیری کام کرنا ـ

بنا بقول برهان با بای ابجد بالفتح بر وزن عنا آشی باشد که از دانه یعنی حبّة الخضرا پزند و آن

ثمر درخت عظیم است کہ بشیرازی بن نام دارد صاحبان سروری وجامع وسراج ہم ذکراین کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بن و بامعنی حقیقی ہردو کہ گذشت (اردو) آش کی ایک قسم جو بن سے پکائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) بن بخت بر زمین بالیدن | مصادر اصطلاحی

(ب) بن بخت بر زمین مالیدن | (الف) بقول بحر استواری بخت ودولت وفرماید کہ بجای بالیدن مصدر مالیدن بہ میم اول ہم آمدہ صاحب جامع ہم ذکر (ب) کردہ صاحب برہان نسبت (ب) گوید کہ مرادف (الف) است خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) بالضم صحیح باشد و (ب) تصحیف کہ خطاطان بالیدن بہ موحدہ را مالیدن بمیم نوشتہ اند وغور بر معنی حقیقی نکردند کہ ازان کنایہ پیدا میشود ومعنی الف بختور شدن است وبس (اردو) بختور ہونا صاحب قسمت ہونا

بنبر | بقول برہان بروزن لنگر دوائیست کہ آنرا سپستان خوانند وگویند کہ این لغت ہندی است صاحب اند نقل نگارش۔ صاحب محیط بر سپستان گوید کہ معرب این سفتان وسپستان مخفف سہ پستان یا سر پستان یا سگ پستان جہت مشابہت وبعربی دبق ومخاطہ ومخاطیا وبیونانی فاطرون وبسریانی کلتا وبہندی لہسوڑا ولسلسہ ولبھیرا وگوندا وکلان را بڑگوندا نامند وآن ثمر درختی است عظیم معروف معتدل در گرمی وسردی مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر (انگور دشتی) گذشت و بخیال ما این اسم جامد فارسی زبان می نماید بمعنی بری وثمری یعنی ثمر درخت چندانکہ جستیم در لغات ہندی والسنۂ غیر فارسی این را نیافتیم وصاحب محیط کہ محقق مفردات طب ویابند ترجمۂ السنۂ غیر است ذکر این اسم بر سپستان نکرد ومستقل ہم نہ نوشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو انگور دشتی۔

(الف) بن لبت | اصطلاح۔ الف بقول خان آرزو درچراغ ہدایت بالضم اول سر کوچہ یا کوچہ سر بستہ

(ب) بن بسته | بهار بذکر الف وب هر دو بمعنی
کوچهٔ سربسته قانع (محسن تاثیر ؎) شاید اقامتگه بندد
بوی نوروزی آنجا ۔ کوچهٔ غنچه عجب نیست که بن بسته
شود ۔ (صائب ؎) دل مرا ز خم زلف او بابی
نیست ۔ بدر ز کوچهٔ بن بسته هیچکس نرود ۔ و فرماید
که بن بمعنی مطلق طرف و جانب است خصوصیت
بپایان و فرودین ندارد ۔ صاحب بحر بذکر هر دو
بنقل معنی خان آرزو گوید که آن راهی است که
آغاز آن بسته باشد صاحب انند نقل بهار برداشته
مؤلف عرض می کند که معنی لفظی این طرف بسته و
بحالت اضافت بسوی کوچه ۔ کوچهٔ که نافذ نباشد
پس معنی کوچه سربسته از هر دو پیدا می شود تسامح
اول از خان آرزو ست و دیگران پیرویش کرده اند
ولی بتحقیق نبرده در هر دو سند بالا (کوچهٔ سربسته و کوچهٔ
و کوچهٔ سربسته) بمعنی بیان کرده شان است پس
مجرد (سربست و سربسته) را قائم کردن و درمعنی آن
کوچه را داخل کردن عجب است و غیر از تسامح
... نباشد و (کوچهٔ سربسته) در محاورهٔ
عجم کوچه ایست که آمد و شد ... باشد تقابل کوچهٔ نافذ حاصل
نیست که فارسیان بن بمعنی طرف بسته را که عام است سرخیال کرده اند
بحق کوچه دیگر هیچ از ینجاست که کوچهٔ بن بسته مرادف کوچهٔ سربسته باشد
والف بحذف های هوز آخر مخفف (ب) (اردو) سربسته
اس مقام کی صفت مین کهه سکتے ہین جس کا ایک طرف بند ہو
جیسے سربستہ گلی جسکے دوسرے طرف نکلنے کی راہ نہو ۔

بنبل | بروزن صندل بقول برهان (۱) ترشی عموماً باشد و (۲) سیب ترش خصوصاً صاحبان ناصری
وسراج هم ذکر این کرده اند و صاحب جامع نسبت معنی اول بترش قانع مؤلف عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است بمعنی ترش عجبی نیست که دیگر محققین همین را بیای وحدت ذکر کرده باشند و قول صاحب
جامع بترک یای وحدت بمعنی حقیقی و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) ترشی ۔ کهٹائی ۔ مؤنث ۔ و بلحاظ
جامع ترش کهٹا (۲) کهٹا سیب ۔ مذکر ۔

بن بود اصطلاح ـ بقول صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود منبع و مصدر و منشا و مبدا ـ صاحب سفرنگ در شرح چارمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی به فرز آباد و خشوران وخشور) گوید که بضمّ بای ابجد وسکون نون و بای ابجد و واو معروف و دال ابجد ماهیت و حقیقت مؤلّف عرض کند که اصطلاح زند و پازند است و معنی بیان کردهٔ سفرنگ بهتر و صریح تر از صاحب فدائی است و معنی لفظی این مرکّب بنیاد وجود و مراد از ماهیت و حقیقت بموافق قیاس است (اردو) ماهیت بقول آصفیه حقیقت ـ چگونگی کیفیت ـ مادّه جوهر حقیقت حال ـ

(الف) بنت العنب اصطلاح ـ الف بقول بهار کنایه از شراب انگور (انوری ۵) موی

(ب) بنت الکرم برخیک دو دیده زجید تیغ زن است ؎ تا نجلوت لب خم بر لب بنت العنب است

؏ صاحبان بحر و غیاث ذکر این کرده اند و صاحب انند این را اصطلاح عرب گوید بر خلاف صاحب بحر که او این را اصطلاح فارسیان داند از ینجاست که ذکر این کرد که بیان اصطلاح عرب از موضوع او خارج است ـ صاحب بحر (ب) را مرادف (الف) گفته و صاحبان غیاث و انند هم این را آورده مخفی مباد که بنت لغت عرب بمعنی دختر و عنب در عربی زبان بمعنی انگور و کرم بالفتح بمعنی رز پس شراب انگوری را بنت العنب ازینجهت گفتند که پیدا شد از انگور و درخت انگور قیاس می خواهد که بنت الکرم انگور را گویند ولیکن مارا در اصطلاح زبان دخلی نیست (اردو) انگوری شراب ـ دخت رز ـ دختر رز (مؤنّث)

بنتومه بقول برهان بابای قرشت بروزن معصومه نباتی است مانند کشوث صاحب محیط فرماید که بخور قطان است و بر بخور قطان گوید که این را (ورق الطیر) هم خوانند و بلغت اندلس بنتومه و بفارسی رقوه و به هندی بندا و بقول بعض اکاس بیل ـ مؤلّف عرض کند که ماحقیقت اکاس بیل) بر (اکشوث

بیان کردہ ایم و بخیال ما (اکاس بیل) ورای بندا باشد ازینجاست کہ تکمیل تعریف بتومہ بقول محیط کرده
می شود۔ فرماید کہ شکل برگ و گیاه آن بحسب درختی کہ بران پیدا می شود شبیہ بہ برگ زیتون و گیاہی
کہ بر اکثر درختہا می پیچد ۔ سرد و خشک است و بقول بعض گرم و خشک ۔ قابض و مجفف و تلخ و بران
سردی و خشکی غالب باندکی تحلیل و منقی دماغ و مقوی معده و مفتح سدد و منافع بسیار دارد الخ
(اردو) بندا سنسکرت مین ایک بیل کو کہتے ہین جو درختون پر پیدا ہوتی ہے (ساطع)

بنج بقول برہان بفتح اول بر وزن رنج (۱) دو زن کہ یک شوہر داشتہ باشند و ہر یک مر دیگری را بنج باشد
و (۲) نام رستنی ہم کہ ثمر آن را بزر البنج می گویند و بعربی شیکران خوانند صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب
جامع می فرماید کہ بمعنی اول ہمان بناج کہ بجایش گذشت و بمعنی دوم بنگ کہ بیہوشی آرد خان آرزو در سراج
گوید کہ بمعنی اول ظاہر اً مخفف بناج باشد و بمعنی دوم معرب بنگ می نماید صاحب محیط می فرماید کہ اگرچہ
معرب بنگ فارسی است کہ بجایش می آید لیکن این (۳) ورای آنست کہ فقرا می نوشند زیرا کہ آن برگ
قنب است و این را بعربی سیکران و خداع الرجال و بیونانی افیقون و بسریانی از ماتوس و بترکی
باطسباطوره بہ بربری اقطفیت و بہندی اجوائن خراسانی گویند و این نباتی است کہ ساق آن غلیظ مختلف الطبع
بلحاظ الوان و جمیع اقسام آن خشک در چہارم و مخدر و منوم و مغلظ روح و منافی و مفسد مزاج آن
و مقوی اعضا و مسکن اوجاع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این بمعنی سوم متحقق نشد کہ مال کدام زبان است
و ظاہر اً معرب می نماید (اردو) (۱) دیکھو اناغ (۲) دیکھو بنگ (۳) خراسانی اجوائن۔ مؤنث۔

بنجره بر وزن فرفره بقول انند سوراخی یا دری کہ از خانہ ہا سوی کوچہ و بازار بود با بای فارسی ہم آمده
صاحبان مؤید و ہفت ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند کہ صحیح بہ بای فارسی است مرکب از

پنج که ترجمهٔ خمس است و تره بمعنی طریق وکنایه از چار چوبی که دران چار چوب یا چار سیخ آهنی قائم کنند وشامل بر پنج شبکه می باشد بشکل قفس و در هند آن را روشن دان نام است که برای هوا و روشنی در دیوار خانه یا بر بلندی قائم می کنند وسیخهای آهنی یا تیرهای چوبی داخل آن برای این می گذارند که سارقین بوجه آن داخل خانه نشوند (اردو) روشندان ۔ مذکر ۔

بنجشک | بقول برهان بکسر اوّل وثالث بمعنی کنجشک که بعربی عصفور خوانند ۔ صاحب سروری این را بکسر با و جیم وکاف فارسی آورده صاحبان جامع وناصری هم ذکر این به کاف عربی کرده اند وصاحب هفت این را بمعنی مرغ خانگی گفته وخان آرزو در سراج این را مبدل کنجشک می گوید همچون بستاخ وگستاخ مؤلف عرض کند که درست می فرماید که کاف عربی وفارسی هر دو بموحده بدل می شود چنانکه گوشاسب وبوشاسب وگاله وباله و ذکر تبدیل کاف عربی وفارسی ازین کرده ایم که بعض محققین کنجشک را بکاف عربی گفته اند وبعض بکاف فارسی که تصفیهٔ آن بجایش کنیم (اردو) وه چڑیا جو گھر میں اپنا آشیانہ بناتی ہے ۔ مؤنث جسکو دکن مین خانچڑکی کہتے مین ۔

بنجشک زوان | اصطلاح ۔ بقول هفت وبرهان بضم اوّل وزای هوّز (لسان العصافیر) را نام است وآن دوائی است تند وتیز شبیهه بزبان کنجشک صاحب محیط هم ذکر این کرده بر لسان العصافیر گوید که بفارسی زبان کنجشک وبجشکزوان وبشیرازی تخم اهر وبیونانی اندرو صارون وبترکی قوش دیلی وبهندی اندرجو گویند وآن ثمر درختیست از قسم درداست گرم در دوم وتر در اوّل با رطوبت فضلیه ودر برگ آن قبض وتنقیه است ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که بنجشک مبدل کنجشک است که گذشت وزوان مبدل زبان همچون آب وآو دیگر هیچ (اردو) اندرجو ۔

بقول امیر ایک درخت کے تخم کا نام ہے جسکو لسان العصافیر کہتے ہیں جو جو سے مشابہ ہوتا ہے قسم شیرین بہتر اور تلخ خراب اور غیر مستعمل ہے۔ مذکر۔

بنجشگ بکسر اوّل و ثالث بکاف فارسی آخر ۃ بقول اہل بنجاب کردہ ایم (اردو) دیکھو بنجشک (کاف عربی کے ساتھ) جو اس کا مبدّل ہے۔ سروری ہمان کہ بکاف عربی گذشت واشارۂ این ہمدرانجا

بنجک بقول برہان بضم اوّل بروزن تنبک۔ پنبۂ محلوج و گلولہ کردہ را گویند بجہت رشتن صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب سروری از حکیم روحانی سند آوردہ (ت) یکی از یشان بنجک ستان و پنبہ فروش ۃ کہ ریش کاوی نامہ است نام او عنوان کہ و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم وآنچہ بیای فارسی می آید اصل است و این مبدّل آن چنانکہ اسپ واسب (اردو) پونی دیکھو باغندہ۔

بنجوی حرف زدن مصدر اصطلاحی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بقول منتہی الارب بمعنی راز گفتن و رسم است کہ گفتگوی راز بہ آہستگی کنند و از ہمین عادت معاصرین عجم این مصدر بہ آہستگی سخن گفتن مخفی مباد کہ نجوی لغت عرب است را قائم کردہ اند (اردو) آہستہ باتین کرنا۔

بنجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم (۱) مانوس گردیدن و مالوف شدن و (۲) یاری دادن و (۳) پارہ پارہ و قسمت نمودن مؤلف عرض کند کہ ہمہ محققین مصادر ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد بیان محقق ہندنژاد اعتبار را نشاید اگر استعمال این بنظر آید توانیم قیاس کرد کہ این مبدّل پنجیدن باشد چنانکہ کاچ و کاج کہ فارسیان از لغت سنسکرت پنج بترکیب علامت مصدر وضع کردہ باشند و پنج بقول ساطع مجمع و مجلس حکم را گویند کہ فیصلہ نمایند

قوم خود کند بہ مصالحت باہمی وہمہ معانی بالا ازہمین یک قیاس موافق می شود (اردو) (۱) مانوس اور مالوف ہونا کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ نے ہلنا کے دوسرے معنون پر اس کا ذکر فرمایا ہے ۔ پر چپنا ۔ یار بننا ۔ بے تکلف ہونا ۔ آشنا ہونا (میر ؒ) اک شور ہی رہا ہے دیوانہ پن مین اپنے ؏ زنجیر سے ہلے ہین گر کچھ بھی ہم ہلے ہین (۲) یاری دینا بقولہ مدد دینا ۔ معاونت کرنا جیسے ؏ نصیب یاری دے تو سارے کام بنجائین (۳) تقسیم کرنا ۔

بجیک | بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصّاف بالکسر (۱) جای لبستن اسپان وچارپایان در راہ (۲) عبارت از اخری بام خانہ مؤلف عرض کند کہ مجرّد قولش بدون سند استعمال قابل قبول نیست (اردو) (۱) راستہ مین گھوڑون اورچارپایون کے باندہنے کا مقام (مذکر) (۲) کسی منزلہ مکان کا آخری درجہ مذکر ۔

بنیچہ | بقول برہان بضمّ اوّل وکسر ثانی وفتح جیم فارسی جمعی باشد مر اصناف حرفت و رعیّت را صاحب جامع گوید کہ جمع بندی اصناف و رعیّت در متوجہات دیوانی وصاحب ناصری گوید کہ جمعی کہ بر ملک و رعیّت بندند (ﺴ) داغ توکہ چیدہ بر سرہم دفترہا ؏ بر سینۂ من بنیچۂ خواہد یست ؏ مؤلف عرض کند کہ قبل تنظیمِ حکومت در عجم بر رعایای مالگذار واصناف حرفت وغیرہم بآئین حقوق تملیکیِ حکومت سالانہ قرارداد رقمی کنند کہ آن را بنیچہ وبنیچہ نام است واین مرکب است از بن کہ بالفتح بمعنی زراعت وباغ وبالضم بمعنی درخت گذشت وکلمۂ چہ کہ افادہ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند یعنی لفظی دیگر یعنی این زراعت مختصر وباغ مختصر ودرخت مختصر ولیکن کنایہ قرار یافتہ است از برای مقداری مختصر پول بر ہر یک باغ وزراعت ودرخت وبرسبیل مجاز برای اصناف حرفت وغیرہم ہمین اسم قرار یافت اختلاف در اعراب فتحۂ لب ولہجہ وتصرف محاورہ باشد و بنیچہ بزیادت تحتانی مزید علیہ آن

(اردو) زر لگان یا وہ سرکاری محصول جو زراعت یا باغ یا درختون یا اور کاروبار رعیت پر لطور حق تملیکی سرکار بمقدار معین یا سالانہ مقرر کیا جاے۔ مذکر۔

بنخستین انداز اصطلاح۔ بقول سفرنگ (در چارمی فقرۂ (نامۂ تشت ساسان نخست) یا اول وہلۂ فکر مؤلف عرض کند کہ موحدہ افادۂ معنی معیت اندرو (بنخستین فکر) بمعنی وہلۂ اول فکر است کہ فارسی قدیم باشد (اردو) فکر کے اول وہلہ مین یعنے جو منصوبہ پہلے سوچ جاے۔

بند بقول خان آرزو در سراج بالفتح (۱) چیزیکہ موجب بستن چیزی بود و صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہرچہ در خور پیوند و پیوستگی باشد مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (بندیدن بمعنی) ذریعۂ بستن چیزی یعنی رسن و امثال آن کہ بدان چیزی را بندند و (ب) حاصل بالمصدرش ہم بمعنی بستگی و بندش و ہمین است معنی حقیقی این۔ اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ صاحب فدائی گفتہ مجاز است کہ بمعنی دوم می آید (اردو) (الف) رسّی (مؤنث) یا اُسکے مماثل کوئی چیز جس سے کسی چیز کو باندھین (ب) بندش مؤنث بمعنی بستگی یعنی بستن کا حاصل بالمصدر۔

(۲) بند بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج بروزن چند فاصلہ میان دو عضو و پیوند عضو کہ آن را در عربی مفصل خوانند صاحب فدائی ہرچہ بمعنی اول نوشت متعلق بہ ہمین است (طلالی سہ) عاقبت بگسلد چو بند از بند ٭ بند بند مرا بہم پیوند ٭ (ناصری سہ) از توای دوست نگسلم پیوند ٭ گر بُرندم بہ تیغ بند از بند ٭ (شہاب سہ) چون ہر شب زاندوہ جدائی کو با ہنگی بنالم بند بندم ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد کہ دو عضو بوسیلۂ این مقام پیوند و تعلق دارد (اردو) جوڑ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مفصل۔ آپ ہی نے بند کے پہلے معنون پر اسکا ذکر فرمایا ہے

(۳) بند بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و ناصری وجامع بروزن چند زنجیری کہ بر پای دیوانگان وگناہگاران نہند (بابا فغانی ؎) ناخل خرد از بن پیوند شکستیم ٭ آشوب جنون تند شد بند شکستیم ٭ (سعدی ؎) گر پند میخواہی بدہ ور بند میخواہی بنہ ٭ دیوانہ خواہد سر نہاد آنگہ نہاد از سر ہوس ٭ (حکیم قطران ؎) بابروان چو کمان و بزلفگان چو کمند ٭ لبانش سودہ عقیق و رخانش سادہ پرند ٭ پرند لالہ فروش و عقیق لولو پوش ٭ کمانش غالیہ توز و کمند مشکین بند ٭ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ (صائب ؎) چنین کہ عقل کشیدہ است زیر بند ترا ٭ عجب کہ عشق رہاند ازین کمند ترا ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ پای دیوانگان وگناہگاران ازین بستہ می شود (اردو) زنجیر جو دیوانون اور قیدیون کے پانوون مین ڈالتے ہین ۔ مؤنث ۔

(۴) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری و ناصری وجامع تنگہ آہنی کہ بجہت استحکام بر صندوق وکشتی وامثال آن زنند (مولوی معنوی ؎) طبع خواہد تا کشد از طبع کین ٭ عقل بر نفس است بند آہنین ٭ صاحب ناصری ہمین سند مولوی معنوی را برای معنی پنجم پیش می کند وخان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ ازین تنگہ ہا تختہ ہای صندوق وغیرہ ہم بطریق استحکام بستہ می شود (اردو) لوہے یا پیتل کی پٹیان جو مضبوطی کے لئے صندوق وغیرہ پر لگاتے ہین ۔

(۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری و ناصری وجامع قفل را گویند (استاد ؎) امان در زمانش بحدی رسید ٭ کہ منسوخ شد رسم بند و کلید ٭ (حکیم اسدی ؎) یکی بند جانم آمد پدید ٭ کہ دارد بدیگر بی بن کلید ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض می کند کہ مجاز معنی اول است کہ از قفل ہم در وصنادیق وامثال آن بند می شود (اردو) قفل ۔ مذکر ۔ تالا جندرا قلف مغلاق مزلاج

اسیر بندیم و اغیار در بند تماشاییم ﴿ وخان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم متعلق بہ معنی اوّل است (اردو) خیال ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ مذکر تصوّر ۔

(۱۳) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی کمربند ومیان بند (ضیاء الدین فارسی ؎) زکلک ودست تو در دست ملک ودین محیست ﴿ جگر شگاف چو تیغ وگہر نگار چو بند ﴿ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی دوال است مثل کمربند وبند شمشیر وسپر مؤلف عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ آنچہ بعض محققین بر معنی نوزدہم این را مخلوط کردہ اند درست نباشد وما با خان آرزو اتفاق داریم واین ہم تعلق بہ معنی اوّل است کہ کمر ہم بستہ می شود از کمربند (اردو) کمربند ۔ مذکر دیکھو تیرہ ونہ کے دوسرے معنے ۔

(۱۴) بند بروزن چند بقول برہان وسروری وجہانگیری وناصری وجامع ریسمان وطناب را گویند (مولوی معنوی ؎) باز فرو ریخت عشق از در ودیوار من ﴿ باز بدرید بند اشتر کین دار من ﴿ صاحب رشیدی بند اسپ واشتر را داخل ہمین معنی کردہ ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) رسّی ۔ مؤنث ۔ صاحب آصفیہ نے بند کے پانچویں معنوں پر بندھن کا ذکر کیا ہے ۔

(۱۵) بند بروزن چند بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بمعنی بند ترجیع وترکیب وآن بیتی باشد کہ شعرا بعد از چند بیت بر دلیف وقافیۂ دیگر بیاورند ۔ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (محسن تاثیر ؎) دل من بند ترجیع محبّت می تواند شد ﴿ کہ چندین جا لیش از پا در گلیہا منتظر دارم ﴿ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو)

بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر وہ چند اشعار جن کے بعد ایک گرہ لگائی جائے جیسے مخمس کا بند مسدس کا بند

(۱۶) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع رہن وگرو را گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول و من وجہٍ متعلق بامعنی نہم کہ گذشت (اردو) رہن بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ گرو۔ بندھک۔ گروی۔

(۱۷) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی حیلہ و فن کشتی گیری را مانند (گلستان سعدی) یکی در صنعت کشتی گرفتن بر سر آمدہ بود چنانچہ درین علم سیصد و شصت بند فاخرہ داشتی ؎ (سراج الدین راجی در صفت پہلوان کشتی گیری ے) ازان پیر او فتادہ بس جوانان ؎ بہ بند بند ہایش پہلوانان ؎ (فردوسی ے) نہادم ترا نام دستان زند ؎ کہ با تو پدر کرد دستان و بند ؎ بہار گوید کہ فند بفا مبدل این است۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ داؤ۔ پیچ۔

(۱۸) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج جفت گاوی را گویند کہ بجہتہ زراعت کردن وگردون و ارابہ راندن باہم بدارند (ناصری ے) زمینی گر ہست یک بند گاو ؎ زمین را بر دہہ ر زقت بکاو ؎ مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) بیلوں کی جوڑی۔ مؤنث۔

(۱۹) بند بروزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری طومار کاغذ باشد و ہر دہ دستہ از کاغذ را نیز یک بند می گویند (ناصری ے) بند طومار بر آمودہ ملولو دادی ؎ بجو من بندہ کہ نشناختہ لولو ز خزف ؎ صاحب جامع فرماید کہ درین روزہا ہر بیست دستہ کاغذ را گویند۔ خان آرزو در سراج

یا برہان شغف مؤلف عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اول است (اردو) کاغذ کی ریم جس مین ۲۰ دستے ہوتے ہین مذ

(۲۰) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و جامع بمعنی پس گرفتن آنچہ غنیم بردہ باشد و آنچہ از غنیم در دار الحرب گیرند۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ این خود حقیقت ظاہر می شود مؤلف عرض کند کہ بلی این را تعلق مجاز با معنی اول نباشد بلکہ اسم جامد فارسی زبان می نماید (اردو) لوٹ کا وہ مال جو دشمن سے واپس لین۔ مذکر۔

(۲۱) بند بر وزن چند بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع جمع بندہا را گویند ہمچو بند کارد و بند شمشیر و بند چاقو و بند قبا و بند تنبان و امثال آن (امیر خسرو ؎) زنہار کہ آن بند قبا جست مبندید ٭ کز نازکیش بخیہ بر اندام بر آید ٭ (محسن تاثیر ؎) فسون شیوہ قطع تعلق کرد تسخیرم ٭ اسیر جوہر مردانگی چون بند شمشیرم ٭ (ولہ ؎) ہمت مردانہ خواہد دعوی مردانگی ٭ بند شمشیر زر از سنگ است تیغ کوہ را ٭ مؤلف عرض کند کہ از بند شمشیر و بند کارد کمر بند مراد نیست کہ بدان شمشیر و چاقو را متعلق کنند کہ ذکرش بمعنی سیزدہم گذشت بلکہ بندی کہ با شمشیر و نیامش و چاقو و نیامش متعلق باشد و این معنی ہم مجاز معنی اول است (اردو) بند بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تنی۔ وہ ڈورا یا پتلا اسلا ہوا فیتہ جس سے انگرکھا وغیرہ باندہتے ہین ٭ وہ ڈوری جس کا تعلق تلوار یا چہری کے میان کے ساتھہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تلوار یا چہری میان سے خود بخود باہر نہین ہوتی۔ مؤنث۔ مؤلف۔)

(۲۲) بند بر وزن چند بقول برہان و سروری و جامع نام ولایتیست۔ خان آرزو در سراج گوید کہ نام شہری گفتہ اند و لیکن مشہور (دربند) است و آن نام مخصوص بشہری نیست مؤلف عرض کند کہ اگر (دربند) نام شہری باشد لازم نمی آید کہ بند نام ولایتی نباشد قول سروری و جامع کہ صاحبان

زبانند برای تحقیق فارسی زبان اعتبار را نشاید خان آرزو منصب آن ندارد که باوجود ہند نژادی
از جغرافیای قدیم عجم که بدست ما نیست خلاف شان حرف زند (اردو) ایک ولایت کا نام بند تھا
جو فارس مین واقع تھی افسوس ہے کہ محققین فارسی نے اسکی تعریف مجمل پر اکتفا کی۔ مؤنث۔

(۲۴۳) بند بروزن چند بقول برہان و سروری و جامع بمعنی طمع و توقع۔ خان آرزو در سراج
گوید که غالب که اینهم مجاز باشد که راجع بمعنی خیال است مؤلف عرض کند که اتفاق داریم باخان آرزو
(اردو) طمع بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ حرص۔ لالچ۔

(۲۴۴) بند بروزن چند بقول برہان غلیواج باشد و آن پرنده ایست معروف صاحب جامع گوید که
مرغ زغن و غلیواژ را نام است۔ خان آرزو در سراج گوید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است
چنانکه رشیدی گفته مؤلف عرض کند که این اسم جامد فارسی زبان می نماید و بامعنی اوّل هیچ تعلّق
مجاز ندارد و اگر پند به بای فارسی به همین معنی باشد لازم نمی آید که این را مبدل آن یا آن را مبدل
این نگوئیم قول صاحب جامع که محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوست بالجمله این را مبدل
پند دانیم که بای فارسی بموحده بدل می شود چنانکه تپ و تب (اردو) دیکھو پند۔

(۲۴۵) بند بروزن چند بقول سروری بمعنی فاعل و امر بستن (علی فرقدی ۓ) چند باشی بکینه دشمن
بند کو دل دشمن به بند احسان بندهٔ صاحب ناصری می فرماید که بمعنی بندنده هم چنانکه نقشبند خان آرزو
در سراج می فرماید که امر از بستن و بمعنی بسته شده نیز مثل پابند و دلبند مؤلف عرض کند که در امر حاضر
بودن این شکی نیست ولیکن با مصدر بستن هیچ تعلق ندارد بلکه امر حاضر مصدر بندیدن است و برای
مصدر بستن امرش ببس باشد ولیکن فارسیان استعمالش ترک کرده اند و امر بندیدن بوزبان دانند

وآنچه بعض محققین این را بمعنی فاعل ومفعول می دانند سکندری خورده اند و امثال شان اسم فاعل و مفعول ترکیبی است که آن را مجرد با لفظ بند هیچ تعلق نیست و معنی فاعلی و مفعولی بدون ترکیب اسمی با امر حاضر پیدا نمی شود (اردو) بندیدن کے تمام معنوں کا امر حاضر۔

(۳۵۵۹) (۲۶) بند بروزن چند بمعنی زمین و آبادی هم آمده چنانکه در ملحقات این (بنداب) می آید و بدین معنی این را اسم جامد دانیم و عجبی نیست که معنی (ابست و دوم) مجاز این باشد (اردو) زمین۔ آبادی مؤنث

(۳۵۶۰) **بند آهن** استعمال۔ زنجیر آهنی را گویند متعلق به معنی سوم بند که بجایش گذشت (انوری ؎) گر دست وی چو دشمن دستور بند تیست ؛ گر پای تا بسر همه در بند آهن است ؛ (اردو) آهنی زنجیر مؤنث۔

بنداب استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی جزیره و (۲) بمعنی بند و مفصل مؤلف عرض کند که معنی اول متعلق است به معنی بست و ششم بند که بجایش گذشت و اصل این (بند آب) بود بمعنی زمینی که از آب بر آمد یا آبادی که میان آب است (مرکب اضافی) ولیکن بکثرت استعمال ممدوده بدل شد بمقصوره و معنی دوم هیچ و نتیجۂ بی غوری محقق چند نژاد است مطلق بند بر معنی دوم بمعنی مفصل گذشت و این معنی را با (بنداب) هیچ تعلق نیست بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان اند و محققین فارسی زبان هم ازین ساکت (اردو) (۱) جزیره۔ مذکر دیکھو ارو جینا کے دوسرے معنے۔ (۲) دیکھو بند کے دوسرے معنے۔

بند اجل استعمال۔ مرکب اضافی است به اضافت تشبیهی یعنی فارسیان اجل را به بند تشبیه دادند و بند درینجا بمعنی زنجیر باشد که بر معنی سومش گذشت (انوری ؎) تا بستۂ بند اجل خویش نگردیم ؛ از بند غم عشق تو آزاد مبادیم ؛ (اردو) اجل کو بند اجل اضافی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بنداد بقول برهان بضم اول (۱) بروزن و معنی

بنیاد (۲) پشتیبان واصل ہرچند صاحب ناصری بذکر معنی بالا
گوید کہ این بابتلا دہم گویند کہ می آید صاحب جامع تشفوق با
برہان۔ صاحب مؤید بذکر معنی بالا فرماید کہ قیل بن دلو ابن
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم تذکرہ بالامی فرماید
کہ این اصلی ندارد ولیکن بنلاد بلام بدین معنی می آید
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ خان آرزو از موضوع
خوبیخبر است و می داند کہ بنیاد اصل است و بنداد و بنلاد
ہر دو مبدلش کہ تحتانی بہ دال مہملہ و لام بدل می شود
چنانکہ رونیک و رودنگ و نای و نال و معنی دوم
مجاز آن و براعتماد صاحبان ناصری و جامع کہ ہر دو
اہل زبانند بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم
(اردو) (۱) بنیاد۔ مؤنث۔ دیکھو اساس (۲) پشتیبان
مذکر دیکھو اندخسوارہ۔

بندار بقول برہان (۱) بالضم کیسہ دار و خانہ دار
و صاحب تجمل و مکنت (ناصر خسرو ع) بر سر گنجیکہ
یزدان در دل احمد نہاد ٭ جز علی گنجور نی و جز علی
بندار نیست ٭ صاحبان سروری و جہانگیری و مؤید
ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ بندار
مراد است سوآرستہ فرماید کہ (۲) گنجور و خزانچی
را گویند چہ او اصول خانہ داری را محافظت
کند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ صاحب مکنت
و مایہ را نام است کہ کیسہ دار و خانہ داری باشد
و در حقیقت بنہ دار بودہ و (۳) بمعنی بزرگ مانند
سردار ہم (سنائی ع) در بن چاہ دان سر سرہنگ
بی بر سر دار بین تن بندار ٭ و فرماید کہ (۴) نام شاعری
کہ نامش خواجہ کمال الدین مداح صاحب ابن عباد
مجد الدولہ کہ بزبان پارسی و عربی و دیلمی شعر می گفت
(ظہیر الدین فاریابی ع) شعر بندار کہ گنجی بحقیقت
انست ٭ کہ حقیقت چو ببینی بود آن پنداری کہ
در نہان خانہ طبعم بہ تماشا بنگر ٭ تا زہر زاویہ
عرض دہم بنداری ٭ و فرماید کہ (۵) بمعنی کاروان
سرای تجار ہم کہ فنداق گویند و بندار را معرب
کردہ اند۔ صاحب جامع بذکر معنی اول و چہارم
میفرماید کہ (۶) بمعنی گران فروش ہم و صاحب این

بدین معنی ہم بانش۔ صاحب بحر ذکر معنی اول و دوم
و ششم کرد۔ خان آرزو در سراج می طرازد که اصل
بمعنی صاحب رخت است و بمجاز بمعنی صاحب مکنت
و تجمل و بذکر معنی چہارم گوید که توسی بمعنی (۷) جمعی که
استعمال ندارند نوشته زانکه بر دارش بہار بر معنی
بر دوم (ظہوری) بکفش بحر و ابر نازم بندار
این سر آمد شد آن دگر بندار را صاحب ہفت
معنی اول و ششم انتقاد را اضافه کند که (۸) ارزان
فروش را ہم گوید و صاحب برہان ہم بانش مؤلف
عرض کند که بنه بقول برہان بضم اول و فتح ثانی
اسباب و رخوت خانه و املاک و دکان و خانه و
مکان را گویند پس ترکیبش در اسم فاعل ترکیبی
آخره حذف شد و معنی لفظی این مطلقا صاحب خانه
و تجمل و مکنت و قابض دولت و معنی دوم و سوم
مجاز آن و معنی چہارم تخلص باشد نه نام و معنی پنجم
را ہم تسلیم کنیم که کاروان سرای تجار ہم رخوت و
اسباب دارد و معنی ششم و ہشتم متعلق به معنی دوم
که ہر دو صفت گنجور است که در تجارت ارزان ہم بفروش
می دہد و دگران ہم و معنی ہفتم خلاف قیاس که جمعی را بدین
نام موسوم کردن متقاضی سند استعمال است و قول
خان آرزو بحواله توسی بدون شاہد سند تسلیم نمی کنیم
قیاس غالب آنست که جماعت بندار را در کتابی مشاہده
کرده باشد و بدون غور و تعمق معنی ہفتم را قائم کرد
(اردو) (۱) مالدار۔ صاحب مکنت۔ دولتمند (۲)
خزانہ دار۔ خزانچی۔ مذکر (۳) بزرگ۔ سردار (۴)
ایک شاعر عجم کا تخلص بندار تھا جو کمال الدین سے موسوم
تھا (۵) تاجروں کا کاروان سرا یعنی تجارت کا مقام
مذکر (۶) گران فروش۔ مہنگا بیچنے والا (۷) مالداروں
کی ایک جماعت۔ مؤنث (۸) ارزان فروش سستا بیچنے والا

بندار پایہ اصطلاح بقول بہار باضافت۔ نوعی
از شکنجه که دزدگان کنند و آنچنان بود که ریسمانی
بر ہر دو بند پای کسی بسته سر ریسمان را از جای بلند
فرو می ہلند بعد از آنکه از شاخ یا چوبی گزرانیده باشند
ہمان سر ریسمان را بدست این شخص می دہند و این

مرد معلق درمیان آسمان و زمین اگر سر ریسمان را رہا می کند سرش بر زمین میخورد و اگر از دست نگاہ میدارد از نگاہداشتن آن عاجز و بیتاب می شود و باین طریق مضحکہ برپا می کنند (ابوالبرکات منیر ع) بفرماید فلک را بند ارباب ۂ صاحبان انند و دیگر نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ بہار تعریفی کہ کردہ است از سند ابوالبرکات صراحتاً پیدا نیست و محققین اہل زبان این اصطلاح را ترک کردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچہ بند درینجا بمعنی رسن است کہ بجایش گذشت ولیکن معنی این اصطلاح قابل نظر است و ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) فارسیون نے (بند ارباب) اُس رسّی کو کہا ہے جو مسخرے کسی شخص کے دونون پاؤن مین باندھکر کسی شاخ درخت یا بانس پر اُلٹا لٹکا دیتے ہین اور اُس رسّی کے سرے کو اُسی بیچارے کے ہاتھ مین دیدیتے ہین وہ عجب مصیبت مین رہتا ہے اگر اُس سرے کو چھوڑ دیتا ہے تو اُس کا سر زمین پر گرتا ہے اور تھامے رہتا ہے تو اُلٹا لٹکنے کی آفت مین مبتلا رہتا ہے۔

بند از دہان کیسہ کشودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر صرف کردن زر۔ مؤلف عرض کند کہ عادت است کہ بند کیسہ ہمان وقت می کشایند کہ ضرورت اخذ و صرف پول باشد از ہمین عادت این مصدر اصطلاحی بر سبیل کنایہ قائم شد و موافق قیاس است (اردو) روپیہ خرچ کرنا۔ دکن مین کہتے ہین تھیلیون کا منہ کھولنا یعنی خوب صرف کرنا۔ او ربیدریغ عطا کرنا۔

بند افتادن بر زبان | استعمال۔ بمعنی افتادن قفل بر زبان و یارای سخن نماندن است۔ صاحب آصفی ذکر (بند افتادن) کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از عجزی تبریزی پیش کردہ است از ان ہمین یک مصدر پیدا است کہ قائمش کردہ ایم (ع) شکایت از تو جفا جو چسان توانم کرد کہ گریہ دل گذری بند بر زبان افتد ۂ مخفی مبادکہ بند بمعنی قفل بمعنی بجیش گذشت (اردو) زبان پر قفل پڑنا۔ بات نہ کرسکنا۔

(۱۱۵۴)

بنداق | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح نوعی از کلاہی است کہ آن را قلندران درویشان

برسر نہند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت ترکی را ماند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم ازین بیخبر اشتقاق سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) قلندرون کی ایک ٹوپی جسکو فارسیونے بنداق کہا ہے۔ مؤنث۔

بُن دامان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان (۱) کنایہ از اسفل دامان و (۲) زمین۔ بہار ہم ذکر این کردہ (سنائی ے) ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر ٭ از گریبان تاج سازی وز بن دامان سریر ٭ صاحبان بحر و مؤید واند ہم این را آوردہ اند و صاحب ہفت بہ معنی اول قانع مؤلف عرض کند کہ بالضم باشد مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) (۱) دامان کی کور۔ مؤنث۔ دامن کا کنارہ۔ مذکر (۲) زمین۔ مؤنث۔

بن دامان شبستان کردن مصدر اصطلاحی بالضم بقول ملحقات برہان یعنی (۱) زمین را خوابگاہ خود ساختن و (۲) بمراقبہ رفتن صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید امر حاضر این را بہر دو معنی آوردہ (خاقانی ے) بن دامان شبستان کن ز شرط آنکہ ہر روزی ٭ بساطی سازی از رخسار و چار و بہتر گالشن ٭ شارح خاقانی درین شعر (بن دامان شبستان کردن) را بمعنی دوم گرفتہ و ذوق ما این را متعلق بمعنی اول می کند فتامل مؤلف عرض کند کہ (بن دامان) بمعنی زمین گذشت پس معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم البتہ موافق قیاس نیست و بدون مشاہدۂ سند دیگر تسلیمش نکنیم کہ محققین اہل زبان یعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند باوجود این اگر موافق قیاس می بود عیبی نبود (اردو) (۱) زمین پر سونا۔ زمین کو اپنا بچھونا بنانا (۲) مراقبہ کرنا۔ گردن جھکا کر حضوری دل سے خدا کا دہیان کرنا

صاحب آصفیہ نے صرف مراقبہ کا ذکر کیا ہے اور مقصد ترک

بندِ امیر اصطلاح۔ بقول برہان بندیست در حوالی شیراز که در زمان عضد الدوله دیلمی امیر نام شخصی بامراو ساخت و بعضی گویند مرد مسافری بود امیر نام بار اوه خود این بند را بست صاحب سروری بذکر این عهد عضد الدوله را تسلیم می کند و بنای این را منسوب به مسافر امیر نامی فرماید صاحب رشیدی باتفاقش این قدر اضافه کند که مصارف این را عضد الدوله ادا کرد صاحب ناصری می فرماید که در فارس بندیست معروف که بر رود عظیم بسته است و این را از بناهای امیر عضد الدوله خیال می کنند خان آرزو در سراج بحواله ابراهیمی و قوسی گوید که آن بندیست در الکاء مردشت که بر رود کر بسته و بانی این بند امیر عضد الدوله دیلمی است **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی و از امیر اشاره بسوی امیر عضد الدوله و از بند بند آب مراد است که برای بلندی سطح آب در رودهای کلان و کم قوت می بندند تا بوسیلهٔ آن ذریعهٔ نهر آب بزمین مزروعه بلند برسد که آن را در هندوستان انی کٹ گویند (**اردو**) (بندِ امیر) فارسی مین ایک انی کٹ کا نام ہے جو ایک بڑی ندی مین امیر عضد الدولہ کے عہد مین قائم ہوا ہے۔ تذکرہ صاحب آصفیہ او امیر نے انی کٹ کا ذکر نہین کیا دکن مین انی کٹ اُس کٹہ اور بند کا نام ہے جو بڑی ندیون مین جن کی روانی آب مین زیادہ زور نہو اس غرض سے بناتے ہین کہ پانی کی سطح اُس کے ذریعہ سے بلند ہو اور بلند زمینات کی کاشتکاری مین بذریعہ نہر آب پاشی ہو سکے۔

بندِ انگشت استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گرہ انگشت را گویند **مؤلف** عرض کند که در ینجا لفظ بند بمعنی دوم اوست که بجایش گذشت و بہار ہم ذکر این بذیل بند کرده مرکب اضافی است و بس (**اردو**) بند انگشت اردو مین بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔ نور بقول آصفیہ ہندی

اسم مؤنث۔ بند انگشت۔ انگلی کا جوڑ۔ انگل۔

بند باز اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار و بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بازیگر و رسن باز را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بند بمعنی رسن بر معنی چہار دہمش گذشت موافق قیاس است (اردو) نٹ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر بازیگر۔ رسن باز۔ دار باز۔ قلا باز۔ وہ لوگ جو ڈھول بجا کر بانس اور رسی پر چڑھکر تماشا کرتے ہیں جنکو دکن میں گاروڑی بھی کہتے ہیں۔

بند باز کردن استعمال۔ بقول بہار و انند مقابل بند بستن یعنی کشادن بند (صائب ــ)
ما از شب وصل چہ حاصل کہ تو از ناز ہمہ تا باز کنی بند قبا صبح دمیدہ است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بند ہمین معنی بر معنی بست و یکمش گذشت (اردو) بند کھولنا۔

بند بازی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بازی کردن بر رسن صاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ قصیدہ ای بر رسن صاحب ملحقات برہان می فرماید کہ ریسمان بازی را گویند صاحبان بحر و ہفت و مؤید و بہار رہنما بانش **مؤلف** عرض می کند کہ قلب اضافت بازی بند و بند بمعنی رسن بر معنی چہار دہمش گذشت و این بمعنی حاصل بالمصدر باشد (اردو) نٹ کا تماشا بقول آصفیہ (اردو) اسم مذکر۔ وہ تماشا جو نٹ لوگ کرتے ہیں۔

بند بر ابرو نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از بیدماغ شدن است (صائب ــ)
بہر بیگانہ این تیغ را در کار نیست ؛ بندی از چین جبین بر لحظہ بر ابرو منہ ؛ صاحب بحر ہم با **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا متعلق بمعنی نہم او ست یعنی گرہ و این کنایہ باشد از ناخوش شدن گرہ در ابرو و رہنما ہم ناخوشی می آید (اردو) ابرو پر گرہ ڈالنا۔ ناخوش ہونا۔

بند بر بند استعمال۔ بقول انند معنی بہم پیوستہ
بہار گوید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ
مؤلف عرض کند کہ این مخصوص برای چیزی باشد
کہ تعلق دارد با بند مثلاً گویند ؏ بند بر بند قبا
دوختیم یعنی بہم قبا دوختیم ؏ و نمی توان گفت کہ
بند بر بند این کار کردیم یعنی بہم این کار کردیم۔
تحقیق ہند نژاد نزاکت استعمال نفہمید تا صراحت
این نکرد (اردو) پے در پے۔ پیاپے۔ کہہ سکتے
ہیں۔ لگاتار۔ دیکھو بلا فاصلہ۔

(۳۵۴۲) **بند بر پا نہادن** استعمال یعنی زنجیر بر پای
نہادن و مقید کردن است کہ بند بمعنی زنجیر بمعنی سوم ش
گذشت (ظہوری ؏) بکمند نگاہ آہو چشم ؏ بند بر
پای دل نہادہ گذاشتہ ؏ (ولہ ؏) با امیدی
کہ شاید وصل را بندی نہم بر پا ؏ ز اشک آرزو بر
چہرہ ام زنجیری می غلطد ؏ (ولہ ؏) امید وصل
جانان بندی نہادہ بر پا ؏ ای وای گر نہ بندی فکر
محال موہم ؏ (اردو) پاؤں میں زنجیر ڈالنا۔ قید کرنا

بند بر خاستن از چیزی مصدر اصطلاحی
بقول بحر و بہار کنایہ از دور شدن بند از چیزی
(صائب ؏) روز و شب چون خونیان دارم
بزیر تیغ جای ؏ تا مرا بند خموشی از زبان برخاست
؏ **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا بمعنی پنجم اوست
کہ بجایش گذشت و از سند صائب بر خاستن
بند از زبان بمعنی دور شدن قفل از زبان
و موقع گفتگو حاصل شدن پیداست (اردو)
قفل کا کسی چیز سے دور ہونا۔ زبان سے قفل
دور ہونا۔ گویائی کی طاقت حاصل ہونا۔

بند بر داشتن از چیزی مصدر اصطلاحی
بقول آصفی دور کردن بند از چیزی **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بمعنی پنجم بند است کہ بجایش گذشت
کنایہ از دور کردن قفل از چیزی (رفیع قزوینی
؏) از زبانم قامت او بند بر دارد کہ لال
در قیامت عاجز از تقریر نتواند شدن ؏ و دور کردن
زنجیر از چیزی متعلق بمعنی سوم بند (نظامی ؏) ہمان

چارہ دیدآن خردمند شاہ ✿ کہ بر دارد آن بند
از بندگاہ ✿ (ظہوری ؒ) دلش جمعیت از
دل بند بر داشت ✿ کہ زلفش از گرد پا گرہ بند
است ✿ مخفی مباد کہ از سند رفیع بند برداشتن
از زبان بمعنی قوّت گویائی دادن پیداست و از
سند نظامی برداشتن بند از بندگاہ بمعنی دور
کردن زنجیر از دست و پا و ہمچنین بند برداشتن
بند از دل بمعنی دل را ئی قید گردانیدن و
آزادی بخشیدن (اردو) کسی چیز سے قفل
نکالدینا جیسے زبان سے قفل نکالدینا گویا ئی
کی قوت عطا کرنا کسی چیز سے زنجیر نکالدینا جیسے
ہاتھہ پاؤن اور دل سے زنجیر دور کرنا۔ رہائی
بخشنا۔ قید سے نجات دینا۔

(۲۴۵۲) **بند بریدن** مصدر اصطلاحی۔ دور کردن و
شدن بند باشد وبس (ظہوری ؒ) نکہ کمند
رسائیست در شکار گہش ✿ ہیچ تیغ نبریدہ ہیچ
بند آنجا ✿ (اردو) بند دور کرنا۔ دور ہونا

بند بستن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ ا
توقف کردن و فرمایدکہ ملا محمد الدین علی قوسی بند بمعنی
توقف نوشتہ ... ✿ ... (ؒ) کہ ... و ...
... بستہ بندی ... رفتہ ✿ (مخلص کاشی ؒ)
... خوشیست این پاشنی نشکر را ✿ دران لب ہما
... ست بندی ✿ ... سالک قزوینی ؒ) خوبان
... چاک گریبان می خورند ✿ تا چند بر قبای ...
و ... بست ✿ (... ؒ) دل ... زلفش ...
... بند ... است ...
... (ؒ) ... دل ...
پریشانی ✿ مگر ... بند ... آن ...
✿ و فرماید کہ (۲) ... کردن نیز (طالب آملی ؒ)
اسپ (ؒ) ... قید لعل ... ✿ ...
کا سہ ... بند بستہ ✿ صاحب ... و ...
گوید کہ (۳) مقابل بندکشادن است و (۴) ...
و فریب چیزی از کسی گرفتن و (۵) ... و ...
بستن و (۶) بستن چیزی با ... کسی و ...

پیوند کردن مومی شیشه و چینی و امثال آن و بسند
این همان سند طالب آملی پیش می کند که بر معنی دوم
گذشت و ذکر معنی اوّل هم کرده **مؤلف** عرض
کند که بند بمعنی طمع و توقع بر معنی بست و سومش
گذشت پس معنی اوّل متعلّق بدان باشد و معنی دوم
متعلّق بمعنی چهارم بند است که تنگهٔ آهنی باشد برای
استحکام. وارسته سکندری خورد که معنی دوم از
کلام طالب آملی پیدا کرد شاعر گوید که سُم اسپش
را ضرورت نعل بندی نباشد و کاسه های سم او
بند بسته نیست یعنی ضرورت تنگه های آهنی برای
استحکام ندارد و معنی سوم بیان کردهٔ بهار متعلّق
بمعنی بست و یکم بند است و معنی چهارم بیان کردهٔ ش
درست نیست که بند بستن بمعنی مکر و فریب کردن با
کسی است نه چیزی از فریب گرفتن و این متعلّق بمعنی
ششم لفظ بند است و معنی پنجم و ششم بیان کردهٔ بهار
بدون سند تسلیم نکنیم و مجرد بیانش اعتبار را نشاید ازینکه
بند بستن بمعنی عهد و پیمان کردن و رهن و گرو نمودن
متعلّق بمعنی هفتم و شانزدهم لفظ بند است بستن
بقرض و وام و ابرام نیامده و معنی هفتم بیان
کردهٔ بهار هم خبری دهد از بی غوریش که کلام
طالب آملی را بسندش پیش کرد و حقیقت آن به تصفیهٔ
معنی دوم بیان کرده ایم (**اردو**) (۱) طمع
کرنا توقع کرنا (۲) استحکام کے لئے لوہے کی پٹیاں
قائم کرنا (۳) قبا وغیرہ کے بند باندھنا (۴) مکرو
فریب کرنا (۵) عہد و پیمان کرنا (۶) رہن کرنا
(۷) دیکھو معنی دوم۔

بند بلند اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بهیم و فربه
که از اہل زبان بتحقیق پیوسته **مؤلف** عرض کند
که سوقیان عجم با او بند بسته باشند اصلا بدین معنی
نیامده و قیاس هم نمی خواهد و هیچ معنی اصطلاحی غیر از
قیاس نباشد (بند بلند) مرکّب توصیفی است بمعنی
سد آبی که بلند باشد متعلّق بمعنی یازدهم لفظ بند۔
بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نمی کنیم (**اردو**)
بلند پشته۔ مذکّر۔

(۳۴۶)

بند بند اصطلاح - یعنی ہر یک مفصل (صائب ع) چون نی ز ناله نیست تهی بند بند ما ؛ آه از نفس زیاده کشد دردمند ما ؛ (اردو) ہر ایک جوڑ۔ ہر ایک مفصل تن ۔

بند بودن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مقید بودن است متعلق بمعنی دہم بند که گذشت ۔ (فغانی شیرازی ع) تا چند با فسون جهان بند توان بود ؛ مردیم درین کہنه سرا چند توان بود ؛ (اردو) قید ہونا ۔ مقید ہونا ۔

بند پاره ساختن مصدر اصطلاحی ۔ شکستن بند و بند درینجا بمعنی بست و بکمش که گذشت بہار ذکر این با مصدر کردن کرده از معنی ساکت (ملا قاسم مشہدی ع) تا شود آئینه جای صورت احوال او ؛ پاره سازد بند برقع شوخی تمثال او ؛ و سند دیگرش از کلام صائب است (ع) دیوانه بند پاره کرده است ؛ از ناز کی بدن قبایش ؛ بو ؛ بجدی که بر معنی شعر غور کرده ایم مقصود شاعر ہمین قدر دانیم که نظر بر ناز کی بدن معشوق عاشق مفصل او قبا را پاره کرده است تا بر بدن نازکش گران نیفتد و بمعنی دیگر ہم میتوان یعنی قبای یار از نازکی بدنش عاشق را دیوانه پاره بند کرده است که سراپای یار را از نزاکتش پاره بند قبا خیال می کند و الآخر الطف من الاول پس مصدر ----------

بند پاره کردن اصلا از کلام صائب پیدا نیست محقق با نام و نشان حاطب اللیل است که از معنی اصطلاح ہم ساکت ... و اشعار سخن سنجان را بند آن می نگارد و سخن فہمی را بر حقیقت جویان می سپارد (اردو) (داور) بند کو توڑنا ۔

بند پیمان استعمال ۔ صاحب فرہنگ فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که بمعنی شرط عہد است **مؤلف** عرض می کند که بند بمعنی شرط نیامده بلکه بر معنی ہفتمش بمعنی عہد و پیمان گذشت پس (بند پیمان) و (بند عہد) بمعنی بستگی عہد باشد نه شرط عہد ۔ فارسیان زبان خود را خوب می دانند ولیکن در تعریف

اصطلاح دائما سکندری می خورند مقصود محقق فاضل
غیر ازین نباشد کہ ذکرش کردہ ایم طرز معرفیش بغلط می اندازد
(اردو) یہان بستن کا حاصل بالمصدر یعنی عہد۔
بند تراشیدن استعمال۔ مکر وحیلہ پیدا کردن است (۲۹۴۵)
متعلق بمعنی ششم بند۔ (ظہوری ص) بند زشکی تر تراشیم
حبیث ؛ غیر را آزادی می باید گرفت ؛ (اردو)
مکر وحیلہ پیدا کرنا۔ کرنا۔
بند توکل اصطلاح۔ بقول وارستہ۔ مائہ توکل
(طغرا ص) در بحر قناعت در شاہی خواہم ؛ مشت
درم از لطف الٰہی خواہم ؛ تا شستی تن نیاید از فقر
بہ پیش ؛ پس بند توکل چو ماہی خواہم ؛ صاحبان
بحر و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ
مرکب اضافی است یعنی بند توکل۔ توکل باشد باضافت
تشبیہی و بند درینجا بمعنی سوم اوست کہ زنجیر است
و مراد ازان سلسلۂ توکل کہ توکل بواسطۂ آن جدا
نشود و وابستگی پیدا شود پس درین معنی این سلسلۂ توکل
بہتر از مائہ توکل باشد فتامل (اردو) سلسلۂ توکل
توکل کا سلسلہ جس سے وابستگی توکل مراد ہے۔ مذکر۔
بند جان اصطلاح۔ بقول بحر باضافت بمعنی
(۱) اسیر محبت صاحب ہفت ہم بحوالۂ قنیہ این را
آوردہ و صاحب شمس گوید کہ بمعنی اسیر و محبت
جان باشد صاحب مؤید ذکر معنی اول می فرماید
کہ (۲) عشق و محبت است و (۳) خیال جان
ہم **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند
استعمال پیش نشد تا تصفیہ معنی این می کردیم ظاہرا
مرکب اضافی است و بند درینجا بمعنی دہم اوست
یعنی حبس۔ پس حبس جان مجازاً بمعنی محبوس جان
و کنایہ از معنی اول توان گرفت و مطلق معنی اسیر ہم توان
چنانکہ صاحب شمس آوردہ و معنی دوم ازین مرکب
بہ ترکیب اضافی بہتر از معنی اول پیدا می شود یعنی
عشق و محبت ہم گویا حبس جان است و برای معنی
سوم باید کہ بند را بمعنی دوازدہمش گیریم و این
معنی لطیف نباشد و کنایہ ہم نیست کہ معنی اصلی است
(اردو) (۱) اسیر محبت۔ محبت کا قیدی۔ مذکر۔

(۲) عشق و محبت۔ مذکر (عشق مذکر) (محبت مؤنث)

(۳) خیال جان سے وہ خیال مراد ہے جو انسان مین پیدا ہو۔ مذکر۔

بندجان کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی عاشق شدن و محنت عاشقی کشیدن صاحب ملحقات برہان ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا متعلق بمعنی ہشتمش باشد کہ غم و غصہ و محنت است موافق قیاس (اردو) عاشق ہونا۔ عاشقی کی تکلیف سہنا۔

بندخانہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار بمعنی زندان باشد کہ ترجمۂ آن در عربی سجن است (صائب ؎) وحشی نداشت پای گریز از کمند عشق ٭ او را بہ بند خانۂ ہجران گذاشتیم ٭ (میر خسرو ؎) این گنبد بلند عجب بند خانۂ ایست ٭ بہر پرندگان غریب آشیانہ ایست

مؤلف عرض کند کہ بند درینجا بمعنی دہم اوست و قلب اضافت خانۂ بند است کہ زندان دائما بند باشد (اردو) قید خانہ۔ محبس۔ مذکر (دیکھو اسیر خانہ)

بندخانۂ نی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار فاصل درمیان ہر دو گرہ نیشکر کہ آن را در عرف ہند پوری خوانند (صائب ؎) حدیث تلخ ز بادام اگر نمی شنوی ٭ بہ بند خانۂ نی صبر ہمچو نیشکر کن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بند خانہ بمعنی زندان گذشت و چون اضافت آن بسوی نی کردند کنایۂ معنی گرہ نی حاصل می شود و بند بمعنی عقد و گرہ ہم بمعنی نہمش گذشت پس این موافق قیاس است (اردو) پوری بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بانس۔ گنے وغیرہ کا وہ حصہ جو دو گرہون کے بیچ مین ہوتا ہے۔

بندخت بقول برہان بضم اول و ثالث و سکون ثانی و خای نقطہ دار و فوقانی بمعنی چہرہ و روی صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع و ہفت و ناصری ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ نزد ما مراد لفظ و معنی ہر دو تصحیف است و صحیح بیدخت بہ تحتانی است بمعنی زہرہ کہ ستارہ ایست

و گوید کہ این عجب از صاحب فرہنگہاست **مؤلف** عرض کند کہ عجب است از خان آرزو کہ منطقش را نفہمیدہ ایم اگر (بیدخت بہ تحتانی عوض نون) بمعنی زہرہ می آید لازم نمی آید کہ (بندخت بہ نون) بمعنی چہرہ نباشد قول محققین صاحب زبان اعنی ناصری و جامع و برہان معتبر تر از مؤلف ہندنژاد است کہ دعوی بی دلیل می کند شک نیست کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس وجا دارد کہ این را مبدل برخت گیریم کہ بہمین معنی گذشت رای مہملہ بدل شد بہ نون چنانکہ تار و تان و دال زائد باشد چنانکہ شفتالو و شفتالود و اختلاف اعراب چیزی نیست کہ متعلق بہ لب و لہجۂ مقامی است فالاول اولی من الثانی (اردو) چہرہ مذکر ۔ دیکھو برخت ۔

بندخواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش قید و حبس کردن باشد صاحب آصفی سندی کہ از طغرای مشہدی پیش کردہ است ہمان کہ بر (بند توکل) نوشتہ ایم و بخیال ما از سند مذکور مصدر (بند توکل خواستن) البتہ پیدا می شود کہ بمعنی خاص است و ہمہ را انجا مذکور و آن را باین مصدر عام ہیچ تعلق نیست (اردو) قید چاہنا ۔

بندد بقول برہان بضم اول بر وزن گنبد بمعنی اصل و بنیاد ہر چیز باشد ۔ صاحب جامع ہم بانش خان آرزو در سراج می فرماید کہ بنداد بہ ہمین معنی گذشت پس این مخفف آن باشد بحذف الف **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید و حقیقتش ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بنداد ۔

بند داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی محبوس و مقید داشتن است (طغیلی مشہدی سہ) غیرت اغیار در کوی تو ما را بند داشت ٭ ورنہ ما آزادگی را از خدا می خواستیم ٭ مخفی مباد کہ بند درینجا بمعنی وہم اوست کہ گذشت (اردو) قید رکھنا ۔

بند در بند قبا یافتن | مصدر اصطلاحی [illegible] اوست بمعنی مبادا که در هر قبائی بندهاست و چون
بقول وارسته کنایه از هجوم بسیار (سنجر کاشی ؎) [illegible] بند قبائی با بند قبای دیگر بافته شود علامت اتصال
راستی در دست بر آورد عار و سنجرها که ملک بند [illegible] ها ست با دیگری [illegible] شماره **جمع کثیر** - از همین عادت
قبا با [illegible] در بند قبا ؛ بهار گوید که کنایه باشد از [illegible] این اصطلاح [illegible] شد **(اردو)** کھوے سے کھوا
پیوستن و مجتمع شدن (سلیم ؎) بر سر کوی تو چھلنا [illegible] افتادن
جمع اند پریشانی چند ؛ بند در بند قبا یافته عریانی

بند دست و پای | استعمال - مرکب اضافی است و بمعنی مفصل دست و پا [illegible] متعلق بمعنی دوم
چند ؛ (میرزا صائب ؎) بند در بند قبا یافتن
مژگان چیست ؛ گر دریغ [illegible] نیست پس این
دربان چیست ؛ **مؤلف** عرض کند که معنی بیان کرده
وارسته بهتر از بهار است و بند درینجا بمعنی بست [illegible]
بند (صائب ؎) [illegible] چون بند دست و پای جدا نیست بند ما **(اردو)** ہاتھ اور پاؤں کے جوڑ - مذکر -

بندر | بقول برهان بضم اول و ثالث بر وزن کندر [illegible] نام شهریست در ولایت غرجه [illegible] (۲)
بفتح اول و ثالث بر وزن لنگر محلی باشد که قافله و تجار در آن بسیار آیند و روند - صاحب ناصری
از معنی اول ساکت و نسبت معنی دوم گوید که در اصطلاح [illegible] معنی بضم یا فتح دال است که [illegible]
در آنجا نهند و آن را اسکله هم گویند و اسکله لغت ترکی زبان است و فرماید که بیشتر آن بر لب دریا
و رودهای بزرگ می باشد چنانکه در فارس زیاده از بست بندر بر لب دریا است - بهندی گویند که
بر وزن خنجر لغت هندیست و اکثر اطلاق آن بر شهرهائی کنند که از دریای شور نزدیک و آبادانی
بسیار داشته باشد (میر نجات ؎) لب بیگون تو خصمانه گلگیر تر است ؛ دهنت نام خدا بند [illegible]

(۳۵۲۲)

صاحب جامع بفتح اوّل ذکر ہر دو معنی باتفاق برہان کردہ و صاحب سواء السّبیل کہ محقق معربات است می فرماید
کہ این لغت فارسی است و شہر یکہ بر کنارۂ دریای اعظم واقع باشد یا آنکہ مرکز تجارت باشد صاحب ساطع
ہم کہ محقق لغات سنسکرت است آین را بمعنی بالا لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ این در حقیقت
معرب است و بقول منتخب بالفتح بمعنی کنار دریا کہ جای بستن کشتی باشد و جمع این بنادر آمدہ۔ فارسیان
بمعنی آبادی و تجارت گاہ سر آب استعمال کردہ اند و محلی نیست شہری مخصوص ہم کہ ذکرش بر معنی اوّل
آمدہ بر لب ساحل باشد و دیگر ہیچ بایجد بہار دین منافعت ہندی گفتہ غالباً از ترجمہ یونانیہ سکندری خوردہ
کہ آن رلو در ہندی بندر نام است **(اردو)** (۱) ایک خاص شہر کا نام بندر ہے جو ولایت عرب میں
واقع ہے۔ مذکر (۲) بندر بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر وہ شہر جو سمندر کے کنارے پر ہو اور جہاز
وہان آکر لنگر ڈالیں جہان تجارتی مال ملکون سے آکر اُترے۔

(۱) **بندر رنگ** اصطلاح۔ بقول وارستہ ہر دو
(۲) **بندر ریگ** نام بندر است (وحید در تعریف
مازندران ع) ہست این رشک روضۂ رضوان ؂
بندر رنگ آتشین رویان ؂ (محسن تاثیر ع) خرغبار
غم متاعی نیست در سر منزلم ؂ بندر ریگ است ہیچون
شیشۂ ساعت دلم ؂ بحر گوید کہ این ہر دو و نیز بندر عباسی
ہر سہ نام بندر است بہار نقل نگار وارستہ خان آرزو
در چراغ ہدایت بذکر نمبر (۲) گوید کہ نام بندریست

از ایران و ہمان شعر محسن تاثیر را سند خود آوردہ
بالا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ محققین اہل زبان
ازین ہر دو ساکت و محققین ہند تراد طبع آزمائی
کردہ اند بر سند ہمین دو شعر وحید و محسن۔ وارستہ
غلط کرد کہ از کلام وحید نمبر (۱) را قائم کرد کہ در
کلامش لفظ ریگ بہ تحتانی است نہ بہ نون و محسن تاثیر
ہم استعمال ہمین کردہ و حقیقۃً (بندر رنگ) بندری
نیست و بندر ریگ۔ مازندران را نام است

یعنی ملک طبرستان که در ریگستان واقع است و حسینان
آنجا شهرت دارند و بحر و بہار روانہ نقل وارسته
برداشته اند و کسی ازینها پی بحقیقت نبرده البته خان آرزو
بر ترک نمبر (۱) قادر شد ولیکن بتحقیق قادر نشد
(اردو) طبرستان یعنی مازندران کو فارسیون
نے بندر ریگ بھی کہا ہے منسوب بہ ریگستان ۔ مذکر

بندرز بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون
رابع و زای نقطه دار جوال دوز را گویند و فرماید
که بضم اوّل هم آمده صاحب جهانگیری هم ذکر آن
کرده صاحب سروری بذکر معنی بالا می فرماید که
در سامی (بندوزن) به واو عوض رای مهمله ریسمان
را گفته که بدان جوال دوزند و صاحب رشیدی
نقل نگارش صاحب جامع که از اهل زبان است
بذکر معنی بالا صراحت مزید کند که جوالی دوز سوزن
بزرگ باشد خان آرزو در سراج می فرماید که
بالفتح است و آنچه معنی بضم اوّل نیز آورده اند
غلط است و ذکر بندوز هم کرده **مؤلف** عرض کند
که اصل این (بند دوز) بود اسم فاعل ترکیبی بمعنی دوزنده
ریسمان و بند درینجا بمعنی چاردمش که گذشت فارسیان
یک دال مهمله را از دو دال جمع شده حذف کرده ۔
(بندوز) بر سبیل مجاز ریسمانی را نام نهادند که بدان
جوال دوخته می شود و بتبدیلش (بندرز) را بر سبیل مجاز
معنی سوزن بزرگ استعمال کردند که بوسیلهٔ آن جوال را می دوزند
تبدیل واو به رای مهمله درست است چنانکه آبرو و آبرم
و کاو و کار (اردو) سُوا بقول آصفیه بڑی سوئی
موٹی سوئی ۔ مذکر ۔

بندرسورت استعمال ۔ بقول بحر نام بندر مشهوری
است می فرماید که هرچند سورت بسین مهمله است
امّا این لفظ هندی را فارسیان متاخرین از راه غلط
یا تصرف بصاد نویسند **مؤلف** عرض کند که مرکب
اضافی است و از نیکه این بر لب قلزم واقع است
فارسیان اضافتش بسوی سورت کردند مخفی مباد که
سورت در سنسکرت یا هندی چیزی نیست بر خلاف
آن صورت بصاد مهمله لغت عربی است و از نیکه

درین بندر جعن زنان مشہور است عجبی نیست کہ ترکان فاتح بہ صاد مہملہ نامش نہادہ باشند و آنچہ بعض محققین ہند این را بہ سین مہملہ نوشتہ اند بخیال ما تسامح شان است پس خیال ما برعکس صاحب بحر و (خان آرزو) کہ در چراغ ہدایت بذیل (بندر صورت) نوشتہ (اردو) سورت۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ہندوستان کے ایک بڑے شہر کا نام جو احاطہ بمبئی مین واقع ہے

بندرِ صورت استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت ہمان کہ بہ سین مہملہ عوض صاد گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این ہم در انجا کردہ ایم (تاثیر ؎) حسنش چہ غم از ہمیشہ طوفان دارد ؛ چون بندر صورت کہ خطش نزدیک است ؛ بہار گوید کہ نزدیک احمد آباد و بذکر سند بالا می نگارد کہ بہ سین مہملہ صحیح باشد و ما حقیقت این ہم در انجا ظاہر کردہ ایم و صاحب انند نقل نگار بہار (اردو) دیکھو بندر سورت۔

بندرِ عباسی استعمال۔ بقول وارستہ نام بندریست از بنادر (محسن تاثیر ؎) بی تو تا گشتہ تنم بندر عباسی داغ ؛ بستہ اش لخت دل و داغ جگر خواستہ است ؛ بہار و بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و این بندریست موسوم بنام عباس کہ قائم و آباد کنندہ این باشد و در عجم واقع و بدون تحتانی آخرہ ہم معروف اندرین صورت مرکب اضافی باشد (اردو) بندر عباسی اور بندر عباس لب دریا ایک آبادی کا نام ہے جو عجم مین واقع ہے۔ مذکر۔

بندرگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف بندر است بمعنی دوش کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این اگرچہ موافق قیاس است بمعنی مقام بندر ولیکن از نظر ما نگذشت طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو بندر۔ بندر کا مقام۔ مذکر۔

بندرِ لاہری استعمال۔ بقول بہار و انند بندریست در سندہ کہ نزدیک تتہ واقع **مؤلف** گوید کہ وجہ تسمیہ

این متحقق نشد بظاهر مرکب توصیفی می نماید (اردو)
بندر لاهری۔ ایک بندر کا نام ہے جو سندھ میں ٹھٹہ
کے قریب واقع ہے۔ مذکر۔

بندروغ اصطلاح۔ بقول برهان بفتح اول
وضم رابع وسکون ثانی و واو وغین نقطه دار بندی
باشد که با چوب وعلف و خاک وگل در پیش آب
بندند تا آب بلند شود و بزراعت رود وصاحب
سروری از رود کی سند آورده (ع) آب گرچه
کمترک نیرو کند چو بندروغ ازسست باشد بفگند پا
صاحب رشیدی گوید که این مرکب است از بند و روغ
بند بمعنی خودش و روغ بندی که پیش آب بندند تا
آب بزراعت روان شود و اضافت بند بروغ
عدم است بخاص نه آنکه یک کلمه باشد صاحب تحقیق
نقل نگار رشیدی وصاحب جامع همزبان برهان
همان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی می فرماید که
تحقیق بندروغ را یک لفظ دانسته و آنانکه تخصیص بجوی
کنند بیجا است **مؤلف** عرض کند که بیچاره خوگر
بحث سطحی است و بحقیقت کم غور کند حق آنست که
بند بمعنی عام سدّ آب است که برنشان یا ز دمش گذشت
و روغ بقول برهان سیل وگریز پس سدّی که بجای گریز
وگریز آب می بندند آن را (بندروغ) گفته اند اگرچه
این مرکب ... ی است ولیکن بفک اضافت مستعمل است
... گویند که در رشته تالاب وقتی درست
کنند که چون ... شود یا آب کم از مقامی نفوذ
کند تا رشته از شکست محفوظ باشد و عادت است که
اوّل در ... ستون های چوب ... قائم می کنند وپس
از ان علف با خاک وگل پیش آن اندازند تا تقویت
... آب شود واین را در دکن وهندی
... که آب تالاب صرف زراعت
... خالی ... واین بند عارضی را
... می کنند این است حقیقت
(بندروغ) که حقیقت دارد با چه بها سنهان آرزو
زحمت تحقیق می بردارد وبملومات فن ندارد ... بجا است
که تغافلی می کند واز حقیقت دور می شود دیگر محققین هم

از حقیقت لغت خبر نداشتہ تعریف ناخوشی کردہ اند (اردو) پُرکنٹہ۔ وہ عارضی پشتہ جو تالاب کے کٹنے کے اُس مقام پر قائم کرتے ہین جہان ٹوٹنے کا اندیشہ ہو اور پانی کی بحر جاری ہو چکی ہو۔ مذکر۔

بندِ رومی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف اسلیمی خطائی کہ بجایش گذشت واشارۂ این ہم ہمدرانجا مذکور کہ لغت فارسی زبانست نوعی از نقاشی وگرہ بندی است کہ بر گرد نقشہا سازند و بند درینجا بمعنی نہم اوست (اردو) دیکھو اسلیمی خطائی۔

بند زبان داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قفل بر زبان داشتن وخاموش ماندن است و بند درینجا بمعنی پنجم اوست (کاتبی نیشاپوری ع) می نشد دوش سوسن در گلستان بہ بلبل عاشق نا شد آنکو بند زبان ندارد (اردو) زبان بند کرنا۔ خاموش رہنا۔

بند زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار پیوند کردن۔ مرادف بند بستن وبمعنی بند نہادن (صائب ع) شاید کہ می وفا نریزد بر شیشۂ دل زدیم بندی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است متعلق بہ معنی پنجم بند (اردو) دیکھو بند بستن۔ بند کرنا تقفل کرنا۔

بند زیر جامہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ازار بند را گویند **مؤلف** گوید کہ ازار بند بجایش گذشت و متعلق بمعنی ہست ویکم بند باشد۔ (اردو) دیکھو ازار بند۔ مذکر۔

بند ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقابل کشادن و واکردن است بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی پنجم بند کہ قفل کردن ہم بند کردن است (وحشی بافقی ع) بہ حربا گفت خفاشی کہ تا چند تر روی مہر نسازی دیدہ را بند (اردو) بند کرنا۔

بندش اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بالفتح اول و ثالث بر وزن مفرش منبۂ حلاجی کردہ وگلولہ نمودہ باشد بجہت رشتن و (۲) بکسر ثالث نقش کردن سیم وزر ... و (۳) نام ولایتی ہم ...

سروری بمعنی اوّل قانع وبحوالۂ فرہنگ گوید کہ بضم
بای فارسی ہم آمدہ صاحب جامع ذکر ہرسہ معنی بالا
فرمودہ وصاحب مؤید بر ذکر معنی اوّل اکتفا می کند
مؤلف عرض کند کہ (۴) بفتح اوّل وکسر دال مہملہ
حاصل بالمصدر (بندیدن) است ومعنی اوّل بمجاز
مجاز کہ پنبہ گلولہ نمودہ ہم بستہ می باشد ومعنی دوم
متعلق بہ معنی نہم بند کہ عقد وگرہ ہم در نقش ونگار
می باشد وعجبی نیست کہ معنی بست ودوم بند متعلق
بمعنی سوم این یعنی ہردو یکی باشد کہ از تحقیق مزید
قاصر ماندیم (اردو) (۱) پونی ۔ مؤنث دیکھو بالاغنڈ
(۲) ایک خاص قسم کا نقش ونگار جو سونے اور
چاندی پر کیا جاتا ہے ۔ مذکر (۳) ایک ولایت کا
نام ۔ مؤنث (۴) بندش بقول آصفیہ اسم مؤنث
گانٹھ ۔ گرہ ۔ بندھن ۔ بندیدن کا حاصل بالمصدر ۔

بند شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار بمعنی
قائم شدن (وحشی ؎) عجب کہ بند شود تا بہ پشت
گاو زمین ؎ نعوذ باللہ اگر پا فرو رود بخلاب ؎ و
(۲) بہ تحقیق ما محبوس شدن (ظہوری ؎) مرغ جانی
مباد بند شود ؎ حلقہ در طرۂ دوتا غلط است و (۳)
ساکن شدن (انوری ؎) ہر گونہ بہ خدمت تو فرشتہ
آفاق پر دحبس وزمین بند شود ؎ و (۴) قفل قرار
یافتن (فغانی شیرازی ؎) بند زبان مہ گرہ ابرو
تو شد ؎ ورنہ چو می شدی دل ما صد خیال داشت
؎ **مؤلف** عرض می کند کہ معنی اوّل متعلق بمعنی سوم
بند است کہ زنجیر باشد شاعر گوید کہ اگر پای گاو بخلاب
فرو رود عجبی نیست تا بہ پشت او زنجیر افتد وبرجای
قائم شود وحرکت نکند ومعنی دوم متعلق بمعنی دہم بند
کہ حبس باشد کہ مجازاً حبس بمعنی محبوس مستعمل شد
وہمچنین در معنی سوم ہم بند بمعنی محبوس ومراد از ساکن
باشد ومعنی چہارم متعلق بہ معنی پنجم بند کہ (بند زبان
شدن) یعنی قفل زبان شدن بمعنی ساکت کردن
(اردو) (۱) قائم ہونا (۲) قید ہونا (۳) ساکن
ہونا (۴) قفل قرار پانا ۔

بند شدن آواز مصدر اصطلاحی ۔ بقول انج

بمعنی پست شدن بلند نامی **مؤلف** عرض کند کہ حقیقی
است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد معنی لفظی این مصدر و دی
آواز و صدا است و معنی مجاز بیان کردہ صاحب
بحر اگرچہ خلاف قیاس نیست کہ آواز بمعنی آوازہ
آمدہ ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ استعمال این از
نظر ما نگذشت معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**)
شہرت کم ہونا۔

بند شدن زبان مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
حقیقی است یعنی آواز از زبان نہ برآمدن (صاحب
ع) اگر چنین سخن ما بلند خواہد شد ؎ زبان جرأت
منصور بند خواہد شد ؎ (**اردو**) زبان بند ہونا۔

بند شدن کار مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بستہ شدن آن چنانکہ کشاد کار (غنی ع) کار گرہ کشا نہ
نشود در زمانہ بند ؎ ہرگز کسی ندید در انگشت شانہ
بند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
و متعلق بمعنی اول بند (**اردو**) کام بند ہونا۔
کام رک جانا۔

بندِ شطرنج اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول
آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہ کردن **مؤلف** عرض
کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی
زبان ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم و اگر
بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی شہ باشد حاصل
بالمصدر شہ دادن و شہ کردن نہ بمعنی مصدر
(**اردو**) شہ بقول آصفیہ کشت۔ مہرۂ شطرنج
کو ایسی جگہہ بٹھانا کہ جہاں سے حریف کا بادشاہ
اپنی جگہہ سے اٹھ جاے یا اٹھ جانے کی تدبیر
کرے۔ مؤنث۔

بند شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
آصفی بمعنی بند کشادن (فغانی شیرازی ع) تا
نخل خرد از بن پیوند شکستیم ؎ آشوب جنون تند شد
و بند شکستیم ؎ (مسیح کاشی ع) تا باد صبح بر خورد
از کاکل و برت ؎ طرف کلاہ و بند قبا را شکستہ ؎
مؤلف عرض کند کہ در شکستن و کشادن فرق

بسیار است اگرچہ بعد شکستن بند کشادگی بند لازم است ولیکن شکستن حرکتیست جبری (اردو) بند توڑ دینا۔ کھول دینا۔

بند شمشیر اصطلاح۔ باضافت بند۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت دوالی یا چیزی کہ بریسمان بافند و شمشیر بدان برکمر بندند۔ (تاثیر ع) فسون شیوۂ قطع تعلق کرد تسخیرم ٭ اسیر جوہر مردی بسان بند شمشیرم ٭ صاحب بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو سکندری خوردہ اند و بند را بمعنی بستن گرفتہ اند کہ کمر بند است کہ شمشیر ہم بدان آویزند لیکن باستناد کلام تاثیر ما این را متعلق بمعنی بست و یکم بند کنیم کہ بند شمشیر در پنجا بندی است کہ چون شمشیر را در نیام کنند بوسیلہ آن می بندند تا از نیام بیرون نشود و قاتل (اردو) وہ ڈوری جس سے تلوار کو میان مین داخل کرنے کے بعد قبضہ اور میان کو باندھ دیتے ہین تاکہ تلوار نکل نہ پڑے۔ مؤنث

بند شہریار اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث نام نوائی است از موسیقی صاحبان سراج و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر ذکر این کردہ اند (منوچہری ع) بربید عندلیب زند بند شہریار ٭ بربسر وزند واف زند تخت اردشیر ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بند در پنجا بمعنی دوازدہمش کہ خیال است و این قسم نوا را موسیقیان پادشاہ ہمہ نوایان می دانند (اردو) بند شہریار عجم مین ایک راگنی کا نام ہے۔ مؤنث۔

بند فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مقید کردن است و متعلق بمعنی دہم بند کہ حبس باشد و حبس در پنجا بمعنی محبوس (نثر سعدی) از وزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی ٭ یکی از معاصرین عجم می گوید کہ اصل این فرمودن و حکم دادن بہ بند است یعنی برای حبس ولیکن محاورہ زبان این مصدر اصطلاحی را قائم کرد۔ آری ذوق زبان ما این را تسلیم می کند (اردو) قید کا حکم دینا۔ قید کرنا۔

مقید کرنا۔ قید خانہ مین بھیجنا۔ قید کا حکم فرمانا۔ قید کے لئے حکم فرمانا۔

بندق بقول برہان بضمّ اوّل وثالث وسکون ثانی وقاف بمعنی فندق وبقول بعض معرّب آنست گویند
ہرکہ مغز آن را با انجیر وسداب بخورد زہر بروی کارنکند وسموم را نیز نافع است وگویند عقرب ازین بگریزد
صاحب جامع ہمزبانش در نفس معنی صاحب مؤید بتحت لغات فارسی گوید کہ چلغوزہ ہندیست مغزاو
ہمچو مغز زردآلو مگر آنکہ مدوّر است و در ہندش چرآدلی گویند صاحب ... التبیان این را معرب گوش
بمعنی میوۂ سرخ رنگ مانند کنار۔ صاحب انند این را لغت فارسی ... بان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ
اشارۂ این بحوالہ صاحب محیط کہ محقق مفردات است بر (بادام کوہی) کردہ ایم وصراحت طبیعت وخواصّش
ہمدرانجا مذکور (**اردو**) دیکھو (بادام کوہی)

(۳۶۵۷) **بندقبا باز کردن** استعمال۔ کشادن بند قبا حسبت
وبند درینجا متعلق بمعنی بست وبکم بند باشد (ظہوری
ے) چنان زدست روم در تخیل آغوش ٭ کہ باز
کردن بند قبا فراموش است ٭ (**اردو**) قبا کے بند کھولنا

بندقبا شکستن مصدر اصطلاحی بقول بہار
بمعنی بند کشادن (مسیح کاشی ے) تا باد صبح برخورد
از کاکل وبرت ٭ طرف کلاہ وبند قبا را شکستہ ٭ حیران
بحر وانند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
وبند درینجا بمعنی بست وبکم اوست (**اردو**) دیکھو
بند قبا باز کردن۔

(۳۶۵۸) **بندقبا کشودن** استعمال۔ مرادف (بند قبا
باز کردن) کہ گذشت (صائب ے) در باز کردن
در باغ بہشت نیست ٭ فیضی کہ در کشودن بند
قبای تست ٭ (**اردو**) دیکھو بند قبا باز کردن۔

بندقبا کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
انند بحوالہ غوامض سخن کشادن بند قبا **مؤلف**
عرض کند کہ کشیدن بند قبا را می کشاید واقع
قیاس است (عرفی ے) پس در آید بیرم آنکہ

نش نام زدم ؛ اوکشد بند نقاب من و من بند قبای ؛ تا بگشاید دلم بند قبا می کشم ؛ (اردو) بند قبا
(ظہوری ۵) خدمت نزدیک کرد پیرہن او را کھولنا۔ دیکھو بند قبا باز کردن ۔

بندق شکستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بوسہ دادن۔ صاحب بحر ذکر این گوید که بندق بمعنی فندق است صاحب جہانگیری در ملحقات گوید که (فندق شکستن) ہم بہمین معنی آمدہ بحوالۂ حجت ساطع ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم در ملحقات آوردہ خان آرزو در سراج گوید که کنایہ از شفتالو و بوسہ دادن است **مؤلف** عرض کند که قوت بیان ندارد فندق و بندق میوہ را نام است پس شکستن آن میوہ کنایہ باشد از خوردنش و مجازش بوسہ دادن که از حرکت بوسہ لب ہا کشادہ می شود و ذوق ہم حاصل شود پس از ین لفظ مرکب کنایہ شفتالو صحیح نباشد۔ فتامّل مخفی مباد که فندق در استعمال فارسی کنایہ از لب معشوق ہم (اردو) بوسہ دینا۔ چومنا ۔

بندق ہندی | اصطلاح۔ بقول برہان تخمی است بمقدار فندق که آن را رتہ گویند و رنگ آن بسیاہی زند گویند اگر آن را بکوبند و بہ بینی زند و داخل سرمہ کنند در چشم احولی را ببرد۔ صاحب محیط گوید که بلغت نبطی و فارسی رتہ و بہ بربری اطہوط و اطماط و بہندی ریٹہہ گویند و غلط کردہ کسی که آن را فوفل گفتہ۔ ثمر درخت ہندی است و در جوف آن تخم سیاہ رنگ۔ گرم و خشک در آخر دوم و گویند در اوّل مخفف است و جوہر آن ارضی و لبسیار قابض و دران ناریت که بدان محلل بقوت باشد و پوست آن خشک تر و طلای آن نافع برص و منافع بی شمار دارد (الخ) (اردو) ریٹہا۔ دیکھو اطماط۔ جس پر ترجمہ کی تکمیل ہوئی ہے ۔

بندک | بقول برہان بر وزن اندک پنبۂ حلاجی کردہ و گلولہ نمودہ که بجہتہ رشتن درست کنند

صاحب سروری گوید که این را باغنده وکندش هم گویند و فرماید که در فرهنگ به بای فارسی هم آمده بوزن محکم صاحبان جامع و هفت واند هم ذکر این کرده اند **مؤلف عرض کند** که تعجب به همین معنی گند شتست عجبی نیست که این اصل باشد و آن مبدّل این که دال مهمله بدل می‌شود به جیم چنانکه زکنج و زکند و معلوم می‌شود که فارسیان بند را بمعنی نهمش که عقد و گره باشد باکاف تصغیر مرکب کرده اسم کندش قرار دادند. موافق قیاس است و آنچه به بای فارسی می آید هم مبدّل این چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ (اردو) دکھو بھکیـ.

بندکردن | مصدر اصطلاحی. بقول وارسته (۱) کنایه از جماع کردن (سعید بلخی ﮯ) نگاه بند کردن می توان دید ٭ ز چاک جبّهٔ او خواب خرگوش ٭ و (۲) بمعنی بستن تسبیح و امثال آن بتار ابریشم و کلابتون و فرماید که یکی از لوطیان بیاک تسبیح بعلاقه بند پسری حواله کرد تا بند کند و فوراً این شعر خواند (ﮯ) تسبیح مرا مزد بندی ٭ ساده پسر علاقه بندی ٭ و علاقه بند در جواب گفت (ﮯ) بندکرده و پول هم گرفته ٭ از هیچ تو مردک بلندی ٭ و گوید که درین بیت بمعنی اوّل است و این نقل از زبان میر یادی تغائی زاده زاهد علیخان سخائی لاری بگوش رسید و (۳) بمعنی پیوند کردن موی شیشه و چینی و امثال آن هم (رفیع ﮯ) سید دلها روش طبع ملائم باشد ٭ شیشهٔ آئینه را موم بر اعضا بند است ٭ (واله هروی در صفت کارگران هرات گوید ﮯ) آرند ز صنعت چو اعجاز ٭ در چینی بند کرده آواز ٭ و (۴) بمعنی قائم کردن (مخلص کاشی ﮯ) یا براه سیل تنها بند کردن مشکل است ٭ از هجوم گریه مژگانم بهم چسپیده است ٭ صاحب بحر بذکر معنی اوّل اینقدر اضافه کند که ذکر خود را بر عضو کسی نهاده تنگ کردن هم و ذکر معنی دوم و سوم و چهارم هم کرده (بربند کردن کار) فرماید که (۵) بمعنی سرانجام دادن کار هم (مسیح کاشی ﮯ) گرچه هستم زر خالص چکنم چون گشتم ٭ ریزه تر زانکه کسی بند کند کار به من ٭ بهار هم ذکر این کرده و بذکر معنی اوّل و چهارم بر ای معنی

اوّل از فوقی سندی آورده (سه) دیدم بخواب خوش
که سر و بند کرده ام ؀ گردن مراد من همه در خواب
می دیدم ؀ و گوید که این ماخوذ از معنی پیوند کردن از قسم
بند بستن است خان آرزو در چراغ هدایت (بند دکان
برآمدن) را قائم کرده بذکر معنی اوّل همان سند فرق
نمیشد چه که بالا مذکور شد مؤلف عرض میکند
(بند کردن کسی را) (۶) بمعنی فریب دادن متعلق معنی
ششم بند است (زفان) (سه) بند ما را ببدار او فسون
بند کنی ؀ تا کی این رشته شود پاره و پیوند کنی ؀ معنی هفتم
که معنی اوّل تعلق دارد با معنی پنجم بند که قفل است
بمعنی جماع و لواطت که آن هم قفل کردن را مانند است
عمل و صراحت فرید بجز نسبت ؀ بمعنی بی ضرر روانی کار
است و معنی دوم متعلق بمعنی نهم بند که عقد و گره کردن
است و در بستن تسبیح و امثال آن هم عقد و گره بکار
می آید سند وارسته از برای این معنی لفظاً غیر مطابق
است که از آن (بند نمودن) پیداست نه بند کردن
بیچاره از شفوع خود پای بیرون نهاده و در جواب

علاقه بند شعری که مذکور شد و نیز درست نیست و محقق
هند نیز ازین معنی بیان نکرده عجبی نیست که در کتابت تصحیف
راه یافته باشد و معنی سوم متعلق به معنی چهارم بند
است که چینی و شیشه شکسته را بتار آهن درست
کرده می شود مانند تسمه آهن بر صندوق و امثال آن
نهادند است بمعنی چهارم متعلق بمعنی یازدهم بند
است که [illegible] باشد و معنی قیام پیدا شد از همین نسبت
معنی پنجم عرض می شود که از سند تاریخ کاشی (بند کردن
کار کسی) بمعنی گره و انداختن در کار کسی پیداست
نه سرانجام دادن کار و معنی بیان کرده ما متعلق به معنی
[illegible] بند است و معنی سرانجام دادن کار بابست و ششم
معنی بند که گذشت هیچ تعلق ندارد بدون سند دیگر
تسلیم نکنیم (اردو) (۱) جماع کرنا یا لواطت کرنا (۲)
تسبیح وغیره کا ریشم اور رشتہ تاگوں سے گانٹھنا (۳)
تار آہنی سے ٹوٹے ہوئے ظرف چینی یا شیشے کو درست
کرنا (۴) قائم کرنا (۵) کام کو سرانجام دینا کا عذر نہیں
مشکلات پیدا کرنا (۶) فریب دینا ۔

(الف) **بندکشادن** مصادر اصطلاحی (الف)
(ب) **بندکشودن** بقول بهار مقابل بندبستن
(صائب ــه) ندارد طاقت بندگران بال سبکروحان
پیراین اندام نازک رحم کن بندقبا بکشا ۱۲ (خواجه نظامی
ــه) چو خوردند چندانکه آمد پسند ۴ ز جام و صراحی کشادند
بند ۱۲ و بحوالهٔ خان آرزو گوید که بند از صراحی کشادن
پنبه از سرآن دور کردن یا مهر سرش برداشتن است
اما بند از جام کشادن آن باشد که کار جام گردیدیست
در مجلس و چون این کار از و سر نزند گویا در بند بود
و اسیر گشته باشد و می توان گفت که بند از جام کشادن
تنها مستعمل نیست بلکه بند از جام و صراحی کشادن تنها
که اتباعاً بالفظ صراحی مذکور شد (انتهی کلامه) و فرماید
که برین تقدیر معنی بیت چنین می شود که هرگاه شراب
خاطرخواه خوردند از جام و صراحی بند کشادند و این
هیچ ربط ندارد چه بعد خوردن خاطرخواه کشادن
بند صراحی و جام چه معنی دارد مگر آنکه گوییم (ع) بجام
و صراحی نهادند بند ۴ و هذا هو الظاهر صاحب انند

حرف بحرف نقل نگار بهار مؤلف حقیر عرض کند که بند قبا
کشودن بجایش گذشت و بند صراحی کشادن پنبه صراحی برداشتن
و بند جام کشادن سرپوش از جام برداشتن و دور کردن
است و ضرورت ندارد که استعمال هر دو مجموعاً شود چنانکه
خیال بهار است که بلحاظ سند این قاعده را قائم کرد
نه بر ذوق محاوره یعنی شعر نظامی همین قدر است
که چون شراب خوردند و پسند آمد جام و صراحی را بی قید
آزاد کردند و بیاپی بخوردن آغاز کردند عادت است
که چون می در جام اندازند معاً پنبه را باز بر شیشه
گذارند تا هوا داخل نشود و تیزی شراب را برباد
نکند و همچنین رسم است که چون جرعه از جام
کشند فوراً سرپوش را بر جام می گذارند تا اثر هوا
تندی می را زائل نه نماید شاعر گوید که چون شراب
پسند آمد پنبه از مینا و سرپوش از جام دور کردند
و بیاپی استعمالش آغاز کردند این است مقصود
شاعر که بیچاره بهار آن را نفهمید و اصلاح مصرع
دوم کرد و ای بر طرز تحقیق محققین هند نژاد که بنقص

فہم خود تصرف در کلام می پسند نہ مخفی مباد کہ (ب)
مرادف (الف) است و مجرد بند کشادن بمعنی عام
باشد و (بند از جام یا بند از صراحی کشادن و
کشودن) مصدر خاص بمعنی کہ بالا مذکور شد (انوری
ے) بند بکشود چرخ تند مباش ٭ راہ بنمود بخت
پاک مدار ٭ (ولہ ے) باکہ گویم کہ حق من بشناس ٭
باکہ گویم کہ بند من بکشای ٭ (ظہوری ے) بشمن
بغلط اسیر گردید ٭ بندش بکشا کہ بی گناہ است ٭
(صائب ے) بند از دہان شیشہ کشودن نہ از زبان
ہوای خواجہ در طریقت ما شکر نعمت است ٭ واضح باد کہ از
کلام صائب (بند کشودن از دہان شیشہ) بمعنی می خوردن
است و (بند کشودن از دہان) بمعنی تکلم حاصل نیست
کہ بلحاظ صراحت بالا ——

(ج) **بند کشودن و کشادن از جام**
(د) **بند کشودن و کشادن از دہان**
(ہ) **بند کشودن و کشادن از دہان شیشہ**
(و) **بند کشودن و کشادن از صراحی**

ہریک مصدر اصطلاحی مذکور بمعنی خاص باشد کہ ذکرش بالا گذشت و ہمہ مصادر خاص
کنایہ باشد و الف و ب کہ مصادر عام است بمعنی حقیقی
(اردو) الف و ب قید سے رہا کرنا حبس سے نجات
بخشنا (ج) جام سے سرپوش دور کرنا (د) باتیں کرنا
(ہ) و (و) شیشہ یا صراحی کھولنا. شراب پینا۔

بند کشیدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دور کردن
بند باشد متعلق بمعنی یازدہم بند کہ بمعنی سد است
و (بند نقاب کشیدن) دور کردن سد نقاب و نقاب
را از چہرہ دور کردن (فغانی شیرازی ے) ہرگز از
دست تہی بند نقابی نکشید ٭ خم زلفی نگرفت و می
نابی نکشید ٭ (اردو) بند دور کرنا حائل کو دفع کرنا

بندِ کلاہ اصطلاح. بقول شمس بمعنی جوہر و لعل
کہ کلاہ بہ آن مرصع کنند **مؤلف** عرض کند کہ سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و
دیگر محققین فارسی زبان ازین بمعنی ساکت اگر
از مجرد قیاس کار گیریم توانیم قیاس کرد کہ بند کلاہ

بمعنی ہمش باشد کہ عقد است وکنایہ از جواہر کلاہ وجا دارد کہ بمعنی بندی گیریم کہ اہل لشکر بعد از انکہ کلاہ بر سر گذارند یک بند آن زیر زنخدان بہ بندند تا کلاہ از سر جدا نشود باقی حال بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) وہ جواہر جو تاج پر قائم کرین۔ مذکر۔

بندکمر اصطلاح۔ بقول بہار و انند۔ بندی کہ برکمر بندند وآن را کمربند ہم گویند (میر معزی سے) گر رای روشن وتدبیر تو شاہ عجم ٭ از خراسان روی سوی غزو کفار آورد ٭ برمیان بندکمر بند زنخدمت پیش شاہ ٭ بہر کہ اندر روم فتح از بند زنار آورد ٭ مؤلف گوید کہ این مرکب اضافی است و (کمربند) قلب اضافت۔ این است کہ معاصرین عجم کمربند و محجر دکمر را ہم بدین معنی بر زبان دارند (اردو) کمربند دیکھو بروزہ کے دوسرے معنے۔

(۳۶۰) **بندکیسه** استعمال۔ مراد از ریسمان کیسہ باشد بمعنی لفظی یعنی بندی کہ از آن کیسہ بہ بندند مرکب اضافی (انوری سے) آنکہ نکشاد ہیچ وقت نہ بست ٭ گرہ عہد و بند کیسہ زبخت ٭ و بند درینجا متعلق بمعنی چہاردہمش کہ گذشت (اردو) تھیلی کی ڈوری جس سے اسکو بند کرتے ہین اور باندھتے ہین۔ مؤنث۔

بندگاہ اصطلاح۔ بقول بہار بکاف فارسی (۱) مفصل اعضا و (۲) درہ کوہ کہ آن موضعیت کہ دران برای سد راہ متر ددین و مسافرین بند توان کرد (نظامی سے) ہمان چارہ دید آن جہاندار شاہ ٭ کہ بردار دین بند بندگاہ ٭ صاحب بحر ہم با مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم و یازدہم بند است کہ بجایش گذشت و موافق قیاس (اردو) (۱) دیکھو بند کے دوسرے معنے (۲) پہاڑ کا وہ درہ جہان ایک دیوار اس غرض سے بنادیجاے کہ مسافرین غلطی سے اُس طرف نہ جائین۔ مذکر۔

بندگردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قرار یافتن بند باشد و بس متعلق بہ معنی دہم بند کہ گذشت (خان آرزو)

ے) ای کہ گردیدہ است از بہر دلم بندی دگر ٭ رشتۂ جان را بزلف تست پیوندی دگر ٭ (اردو) قید قرار پانا۔

بندگسستن استعمال۔ بقول بہار بمعنی پارہ کردن بند را (صائب ے) دریا بغل کشادہ بساحل نہادہ روی ٭ دیگر کدام سیل گسستست بند را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بند درینجا بمعنی سوش یعنی زنجیر باشد (اردو) زنجیر توڑ دینا۔

بندگسلیدن استعمال۔ شکستن توقّع و بی توقّع کردن (شیخ ابو الفیض فیاضی ے) تا نگسلد از جہانیان بندم ٭ امید بہم دادہ پیوند ٭ مخفی مباد کہ بند درینجا تعلق بمعنی بست و سوم اوست (اردو) توقّع کو توڑنا۔ ناز لگانا۔ (۳۵۶۱)

بندگسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بندگسستن است کہ گذشت کہ مصدر گسستن و گسیختن ہر دو مرادف یکدیگر است (صائب ے) بندہای سست را صاحب من توان آسان گسیخت ٭ سہل باشد گر نباشد نظم دیباچہ ٭ (اردو) دیکھو بندگسستن۔

(۳۵۶۲) **بندگشتن** استعمال۔ بمعنی محبوس شدن و قید شدن متعلق بمعنی رہم بند۔ (ظہوری ے) کشادہ کار خود از دیدہ بود نگر ٭ دلم بصومعہ رفت و نگشت بند آنجا ٭ (اردو) قید ہونا۔ مقید ہونا۔

بندگی بقول بہار فعلی کہ منسوب باشد بہ بندہ و آن ترجمۂ عبودیت است در لفظ بجا آوردن و رسانیدن و کردن و کشیدن مستعمل (حافظ ے) تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ٭ کہ شاہ خود روش بندہ پروری داند ٭ صاحب مدار کہ از علمای معاصر عجم بودی فرموده کہ بمعنی طاعت و عبادت۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از بندہ (کہ می آید) و یای مصدری۔ فارسیان بقاعدہ خود های ہوز آخر بندہ را حذف کردہ بعوض آن کاف فارسی آوردند۔ بندگی شنید فارسیان بمعنی عاجزی و کورنش ہم استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) بندگی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ۱ اس پہ عبادت۔ پرستش [illegible] غلامی۔

بندگی آموختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خوگر عبودیت شدن واطاعت راعادت کردن (عرفی سہ) باخط آزادگی بندگی آموختن ٭ بادل بی آرزو چشم کرم داشتن ٭ (اردو) بندگی سیکھنا۔

بندگی باید میرزادگی منظور نیست مثل صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکراین کردہ اندواز معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ذات آن اخلاق واطاعت را نہ شرافت دانند ومراد از این مثل ازتند مقصود آنست کہ بہ میرزا دہ بد خلق خلیق ومطیع غیر شریف خوش است (اردو) کہتے ہین اس شریف سے دہ بہے جو اچھے گرہ ہیا ہے ٭

بندگی بجا آوردن استعمال۔ صاحب آصفی (بندگی آوردن را) قائم کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** گوید کہ ازسندش (بندگی بجا آوردن) پیداست بمعنی اطاعت کردن وامتثال امرنمودن (صائب سہ) غرور عشق زلیخا ہنوز آتش تیز است ٭ وگرنہ یوسف ما بندگی بجا آورد ٭ (اردو) بندگی بجالانا۔ اطاعت کرنا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔

بندگی بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ محقق (پیام بندگی بردن) است لفظ پیام درمحاورہ بند ف شد (خسرو سہ) ماییم وشرط بندگیش باہزارشوق ٭ این بندگی بحضرت ایشان کہ می برد ٭ (اردو) عاجزی اور بندگی کا پیام پہنچانا

بندگی بیچارگی (مقولہ) صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکراین کردہ ازمعنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون خلاف طبیعت خود بہ تعمیل حکم حاکم کاری کنند این مقولہ را استعمال کنند مقصود آنست کہ مارا چارہ نیست جز آن کہ اطاعت فرمان کنیم۔ بندہ لاچار است (اردو) بندگی بیچارگی دکن مین ایک ایسے مقام پر مستعمل ہے جہان تعمیل حکم کرنے کے سوا چارہ نہو ۔ بادل ناخواستہ کسی حکم کی تعمیل کرکے کہتے ہین کہ

بیر الحجہ تصویر نہیں (بندگی پہنچانی)

بندگی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عطا کردن بندگی است (خسرو ع) اگر کلہت خواجگی گل دہد، گر کرت بندگی دل دہم، (اردو) بندگی عطا کرنا۔

بندگی رساندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیام بندگی رساندن و اظہار بندگی کردن از طرف کسی مرادف (بندگی بردن) (حافظ ع) حافظ و ملہ جام جم است ای صبا برو، و ز بندہ بندگی برسان شیخ جام را، (اردو) بندگی پہنچانا، بندگی کا پیام۔

بندگی فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اطاعت کردن و عبودیت بجا آوردن مرادف بندگی کردن است (اثیر اخسیکتی ع) خواجگیہا زمانہ در سر داشت، لیک من بندگیش فرمودم، مخفی مباد فرمودن بظاہر درین مصدر خوش ہوئی نماید از ینکہ در محاورہ فارسی قائل این را حق غیر بہ تبدیل بزرگی استعمال می کند و نیز صاحبان تجبر و پادشاہان استعمال این برای خود ہم می کنند پس شاید در عالم تجبر استعمال این کردہ ذکر ہیچ (اردو) اطاعت کرنا۔

بندگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اطاعت کردن و امتثال امر کردن است سند این از حافظ بر لفظ بندہ گذشت (اردو) خدمت بندگی [illegible]

بندگی شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ [illegible] شدن است (خسرو ع) خواجہ کہ داند روش زندگی، پرورد و نان نکشد بندگی، (اردو) مبتلائے بندگی ہونا۔

بندگی کن ترا بحکم چہ کار مقولہ۔ صاحب خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اہل فارسیان چون کسی را در تعمیل حکم و ام[illegible] توجہ خاص تر تامل می بینند این مقولہ را استعمال کنند

و (۲) چون محکومی دیگری را حکم کاری دہد و او آن را درست نداند در جوابش ہمین مقولہ استعمال می کند۔ (اردو) (۱) حکم بجا لاؤ اچھے برے پر نجاؤ یا حکم بجا لاؤ باتین نہ بناؤ (۲) خدا کے کو حکم سے کیا مطلب بیان ہو دونون مقولون کا استعمال دکن مین ہے۔

بندگی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو بمعنی **بندگی ورزیدن** کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ از اسنادش پیداست کہ ہر دو مرادف بندگی کردن است (سنائی غزنوی ؎) ما بندگی خویش نمودیم ولیکن ٭ خوی بد تو بندہ نیارست خریدن ٭ (سعدی ؎) نہ بہ زرق آمدہ ام تا بہ ملامت بروم ٭ بندگی بی زر و جم اگر عزت و اکرامم نیست ٭ (اردو) دیکھو بندگی کردن

بندمہ بقول برہان بفتح اول و میم و کسر ثالث تکمہ و گوی گریبان را گویند صاحب جہانگیری این را مرادف بندیہ بزیادت تحتانی بعد دال مہملہ گوید و فرماید کہ این را در گریبان نصب کنند صاحب سروری ذکر بندیہ کردہ این را مخفف آن گوید صاحب رشیدی مرادف بندیہ گیرد داند۔ صاحب جامع بذکر ہر دو می فرماید کہ در بندیہ بجای میم۔ نون ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ گوید کہ بندمہ مخفف بندیہ و بہ میم اصح است و فرماید کہ قوسی بضم۔ اعراب نوی **مؤلف** عرض کند کہ دعوی صحت بلا دلیل است وحقیقت برعکس این یعنی (بندینہ) بہ نون اصل است کہ بند را با یا و نون نسبت بندین کردند و ہای ہوز زائد در آخرش آوردند معنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ بند قباست و کنایہ از گوی گریبان کہ کار بند می کند بہ تبدیل ہیئت و بندیہ مبدلش کہ نون بہ میم بدل شود چنانکہ بمین و بجیم و مخفف آن بحذف تحتانی بندمہ (اردو) گھنڈی۔ دیکھو تکمہ

بن دندان اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول (۱) کنایہ از انقیاد و فرمان برداری و اطاعت و رغبت تمام باشد و (۲) بمعنی ذخیرہ و پس انداز و (۳) قصد و ارادہ ہم۔ صاحب جامع ہم باشد صاحب سروری بر معنی اول قانع (مخزن اسرار

فتح بدندان و تپش جان کنان ؛ از بن دندان شده
دندان کنان ؛ صاحب بحر ہم ذکر ہر سہ معنی کردہ
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ صحیح آنست
کہ با کلمۂ از استعمال کنند و بدون آن خطاست زآنکہ
بردارش بہار ذکر این بدون صراحت معنی کردہ
از علی خراسانی سند دہد می پرسیم از وکہ سند کدام
معنی مورد حسن جواب دہد کہ از شعر دریافت کنید
(سہ) چو گذشت از لب او ریخت بجای ذقنش ؛
آب حیوان بخداد زبن آن دندان است ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ درین شعر معنی حقیقی مستعمل است یعنی
بیخ دندان و آنچہ خان آرزو تصحیح کردہ است ہم نہ
نیست کہ از سند سروری کار گرفتہ ولیکن نفہمید کہ
محاورہ چہ چیز است فارسیان گویند کہ ؛ بن دندان
اینہا کار را کنم ؛ یعنی بسر وچشم و مجرد چشم ہم بمعنی بسیار
مرغوب یعنی بچشم آمدہ پس قول صاحبان زبان اعنی
سروری وجامع وبرہان معتبر تر از خان آرزوست
و این دراصل مخفف (از بن دندان) است

چنانکہ بجایش گذشت کہ بدون کلمۂ از ہم محاورہ باشد
یعنی اول ودوم چنانکہ بر (از بن دندان) مذکور
شد ومعنی سوم مجاز معنی اول وبرای این ہر دو معنی
اعتماد صاحب جامع داریم اگرچہ صاحب سروری
آن را ترک کردہ وحق آنست کہ استعمال این ہمہ
معنی بالاحوالہ زبان معاصرین عجم نیست (اردو)
(۱) دیکھو از بن دندان کے پہلے معنے (۲) ذخیرہ دیکھو
از بن دندان کے دوسرے معنے (۳) قصد۔ ارادہ
مذکر۔ (۴) دانتوں کی جڑ۔ مؤنث بن دندان بھی کہہ سکتے ہیں

بند نقاب کشیدن استعمال۔ صاحب انند
بحوالۂ غوامض سخن گوید کہ معروف **مؤلف** عرض
کند کہ می پرسیم از وکہ ضرورت ذکر این چہ بود۔ با کلمۂ
(بند کشیدن) بجایش گذشت واین متعلق بہ ہمان است
وبس (اردو) نقاب ہٹانا۔ دور کرنا۔

بند نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بند کردن
است کہ گذشت وسند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو)

دیکھو بند کردن۔

(الف) **بند نهادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بذیل آن می فرماید که (بند بر ابرو نهادن) بیدماغ شدن است و ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **بند نهادن از چیزی** دور کردنش **مؤلف** عرض کند که (بند بر ابرو نهادن) گذشت ولیکن درآن تخصیص ابرو لازم نیست یعنی این مصدر عام باصلۂ بر برای غیر ابرو هم مستعمل چنانکه (بند بر پا نهادن) بمعنی زنجیر کردن در پا و تقید کردن گذشت و همچنین (بند بر گردن نهادن) طوق در گردن کردن (حافظ ؎) زلف دلبندش صبا را بند بر گردن نهد ٭ با هواداران ابرو حیلت بند و ببین ٭ و استعمال همین مصدر عام یعنی (الف) باصلۂ آز یعنی (ب) معنی دور کردن پیدا می کند چنانکه (بند نهادن از پای) بمعنی دور کردن زنجیر از پای (معزی نیشاپوری ؎) فلک ز پای سعادت نهاد بند بلا ٭ قضا ز دامن دولت گسست دست ستم ٭ بهار صد

(ج) **بند نهادن بر چیزی** را قائم کرده بدین معنی مختصر یعنی (چون گردن و پای و مانند آن) قناعت کند و ما صراحت کامش بذیل الف و ب کرده ایم این است مایۂ تحقیق محققین با نام و نشان (**اردو**) (الف) زنجیر ڈالنا (ب) زنجیر دور کرنا (ج) زنجیر ڈالنا۔

(۱) **بندنی** استعمال۔ بقول بهار و انند بمعنی

(۲) **بند نیشکر** بند خانۂ نیشکر (رفیع ؎) در گره فاشدن حاجت زندانی نیست ٭ نیشکر گرچه بباغ است ولی در بند است ٭ صاحب بحر گوید که فاصلۂ میان هر دو گره نیشکر را بدین دو نام موسوم کنند که آن را در عرف هندی پوری خوانند **مؤلف** عرض کند که تعریف هر دو رانی پسندیم (بندنی) و (بند نیشکر) گرهی را گویند که (۱) در نی و (۲) در نیشکر باشد متعلق بمعنی نهم بند نه معنی خانۂ نیشکر درست باشد و نه فاصلۂ میان هر دو گره، محققین بالا بر محاوره غور نکرده اند و بهار بحاطب الليل بند رفیع را که غیر متعلق ازین است نقل کرده که دران بند بمعنی دوم یعنی حبس است این است تراش جدید محققین و نحن فهمی

بہار۔ فتامل (اردو) گانٹھہ بقول آصفیہ۔ ہندی
۔ اسم مؤنث۔ گرہ۔ بند۔ گنّے کی وہ جگہہ جہان سے پوری
کی حد جدا ہوتی ہے۔

بندوا کردن استعمال۔ بہار ذکر این گوید کہ
معروف۔ می پرسیم ازو کہ ضرورت ذکرش چہ بود۔
مؤلف عرض کند کہ واکردن بمعنی کشادن است
و معنی این (۱) کشادن زنجیر و کنایہ از رہا کردن از
حبس و متعلق باشد بہ معنی سوم بند کہ زنجیر است و جا
دارد کہ (۲) بمعنی کشادن قفل ہم استعمال کنیم کہ بند
بمعنی قفل بر معنی پنجمش گذشت (اردو) (۱) زنجیر
پاؤن سے نکالدینا۔ محبس سے باہر کردینا۔ قید سے
رہائی دینا (۲) قفل کھولنا۔

بندوباز اصطلاح۔ بقول بحر مرادف (باز و بند)
کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بمعنی
اولش (اردو) دیکھو بازو بند کے پہلے معنے۔

بندوبست اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بست
و بند کہ بجایش گذشت بہار ذکر این از معنی ساخت
صاحب انند ہمزبانش در سکوت صاحب فرہنگ فداے
کہ از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمگی آئین گستردن
کہ انتظام مملکت و تعیین حدود باشد و بچیم قدغن نیز **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کافی بر بست و بند کردہ ایم ظہوری
(ع) درنگاہ بقفل تغافلش بنداست ٭ ولی زیادہ
ازین بندوبست می خواہد ٭ (اردو) دیکھو بست و بند

بندوبست یافتن استعمال۔ انتظام پذیرفتن
و با آئین شدن (میر محمد افضل ثابت ع) ہیچو اقلیم سخن
کز نظم بندوبست یافت ٭ زیب و آئینی زنو زودن
ملک بود و ہست یافت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بہار
ہمین سند را ذیل بندوبست نقل کردہ (اردو)
انتظام پانا جیسے اس ملک نے اچھا انتظام پایا ہے۔
شایستہ ہونا۔

بندود بقول سروری بنون و دال مہملہ بوزن
فرمود مختصر بیندود یعنی اندود کرد (لامعی جرجانی
ع) گر بیالائی شاید قدح بادہ بمشک ٭ کابر بند
بکافور سر و موی جبال ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مؤلف

قیاس وانمودی جبال کا وجبال مراد است دیگر ہیچ۔
(اردو) لیپا اندودن کا ماضی مطلق۔

بندور بقول برہان بضم اول وثالث بروزن پرزور (۱) ریسمانی باشد کہ بدان جوال وتوبرہ وامثال آن دوزند و (۲) بفتح اول نفس منطبعہ را گویند کہ آن قوت متخیلۂ افلاکست وجمع آن بندوران۔ صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی بالا کردہ وصاحب جامع ہم این را آوردہ صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ ہمچون گنجورو (۳) بمعنی منتظر صدو منتظر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این معنی اول (بندوزہ) بود زای ہوز حذف شد و بمعنی دوم مرکب است از بند بالفتح و ور بمعنی صاحب خیال کہ بند بمعنی خیال ہم بمعنی دوازدہم گذشت وکنایہ باشد از نفس منطبعہ واختلاف اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است وبمعنی سوم ہم درست است وماخذ آن ہم مثل ماخذ معنی دوم۔ صاحب سفرنگ دیدہ (ھفدہمین فقرۂ نامہ شت ساسان نخست) بندوران را کہ جمع این است بمعنی (۴) قوای جسمانی آوردہ پس معنی (بندور) قوت ہای جسمانی باشد و ظاہر است کہ ہر قوای انسان بند دارد و بند در ینجا بمعنی دوم شش یعنی پیوند عضو (اردو) (۱) وہ ڈوری جس سے خرجی اور توبڑے سیتے ہیں۔ مونث (۲) فلک کی وہ قوت جسمانی جس سے اس کا نفس مجرد جزئیات کا ادراک کرتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے جسم فلکی کو حرکات خاصہ حاصل ہوتی ہیں۔ مونث (۳) منتظر۔ انتظار کرنے والا (۴) قوائے جسمانی جس سے طاقت اعضا مراد ہے۔ مذکر۔

بندورغ بقول رشیدی بذیل (بندروغ) ہمان بندروغ کہ بحث آن واشارۂ این ہم در ینجا کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ بند بمعنی ہم ظرف زد اوست یعنی سد و ورغ مبدل برغ بمعنی کوی بزرگ کہ آب دران جمع باشد پس بندورغ پشتۂ تالاب را توان گفت ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم (اردو) تالاب کا پشتہ۔ مذکر۔

بندوز صاحب رشیدی بذیل بند رز ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بندوز باشد کہ ذکرش بر بندرز گذشت (اردو) دیکھو بند رز

بندوق بقول بہار اصل این بندق کہ لغت عربی است بمعنی غلولہ و فارسیان دران تصرف کردہ باشباع واو بمعنی تفنگ استعمال کردہ اند واین محاورہ است (رباعی) چون شاہ جہانگیر بہ بندوق بہ انداز ہیبت اولرزہ فتد بر تیہو و باز ← بیگانہ تیر این گذرد ← چون از دل عاشقان نگاہ معشوق ← **مؤلف** عرض کند کہ مفرس است ولس (اردو) بندوق بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ وہ لوہے کی نلی جس میں بارود بھر کر چھوڑیں ۔ تفنگ ۔

بندوکشاد اصطلاح ۔ بقول وارستہ ترجمہ حل و عقد است (والہ ہروی ؎) ببین بہ بندوکشاد ستم ظریفی یار ← رہ سوال ببست و در جواب کشاد ← (صاحبان بحر و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند (انوری ؎) زمانہ تکلی کز کلک تو خاتمش در ملک ← ہزار بند وکشاد و ہزار برگ و نواست ← **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) حل و عقد کہہ سکتے ہیں ۔ انتظام ۔ بندوبست ۔ مذکر ۔

بندہ بقول بہار مرکب است از بند بمعنی قید و گرفتاری و ہای کلمہ نسبت است و وضع آن در اصل (۱) برای عبید و جواری بودہ زیراکہ در بندگی آیند و لیک وخت می روند و بعد در ایام وکثرت استعمال دہ بر جمیع بنی نوع انسانی اطلاق یافتہ لیس در حقیقت مضاف بطرف حق باشد و بطرف غیر مجاز و جمع آن بالف و نون قیاسی است و بہای الف نیز آمدہ (۲) بمعنی ذات خود و قائل (صائب ؎) اگر رقیب بود از دمی شتم اشکر آن ← ہزاران بندہ از قید فرنگ آزاد می کردم ← (صائب ؎) صائب ز بندہای باخلاص می شود ← ہر کس بیک طرف نہد امید و بیم را ← (سلمان ؎) بندہ احرار بنجر و زگذشت ← کہ ہین در ہمی زخم فریاد ← صاحب فدائی بر معنی اول قانع و گوید کہ آنکہ زرخرید و خانہ زاد

کسی باشد کہ ترجمۂ آن در عربی عبد است **مؤلف**
عرض کند کہ ماخذ بیان کردۂ بہار بر معنی اوّل درست
است و معنی دوم بر سبیل مجاز باشد کہ ہر فرد بنی نوع
انسان را بندہ نام نہادند بر سبیل عجز و معنی سوم ہم
مجاز است کہ قائل بعجز خود را بہ بندہ موسوم کند (**اردو**)
بندہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر (۱) غلام۔ داس۔
(۲) انسان۔ بشر۔ آدمی (۳) جب ضمیر متکلم کی جگہ استعمال
کرین تو وہان عاجز۔ نیازمند۔ خاکسار مراد ہوتی ہے۔
دیکھو ایک کے چوتھے معنے۔

(۱) بندہ پرور اصطلاح۔ بقول فدائی (۱) آنکہ
(۲) بندہ پروری بندگان را بخوبی و پدرانہ پرورش
فرماید و (۲) کار بندہ پرور **مؤلف** عرض کند کہ (۱)
اسم فاعل ترکیبی است و مراد از مالک و آقای نعمت
یعنی بندۂ خود را پرورش کنندہ و (۲) بای مصدری
بر (۱) زیادہ کردہ اند (انوری **ط**) فرمای برات
بندہ کامل ؛ چون لفظ تو بندہ پرور آمد ؛ (صائب
ط) نہ ہر کہ خواجہ شود بندہ پروری داند ؛ نہ ہر گدی
افراخت سروری داند ؛ (**اردو**) (۱) بندہ پرور
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (بندہ نواز۔ آقا۔ خداوند)
(۲) بندہ پروری کہہ سکتے ہین بمعنی بندہ نوازی و
پرورش بندہ۔ مؤنث۔

بندۂ درگاہ تا بخانہ ہمراہ مثل۔ صاحبان
مخزنیہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بندۂ درگاہ
عوض ضمیر متکلم استعمال کنند یعنی (بندۂ درگاہ)
بمعنی من و این بر سبیل عجز و انکسار است نہ بمعنی
بندۂ حقیقی کہ عبد باشد پس این مثل استعمال می کنند
برای کسی کہ اخلاقاً خود را بندہ ظاہر می کند و دوست
صادق نباشد مقصود آنست کہ کسی کہ خود را بندۂ
درگاہ ظاہر می کند تا بخانۂ مولی ہمراہ می باشد و
داخل خانہ نمی رود تا خدمت مولی بجا آرد (**اردو**)
دکن مین کہتے ہین ”بندہ آپکا غلام ہے مگر بندگی
مین کلام ہے“ اس کا مطلب یہہ ہے کہ جو شخص
اپنے آپ کو لفظون مین آپکا غلام ظاہر کرتا ہے

وه آپکی خدمت نہ کریگا یعنی وه آپکا دوست صادق
نہین ہے بلکہ مُنہ بولا دوست ہے۔

(٣٥٧٧) **بنده گشتن** | استعمال۔ یعنی بنده شُدن یعنی مطیع و فرمان بردار شدن و خود را زر خرید قرار دادن مجازاً یا بحقیقت (انوری ؎) بنده گشت از بہر تو دل دیده را ٭ گرچہ دل را دیدهٔ ہمسایه است ٭ (ولہ ؎) ای آفتاب و ماه ترا بنده گشته اند ٭ یادو عقیق ہیچو شکر ماه و آفتاب ٭ (اردو) بنده ہونا مجازاً یا حقیقةً۔ مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا۔

(١) بنده نواز | **(٢) بنده نوازی** | اصطلاح۔ بقول فدائی (١) آنکہ بندهٔ خود را نوازش کند مانند بنده پرور و (٢) مانند بنده پروری کہ گذشت۔ (سعدی ؎) اندر بخشندگی و بنده نوازی ٭ مرغ ہوا را نصیب ماہی دریا ٭ صاحب انند ہم ذکر ناصر بحوالهٔ فرہنگ فرنگ کرده **مؤلف** عرض کند کہ (١) اسم فاعل ترکیبی است خداوند حقیقی و مجازی ہر دو (٢) بمعنی مصدری صفت ہر دو (صائب ؎) دل عاشق گراز بنده نوازی گیرد ٭ ورنہ یوسف بہ زر قلب گرانست او را ٭ و از ہمین است

(٣٥٧٨) **(٣) بنده نوازی کردن** | بمعنی لطف و کرم کردن (انوری ؎) سلطان نعمت بنده نوازی کند ٭ تا خواجہ بہر ترک و تازی نکند ٭ (اردو) اپنے مالک اور آقائے نعمت حقیقی اور مجازی کو (١) بنده نواز کہہ سکتے ہین (٢) بنده نوازی اسکی صفت ہے (٣) بنده نوازی کرنا۔ کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ عنایت کرنا۔ احسان کرنا۔

بندی | بقول بہار بمعنی اسیر و گرفتار۔ صاحبان غیاث و انند ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بند بمعنی حبس بر معنی دوم ش گذشت و یای نسبت بر وزیاده کرده اند (انوری ؎) آنکہ بہ دو صد ہزار بنده و بندی رسید ٭ تا آب مومن نگاشت تو بت کا شکست ٭ (اردو) قیدی۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ اسیر۔ مقید۔ محبوس۔ گرفتار۔ مجرم سزا یافتہ (بندی بھی انھین معنون مین اردو مین مستعمل ہے)

بندی خانہ اصطلاح۔ بقول بہار زندان کہ ترجمۂ سجن است (محمد قلی سلیم ؏) زبندیخانۂ چشم کہ جستہ؟ کہ زنجیرش سراپا رنگ بستہ ؀ صاحب بحر گوید کہ مرادف بندخانہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این خانۂ محبوس و موافق قیاس است (اردو) قیدخانہ دکھیو اسیرخانہ

بندیدن بقول بحر بروزن خندیدن بمعنی بستن فرہنگ کہ صیغۂ اسم فاعل ازین مصدر نیامدہ صاحب موارد گوید کہ بر ہمہ معانی بستن شامل کہ بجایش گذشت صاحب نواد رہمزبانش صاحب سروری بر معنی بستن قانع ازمولوی معنوی ؏ بخدا گل زتوآموخت شکرخندیدن ؀ بخدا سرو زتوآموخت کمر بندیدن ؀ صاحب ملحقات برہان ہمزبان سروری **مؤلف** عرض کند کہ مصدر اصلی است کہ ہم مصدرش بند مال فارسی زبان است کہ بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) مصدری ساختہ اند و معنی بستن حقیقی است و دیگر معانی مجازی بستن ہم درین باشد چنانکہ بندش بر بستن آب در جوی و بستن ثمر و بستن حنا و بستن خوشہ وانہ را و بستن خیال و بستن در و بستن دکان و بستن زنار و بستن سد و بستن مغز در استخوان گذشت (اردو) دکھیو بستن اور اسکے تمام معنے جو اس مصدر سے بھی تعلق ہین۔

بندیش بقول صاحب فدائی بمعنی (۱) بنیاد و بنشان بود کاخ و (۲) استخوان بندی تن مردم و جانور است و (۳) آنچہ بتازی (توطئہ) می نامندش **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین اہل زبان و زباندانان ازین لغت سکوت ورزیدہ اند ولیکن معاصرین عجم تصدیق می کنند و خود فدائی ہم کہ از علمای معاصرین عجم بود قولش اعتبار را شاید اصل این (بندیسہ) بود بالضم بمعنی (بنیاد شخص) کہ بُن بمعنی بنیاد گذشت و دیسہ بقول برہان بمعنی شخص می آید پس ہای ہوز آخر حذف شد و سین مہملہ بدل شد بمعجمہ چنانکہ گستی و گشتی۔ اسم جامد فارسی زبان است معنی دوم حقیقی است و معنی اول و سوم مجاز آن (اردو) (۱) مکان کی بنیاد نیو۔ مؤنث (رشک ؏) پھیلی جو آمد رشک شکستہ پاہو دیوار قلعہ نیو سے بیٹھی پر آگ مین آ

(۴) انسان اور جانوروں کی ہڈیوں کا ڈہانچہ۔ مذکر۔ (۳
تمہید۔ مؤنث۔

بندی شدن تپ مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ قرین شدن تپ بحیثیتی کہ اصلا مفارقت نکند۔
(محسن تاثیر ﴿) گرچہ در قید تو باشد ایمن از دشمن
مباش ہم می شود جانکاہ تر ہر گہ تپی بندی شود۔ صاحب
بحر و انند و بہار ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است و متعلق بمعنی دہم بند و بندی بمعنی محبوس
ہم گذشت و محبوس شدن تپ در جسم کنایہ باشد از
عدم انفکاکش از بدن (اردو) بخار اور تپ
جسم سے ایک لحظہ جدا نہونا۔

بندیشہ صاحب ناصری گوید بمعنی اندیشہ۔ صاحب
برہان گوید کہ بروزن و معنی اندیشہ کہ فکر و خیال باشد
و بندیشہا بمعنی خیالات و تخیلات صاحب جامع ہمزبان
صاحب سفرنگ بر پنجاہ و نہمی فقرۂ (نامہ شت وخشور
جمشید) ذکر این بالفتح بمعنی اندیشہ و تصور کردہ خان آرزو
ہم در سراج آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی قدیم است کہ اصل این (باندیشہ) بموحدہ زائد
بر زبان قدما بود و بحذف الف بندیشہ می گفتندش۔
متاخرین و معاصرین بای زائدہ را حذف کردہ اندیشہ
بر زبان دارند ہمین است حقیقت این دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو اندیشہ۔

(۱) **بندیمہ** (۱ بقول برہان بروزن پشمینہ تکمہ و
(۲) **بندینہ** (۲ گوی گریبان و فرماید کہ بجای میم نون
ہم بنظر آمدہ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و مؤید ہم ذکر این با بندمہ کردہ اند و
با حقیقت این ہر دو بر بندمہ عرض کردہ ایم (اردو)
دیکھو بندمہ۔

بندیوان اصطلاح۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ
بالفتح لغت فارسی زبان است و در اصل بندی بان بود
بمعنی کسیکہ نگہبان قیدیان باشد و عوام در تلفظ و معنی غلط
کردہ اند کہ بجای بای موحدہ واو می خوانند و بجای
بندی کہ بمعنی اسیر است بندیوان را بمعنی قیدی و اسیر
گویند **مؤلف** عرض کند کہ برادران ہمی دانند کہ واو

وموحدہ باہم تبدیل می یابند چنانکہ آب وآو پس آنانکہ بندیبان را بندیوان بوا وگویند چرا غلط کردند مبدل را استعمال کردند درست است وآنانکہ این را برای اسپہ استعمال کنند ہم بمجاز درست باشد۔ فارسیان گویند کہ ؎ بندیوانان می آیند ؎ معنی لفظی این حارسان بندیان می آیند واین اشارہ آگاہ می کند کہ بندیان ہم می آیند واین قسم تصرف در ہر یک زبان می باشد (اردو) قیدیون کا نگہبان۔ حارس۔ مذکر۔

بُن ران اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول و بالف کشیدہ چیزی کہ اعرابی مغبن گویند وبہ تازی (پیغولہ ران) ہم خوانند مؤلف عرض کند کہ صاحب منتہی الارب مغبن را لغت عرب بمعنی بن ران گفتہ وفارسیان این مرکب را بمعنی کہ استعمال کردہ اند موافق قیاس است (اردو) چڈا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بن ران۔ جانگہہ کی جڑ۔ پیغولۂ ران۔ جھنگاسا۔

بنرمی جواب دادن استعمال۔ بقول بہار

بنرمی حرف زدن وانند بملائمی سخن گفتن (میرزا رضی دانش ؎) خانمان را الالہ بر باد از عتابش می دہد ٭ گل بنرمی در صف خوبان جوابش می دہد ٭ (اردو) نرمی سے جواب دینا۔ نرمی سے بات کرنا۔

بُنزاد بقول فدائی بالضم معنی شجرۂ خاندان است مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این (بنیاد پیدائش) وکنایہ باشد از کاغذی کہ دران سلسلۂ نسب وحسب خاندان بشکل درختی قائم کردہ می شود موافق قیاس است ومجرد قول صاحب فدائی اعتبار را شاید کہ از علمای معاصر عجم بود (اردو) شجرہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ نسب نامہ۔ کرسی نامہ۔ وہ کاغذ جس مین وارث اعلی کی کل اولاد ترتیب وار درج ہو۔

بنساله بقول بہار بضم اول وسین بی نقطہ بالف کشیدہ بروزن دنبالہ۔ سالخوردہ وکہن را گویند صاحب سروری ہم بحوالۂ نسخۂ وفائی ذکر

این کردہ (استاد رودکی ے) گشتہ زین پرندسبز
شاخ بید نبسالہ ۔ چنان چون اشک مجھ ...ن نشستہ
ژالہ برژالہ ۔ صاحبان ناصری وبہار وبحر وانند
ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بر اتفاق
شان قانع وصراحت ہیچ ماخذ نکرد **مؤلف** عرض کند
کہ بُن بالضم بمعنی بنیاد و پایان و انتہای ہر چیز گذشت
پس فارسیان بترکیب این با لفظ سالہ اسم فاعل ترکیبی
کردند وکنایہ قرار دادند برای کہن سال وسال خوردہ
دیگر ہیچ (اردو) بڈہا ۔ بوڑہا شخص ۔ دیکھو بزرگ سال

بن ستور اصطلاح ۔ بقول انند کنایہ از سوراخ
دُبر ستور **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد عیبی ندارد ۔ موافق قیاس
است کہ بُن بمعنی سوراخ مقعد ہم بجایش گذشت
(اردو) چار پایون کی مقعد کا سوراخ ۔ مذکر ۔

بن سخن افگندن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار سخن بنیاد کردن (فردوسی ے) سخن را افگندند
ہر گونہ بن ۔ ہم ایران بن بنہادند بیر سخن ۔ صاحبان
بحر وانند نیز باشش **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
طرح سخن افگندن و آغاز سخن کردن است سند فردوسی
لفظ بکار این نمی خورد کہ دران عوض اضافت بن
رای اضافی است عیبی ندارد کہ معنی بکار این می خورد
(اردو) گفتگو شروع کرنا ۔

بہ نسیمی بنداست مقولہ ۔ بقول بحرای بام
بہ نسیمی دربند است سہل موقوف است ۔
مؤلف عرض کند کہ نخفہ بمعنی نسیم نباشد مجرد از نسیم
است بمعنی نخفہ است وموقوف است فارسیان
چون التجای توجہ از کسی کنند گویند کہ ... عالی ...
بہ گوشہ چشمت دربند است یا بتوجہ تو دربند است یعنی موقوف
است باشارہ چشمت یا موقوف است بر توجہ تو (اردو) تیری
اشارہ پر موقوف ہے یا تیری ادنی توجہ پر منحصر ہے ۔

(الف) بنشاخت الف بقول برہان بکسر اول وشین قرشت
(ب) بنشاختن با الف کشیدہ بوزن بنواخت معنی (ب)
یعنی نشاندہ ونشانید ۔ نسبت (ب) بتغیر باید کہ بمعنی نشانیدن است
صاحب سروری ہم نسبت (الف) ہمزبان برہان (حکیم فردوسی

ف) باکرام شاهانه نواختش ٭ برخویش برتخت بنشاختش ٭ ذکر (ب) هم کرده (استاد لبیبی ف) چو باز آمد از حمله و تاختن ٭ بفرمودش از پای بنشاختن ٭ صاحب ناصری بذیل (الف) ذکر (ب) هم کرده صاحب بحر گوید که (ب) سالم التصریف است بمعنی نشانیدن صاحبان موارد و نوادر و جامع و سراج هم ذکر (ب) کرده اند **مؤلف** عرض کند که نشستن مصدر لازم است و نشاستن و نشاندن متعدی که بجایش می آید پس نشاختن مبدل نشاستن باشد که سین مهمله بدل شده به خای معجمه و همین است مثال اول این تبدیل بعض محققین در معنی نشاستن سکندری خورده اند که بجایش صراحت کنیم و موحده در اول این اصلی نباشد بلکه زائد است تسامح اہل لغت است که این را در ردیف موحده جا دادند۔

(اردو) الف ٹہایا۔ بٹہلایا (ب) بٹھانا۔ بٹہلانا۔

الف) **بنشاستن**	صاحب بحر برالف گوید که با لکسر
ب) **بنشاندن**	بمعنی نشستن است سالم التصریف

و صاحبان موارد و نوادر ذکر این بدون صراحت و تحقیق کرده اند صاحب برهان ذکر ماضی مطلق الف کرده گوید که مرادف بنشست که ماضی نشستن است صاحب سروری هم به همین معنی از منوچهری سند دہد (ف) فاختگان همبر بنشاستند ٭ نای زنان بر سر شاخ چنار ٭ صاحبان انند و هفت هم هم زبانش **مؤلف** عرض کند که موحده اول زائد است و ضرورت نداشت که این را در ردیف موحده قائم کنند اصل این نشاستن است بقول بحر بمعنی نشاندن (متعدی نشستن) و نشاندن مبدل نشاستن که سین مهمله بدل شده به نون چنانکه بالکس و بلکن۔ صاحب برهان هم ذکر نشاستن بمعنی نشاندن کرده و آنچه همه محققین بالا درینجا (الف) را بمعنی لازم آورده اند سندش همین یک شعر منوچهری است پس ضرری نیست که الف را لازم و متعدی هردو دانیم و (ب) متعدی است و صراحت ماخذ بر نشستن می آید (اردو) الف بیٹھنا بٹھانا۔ (ب) بٹھانا۔

بنشین که گدائی کنم و پیش تو آرم	بمقوله صاحب

خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ فارسیان این قول را بحق
بزرگ و سن استعمال می کنند تا آن را از محنت یاز
دارند دیگر ہیچ (اردو) دکن مین بزرگون کی
خدمت مین اون کے سعادت مند فرزند کہتے ہین
بابا تکلیف نہ اُٹھاؤ ہم بھیک مانگ کرتمھارا پیٹ
بنظام ایستادن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی
فوجی صف بستن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ ماخذ بحجہ ذکر
این کردہ (اردو) صف باندھ کر کھڑا ہونا۔
بنظر آمدن مصدر اصطلاحی۔ آمدن چیزی پیش
و پیش چشم۔ لازم نظر کردن (ظہوری ؎) در بیان
بنظر ہر چہ در آید بنظر نہ پذیرفتہ بجز عکس تو آئینہ ما
(صائب ؎) در بیان کہ تو باشی بنظر می آمد
چون سبزۂ خوابیدہ ز رعنائی تو (اردو) دکھائی
دینا۔ بقول آصفیہ نظر آنا۔ دیکھنے مین آنا۔

بنعمت رسیدن مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل
کردن نعمت و کامیاب شدن بہ نعمت (صائب
؎) سیری ز دیدن تو ندارد نگاہ من ٭ چون قحط
دیدہ کہ بنعمت رسیدہ است ٭ (اردو) نعمت پانا۔
بنغام اصطلاح۔ صاحب رشیدی بذیل بلغار
گذشت ذکر این بضم اول کردہ اصل بلغار است
اشارہ این ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بلغار۔
بنفش بقول بہار بالتحریک بمعنی بنفشہ رنگ
(خواجہ نظامی ؎) ستادہ ملک زیر زرین درفش
ز سیفور بر تن قبای بنفش ٭ صاحب رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ صاحب
... طبقات گوید کہ رنگی است معروف و
... صاحب مؤید بذیل لغات فرس گوید
کہ بالضم ... گلستہ ... کبود باشد صاحب غیاث
... بفتح اول وضم نون و فا و شین معجمہ بمعنی
کبود رنگ و نیلگون **مؤلف** عرض کند کہ ہم جامد
فارسی زبان است و بس (اردو) بنفشہ رنگ

بنفشہ کا رنگ رکھنے والی چیز (مؤنث)

بنفش کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کبود کردن۔ صاحب برہان در ملحقات این را کنایہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) کبود رنگ کرنا۔

بنفشہ بقول برہان بضم اوّل و کسر اوّل ہر دو آمدہ (۱) گلی باشد معروف کہ معرب آن بنفسج است و (۲) گیاہی کہ در آب روید۔ صاحب ناصری ہم ذکر این معنی اوّل کردہ (حکیم فرخی ؎) بنفشہ زلف من آن آفتاب ترکستان ٭ ہمی بنفشہ پدید آرد از دو لالہ ستان ٭ کنون ز رنگ بنفشہ دمد عجب نبود ٭ اگر بنفشہ دمد زیر عارض جانان ٭ (ولہ ؎) شکست زلف تو تازہ بنفشہ تبری است ٭ رخ [illegible] و عارض تو تازہ لالہ و نسرین ٭ صاحب جامع فرماید کہ گلی است معروف و گیاہیکہ بر آب روید بہار ذکر این کردہ می فرماید کہ نام درختی است کہ گلش کبود رنگ می باشد۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در بعضی از نسخ رشیدی از شرح دیوان انوری سبزہ ایست کبود رنگ کہ گلش ہم کبود باشد و آن را نگوش و گوش را بدان نسبت دہند و این غالبا است چراکہ برگ آن سبز می باشد و گلش کبود مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است [illegible] صراحت کامل کردہ ایم جز این نیست کہ [illegible] معنی اوّل و دوم را قائم کرد و تحقیق [illegible] است کہ معنی دوم درست و معنی اوّل آن را گل بنفشہ گویند و مجازاً گل را ہم بنفشہ نامند (اردو) (۱) گل بنفشہ مذکر (۲) بنفشہ۔ مؤنث۔ دیکھو الہ وزہ۔

بنفشہ پوش اصطلاح۔ بقول بہار از عالم گلپوش۔ صاحب انند نقل نگارش ہم او گوید کہ (بنفشہ خط) و (بنفشہ موی) از مرادفات این است (محمد اسحق شوکت ؎) لبم ز حرف لبش ہست بادہ نوش ہنوز ٭ بود نظارہ [illegible] آتش بنفشہ پوش ہنوز ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پوشیدہ بنفشہ مشابہت بنفشہ دارندہ در خط [illegible]

مراد فاتش بجایش کنیم (اردو) معشوق۔ مذکر۔

بنفشه خط اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف بنفشه پوش۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خط مثل بنفشه دارنده کنایه از محبوب (صائب ؎) از گریه چشم ہر که چو بادام شد سفید ؞ نظاره بنفشه خطانست چاره اش ؞ (اردو) یار کو بنفشه خط کہہ سکتے ہیں۔

(۳۵۷۷) **بنفشه زار** اصطلاح۔ جائی که کاشت بنفشه شود که زار بقول برہان مقام کشت را گویند (ظہوری ؎) نداشت مشک شمیمی چنان شمیم رسانند ؞ ز چین زلف تو در چین بنفشه زار چند ؞ (و نیز ؎) بنفشه زار شب از بہر سیر آه خوشست ؞ اگر یه سمن را ز صبحدم دیدیم ؞ (اردو) بنفشه زار وہ مقام ہے جہاں بنفشه بویا جائے۔ مذکر۔

بنفشه کرده استعمال۔ بقول مؤید و بہفت کبود کرده **مؤلف** عرض کند که اصل این مصدر است (بنفشه کردن) بمعنی رنگ کبودی کردن (اردو) کبودی رنگ کیا ہوا۔

بنفشه گون طارم اصطلاح۔ بقول برہان کنایه از آسمان است (صاحب جہانگیری) در ملحقات و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و ناصری و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت طارم بنفشه گون است و بنفشه گون اسم فاعل ترکیبی بصفت طارم واقع شده و طارم بمعنی بام خانه و گنبد و خانه چوبین ہمچو خرگاه پس معنی لفظی این کنایه مذکور است (اردو) آسمان۔ مذکر۔ یکیه آسمان

بنفشه گون مہد اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و جامع و ملحقات ناصری و جہانگیری (۱) مرادف (بنفشه گون طارم) و (۲) زمین جہان آرزو در سراج می فرماید که آنکه این را کنایه از زمین نیز آورده اند این خطای فاحش است **مؤلف** عرض کند که این ہم قلب اضافت (مہد بنفشه گون) است و (بنفشه گون) اسم فاعل ترکیبی و صفت مہد و برای معنی دوم یعنی زمین البته خصوصیتی دارد و معنی آسمان

را می‌ز توان گرفت زیرا کہ تشبیہ مہد با زمین بہتر از آسمان است (اردو) (۱) دیکھو بنفشہ گون طارم (۲) زمین دیکھو ارتا۔

بنفشہ موی اصطلاح۔ بقول بہار و انند مراد ف بنفشہ خط **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از معشوق است (ظہوری ۵) بدستہ بندی موی بنفشہ مویان رو۔ مرو بباغ چہ سنبل کدام مرزنجوش ٭ (اردو) بنفشہ موی۔ معشوق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بن فگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی طرح افگندن است (فردوسی ۵) سخن را فگندند ہرگونہ بن ٭ ایران بن نہادند یکسر سخن ٭ (اردو) بنیاد قائم کرنا۔ طرح ڈالنا۔ بنیاد ڈالنا۔

بنقہ بقول برہان بفتح اول و قاف و سکون نون نوعی از غلہ باشد مانند عدس و قوت و منفعت آنہم مانند عدس است صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب محیط فرماید کہ این لغت عرب است و دانہ ایست شبیہہ بہ عدس و از ان بالیدہ تر و بشیرازی مشو گویند کہ قسمی از عدس باشد ولیکن بسفیدی و تدویر آن نیست و کازرونی گفتہ کہ آن در ہیچ نبات عدس می روید و نیز مثل عدس منبخوش بند و بقول بعض در زراعت و غیرہ می روید و شبیہہ القوہ بعدس۔ بقول شیخ معتدل و مائل بہ یبوست و گویند سرد و خشک مائل باعتدال و قابض مثل عدس و مولد سودا و عسر الانہضام (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نام عربی مشہور تر از اسم فارسی است از ینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم و ذکر این بر بر جانف ہم گذشت (اردو) دیکھو بر جانف۔

بنک بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون کاف (۱) مصغر بن است کہ حبۃ الخضرا و چتلا قوج باشد و آن بیشتر در کوہ و جنگل ہا حاصل می گردد صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج ذکر این کردہ اند

مؤلف عرض کند کہ بن بمعنی دوش بجای خود ش گذشت و افعال و خواص آن ہمہ رانچ ندکور (اردو) دیکھو بُن کے دوسرے معنے ۔

(۲) بنک ۔ بقول برہان نوعی از قماش زمین اطلس کہ بران گلہای زربفت باشد ۔ صاحبان سروری و رشیدی و جامع و سراج و ہفت ذکر این کردہ اند (ظہوری سہ) ز جامہ خانہ عشق تو اطلسی گردون ٭ بہ نعل و داغ بنک پوش کردہ ما را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بن بمعنی باغ بر نشان اولش گذشت فارسیان بزیادت کاف تصغیر مجازاً قماشی را نام نہادند و باغ کوچک گفتند کہ دران گلہای زربفت است ۔ موافق قیاس باشد (اردو) مذکر ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس مین زربفت پھول بنے ہوتے ہین ۔

(۳) بنک ۔ بقول برہان گلہا و نشان ہا را نیز گویند کہ بر روی جہوشان از خوردن شراب بہم می رسد یا عرق بر پیشانی ایشان نشیند صاحبان جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز است کہ از معنی دوم این را قائم کردہ اند (اردو) وہ پسینے کے قطرے جو محبوبون کے چہرے پر می خواری کی حالت مین ظاہر ہون ۔ مذکر ۔

(۴) بنک ۔ بقول برہان بضم اول مصغر بنہ است یعنی درخت کوچک صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو بذکر این بحوالہ رشیدی می فرماید کہ او بضمتین گوید و این غلط است چہ حرف ساکن را چون حرکت دہند غلط باشد **مؤلف** عرض کند کہ مصغر بن باشد نہ بنہ و بن بمعنی درخت بر نشان ششمش گذشت و آنچہ خان آرزو نسبت اعتراض می نماید و بر رشیدی بروی قواعد فارسی زبان اعتراض می نماید جوابش ہمین است کہ قواعد تابع زبان است نہ زبان تابع قواعد پس قول محققین اہل زبان معتبر تر از قیاس خان آرزو ست (اردو) چھوٹا جھاڑ ۔ مذکر ۔

(۵) بنک ۔ بقول برہان بمعنی نشان و اثر ہم چنانکہ گویند از فلانی یا از فلانہ چیز بنک نماندہ است ۔

اراده آن باشد که نشان واثر نمانده صاحبان سروری
ورشیدی ذکر این کرده اند. صاحب جامع گوید که
درین زمان این را باکه گویند وبترکی کوبا. خان آرزو
در سراج گوید که بمعنی رخت واسباب است که بمجاز
بمعنی نشان مستعمل شد **مؤلف** عرض کند که مقصودش
چیزی نباشد که بن که بمعنی رخت واسباب بر معنی ذہنش
گذشت آن را بزیادت کاف تصغیر بمعنی نشان واثر
استعمال کرده اند. ما می گوئیم که متعلق بمعنی چہارم بن
باشد که بمعنی بنیاد گذشت وبنیاد خورد کنایه از نشان
واثر است وبس (اردو) نشان. اثر. مذکر۔

(۲) بنک بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وثالث. پوست
اُم غیلان وآن درختی است صحرائی در ولایت مصر صاحب محیط
میفرماید که از بیخ ام غیلان ہمین جدا می شود ودرین اختلاف است
گویند که بنک لاتش است وآن گرہ ہائی که در بیخ آن بہم رسد وگویند که اینا نسب
واصح اقوال است گرم وخشک وقریب به آخر درجۂ
اوّل ودران قبض وتقویّ اعضا است ومنع عرق
وبوی بدن کند ومنافع بسیار دارد (الخ) ہم اونسبت
وجه تسمیه می فرماید که معنی لفظی این بلغت فارسی بیخ
کوچک **مؤلف** عرض کند که درست است وبن بر نشان
وبنجش بمعنی بیخ گذشت (اردو) بنک فارسی مین
اُس پوست کا نام ہے جو درخت ببول کی جڑ سے
نکالا جاتا ہے۔ مذکر۔

(۱) بنکاب بفتح اوّل (۱) بقول وارسته
(۲) بنکاب ساز شیرۂ که بعد سحق از بنک حاصل
می شود ونسبت (ب) بذیل الف گوید که کسی است
که بنکاب فروشد (قاسم مشہدی ؁) سیر چشم ما نبود
خود بود چون آفتاب ؎ کاسۂ بنکاب ما سر چشمۂ حیوان ما
؎ (طغرا در ہجو محتسب ؁) به بنکاب سازان کند
محتساب ؎ که آرند ہدیه ز راه شتاب ؎ **مؤلف** عرض
کند که اصل این به کاف فارسی است که می آید و
فارسیان بر سبیل تبدیل چنانکه گند وکند استعمال
اینچ کرده اند صاحب بحر ہم ذکر الف وبذیل آن
ذکر (ب) کرده (اردو) (۱) بنک کا شیرہ مذکر۔
دیکھو بنگاب (۲) بنک گھوٹنے والا۔ مذکر۔

بن کار خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی کنایہ از اندیشہ نمودن بجہتہ عاقبت و انتہا و پایان کار باشد صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ (اثیر الدین ادمان سے) خوار و دشوار جہان چون پی ہم می گذرد ٭ گر تو دشوار نگیری ہمہ کار آسان است ٭ تو سر وقت نگہدار و بن کار مخور ٭ کہ فلک نیز درین واقعہ سرگردانست ٭ صاحبان رشیدی و بہار و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اردو**) مآل کار کی فکر کرنا۔ مآل اندیشی کرنا۔ صاحب آصفیہ نے مآل اندیشی کا ذکر کیا ہے۔

بنک از سر پریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر از بیخودی بخود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست کہ اصل این نشۂ بنک از سر پریدن بباے فارسی بود بحذف نشّہ این مصدر محاورہ قرار یافت دیگر محقّقین ذکر این نکردہ اند موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ اگرچہ از سر پریدن بمعنی دور کردن از سر است ولیکن خیال ما ہمین کہ محقّق با نام و نشان پریدن را بریدن نقل کردہ مصدر (بنک از سر پریدن) بہ باے فارسی می آید (**اردو**) بے خودی دفع ہونا۔ آپے میں آنا۔ دیکھو بخویش آمدن۔

بنکران اصطلاح۔ بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و فتح کاف و راے بی نقطہ بالف کشیدہ و بنون زدہ بمعنی نکران است صاحبان رشیدی و انند و سراج ذکر این کردہ اند صاحب سروری این را اصل دانند و نکران را کہ بحذف نون گذشت مخفف این (صاحب جہانگیری ہم این را آوردہ (مولوی معنوی سے) وارثانم را سلام من بگو ٭ این وصیت را بگویم مو بمو ٭ تا ز بسیاری آن زر نشکہند ٭ بنکرانی پیش آن مہمان نہند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت معنی این بر نکران عرض کردہ ایم کہ تہ دیگی را گویند و این مرکب است از بن بمعنی بیخ و بنیاد کہ گذشت و کران بمعنی کنارہ گرفتہ پس بنیاد کنارہ گرفتہ طعامی را نام کردند کہ در تہ دیگ لذیذ تر باشد کہ روغن

زیادی در آن می باشد وہمین است کہ برای مہمانان بطور
خاص بر سفر می کشند (اردو) دیکھو بگرا کا ترجمہ۔

بنگاک اصطلاح۔ بقول شمس در فارسی زبان
(۱) امیوہ را نام است کہ آن را (بونگاک) و (بنگوی)
نیز گویند و بحوالہ نسخہ میرزا گوید کہ (۲) درخت گل باشد
مؤلف عرض کند کہ ہمین بکاف فارسی اول می آید
و حقیقت این ہمہ را بجا بیان کنیم اگر استعمال این بہ دو کاف
عربی بہ تحقیق رسد توانیم گفت کہ مبدل آن است کہ کاف
فارسی اول بدل شد بکاف عربی چنانکہ گند و کند و معنی
دوم دلالت کند بر صحیح بودن کاف فارسی کہ (بن گلک)
بمعنی درخت گل کوچک است (اردو) (۱) دیکھو بنگلک
(۲) درخت گل۔ مذکر۔

بنگن بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی
و نون آہنی باشد پہن و دستہ از چوب بران نصب کردہ
باشند و بہر دو طرف آن دو ریسمان بندند یک شخص دستہ
آن را و دیگری ریسمان ہا را گیرند و زمین را ہموار کنند
و بعربی آن را مسواۃ و منسفہ خوانند صاحب سروری
این را بکاف فارسی آوردہ و فرماید کہ آن را گراز
بضمہ کاف فارسی و تشدید رای مہملہ ہم خوانند و
بعربی منسفہ و مسوات و گوید کہ در فرہنگ بنگن۔
صاحب ناصری درست گوید کہ بضم اول و کاف عربی
است بمعنی (بیج کن) صاحب جامع ہم این را بکاف
فارسی آوردہ خان آرزو در سراج بتکن را کہ بفوقانی
دوم عوض نون گذشت صحیح داند و این را تصحیف
خواند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ بتکن بہ فوقانی
عوض نون بہ ہمین معنی بجایش مذکور شد و صراحت
ماخذش ہمہ را نجا مذکور و لیکن لازم نمی آید کہ این
را تصحیف دانیم چنانکہ خان آرزو می گوید کہ ماخذ این
بہتر از ماخذ آنست و با کاف عربی صحیح است چنانکہ
صاحب ناصری گفتہ و آنچہ بکاف فارسی بہمین معنی
می آید مبدل این دانیم کہ کاف عربی بدل شد بکاف
فارسی چنانکہ گند و کند (اردو) دیکھو بتکن کے تیسرے معنے

بنگو بقول برہان و خان آرزو در سراج بفتح اول
و سکون ثانی و ضم ثالث و واو ساکن اسبغول باشد

که بعربی بذرقطونا گوید **مؤلف** عرض کند که اسم جامه
فارسی زبان است و ذکر طبیعت و خواص این بر اسبغول
گذشت اصل این به های هوز آخره بود بمعنی درخت کوه که
در محاوره حذف شد (اردو) دیکهو اسبغول ـ

بنکوهی اصطلاح ـ بقول برهان بفتح اول و کسره
ثانی گیاهی است بسیار چرب که از ان آتش پیدا کنند(?)
سروری بذکر معنی بالا گوید که بقول بعض همان حبة الخضرا
است که بترکی چتلاقوجی گویندش ـ صاحبان سراج و [illegible]
همزبان برهان ـ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر حبة
بن فرموده ماذکر این بر بالفتح کرده ایم و اشاره
حبة الخضرا اسم همدر انجا است و ما صاحب این حرف [illegible]
که بن بمعنی درخت موصوف باشد و کوهی صفتش [illegible]
لفظی این درخت کوهی یا درخت خاص که بن نام دارد
و بستانی نباشد بلکه در کوه پیدا شود (اردو) دیکهو [illegible]

بنگ بقول بهار بالفتح گیاهی است معروف مسکر
و گوید که بالفظ خوردن و رساندن و زدن و نشاندن
شدن مستعمل صاحب محیط بر بهنگ به های هوز زدم(?)
می فرماید که اسم هندی بنگ است و در سنسکرت [illegible]
تیری یعنی از نوشیدنش چشم سرخ می شود و کچیا یعنی [illegible]
صحبت کردن بزنان خوب است و بهرنگی یعنی جالب اسهال(?)
و فرماید که نزد هندیان تیز و تلخ و گرم و مشتهی طعام و دافع
فساد بلغم و مورث پرخوری و بسیار گوئی و گاهی از افراط
آن تپ احداث می کند و بد است برای کسی که زهر خورده
باشد و بر بنگ گوید که بالفتح اسم فارسی است و کنب
نیز گویند و بعربی قنب معرب از کنب فارسی و یونانی ـ
و بفرونس و قنابس و بسریانی قنبرا و بروم کتانی و
بهندی بهنگ و کچیا و در انگریزی هیمپ گویند [illegible]
در رقة الخیال بنشاط افزا و فلک تازه و خوش نما و حبة الخضرا
و شهوت انگیز و ونس اهوم ـ درخت فارسی قوی تر از
[illegible] هندی است و کسی که استعمال آن می کند اختلال عقل آن
می نماید و مردم مجنون می گردد ـ برگ آن مرکب القوی
و در سوم سرد و خشک با حرارت لطیفه و تخم آن گرم و خشک
در سوم و پوست آن سرد و خشک در نهایت [illegible]
و برگ آن بسبب مرکب بودن قوای آن اول فرحت [illegible]

ونیکوئی رنگ رخسار و سبزی آورد۔ حدائق لطیف (الخ)
(اردو) بنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
نشیلی بوٹی۔ بجیا۔ سبزی۔ بھنگ۔ ورق النشاط۔

(الف) **بنگاب** اصطلاح۔ بہار نسبت (الف)
(ب) **بنگاب ساز** گوید کہ آبی را گویند کہ بنگ
سودہ دران حل کنند و بپالایند و نسبت (ب) فرماید
کہ بنگاب فروش را نام است صاحب انند نقل نگار
ہر دو مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است الف
قلب اضافت (آب بنگ) و (ب) اسم فاعل ترکیبی
ہمین است اصل و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدل
این۔ و ای برحقق باتام و نشان کہ کلام قاسم مشہدی
و ملا طغرا را کہ ہمد رانجا مذکور است درینجا ہم نقل
کردہ بتصحیف در کتابت (اردو) (الف) و (ب)
فارسیون نے پانی مین گھوٹے ہوے بھنگ کو بنگاب
اور اُس کے بنانے والے کو بنگاب ساز کہا ہے دونون مذکر

بنگ از سر پریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بنگ از کلہ پریدن بہار و انند ناگاہ خبردار
شدن و سر حساب گشتن (ظہوری ع) چون
غم او طپانچہ آردہ کہ پرد بنگ از سرم فی الحال
ہ (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار ع) گر این گل دید
ی بہ رطل گران ۴ پرد بنگ عشق از سر ملبابان ۶ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ ایست و بس خیال ما این است کہ
ہمین مصدر اصل است و آنکہ (بنگ از سر پریدن)
بموحدہ بشتم گذشت تصحیف باشد چنانکہ اشارۂ این
ہمد رانجا کردہ ایم (اردو) دفعتہً خبردار ہونا۔
غفلت سے چونکنا۔ نشہ رخصت ہونا۔ ہوش مین آنا

(الف) **بنگالا** (الف) بقول بہار نام ملکیست
(ب) **بنگالہ** معروف در ہند بطرف مشرق
(ج) **بنگالی** و فرماید کہ فارسیان استعمال (ب)
کنند بہ تبدیل الف آخر بہا و منسوب آن راج خواندند
(خواجہ شیراز ع) شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند
زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود ۴ (والہ ہروی
ع) یار بنگالیم آخر ز سفر باز آمد ۴ عمر بگذشتہ ز آغاز
بانجام رسید ۴ (اردو) الف و ب بنگالہ۔ مذکر

ایک مشہور شہر اور صوبہ۔ صاحب آصفیہ نے ج ۱ ص
اس کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اسم مذکر۔ بنگالہ
کا باشندہ ۔

بنگان بقول برہان بکسر اول وکاف فارسی بالف
کشیدہ بروزن فنجان (۱) طاسی باشد کہ دہقانان
بن آن را سوراخی کردہ در ظغارہ پرآبی گذارند بمقدار
زمانی کہ پر شود آب از رودخانہ یا مرغ یا چشمہ بزراعت
ہر یک رود و بعضی را یک و دو و بعضی را چہار و پنج
مقرر شدہ باشد و (۲) مطلق پیالہ را نیز گویند و معرب
آن فنجان است صاحب سروری بذکر معنی اول می فرماید
کہ حسین وفائی بہ بای فارسی ہم آوردہ کذا فی الفرہنگ
(خلاق المعانی لہ) برسر آمد ز تہی مغزی خصمت چہ عجب
٭ زآب چون گشت تہی آمد بنگان برسر ٭ و فرماید کہ در
نسخہ میرزا (۳) بمعنی صحن رویین (سراج قمری سہ)
طشت زر شرق پر آتش برای سینہ ام ٭ ہر سحر از پی تزیین
فیروزہ بنگان میرسد ٭ صاحب ناصری نسبت معنی اول
خوش صراحتی کند کہ این برای پیمودن آب است و قسمت
ہر یک از شرکا (حکیم سنائی لہ) در جہانی چہ بایدت
بودن ٭ کہ بہ بنگان توانش پیمودن ٭ و صراحت معنی
سوم کند کہ طشت باشد (مولوی معنوی ع) ہمہ گرفت
و خلق بنگان می زنند ٭ و فرماید کہ رضی الدین نیشاپوری
کنایہ از آسمان کردہ و (نیلی بنگان) گفتہ (سہ)
حاصل از چشم عدوی تو و اشعار منا است ٭ جبہ آبی
در این نیلی بنگان دیدم ٭ صاحب جامع حوالہ می کند
(بنگان بیانی ناسی) و بران می فرماید کہ مطلق کاسہ
و خصوصاً طاسی کہ تہ آن سوراخ کنند و در آب
گذارند و ساعت شبانہ روز را در تقسیم آب و کارہای
دیگر مدار علوم کنند و فرماید کہ معرب ہمین است فنجان

مؤلف عرض کند کہ بخیال ما اصل این بکاف عربی
است مرکب از بنک کہ بمعنی نشان گذشت و آن بمعنی
وقت و لحظہ و ساعت فارسیان ہر دو را مرکب کردہ
بنکان کردند کہ معنی حقیقی این (نشان وقت) است
و کنایہ از طاسی کہ ذکرش بالا گذشت کہ در زمانہ
سلف عوض ساعت استعمالش می کردند آنچہ در لعرب

تصرفی را و یافته و کاف عربی به فارسی بدل شده (چنانکه
لند و گند) و آنچه به بای فارسی می آید چنانکه تب و تپ)
مبدل این و نتیجهٔ لب و لہجهٔ مقامی و محاورهٔ زبان است
و معنی دوم مجاز معنی اول که طاس خاص را بمعنی مطلق پیاله
استعمال کردند و معنی سوم نتیجهٔ بی غوری محققین بالا است
که (پیروزه بنگان) را بذیل این جا دادند و همچنین (نیلی
بنگان) مرکب و کنایه ایست و مجرد بنگان درین هر دو مرکب
بمعنی دوم است و بس پس ضرورت ندارد که معنی سوم
قائم کنیم (اردو) (۱) وہ پیالہ جس کی پیندی میں ایک
سوراخ کرکے پانی میں چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بھر جاتا تھا
تو وقت کا حساب لگا لیتے تھے یہہ گویا گھڑی کا کام
دیتا تھا۔ مذکر (۲) پیالہ۔ مذکر۔

بنگان زدن مصدر اصطلاحی صاحب ناصری
بذیل معنی سوم بنگان سندی که از کلام مولوی معنوی نقل
آورده از آن استعمال این مصدر مرکب ثابت می شود
و عادت ولایت عجم است که چون ماه گیرد یا ساعته فرو گیرد
از آفات آسمانی پیش آید منجمان و تماشاسان طاس را بزنند تا دیگران
از صورت حال واقف شوند همین رسم و آئین این مصدر داخل محاوره
شد (اردو) تھالی بجانا۔ چاندگہن یا اور کسی تقریب پر اہل
عجم بجاتے ہیں جیسا کہ اہل ہند۔

بنگاه بقول بہار (۱) مرادف بناگاه یعنی منزل و مکان و جائی که نقد و جنس دران نہند (ظہوری ع) در ترکستان
حسن سرای چنین که دیده٭ معمور خوش بغارت بنگاه گشته است٭ (سعدی ع) ز بنگاه حاتم یکی پیر مرد٭ طلب
ده درم سنگ فانید کرد٭ صاحبان برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و مؤید بجز ذکر این کرده اند
صاحب ناصری گوید که اصل این بنه گاه بود بمعنی جای نہادن پس بکسر باشد نه بضم۔ خان آرزو در سراج می فرماید
که مرکب از بن بالضم بمعنی رخت و اسباب و گاه بمعنی جای و بمجاز بمعنی مقام و منزل و مخفف این بنگه که می آید صاحب
فدائی بذکر معنی بالا گوید که (۲) انجمن مصدر ہم مؤلف عرض کند که ماخذ بیان کردهٔ خان آرزو بهتر از ناصری
است و اتفاق محققین ہم بر ضمهٔ اول است و معنی دوم را بر اعتماد صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود

تسلیم کنیم کہ مصدر ہم بنیاد مشتقات است مخفی مباد کہ بناگاہ کہ بمعنی اوّل گذشت مزید علیہ این باشد بزیادت (الف) از بنگہ بنا بمعنی رخت و سامان نیامدہ (اردو) (۱) دیکھو بناگاہ کے پہلے اور دوسرے معنے (۲) مصدر۔ مذکر۔ دیکھو اسم مصدر۔

بنگ بچاہ افتادہ است مثل۔ بقول بہار مثلی است مشہور در ہند کہ در مقام نہایت غفلت و بی تمیزی گویند و بحوالہ سراج المحققین فرماید کہ استعمال این مثل بطرز میر خسرو شدہ والا موافق محاورہ فارسیان صحیح نیست (خان آرزو) ہوش من تنہا نرفت از یاد آن خط زنخ ؎ عالمی شد بیخبر بنگی بچاہ افتادہ است مؤلف عرض کند کہ فارسیان (بنگ بچاہ افتادہ) را بمعنی غافل استعمال می کنند قلب اضافت بچاہ بنگ افتادہ باشد پس این را مثل نام نہادن و متعلق بہ ہند کردن۔ کار خان آرزو ست و بخیال ما بدون کلمہ است اصطلاح است و بس۔ پس استعمال این بر بائے تحتانی درست نباشد چنانکہ خان آرزو کردہ ازانکہ پی بحقیقت اصطلاح نبردہ (اردو) بے خبر۔ غافل گنگ بچاہ افتادہ۔

بنگ پریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و ازسندش پیداست کہ ہمان بنگ از سر پریدن و از کلمہ پریدن است کہ بجایش گذشت و مجرد بنگ پریدن چیزی نیست (اردو) دیکھو بنگ از سر پریدن۔

بنگر بقول ہفت (۱) بفتح اوّل وسکون نون و فتح کاف پارسی و رای مہملہ دوائی است کہ آن را سپستان گویند و بعضی بر انند کہ این لغت ہندیست و بکسر اوّل (۲) امرگریستن صاحب محیط بر سپستان ہرچہ گفتہ ما در سر انگور دشتی کردہ ایم و ذکر مستقل این نکردہ و بر سپستان ہم اشارہ این نفرمودہ و در لغات ہندی ہم یافتہ نمی شود و غیر از صاحب ہفت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر نکردہ و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سندہ استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) (۱) سپستان دیکھو انگور دشتی (۲) دیکھو۔

بنگران | بقول صاحبان مؤید و جامع و ناصری
ته دیگی **مؤلف** عرض کند که همان که بکاف عربی بجایش
گذشت و حقیقت این همه را انجا بیان کرده ایم که
این مبدل آنست (**اردو**) دیکهو بنکران ۔

(الف) **بنگ رساندن** | مصدر اصطلاحی (الف
(ب) **بنگ رسائی** | بقول صاحب آصفی
مرادف (بنگ زدن) بمعنی بنگ خوردن و نشه مند شدن
(شفائی اصفهانی ؎) میرساند به طاق ابرویت ٭
هر زمان بنگ و کوکنار سپس ٭ صاحب بحر نسبت (ب)
گوید که بنگی که نشهٔ کامل دارد **مؤلف** عرض کند که
از سند شفائی مصدر مرکب (بنگ رساندن بطاق ابرو)
پیداست و آن البته کنایه باشد از نشه مند شدن ۔
عادت است که بنگ خورده را طاق ابرو از سکر
بلند شود و مجرد بنگ رساندن اصلا بدین معنی نباشد
و (ب) مرکب توصیفی است و موافق قیاس (**اردو**)
(الف) نشه مین چور هونا (ب) وه بنگ جس کا نشه کامل هو مؤنث

بنگر که چه می گوید منگر که که می گوید | مقوله
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی
و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان
این مقوله بطرز موعظت استعمال کنند که ترجمهٔ (انظر
الی ماقال ولا تنظر الی من قال) باشد مقصود آنست
که چون کسی چیزی گوید بر گفتهٔ او توجه باید کرد و بر
حیثیت گوینده خیال نباید کرد زیرا که سخن معقول از
هر که رسد قابل قبول است (**اردو**) کهنے والا
کوئی بهی هو کهے سے کام ہے یهه دکن کا مقوله ہے جو
قریب قریب اسی کا ترجمه ہے ۔

بنگ رنگ | استعمال ـ بقول ملحقات برهان
بفتح اول و ثانی و فتح اول و سکون ثانی هر دو بمعنی
نفس بسته دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده
مؤلف گوید که موافق قیاس است ـ اسم فاعل ترکیبی
بمعنی رنگ بنگ دارنده یعنی مثل بنگ کنایه از کسی
که حبس دم کند ـ عادت است که چون بنگ کشند تا دیر
بحبس نفس دخانش را می کشند از همین عادت این اصطلاح
قائم شد مخفی مباد که اعراب مقدم الذکر قابل خیال است

(اردو) دم بند کیا ہوا شخص جس دم کیا ہوا۔

بنگرہ بقول برہان بفتح اوّل وکاف فارسی بروزن مسخرہ (۱) صوتی وذکری را گویند کہ زنان بوقت خوابانیدن اطفال می خوانند تا ایشان بخواب روند و (۲) بکسر اوّل ریسمانی کہ در محل رشتن پنبہ بر دوک پیچیدہ گردد صاحب سروری بذکر معنی اوّل از ناصرخسرو سند آوردہ (ف) تو خفتہ خوش ای پسر و چرخ روز و شب ٭ ہموارہ می کنند بالینت بنگرہ ٭ و بذکر معنی دوم می فرماید کہ معنی دگجی باشد کہ زنان ریسند و فرسوک ہم گفتہ می شود صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ ہندی لوری خوانند و ذکر معنی دوم ہم فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است دگر ہیچ۔ (اردو) (۱) لوری بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث وہ پیارے اور رسیلے الفاظ جو بچہ کے سُلانے کے واسطے گیت کے طور پر دھیمے دھیمے سُرون مین عورتین گاتی ہین۔ بنگرہ۔ مانو جیسے ٭ آجا ری نندیا تو کیون نہ جا ہا میرے بالے کی آنکھون مین گھل مل جا ٭ آتی ہون بیوی آتی ہون ٭ دو چار بالے کہلاتی ہون ٭ (۲) وہ بٹا ہوا تاگا جو تکلے پر لپیٹا گیا ہو۔ مذکر۔

بنگ زدن صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید مرادف بنگ رساندن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ ایست (کمال خجندی ف) می زند بنگ صرف مرشد جان ٭ غافل از نوش بادہ عبنی است (اردو) دیکھو بنگ رساندن۔

بنگش بقول برہان بفتح اوّل وکسر کاف بروزن رنجش (۱) نام ولایتی است از ماوراء النہر و (۲) بضم اوّل وکاف فارسی بمعنی لفظی است کہ آن را بعربی بلع خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ خان آرزو نسبت معنی اوّل گوید کہ این غلط است بلکہ آن دو ناحیہ است از مضافات کابل کہ یکی را بالا بنگش و دیگری را پائین بنگش خوانند و بذکر معنی دوم می فرماید کہ این مشتق است از بنگشتن **مؤلف** عرض میکند کہ صاحب

ناصری عجمی الاصل است و بہ تعریف معنی اوّل متفق با برہان اگر بقول خان آرزو در مضافات کابل دو ناحیہ بدین اسم موسوم باشد لازم نمی آید کہ در ماوراءالنہر نام ولایتی نباشد نمی دانیم کہ چرا خان آرزو دعوی برہان را غلط می گوید۔ شہادت ناصری برای اثبات دعوی برہان کافی است و تردید صاحب سراج وقعتی ندارد ضعیف است کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ این اصلاً مشتق از مصدر بنگشتن نیست بلکہ اسم مصدر است بمعنی بلع و مصدر بنگشتن کہ می آید وضع شدہ از ہمین اسم جامد و اسم مصدر بزیادت علامت مصدر تن (اردو) (۱) ماوراءالنہر میں ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۲) نگلنے کی حرکت جسکو دکن میں نگلی کہتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بنگشتن
(ب) بنگشتیدن
(ج) بنگشیدن

الف۔ بقول برہان بضمّ اوّل وکاف فارسی بر وزن درشکفتن بمعنی بلع کردن و ناجاویدہ فرو بردن و بقول صاحب بحر کامل التصریف است و مضارع این بنگشد و ب بقول اش مرادفش و سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ذکر الف و ج کردہ بنگش را حاصل بالمصدر گوید صاحب نوادر ہمزبانش صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع بر ذکر الف قانع۔ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مصدری است کہ وضع شدہ از اسم مصدر بنگش کہ گذشت فارسیان علامت مصدر (تن) در آخرش زیادہ کردند و تحتانی معروف با علامت مصدر (دن) در (ج) آوردند ہر دو کامل التصریف و بنگشد مضارع ہر دو و بنگشی حاصل بالمصدر ہر دو و نسبت (ب) خیال ما قرین بقیاس است کہ تسامح صاحب بحر یا غلطی کتابت باشد کہ (ج) را ترک کرد و (ب) را بجایش نوشت غیر او دیگر کسی از محققین مصادر ذکرش نکرد و بدون سند استعمال (ب) را تسلیم نہ کنیم (اردو) الف و ب و ج بغیر چابے کے نگلنا اور دکن کی بول چال کے لحاظ سے نگلی لینا۔

بنگل | بقول برہان بضم اول و کاف فارسی بر وزن سنبل (۱) درخت گل و (۲) ثمر درخت گل را گویند و (۳) نام میوہ ہم کہ شبیہ پستان باشد و بقول بعض میوہ کہ مغزدار و شبیہ بہ چلغوزہ است صاحب ناصری ہم بانش صاحب جامع بذکر معنی اول و دوم گوید کہ معنی سوم مخفف بنگلک کہ می آید خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ درین صورت باضافت می باید و گلبن قلب آن بود و بنگلک کہ می آید تصغیر آن فرماید کہ بعضی این را بفتح ثالث خواندہ اند ولیکن بالضم صحیح است و نسبت معنی سوم گوید کہ بنا کوہی را نام است و بقول بعض میوہ شبیہ بہ پستان مؤلف عرض کند کہ معنی اول فک اضافت بن گل است و خان آرزو قاعدۂ فک اضافت را شاید نمی داند ضرورت بیان تصغیرش درینجا داخل موضوع نباشد نسبت معنی دوم عرض می شود کہ ثمر درخت گل زنگلک است کہ بعد از آنکہ اوراق گل ریختہ شود از تخم گل حاصل می شود و این مجاز معنی اول است۔ صاحب محیط بنگل گوید کہ اسم دلیک است و بہ دلیک بدال مہملہ می فرماید کہ بفتح اول و کسر لام باصفہانی بنگل و در تنکابن گلیک و بترکی آیت بروتی و در شام ضرم الدیک و سر سر الدیک و در عربی ثمر ثمر گل سرخ صحرائی است مانند ثمر گل سرخ بستانی بقدر ثمر زیتون بعد ریختن برگ گل ظاہر شود و درون آن چیزی اندک باعفوصت بہم رسد و جوف آن محتوی بر دانہ ہای سرخ۔ سرد و خشک در دوم آما بعضی و رادع و قابض ... آن جہت تقویت دل و جگر و معدہ و نافع ... نسبت معنی سوم عرض کند کہ صاحب محیط ذکر این نکردہ ... ہمین قدر کافی است کہ مخفف (بن گلک) است کہ می آید و صراحت کافی ہمانجا و تفہیم (اردو) (۱) گل گلاب کا درخت۔ مذکر (۲) وہ پھل جس سے گلاب کے تخم حاصل ہوتے ہین۔ مذکر (۳) تفہیم بنگلک کے دوسرے معنے۔

بنگلک | بقول برہان بر وزن بلبلک (۱) تصغیر بنگل است کہ میوہ مغزداری را گویند و بفتح ثالث ہم آمدہ یعنی بر وزن دخترک۔ صاحب سروری بحوالہ

نسخهٔ میرزا می فرماید که (۲) همان درخت گل وبحوالهٔ
شرفنامه گوید که میوهٔ غلیظ مثل سپستان که آن را (بوکلک
کلک) نیز گویند صاحب جهانگیری بر معنی اوّل قانع
و فرماید که (بوکلک) را گویند صاحب رشیدی فرماید
که همین را (بن کوهی) هم نام است وبحوالهٔ نسخهٔ میرزا
ذکر معنی دوم هم کرده صاحب جامع بر معنی اوّل قانع
صاحب مؤیّد هم بذیل لغات فارسی ذکر معنی اوّل کرده
مؤلف عرض کند که ذکر این بکاف سوم عربی هم گذشت
و آنچه صاحب برهان به (بوکلک) نوشته که می آید جبّة الخضرا
عربی وچیلاقوج ترکی است واین همانست که تعریفش بر
معنی دوم بن کرده ایم و آنچه به واو عوض نون می آید
دران تصرّف ترکیان است که این را (بون گلک)
نوشتند و بعضی از فارسیان آن را بحذف نون (بوکلک)
خواندند و استعمال این بمعنی دوم برای درخت گلی مخصوص
است که گلش کوچک باشد و وجه تسمیهٔ این بمعنی اوّل
جز این نیست که درخت جبّة الخضرا گلهای کوچک کوچک
دارد و فارسیان آن را بترکیب اضافی (بنِ گلک) تخفیف
اضافت بنگلک گفتند و مجازاً میوه اش را نام نهادند
و آنچه بن به همین معنی گذشت مخفّف همین است
(اردو) (۱) دیکھو بن کے دوسرے معنے (۲)
چھوٹے پھول کا درخت گلاب ۔ مذکر ۔

بنگن بقول سروری و برهان و ناصری وجامع
همان بنگن که بکاف عربی گذشت و ما تعریف
کامل و تصفیهٔ این همه را آنجا کرده ایم **(اردو)**
دیکھو بنکان ۔

بنگو بقول سروری بنون و کاف فارسی بوزن
بدخو بزر قطونا (احمد الطعمه ۵) طبیب از ارده
وخرما بگو ومغز پنیرها برد بمعده بنگی چکار بنگو راها
صاحب جامع می فرماید که همان اسبغول که گذشت
صاحبان هفت وغیاث هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که این اسم جامد زبان شیراز است اشارهٔ
این بر اسبغول گذشت بعض معاصرین عجم گویند که
خوردن این بریان کرده با گلاب ۔ سرور لطیفی
می بخشد ازینجاست که فارسیان این را بزیادت

واو نسبت (ہمچون ہند و ہندو) بر لفظ بنگ. بنگو نام
کردند که معنی لفظی این منسوب به بنگ است (اردو)
دیکھو اسبغول۔ بزرقطونا۔

بن گوش بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی (۱)
معروف است که زیر نرمۂ گوش باشد و (۲) کنایه
از اطاعت و انقیاد باشد و صدق و ادب تمام و
سخن شنیدن نیز۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع
(سعدی ؎) اندر طلبت بجان بکوشم ۞ وانگاه ضرورت
از بن گوش ۞ بنشینم صبر پیش گیرم ۞ دنبالۂ کار خویش
گیرم ۞ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی دوم
قناعت کرده (خاقانی ؎) گردون چنبری ز بن گوش
روز عید ۞ حلقه بگوش چنبر دف شد چو چنبرش ۞ صاحب
رشیدی بذکر معنی دوم می فرماید که بدین معنی بی زیادت
کلمۂ از مستعمل نباشد۔ صاحب بحر ہم ذکر معنی دوم کرده
مؤلف عرض کند که محققین اہل زبان محاورۂ زبان
خود بہتر از ہندیان می دانند شک نیست که اسناد
پیش شده برای (از بن گوش) است که گذشت و ہمین
اصل این ولیکن بدون کلمۂ از ہم به ہمین معنی محاورۂ
زبان است بمعنی دوم چنانکه صاحب سروری صراحت
کرده (اردو) (۱) دیکھو بناگوش کے دوسرے معنے
(۲) دیکھو از بن گوش)۔

بنگو بقول ناصری بمعنی اسبغول است که بعربی
بزرقطونا گویند **مؤلف** عرض کند که ہمان بنگو که
بکاف عربی ذکرش گذشت و تصفیۂ این ہمه را انجا
کرده ایم و نظر بر قول صاحب ناصری که از اہل زبان است
این را مبدل و فرید علیه آن دانیم چنانکه کند و گند
(اردو) دیکھو بنگو۔

بن گوہی بقول ہفت بفتح اوّل وکسر نون وضم
کاف فارسی بواو مجہول رسیده وکسر ہای مدوّره به
مثناۃ تحتانی رسیده گیاہی است بسیار چرب از ان
آش پزند و بحوالۂ مؤید گوید که بضم اوّل ہم دیده شد
مؤلف عرض کند که ہمان بنگوہی است که بکاف
عربی گذشت و تصفیۂ این ہمه را انجا کرده ایم حزین
نباشد که این مبدل آنست چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو بنگوہی

بنگه بقول برہان (۱) مخفف بنگاہ کہ گذشت و (۲)
باخفای ہا بمعنی بانگه کہ کشیدن آواز باشد صاحبان جہانگیری
و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ معنی دوم متعلق بہ بانگ است کہ بدون ہای
ہوز آخر بجایش گذشت و مخفف آن بنگ درست باشد
ولیکن در کتابت آن وجود ہای ہوز نباشد پس معنی دوم
را درینجا قائم کردن درست نباشد (اردو) دیکھو بنگاہ۔

بنگه تیر اصطلاح۔ بقول بحر برج جوزا را گویند صاحبان
آنند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند
کہ فارسیان عطارد را تیر گویند و (بنگه تیر) بمعنی مکان
عطارد پس برج سنبلہ و جوزا را بدین نام موسوم کردند
ازینکه بقول منجمین برج سنبلہ و جوزا خانۂ عطارد است صاحب
شمس گوید کہ برای برج سنبلہ ہم ہمین اسم است (اردو)
جوزا۔ دیکھو (برج سوم) سنبلہ دیکھو (برج خوشہ)

بنگی بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث
آنکه بنگ خورد بر قیاس شرابی **مؤلف** عرض کند کہ
یای نسبت در آخر است و بس۔ موافق قیاس باشد
(اردو) بنگ پینے والا۔ بنگی بھی کہہ سکتے ہین۔
جیسے شرابی۔ شراب پینے والے کو کہتے ہین۔

بنلاد بقول برہان بالام بر وزن بنیاد بمعنی (۱)
بنای عمارت و دیوار و (۲) پشتیبان را نیز گویند
صاحب جہانگیری گوید کہ مرادف بنوره ۔ بنای
دیوار و عمارت بود (کلامی اصفہانی ؎) یقین
شناس کہ چندان بقا نخواہد ماند ؛ بنای عمر عدو را
چو بد بود بنلاد ؛ (امیر معزی ؎) امیر اخانۂ مجد و
مروت ؛ ز عدل و جود تو بنلاد دارد ؛ صاحب
سروری بذکر معنی اول از استاد فرالادی سند دہد
(؎) لاد را بر بنای محکم نہ ؛ کہ نگہدار لاد بنلاد است
؛ و ذکر معنی دوم بحوالۂ زفانگویا کردہ (استاد رودکی
؎) بنلاد تو شد تربیت خواجہ ولیک ؛ بنلاد تو
سست ہمچو بنیاد تو باد ؛ و فرماید کہ بنداد ہم باین معنی
آمدہ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب ناصری
خوش صراحتی کند کہ لاد بمعنی دیوار است و بنلاد بمعنی
بن دیوار و بنیادش و ہمچنین سر دیوار را سرلاد نامند

صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم کرده و خان آرزو
در سراج هم ذکر معنی اوّل فرموده **مؤلف** عرض
کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجازآن (اردو)
(۱) عمارت کی نیو۔ مؤنث دیکھو بنیادش (۲) پشتیبان
دیکھو اندخسواره۔

بن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و بذیل آن (بن تخت
بر زمین مالیدن) را نوشته **مؤلف** عرض کند که
ذکرش بجای خودش گذشت و مجرّد (بن مالیدن) چیزی
نیست (اردو) ناقابل ترجمه۔

بنتن بقول جهانگیری در ملحقات با اوّل مکسور
و بثانی زده و تای فوقانی مفتوح دختر را گویند **مؤلف**
عرض می کند که صراحت کامل این بذیل (بنتین) گذشته
و درینجا همین قدر کافی است که اسم جامد فارسی قدیم
یعنی زند و پازند است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست
(اردو) لڑکی۔ مؤنث۔

(الف) **بنه بخیری گذاشتم** مقوله۔ بهار گوید که

(ب) **بنه گذاشتم** یعنی قرار کرده دم و کارش را تمام
ساختم و فرماید که این هر دو اصطلاح لولیان است
و از اهل زبان بتحقیق پیوسته (انتهی) صاحب انندراج نقلش
بر داشت بدین تصرف که (بنه بخیری) را (بنی چیزی)
بجیم فارسی و تحتانی و زای هوّز نوشته و در معنی
(قرار [illegible]) نوشت عجب
آنست که این هر دو اصطلاح [illegible] بهار
[illegible] تصحیح اوّل
[illegible] لولیان
گویند [illegible] گذاشتم گویند [illegible] چیزی از لعاب
[illegible] خود کار می گیرند و (قرار کردن)
هم اصطلاح ایشان است بمعنی کار خود را بانجام رسانیدن
[illegible] می فرماید که این قسم لغات را
[illegible] است جوابش دادیم که
از شان تحقیق لغات بعید است (اردو) بغیر
کسی نمی کے لواطت کیا (ب) نمی کے ساتھ
لواطت کیا۔

(الف) بهمن | بقول جهانگیری در ملحقات با اول مفتوح و بثانی زده و میم مکسور پسر باشد و آن را پس نیز گویند **مؤلف** عرض کند که لغت زند و پازند است و اسم جامد فارسی قدیم حالا استعمال این متروک صاحب برهان این را ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) بهمین | بزیادت تحتانی نوشته می فرماید که بروزن پروین است و گوید که عوض تحتانی فوقانی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که همین لغت به فوقانی بجایش گذشت و عوض پسر معنی دختر در انجا مرقوم صاحب برهان هم ذکر کرده این تبدیل غور نکرد و بعضی از معاصرین زردشتی می گویند که هر دو یعنی بهمتن و بهمین عام است برای پسر و دختر ما می گوئیم که صاحب جهانگیری در اعتماد تحقیق فائق تر از برهان است پس چرا فرق لطیف را از دست دهیم مخفی مباد که اصل الف (بن من) بود فارسیان در محاورهٔ زبان اضافت را حذف و در اعرابش تصرف کردند و (ب) مزید علیه آن است بزیادت تحتانی همچنین اصل بهمتن (بنت من) بود تصرف فارسیان در قلب بعض و اعراب است پس ماخذ این هم متقاضی آنست که این هر دو لفظ مخصوص باشد با هر دو معنی متذکرهٔ بالا پس هر دو را مفرس خوانیم (اردو) لڑکا ـ مذکر ـ

بنو | بقول برهان بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو خرمن هر چیز را گویند اعم از گندم و جو و کاه و غیر آن صاحب سروری گوید که بنوه بزیادت های هوز هم آمده صاحب رشیدی بدین معنی اول بن ذکر هر دو کرده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان بر بن که بمعنی زراعت گذشت واو نسبت زیاده کرده بمعنی خرمن استعمال کردند و همین است اسم جامد بدین معنی و آنچه بن بدین معنی گذشت مخفف این و آنچه به زیادت های هوز در آخر می آید مزید علیه این باشد و آنچه بتوه به فوقانی دوم بقول شمس بهمین معنی گذشت اصل آن بنوه بنون باشد که می آید عجبی نیست که از غلطی کتابت شمس فوقانی عوض

(۲۵۷۸)

نون قائم شدہ باشد (اردو) خرمن۔ دیکھو بتوہ کے تیسرے معنے۔

بنوا آمدن استعمال۔ نواکردن باشد (انوری ع) آنجا کہ درآید بنوا بلبل نزہت ٭ جز چند زیارت نکند باغ ارم را ٭ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

بنوان بالفتح اوّل بروزن دربان نگہدارندۂ زراعت ونگہبان خرمن وفرماید کہ بضمّ اوّل ہم آمدہ ونگاہدارندۂ اسباب واموال رانیز گفتہ اند۔ صاحب سروری ہم ذکراین کردہ وصاحبان رشیدی وجامع ہم آوردہ۔ صاحب جامع بالفتح را مخصوص بہ معنی نگہبان زراعت وخرمن کند وبالضم را نگہبان مال واسباب۔ بہار بحوالہ نسخۂ میرزا بمعنی نگاہبان خرما ہم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ وآن مبدّل بانان است واین ازقبیل نگاہبان وشتربان واشال آن پس بترکیب فارسی بنوان کسی راتوان گفت کہ محافظ باغ وزراعت ودرختان ومال واسباب وغیرہ باشد وتبدیل اعراب این مبنی براعراب بن است وبس کہ بہ بعض معانی بالفتح آمدہ وبہ بعض معانی بالضم (اردو) باغ اور زراعت اور خرمن اور مال واسباب وغیرہ کا نگہبان۔

بنورہ بقول برہان بفتح اوّل وثانی وراء قرشت وسکون ثالث بمعنی اوّل بنلاد است کہ بنیاد وبنای عمارت ودیوار گذشت صاحب سروری بذکر این گوید کہ بخاطر می رسد کہ بضم باید (بدیع سیفی ع) توسدرآن سرازیبی کہ باشد ٭ زفضلش سقف وزدانش بنورہ ٭ صاحبان جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (بن وارہ) بود کہ بحذف الف مستعمل شد۔ بن بمعنی بنا ووارہ بمعنی مقدار پس معنی لفظی این مقدار بنیاد وکنایہ از بنیاد عمارت باشد کہ بلحاظ مقام عمارت بمقداری خاص قائم کنند (اردو) دیکھو بنلاد کے پہلے معنے۔

بنوسرخ اصطلاح۔ بقول برہان بضمّ اوّل وثانی وسکون ثالث وضمّ سین بی نقطہ وسکون رای قرشت وخای نقطہ دار نام غلہ ایست کہ بعربی عدس گویند

صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری فرماید
کہ ہمچون بنو سیاہ کہ ماش را گویند و مُنگ را نیز گفتہ اند کہ نوعی
از ماش است **مؤلف** عرض کند کہ ما تعریف این بر
استعارہ کردہ ایم و اشارۂ این ہم ہمدرانجا مذکور رو
درینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی لفظی این خرمن سرخ
و کنایہ از عدس باشد و معنی مُنگ بر سبیل مجاز کہ سر آن خشک
بر (بنو ماش) می آید (**اردو**) دیکھو استرار۔

بنو سیاہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و سراج
غلہ ایست کہ آن را ماش گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی
لفظی این خرمن سیاہ است و کنایہ از غلہ ماش کہ رنگش
سیاہ می باشد ہمچون بنو سرخ کہ نام عدس گذشت
صاحب محیط بر ماش گوید کہ اسم عربی است و مج نیز عربی
کہ معرب مُنگ فارسی است و بفارسی نیز مشہور بہ ماش
و بیونانی اندامیون و اقطن و بہندی مونگ **مؤلف**
عرض کند کہ تسامح صاحب محیط است کہ در ماش و
مُنگ فرق نکرد و آنچہ برای ماش حوالہ اردمی
می کند عجب است ازو کہ خود ذکر اردمی ترک کرد
و بنی داند کہ در ہندی مُنگ را مونگ نام است و
ماش را (اڑد۔ بہ رای ہندی) بالجملہ از (مخزن ادویہ
عربی) تعریف ماش عرض می کنیم کہ بقول اش سرد در آخر
اول و مائل بخشکی و قشر آن معتدل در تری و خشکی
و افعال و خواص آن لطیف تر از عدس و نفخ آن کمتر
از باقلا و در جلا کمتر از باقلا یبس و قوت تحلیل و جلا
در قشر آن است۔ مسکن حرارت و حدت و التہاب
صفرا و خون (الخ) حیف است کہ صاحب مخزن ہم
در ترجمہ ہندی این غلط کردہ کہ اڑد را مونگ نوشتہ
مجرد خطای او نیست کہ صاحب محیط ہم مرتکب ہمین
غلطی است (**اردو**) ماش۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر
اڑد۔ ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ
سے بڑا ہوتا ہے جسکو بنو سیاہ کہتے ہین۔

بنو کانی اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ بالفتح
عروسی را گویند دیگر کسی از محققین لغات فرس ذکر
این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند
استعمال پیش نشد مخفی مبادکہ در بعض نسخ مؤید نوک

بالفتح بمعنی عروس نوشته صراحت کند که کذا فی الدستور الشعرا ولیکن احتمال دارد که تصحیف باشد زیرا چه در لسان الشعرا و شرفنامه پیوک به بای فارسی و یای حطی آمده **مؤلف** عرض کند که درست است در (ردیف بای فارسی با تحتانی) پیوک بمعنی عروس و پیوکانی بمعنی عروسی می آید اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که بیوک مبدّل آن باشد که بای فارسی به عربی بدل می شود چنانکه تپ و تب و تحتانی به نون هم تبدیل می یابد چنانکه ... و اونج که صراحت این قسم تبدیل بر اونج کرده ایم و صراحت ماخذ (پیوکانی) انجا ... (اردو) ... بقول آصفیه - مؤنث - بیاه -

بنوماش اصطلاح - برهان گوید که ... بالف زده و بشین قرشت (۱) بمعنی رنج و سیاه ... که ماش باشد و (۲) منگ هم که نوعی از ماش است صاحبان بحر و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری و سراج هم ذکر این کرده اند (احمد اطعمه ۵) گذشت ... که بنو ماش ساده آوردی پ صباح خادم و شبگاه ...

بیشتین پ خان آرزو در سراج بر معنی دوم قانع و غیاث همزبانش **مؤلف** عرض کند که این بمعنی ابن ماش است و کنایه از منگ که غله ایست معروف مثل ماش ولیکن فرق دارد در رنگ که ماش سیاه است و منگ سبز و ما صراحت منگ بر اقطن کرده ایم بالجمله معنی دوم تحقیق است و غیر از خان آرزو دیگر کسی از محققین حقیقت این نفهمیده و معنی اول اگر سند استعمال بنظر آید توانیم عرض کرد که مجاز باشد بجز این نیست که محققین در تعریف منگ و ماش تسامح کرده اند که صراحت آن بر بنو سیاه کرده ایم و نفهمیده اند که ماش و رای منگ است و نمی دانند که هندیان ماش را اُرد و منگ را مونگ گویند بالجمله تحقیق ما این بمعنی منگ است نه ماش که پدر را ... گفتن خطای فاحش است (اردو) مونگ - دیکھو قطن -

بنوتخله بقول برهان بنو معلوم و تخله به فتح نون و سکون خای نقطه دار و لام مفتوح نوعی از عدس صحرائی که آن را (عدس مر) خوانند صاحبان بحر و انند و هفت و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این

مرکب فارسی زبان بقاعدهٔ عربی و طبع آزمائی فارسیان
عربی دان بیش نیست که عدس صحرائی را بدین نام موسوم
کرده باشند نظر بر بعض منافع یا خصوصیات آن۔ صاحب
محیط بر بونجه (اشارهٔ عدس تلخ کرده و بر عدس ذکر عدس
تلخ هم ضمناً فرموده و ما تعریف عدس بر استتار کرده ایم
وهم او بر عدس المری فرماید که نباتی است که بیونانی
سقفارغانیون نامند و مستعمل در تریاقات و از ادویهٔ
نافعه در سموم است و بقول ابن بیطار آن را در یونانی
(سقفراغانیون) نام است و آن سوسن بری است و گویند
دوائی است که آن عقلم و اهل بحرین مریرا نامند و بعضی
گفته اند که کرسنهٔ تلخ است که بفارسی شنگ تلخ نامند۔
مدر بول و مسهل خون و بساست که محدث بول الدم
می گردد و بر سقفراغانیون فرماید که ونبوس باشد و در سوسن
گوید که قسمی از ان سوسن صحرائی است و ما ذکر سوسن برای
کرده ایم و ذکر مستقل عقلم نکرده و مریرا هم ترک کرده ایم
شنگ گوید که اسم کرسنه باشد و آنچه بر کرسنه فرموده ما ذکر
برار و نس کرده ایم و وای برین پریشان بیانی که تصفیه

آخر نکرد (اردو) دیکھو استرار۔ ابرس۔ ارونس۔

بونک صاحب رشیدی بذیل (بکونک) ذکر این
کرده و ما صراحت ماخذ این هم در انجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بکونک۔

بنوه بقول برهان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی
و اخفای های هوز مطلق خرمن غله و کاه وغیره و فرماید
که بضم ثانی و اظهار های هوز نیز آمده صاحب رشیدی بذیل
بن ذکر این کرده و خان آرزو در سراج هم این را
آورده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این برابنو ذکر کرده ایم
آنچه در نسخهٔ قلمی سروری بمعنی خرس نوشته غلطی کتابت
می نماید که خرمن را خرس نوشت (اردو) دیکھو بنو۔

بنه بضم اول و فتح ثانی (۱) بار و اسباب و رخوت
خانه و (۲) املاک و دکان و منزل و (۳) بیخ و بنیاد هر چیز
و بفتح اول (۴) طناب باریک را گویند صاحب سروری
برای معنی اول از خسرو شیرین سند آورده (ط) بنه
در یک شکارستان نمی ماند ÷ شکارستان شکارستان
همی راند ÷ و برای معنی دوم از مخزن اسرار (ع)

ظلمتیان را بنه پرنور کرد ؛ جوهریان را ز عرض دور کرد ؛ و فرماید که بمعنی بن نیز که مقصودش غیر از معنی سوم نباشد (امیر خسروؒ) هر شجر باغ ز سر تا بنه ؛ مانده ز بی برگی خود برهنه ؛ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع و صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل و سوم فرموده (خسروؒ) از نام بدار ای تبری ؛ یا یار بدار از بنه میوند ؛ صاحبان ناصری و جامع متفق با برهان در هر سه معنی صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم بودمی فرماید که هرگونه رخت و سامان است و بچم بیخ درختان نیز خان آرزو در سراج گوید که بالضم همان بن نیز بزیادت های هوز برای تصغیر بمعنی اسباب و رخت **مؤلف** عرض کند که های هوز را برای نسبت گیریم یا زائد و های تصغیر را درینجا نمی پسندیم (**اردو**) (۱) اسباب۔ مذکر (۲) املاک۔ مذکر (۳) بیخ و بنیاد۔ مؤنث (۴) باریک ڈوری۔ مؤنث

بنہار افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نشستن بر طعام یعنی بر سفرہ نشستن برای خوردن طعام **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و محاورهٔ معاصرین عجم است (**اردو**) دسترخوان پر بیٹھنا۔

بنہامہ بقول شمس بفتح بای عربی (۱) کلیچہ و (۲) نام جانوری معروف که او را بوزنه و کپّی نیز خوانند و فرماید که لغت پارسی است **مؤلف** عرض کند که محققین غیر از شمس ازین لغت ساکت و معاصرین عجم هم زبان ندارند و سند استعمال هم پیش نشد اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی قدیم توان گفت و بدون سند مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (**اردو**) (۱) کلیچہ بقول آصفیہ کلچہ اور کلیچہ پر فرمایا ہے ایک قسم کی میدے کی خمیری روٹی جو تنور میں پکائی جاتی ہے۔ روغنی ٹکیا (۲) بندر۔ مذکر۔ بقول آصفیہ بوزنہ میمون۔ بانر۔ ایک جانور کا نام ہے جو آدمی سے بہت مشابہ ہے

بنہ بازی اصطلاح۔ بقول بحر مرادف بند بازی **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر محققین ازین اصطلاح ساکت اند و لیکن خلاف قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو بند بازی۔

بنه بست | اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات مرادف باربست است کنایه از سفر کردن **مؤلف** عرض کند که بنه ہم معنی بار است و موافق قیاس (اردو) دیکھو باربست کے دونون معنے۔

بنه بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از کوچ کردن و سفر باشد صاحبان (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و بہار عجم و بحر و جامع و خان آرزو در سراج) ذکر این کردہ اند (خواجہ نظامی ع) بنہ بست ازین کوی ہفتاد راہ ۞ بہ ہفتم فلک برزدہ بارگاہ ۞ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سازو سامان بستن کنایہ از سفر کردن موافق قیاس است (اردو) تہیئہ سفر کرنا۔ دکن مین (باندھا بوندی کرنا) کہتے ہین

بنه بنا | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان طناب بنّایان را گویند چہ بنہ بمعنی طناب باریک است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین سکوت ورزیدہ اند ولیکن خلاف قیاس نیست مرکّب اضافی است و بہ فک اضافت مستعمل و بفتحتین باشد معنی لفظی این طناب بارک بنیاد و کنایہ از رسنی باریک کہ بنّایان بوسیلۂ آن حساب عرض و طول عمارت کنند و راستی دیوارہا ہم ازان دریابند (اردو) وہ باریک ڈوری جس کے ذریعہ سے معمار مکان کی بنیاد کا عرض و طول اور راستی از روی حساب قائم کرتے ہین اور دیوارون کی راستی کا اندازہ بھی اسی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے (مؤنث)

بنه سپاه | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود ساقہ و دنبالۂ لشکر را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محققین فارسی زبان غیر از فدائی ذکر این نکردہ اند ولیکن معاصرین عجم مرزبان دارند موافق قیاس و مرکّب اضافی است بضمّ اوّل و فتح نون (اردو) وہ لشکر جو سب سے پیچھے ہو۔ لشکر کا پچھا۔ مذکر

بنی | بقول ناصری بضم باو کسرہ نون چیزی کہ از پیچ سازند و دو چوب بشکل رقم ہفت دران قائم کنند بجہت نقّادی ابریشم (سنجر بجہت زنجیری کہ در پای او کردہ بودند گوید (ع) زان فلک کلادہ

تولیدہ فکند ﴿ نقاد شعر را افسون برستی پای تو

صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ و نقل صاحب

ناصری برداشتہ و صاحب انند ہم نقل نگارش۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان آلہ را نام نہادہ اند

کہ برای ابریشم درست شدہ سازند تا آن را برآن

آلہ می پیچند۔ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین

عجم ہم بر زبان دارند و شک نیست کہ مرکب است

از بن کہ بجایش گذشت ترکیب یای نسبت بران

(اردو) وہ آلہ چوبین جس پر تیار شدہ ریشم لپیٹا

جاتاہے اور اسی حالت مین وہ فروخت کیا جاتا ہے

(مذکر) ہندوستان مین اسکی شکل مستطیل ہوتی ہے

اس کا اصطلاحی نام معلوم نہو سکا دکن مین پیچکی یا

چرخی کہتے ہین۔ مؤنث۔

بنیاد بقول سروری (۱) اصل عمارت کہ بعربی

اساس گویند و مجاز (۲) بر ابتدای کارہا نیز اطلاق

کنند و (۳) اصل و فطرت آدمی را نیز گویند سراج الدین

راجی ﴿ بنائی را کہ بنیادش بر آب است ﴿ نہ بندی

دل کہ آبادش خراب است ﴿ (امیر خسرو) چو بنیاد

نوبت سکندر نہاد ﴿ ستہ ازوی شد و بیخ سنجر نہاد ﴿

(سعدی) پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است

﴿ تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است ﴿ بہار

ذکر این کردہ گوید کہ این مرکب است از بن بمعنی پایان

و یاد کہ بمعنی اعا[illegible] نیز آمدہ (امیر خسرو)

نمک [illegible] رجان و نو کردہ [illegible] ﴿ کہ [illegible]

بنیاد بود است ﴿ صاحب غیاث [illegible] علمای [illegible]

بود [illegible] فرمایند [illegible]

[illegible] کاخ است و (۴) بحکم خود کاخ نیز آمدہ

[illegible] بنیان و قصر و عمارت۔ صاحب مؤید بحوالہ

[illegible] بدیل لغت [illegible] بر بنا و بیخ و مادہ قانع **مؤلف**

عرض کند کہ بخیال ما مقرر است کہ فارسیان لغت عرب

بنیان را بہ تبدیل نون آخر بدال مہملہ چنانکہ لامی و لاد

و آذر بانگان و آذر بادگان و پیر و پیدر و مایہ و مادہ

بنیاد کردند و تبدیل برعکس این ہم آمدہ و بن کہ بجایش

بہمین معنی بطور اسم جامد گذشت مخفف این حیف است

که در انجا اشارهٔ این تخفیف ترک شد پس معنی اوّل حقیقی است
و باقی هر سه معنی مجاز آن و در معنی اوّل خصوصیت عمارت
نباشد بلکه بنیاد کوه هم مستعمل (ظهوری ے) ظهوری گرچه
کاهی گشته در صحرای بیتابی ہ چه کوه بر زمین مرکوه را بنیاد
می لرزد ہ و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید
(اردو) (۱) بنیاد۔ دیکھو اساس (۲) ہر کام کی ابتدا
مؤنث (۳) آدمی کی فطرت۔ مؤنث (۴) عمارت مؤنث

بنیاد افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱)
بمعنی بنا نهادن **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر (افگندن
بنیاد) گذشت و سند این بر معنی دوم افگندن مذکور و
(۲) به تحقیق ما خراب کردن عمارت (کمال خجندی ے) گفتی
که بنیاد افگنم آن را که بر من دل نهد ہ گر جرم این باشد
نخست از من بنه بنیاد را ہ (اردو) (۱) دیکھو افگندن بنیاد
(۲) عمارت ڈھا دینا۔ بنیاد عمارت کو خراب کر دینا۔

بنیاد به آب بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار کنایه از بنیاد استوار کردن (میرخسرو ے)
برد بنیاد هر نمونه به آب ہ تا نگردد دگر ز آب خراب ہ
صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که
عادت است که چون بنای عمارت مستحکم مقصود باشد
بنیادش را بسیار عمیق قائم کنند تا آب زمین و از من
عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد (اردو)
بنیاد عمارت بہت مستحکم کرنا یعنی نیو کو پانی تک پہنچانا

بنیاد به آب رساندن مصدر اصطلاحی
بهار این را (۱) مرادف (بنیاد به آب بردن)
گوید و خان آرزو در چراغ هدایت این را آورده بدین
تصرف خفیف که رساندن را رسانیدن نوشت و
بذکر معنی اوّل گوید که (۲) کنایه از تخریب و ویران نمودن
است (کلیم ے) بدل کردم به مستی عاقبت زهد ریائی
را ہ رسانیدم به آب از زمین می بنیاد تقوی را ہ **مؤلف**
عرض کند که قدر سخن فهمی خوب معلوم شد معنی تازه
پیدا کرد و لیکن از معنی حقیقی کار نگرفت و همین ترک اصول
در غلط انداخت۔ نمیداند که هیچ کس را از معنی حقیقی بی
تعلق نباشد (آب به بنیاد رساندن) خراب کردن عمارت
است و (بنیاد به آب رساندن) حاشا که بدین معنی باشد

بیچاره در معنی شعر سکندری خورد کلیم گوید که به مین
می خواهی بنیاد تقوی را مستحکم کرد م به خراب بناها
بنا بنهاد الشعرا (اردو) دیکهو بنیاد تا آب بردن ـ

بنیاد به آب رسیدن مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) بمعنی محکم و
استوار شدن است و (۲) خراب و ویران شدن
از عالم [illegible] است محکم گر رسد بنیاد دنیا تا آب
[illegible] صاحب این [illegible] بنیاد [illegible] (صاحب [illegible]
[illegible] به آب رسیده هنوز تشنه خون است
تیغ [illegible] مؤلف عرض کند که معنی اول [illegible]
است [illegible] اصطلاح خفیف که استحکام عمارت است
نه مجرد استحکام و استواری و معنی دوم غلط باشد و
این غلطی را و یافت از غلطی خان آرزو که در متعدی
این مصدر یعنی (بنیاد به آب رساندن) کرده و ما
اصلاحش همانجا کرده ایم چیزی که شعر صائب راسند
معنی دوم کرده است نقص فهم قابل است که معنی شعر
را نفهمید و آن هم سند معنی اول است حیف از محقق
معاصر ما که به معنی حقیقی غور نکرد و معنی دوم این را (آب
به بنیاد رسیدن) دانست و ندانست که آب چون به بنیاد
عمارت میرسد عمارت را خراب می کند و چون بنیاد
عمارت در عمق تا آب می رسد بنیاد خیلی مستحکم می شود
بیچاره را معذور داریم که پیروی خان آرزو می کند که
بنیاد محققین [illegible] مراج المحققین لقب دارد (اردو)
بنیاد مستحکم [illegible] نیو پانی تک پهنچنا ـ

(۱) بنیاد برافگندن مصدر اصطلاحی ـ بقول
(۲) بنیاد برانداختن بهار بمعنی هدم و خراب
(۳) بنیاد بردن کردن (شیخ عطار)
تا بر رخ تو نظر فگندم ٭ بنیاد [illegible] برفگندم ٭ (خواجه
شیراز [illegible]) اگر غم لشکر انگیزد که خون عاشقان ریزد
من و ساقی بهم سازیم و بنیادش براندازیم ٭ (ولی
[illegible]) پاک کن چهره حافظ بسر زلف ز رشک ٭ ورنه
این سیل دمادم ببرد بنیادش ٭ صاحب اتند نقل گار
بهار مؤلف عرض کند که بهار در تعریف این غلط
کرد که عمارت را جاندار مجرد خراب کردن چیزی نیست

بلکہ معنی این خراب کردن بنیاد یا خراب کردن عمارت است در سند نمبر (۱) مصدر بر افگندن مستعمل است نہ (برافگندن) عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است (اردو) (۱) و (۲) و (۳) عمارت ڈھا دینا۔ عمارت کو گرا دینا۔ بنیاد ڈھا دینا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بنیاد برکندن استعمال۔ ہمان (برکندن بنیاد) کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو برکندن بنیاد۔

بنیاد بر یخ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از بی مداری و بی ثباتی صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ و صاحبان رشیدی و بحر و جامع و سراج ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر عام (بر یخ نہادن) بجایش گذشت و ما اشارہ این ہمہ را نجا کردہ ایم محققین بالا معنی عام را بذیل این جا دادہ اند و حقیقةً این خاص است با بنیاد کہ بمعنی بی ثباتی و نا پائداری بنیاد است بمعنی مصدری (اردو) عمارت کو غیر مستحکم بنانا۔

بنیاد ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی ہدم و خراب کردن مرادف بنیاد برافگندن کہ گذشت (عبد اللطیف خان تنہا ؎) افغان ز بنا گوش تو کرد آئینہ را سرمہ و بنیاد نفس ریختہ صاحبان انند و آصف نقلش بردشتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی لازم ہم توانیم استعمال کرد کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ در عرض ہر دو معنی وجود بنیاد لازم است یعنی مقصود از ہدم و خراب کردن و شدن بنیاد است (اردو) دیکھو بنیاد برافگندن۔ بنیاد منہدم ہونا۔ ڈھا جانا۔

بنیاد زیر و زبر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار لازم بنیاد برافگندن صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ریختہ شدن بنیاد باشد اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن بر زبان معاصرین عجم است۔ (اردو) عمارت گر جانا۔

(الف) **بنیاد سنج** اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اندازۂ بنیاد کنندہ و واقف شوندہ از بنیاد ہر شی (امیر خسرو ؎) کسانیکہ از بازو و چارہ سنج ٭ بہ بنیاد سنجی کشیدند رنج ٭ نمود از در زندگی ساز زندگی ٭ بمقدار ہر یک نواز زندگی ٭ صاحب

آصفی بسند ہمین شعر مصدر این یعنی ------

(ب) **بنیاد سنجیدن** را بمعنی اندازہ کردن و پیمودن قائم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در تعریف این لازم است کہ بنیاد و بنا را داخل کنیم و معنی بیان کردہ اش مجرد سنجیدن راست مخفی مباد کہ سند بہرخسرو کہ بہ الف مذکور شد متعلق بہ حاصل بالمصدر (ب) باشد و الف اسم فاعل ترکیبی است (اردو) الف ہر چیز کی بنا سے واقف ہونے والا (ب) ہر چیز کی بنا سے واقف ہونا۔

بنیاد فتادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از کمال اصفہانی سند دہد (ع) زانکہ بنیاد فلک دائرہ کردار فتاد ؛ پای ہر چیز بانجام سر آن گردد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی واقع شدن بنیاد است و بس (اردو) بنیاد اور بنا واقع ہونا۔

بنیاد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آغاز کردن کاری (خواجہ شیراز ع) صوفی نہادہ دام و سر حقہ باز کرد ؛ بنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد ؛ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بنیاد نہادن) است کہ بمعنی آغاز کردن و طرح عمارت کردن باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہار سکندری خوردہ از ینکہ معنی بیان کردہ اش برای (بنیاد کردن کاری) است و معنی بیان کردۂ بحر البتہ درست باشد (صائب ع) خانۂ تن را بجان آباد کردن مشکل است ؛ بر سر ریگ روان بنیاد کردن مشکل است ؛ (اردو) شروع کرنا بنا عمارت قائم کرنا۔

بنیاد کندن استعمال۔ بقول بہار بمعنی بر کندن بنیاد است صاحبان آصفی و انند نقل نگارش اصائب (ع) باشکی توان کند بنیاد غفلت ؛ کہ یک قطرہ سیل است خواب گران را ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ از دور کردن باشد (اردو) بنیاد اکھیڑنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

بنیاد گر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معمار را گویند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن عیبی ندارد کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) معمار۔ مذکر۔

بنیاد گرفتن مصدر اصطلاحی۔ مستحکم شدن و

استحکام پذیرفتن است (انوری ؎) مدار عدل رکن الدین و دنیا ٭ کہ ملک از وی گرفت احکام و بنیاد (اردو) جڑ پکڑنا۔ بقول آصفیہ جمنا۔ جماؤ ہونا۔ استحکام ہونا۔ مضبوط ہونا۔

بنیاد نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) آغاز کردن کاری و (۲) بمعنی بنیاد برکندن و فرماید کہ فارق در اراد تین ذکر صلہ است کہ بمعنی اوّل بر و بمعنی دوم از باشد (خواجۂ شیراز ؎) در خرقہ ازین بیش منافق نتوان بود ٭ بنیادش ازین شیوۂ رندانہ نہادیم ٭ صاحب بحر بمعنی اوّل قانع و فرماید کہ آغاز کردن وطرح عمارت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل بیان کردۂ بہار برای (بنیاد کاری یا چیزی نہادن) است و سند خواجہ حافظ متعلق بہمین و معنی دوم بیان کردہ اش لغو محض و خلاف قیاس و سند استعمالش ہم پیش نشد و معاصرین عجم بدینمعنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و معنی بیان کردۂ صاحب بحر درست است برای اینکہ بنیاد بمعنی بنا و عمارت باشد (اردو) آغاز کرنا۔ بنیاد عمارت قائم کرنا۔

بنیاس بقول مؤیّد مطبوعہ مطبع نولکشور بمعنی دریچۂ خانہ و دیگر نسخ قلمی ازین لغت ساکت۔ صاحب شمس ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ ہمین مطبع مؤیّد المؤلفین این لغت را از شمس بہ مؤیّد عطا کردہ باشد و صاحب شمس در بی تحقیقی خود اظہر من الشمس معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین لغت ساکت بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی قدیم نخوانیم (اردو) دریچہ۔ مذکر۔

بنیاسک بقول شمس بالکسر (۱) دریچۂ خورد و (۲) پای پوش چرمی **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر لغت بنیاس کہ گذشت این بمعنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم را خلاف قیاس دانیم باتی حال این را بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان بوجود سند استعمال توان گرفت نہ بر مجرد قول شمس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) چھوٹا دریچہ۔ مذکر (۲) چرمی جرّاب۔ مؤنّث۔

بُنیان بقول برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی وتحتانی بہ الف کشیدہ وبنون زدہ (۱) نام حوض نعمان است و آن بمکہ بودہ آب آن در نہایت تلخی وشوری وبہ برکت قدوم سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام شیرین شد صاحبان جامع وانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند این را لغت عرب گوید بمعنی بنیاد خانہ و ذکر معنی اوّل می فرماید کہ در عوام مجمع ن صہبائی نوشتہ کہ (۲) بمعنی ایوان و محل نیز مستعمل چنانکہ ابوالفضل در مکاتبات در رقعہ کہ بشاہ عباس پادشاہ ایران نوشتہ گوید کہ از پاس قول خود بر مسند عالی باید نشست کہ ستون بنیان فرمان روائی است) **مؤلّف** عرض کند کہ بدین ہر دو معنی معترض توان گفت بر سبیل مجاز (**اردو**) (۱) ایک حوض کا نام جسکو نعمان نے بنایا تھا۔ مذکر (۲) ایوان محل۔ مذکر۔

بنیچہ بقول بہار بالضم وکسر نون جمعی کہ بر املاک بندند و آن دفتریست جداگانہ و آن را دفتر خارج المال و دفتر مصادر مملکت گویند و این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (ملا نوعی سہ) قسمت سازد ز وصل ممنوع مرا ۔ روزی نکند خاطر مجموع مرا ۔ گوئی ز ازل عامل دیوان قضا ۔ از حشو بنیچہ کرد موضوع مرا ۔ ظہوری سہ نخلم آخر بنیچہ خواہد بست ۔ زخمم بر دل دریچہ خواہد بست ۔ داغ تو کہ چیدہ بر سرہم دفتر ۔ بر سینہ من بنیچہ خواہد بست ۔ و فرماید کہ قافیہ آن با جیم فارسی جائز است مثل ریچہ وغنچہ ومثل قافیہ کاف تازی با فارسی چون تنگ وترک وبرگ وغیر آن صاحب بحر بدیل بنیچہ نقل فرماید کہ جمع کردن حرف عرب وعجم در قافیہ بغایت ناپسندیدہ است چنانکہ صاحب تکمیل الصناعہ آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اشارۂ این بر بنچہ کردہ ایم کہ با جیم فارسی بدون تحتانی گذشت واین مزید علیہ ومبدّل آنست کہ تحتانی درین زائد است وجیم فارسی بدل شدہ بجیم عربی چنانکہ چوچہ وجوجہ وکاچ وکاج معرّب و ماخذ این ہمانجا گذشت (**اردو**) دیکھو بنچہ۔

بنیچہ بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ قرار دادن جمع وبنیچہ بر املاک سند این بر بنیچہ از کلام

گذشت صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (اردو) جمع قرآن دینا

بنیچہ بقول برہان و (سروری در ملحقات) و رشیدی بضم اوّل بروزن کلیچہ جمعی راگویند کہ بر اصناف حرفت و املاک می بندند **مؤلف** عرض کند کہ تعریف و ماخذ این بہ (بنچہ) گذشت کہ بدون تحتانی مذکور شد و بنیچہ بہ جیم عربی گذشت مبدل ہمین است و این مزید علیہ بنچہ کہ بدون تحتانی بجایش مرقوم (اردو) دیکھو بنچہ

بنیچہ بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول (برہان در ملحقات) بروزن کلیچہ بستن کنایہ از حساب مال و اخراجات دیوانی خود را مفروغ ساختن **مؤلف** عرض کند کہ غور بر معنی نکرد این اصل ہمان مصدر است کہ بہ تبدیل جیم فارسی بعربی گذشت و صراحت معنی این ہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بنیچہ بستن (جیم عربی کے ساتھ)

بنیز بقول برہان بکسر اوّل بروزن ستیز بمعنی (۱) ہرگز و (۲) حاشا و (۳) تعجیل و زود و (۴) گاہی در میان سخن بجای نیز ہم بکار برند کہ بعربی ایضاً گویند صاحب سروری بر معنی اوّل و چہارم قانع (ابوشکور ۵) ترا این راپیا زرد سر و زری بنیز ؎ نہ او را از ان اندہی بود نیز ؎ (استاد قطران ۵) اگر باز آیدم دلبر بہ بند یشم بنیز از دل ؎ و گر باز آیدم جانان بہ بندیشم بنیز از جان ؎ صاحب جہانگیری بسند معنی اوّل از حکیم ازرقی سند دہد (۵) در مدح ناکسان نکنم کہنہ تن بنیز ؎ زان باک نایدم کہ بود کہنہ پیرہن ؎ و بذکر معنی سوم از حکیم فردوسی سند دادہ (۵) اسیران و از خواستہ چند چیز ؎ فرستاد نزدیک خسرو بنیز ؎ و ذکر معنی چہارم ہم کردہ بہ نقل سند استاد قطران کہ بالا مذکور شد گوید کہ از مصرع اوّل معنی اوّل و از مصرع ثانی معنی چہارم پیدا می شود۔ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہمزبان جہانگیری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی سوم و چہارم بدون موحدہ اوّل اسم جامد و موحدہ زائد است و معنی دوم نتیجہ بی غوری برہان کہ حاشا را با ہرگز ہیچ تعلق نیست و این بمعنی حاشا نیامدہ (اردو) (۱) ہرگز۔ دیکھو ارلاد

(۲) ناقابل ترجمہ (۳) جلدی۔ مؤنث (۴) بھی۔ دیکھو ایدی۔

نبیسک بقول ناصری باء اوّل مفتوح وثانی مکسور و یای معروف وفتح سین مہملہ کژ را گویند کہ آن نوعی از ابریشم زبون و فرومایہ است صاحبان رشیدی و انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مبادکہ نبیک بدون سین مہملہ ہم بہمین معنی می آید کہ مخفف این باشد (**اردو**) ادنی درجہ کا ریشم۔ مذکر۔

بنی شیبہ اصطلاح۔ بقول وارستہ اولاد عبد المطلب و شیبہ بیای حطی مجہول وموحدہ نام عبد المطلب وجہ تسمیہ آنکہ تمام موی سرش در وقت تولد سفید بود و بقول بعض یک موی سپید بر سر داشت (محسن تاثیر ع) کعبۂ روی جوانی کہ مراد نظر است ؛ جلوۂ طاق بنی شیبہ کند ابرویش ؛ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ و بہار ہم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است از ہر دو لغات عرب ولیکن استعمال این در عربی بنظر نیامدہ (**اردو**) عبد المطلب کی اولاد۔ مؤنث۔

بنیقہ بقول ملحقات برہان بہ وزن سلیقہ خشتک پیراہن صاحب مؤید این را بحوالۂ قنیہ لغت فارسی گفتہ و صاحب ہفت ہم این را آوردہ صاحب انند این را لغت عرب و نسبت معنی گوید کہ بمعنی خشتک پیراہن است۔ صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است این را معرب نبیک فارسی بمعنی خشتک پیراہن و گریبان گفتہ **مؤلف** عرض میکند کہ نبیک کہ بمعنی قسم زبون ابریشم و خشتک بمعنی پارچۂ مربع زیر بغل جامہ بجایش می آید پس جا دارد کہ عربان نبیک فارسی را کہ بمعنی مطلق ابریشم زبون است تعریباً بنیقہ کردہ باشند و بمعنی خشتک پیراہن استعمال کردہ کہ از ابریشم زبون می سازند و فارسیان ہمان معرب را در زبان خود استعمال کردند محققین بالا خشتک را خشک نقل کردند و بر ماخذ غور نفرمودند

حیف است کہ محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را مفرس نمی توان گفت (اردو) وہ ریشمی کپڑا جو پیراہن میں زیر بغل اور گریبان نرمی اور جذب عرق کے لئے لگاتے ہیں۔ مذکر

بنیک بقول برہان بروزن شریک ابریشم فرومایہ باشد کہ آن را کج و کژ و قز ہم گویند صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ صاحب رشیدی بنسیک بزیادت سین بروزن تحریک نیز آوردہ و این تصحیف باشد و بنیک بدون سین صحیح است چنانکہ ارباب لغت تصریح کردہ اند **مؤلف** حقیر عرض میکند کہ ہمین لغت بزیادت سین مہملہ بعد نون بہ ہمین معنی گذشت و محقق صاحب بابن یعنی صاحب فرہنگ انجمن آرای ناصری ذکرش کردہ پس قول رشیدی را بہ استناد قول اہل زبان چرا معتبر ندانیم و چرا اصل لغت را مصحف خوانیم حق ہمین قدر است کہ آن اصل است و اسم جامد فارسی قدیم و این مخفف آن بحذف سین مہملہ دیگر ہیچ خان آرزو از حقیقت خبر ندارد و در لغت اصل تصحیف می پندارد (اردو) کم درجہ کا ابریشم۔ مذکر۔ دیکھو بنیسک۔

بنیہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) جُثّہ و (۲) قوت صاحب روزنامہ ہم این را آوردہ گوید کہ (۳) بمعنی بنا یافتہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و سوم لغت عرب است بالضم والکسر (کذا فی المنتخب و منتہی الارب) و بہ معنی دوم مفرس و این استعمال معاصرین عجم است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) (۱) جُثّہ۔ بقول آصفیہ مذکر۔ بدن۔ جسم۔ پنڈا۔ سریر۔ (۲) قوت۔ بقولہ۔ مؤنث۔ دیکھو بازو (۳) بنایا ہوا بنانا کا اسم مفعول۔

موحدہ باواو

بو بقول برہان بضم اول و سکون ثانی مجہول (۱) معروف کہ رائحہ باشد صاحبان سروری و جہانگیری

ورشیدی وناصری وجامع وسراج هم ذکراین کرده اند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است
مخفی مباد که استعمال این بالتحتانی آخره هم می آید که زائد باشد (حافظ ے) ببوی زلف تو باباد راز یادارم
؛ اگرچه عیب کنندم که بادپیمائیست ؛ (**اردو**) بو بقول آصفیه - اسم مؤنث - باس مهک شمیم گند -
(۲) **بو** - بقول برهان بالضم مخفف بود باشد و بوم و باشم هم - صاحب سروری بر معنی باشد قانع (حکیم
سنائی ے) ای شکل دهان توکم از نیست ؛ کی بوکه کنی کم از دهانم ؛ صاحب جهانگیری گوید که بمعنی بود
و باشد (حکیم خاقانی ے) پای نهم در عدم بوکه بدست آورم ؛ همنفسی تا کند در دلم راه واو فرماید
که بوم بمعنی باشم هم آمده (شیخ ابوسعید ابوالخیر ے) گر مرده بوم زعشق تو سالی بیست ؛ تا ظن نبری که خاکم
از عشق تهی است ؛ چون دست بخاک من نهی گوئی کیست ؛ آواز دهم که بنده ام فرمان چیست ؛ صاحب
رشیدی هم ذکراین کرده صاحب ناصری ذکراین فرموده گوید که بوم و باشم و بُوی و باشی و بیوی و بباشی
نیز آمده (پیرجمالی اردستانی ے) کی بوکه سر زلف ترا چنگ زنم ؛ صد بوسه بران لبان گلرنگ زنم ؛ پیمان
پری رخان سنگین دل را ؛ در شیشه کنم نشتر تو بر سنگ زنم ؛ در صراحت مزید فرماید که بُنو هم بمعنی نبود آمده
(کمال الدین بندار رازی ے) می فراز آور که بهره می بری ؛ می نشاط افزا و شادی آوری ؛ هرکجا
که می نبو شادی نبو ؛ این جهان را خرمی بامی دری ؛ و فرماید که گاهی بجای نبو نبی بو نیز می آورند یعنی نمی شود
(طاهر همدانی ے) دلی دیرم که بهبودش نبی بو ؛ نصیحت میکرم سودش نبی بو ؛ صاحب جامع بر مخفف بود
قانع **مؤلف** عرض کند که مخفف باشد اصلا نیست طرز بیان برهان به غلط می انداز د البته مخفف (بُوَد
بضم اوّل و فتح دال است که مضارع مصدر بودن باشد و چرا نگوئیم که مخفف مضارع بودن است
نه مضارع باشیدن صاحب برهان از مصدر باشیدن خبر ندارد ازینجاست این را مخفف باشد می نگارد

ومخفف بوم و باشم ہم نیست بلکہ بوم بترکیب میم متکلم در آخرش مخفف بُودَم ۔ صاحب جہانگیری متفق
است با این صراحت ما ۔ صاحب ناصری ہم بودن و باشیدن را باہم آمیختہ صلاحیت تحقیق لفظی ندارد
حاصل این است کہ بُوَم مخفف بُودَم و بُوی بمعنی باشی و بَبُوی بمعنی بباشی و نَبُو مخفف نبود (مضارع
منفی) ہمہ تصرفات فارسیان است در مشتقات بودن **(اردو)** (بودن کا مضارع) رہے ۔

(۳) **بو** ۔ بقول برہان بالضم گوشت بزکوہی **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت
وغیر از برہان دیگر کسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم
باشد معاصرین عجم بہ زبان ندارند **(اردو)** پہاڑی اور جنگلی بکری کا گوشت ۔ مذکر ۔

(۴) **بو** ۔ بقول برہان و سروری و ناصری بفتح اول پوست شتربچہ پر از کاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ
بہ برند تا بگمان بچہ خود شیر بدہد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ حیف از ہر سہ محققین صاحب زبان کہ این را لغت
فارسی خیال کردند بقول صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است بَوّ بالفتح و تشدید واو در عربی زبان
بہ ہمین معنی آمدہ و بہ فارسی مستعمل شد بہ تخفیف کہ مفرس توان گفت **(اردو)** اونٹ کے مردہ بچے
کی کھال جس میں گھانس بھر کر اوس اونٹنی کے آگے رکھتے ہیں جس کا بچہ مرگیا ہو تا کہ وہ اُسکو اپنا بچہ
سمجھ کر دودھ دہنے دے ۔ مؤنث ۔

(۵) **بو** ۔ بالضم بقول رشیدی و وارستہ و سراج بمعنی امید ۔ صاحب ناصری گوید کہ بوی و بویہ نیز
بدین معنی می آید (ظہوری **۵**) غش ہر زمانی کہ امروز دارم ؛ نہ از ضعف ہجران ببوی وصالست
با صاحب غیاث گوید کہ بمعنی امید و طمع ۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز بمعنی دوم است کہ از معنی
حقیقی (بُود) مراد از امید گرفتند **(اردو)** امید بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث آس ۔ آرزو ۔ دیکھو اوس

(۶) **بو** ۔ بالضم بقول ناصری امر بوئیدن (سعدی ؎) ہر کہ نشنید است ہرگز بوی عشق ٭ گو بہ شیراز
آی و خاک ما ببوی ٭ وہم او گوید کہ بمعنی بباش ہم آمدہ (فردوسی ؎) مرا گفت شاہ مین را بگوی تا
کہ بر گاہ تا مشک بوید ببوی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این امر حاضر بودن است و عوض این استعمال باش
کہ امر حاضر باشیدن است بیشتر و ازین ثابت شد کہ مصدر بودن سالم التصریف نیست چنانکہ محققین مصادر
خیال کردہ اند بلکہ کامل التصریف است و آنچہ صاحب ناصری بسند کلام سعدی این را امر حاضر بوئیدن
خیال کردہ تسامح و درست کہ امر بوئیدن بوی باشد و سعدی ہم استعمال بوی کردہ اگر سند استعمال بو
بدون تحتانی آخر بہمین معنی بدست آید دران حالت توانیم گفت کہ مخفف بوی باشد (**اردو**) سونگھ
۔ رہ (بوئیدن اور بودن کا امر حاضر)

(۷) **بو** ۔ بالضم بقول وارستہ بمعنی سراغ و اثر (صائب ؎) بوی دل از نفس باد صبا می آید
پہلوان یافت گذران زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ؎) بود ہر صید را از شیوہ صیاد خود بوئی ٭ سگال
آہوی مشکین است زلف عنبرینش را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ فی الحقیقت ہمان معنی اول است کہ
مجازاً این معنی را پیدا کردہ اند (**اردو**) پتا ۔ اثر ۔ مذکر ۔ (دیکھو بتہ کے تیسرے معنے ۔

(۸) **بو** ۔ بالضم بقول خان آرزو در سراج مجازاً بمعنی لعل و عسی صاحب غیاث فرماید کہ بمعنی
کاشکے **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم است ولیکن برای این معنی مشتاق سند استعمال می باشیم
کہ محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند (**اردو**) کاش بقول آصفیہ کلمہ تمنا ۔ خدا کرے ۔ خدا ایسا
کرے ۔ کیا اچھا ہو (اسیر ؎) روز محشر کو گنہون کا نہ کھٹکا رہتا ٭ کہین اے کاش جو ہونی تھی
سزائین ہوتین ۔

(۹) **بو**۔ بالفتح بہ تحقیق ما حرکتی است کہ اہل ولایت بر سبیل تشکر یا تعظیم مخاطب سر خود را حرکت دہند و اگر مخاطب رتبہ عالی دارد قدری خم در پشت ہم و این علامت آنست کہ لطف تو موافق امید است جا دارد کہ این تعلق بہ معنی پنجم باشد کہ صراحتش بر (بو کردن) می آید و ہمین لغت در انگلیسی زبان ہم بہ ہمین معنی مستعمل معاصرین عجم ہم بہ ہمین معنی بر زبان دارند (اردو) بو۔ مؤنث وہ حرکت جو اعتراف احسان یا مخاطب کی تعظیم کے لئے سر کو حرکت دیکر کرتے ہین اور جب مخاطب اپنا افسر یا حاکم یا بادشاہ ہو تو کسی قدر جھک جاتے ہین ۔

(۱۰) **بو**۔ بالضم ۔ بقول غیاث بمعنی محبت و خوبی **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) محبت ۔ خوبی ۔ مؤنث ۔

(۱۱) **بو**۔ بالضم بقول غیاث بمعنی شاید (عرفی ؏) ہر گاہ کہ شاداب ترش ہنیم گویم ٭ بکشای بغل بو کہ در آغوش در آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی پنجم است طرز بیان محقق معنی تازہ قائم کرد (اردو) شاید ۔ دیکھو باشد ۔

(۱۲) **بو**۔ بالضم بقول غیاث مخفف بوم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) الو ۔ اسم مذکر ۔ بوم ۔ چغد ۔ گھگھو (دیکھو اوکو)

بوا بقول برہان و ناصری بضم اول و ثانی بالف کشیدہ مخفف بودا باشد یعنی باد آ صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) کہ خرم بوا میہن و مان تو ٭ بگیتی پراگندہ فرمان تو ٭ خان آرزو در سراج منیر کہ یا مخفف بودا باشد یا باد آ مبدل آنست یا مخفف بو آد از عالم شواد و کناد **مؤلف** عرض کند کہ

بودا اصل است بزیادت الف دعا بہ بود و باد ابدال
آن چنانکہ بجایش گذشت و بوا مخفف بودا بحذف دال
مہملہ (اردو) دیکھو بادا۔

(۱) **بواجب** استعمال۔ بقول بہار از عالم زیادت
(۲) **بواجبی** و زیادتی و نقصان و نقصانی۔
(امیر خسرو ره) بواجب چنان دہ قرار چشم ٭ کہ افزون
دہی زانچہ گوئی نہ کم ٭ پس آن بہ کہ در بحر و بر داشتن
٭ بواجب بود بار بر داشتن ٭ (نظامی ره) چو ترتیب
ایشان بواجب شناخت ٭ سران سپہ را یکایک نواخت
٭ (میر معزی ره) چون تسلی و شگفتی و عجب جمع شود ٭
مدح ممدوح بواجب بتوان برد بسر ٭ (میرزا معز فطرت
ره) تعریف علی بگفتگو ممکن نیست ٭ گنجایش بحر در سبو
ممکن نیست ٭ من ذات علی بواجبی نشناسم ٭ تا آدم
کہ مثل او ممکن نیست ٭ (امام فخر رازی ره) کنہ خردم
در خور اثبات تو نیست ٭ و اسایش جان بجز مناجات
تو نیست ٭ من ذات ترا بواجبی کی دانم ٭ دانندۂ
ذات تو بجز ذات تو نیست ٭ صاحب انند نقل نگارش بہار
و **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بواجب را بمعنی بواجبی
استعمال کردند یعنی بہ واجبیت و چنانکہ باید (**اردو**)
واجبی طور پر۔ جیسا کہ چاہئے اسطرح۔

بواد استعمال۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بضم
اول معنی باشد و گوید کہ این الف۔ الف تمنی و دعاست
چنانکہ شواد یعنی انشاء اللہ شود۔ مثال بماناد و نماناد
کہ در دعا و نفرین گویند و بیاد **مؤلف** عرض کند کہ
باد کہ بجایش گذشت مخفف ہمین است بحذف واو و صاحب
انند نقل نگارش و تعریف الف دعا بجایش گذشت
(**اردو**) دیکھو باد۔

بوارد بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ
براو دال بی نقطہ زدہ۔ ترشی باشد کہ در برابر شیرینی است
صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در کتب دیگر ندیدم
واللہ اعلم۔ صاحب جامع کہ از اہل زبانست متفق
با برہان۔ خان آرزو در سراج بذکر این می فرماید کہ
اسم اصطلاحی بیخ بقول است مثل چقندر و زردک
و شلغم و لغت عربیت و صاحب منتخب کہ محقق لغات

عرب است گوید که چیزهای سر درا گویند **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب جامع این را اسم جامد فارسی زبان ام

و از لغت عرب هیچ سروکاری نیست (اردو) ترشی بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث کھٹائی۔ کھٹاس۔ جھومنت ۔

بوارغ بقول مؤید بذیل لغات فرس تخت بستن رز یعنی انگور را صاحب هفت این را به زای هوز عوض رای مهمله آورده فرماید که سخت بستن رز را **مؤلف** عرض کند که لغت فارسی زبان نیست و همه محققین اهل زبان ترک کرده اند و دیگر محققین هند نژاد هم ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بزبان ندارند و در لغات عرب و ترکی هم نیافتیم حرجی نیست که در لفظ و معنی هر دو تسامحی ازین هر دو محقق راه یافته۔ اعتبار را نشاید (اردو) نا قابل ترجمه

بواس بقول برهان بفتح اول بروزن ایاس محنت و آزار و رنج و سختی ۔ صاحب ناصری بذکر این گوید که همانا عربی است و صاحب جامع همزبان برهان صاحب منتخب بؤس را در عربی زبان بمعنی سختی نوشته **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست توانیم عرض کرد که فارسیان به تصرف خفیف که همزه را به الف بدل کردند بر سبیل تفریس اسم جامد زبان خود قرار دادند دیگر هیچ (اردو) رنج۔ مذکر۔ سختی۔ مؤنث

(الف) **بواسحق** اصطلاح ۔ بقول برهان طائفه را نام است در نیشاپور و چند کان فیروزه هست یکی را از آن (ب) **بواسحقی** گویند ۔ صاحب سروری بذکر الف همزبان برهان و بذکر (ب) گوید که این (کان بواسحاق نام و فیروزهٔ بواسحاقی منسوب است به آن (خواجه حافظ ع) راستی خاتم فیروزهٔ بواسحاقی * خوش درخشید ولی دولت مستعجل بود * صاحب بحر بذکر معنی الف بذیل

همان گوید که قسمی از فیروزهٔ نیشاپور ۔ صاحب جامع می طرازد که (الف) طائفه باشند در نیشاپور که معدن یک قسم فیروزه منسوب به آنهاست ۔ خان آرزو در سراج گوید که (الف) کنیت بعض مردم و این عربی است و فیروزهٔ بواسحق منسوب به یکی از اکابر که موسوم باین اسم بوده باشد و بواسحق طائفه را گفتن خلاف واقعه و فرماید که اصل مدعای صحیح نظامی می فرماید

(ع) سخن بین که در بوسحاقان فتاد ۵ **مؤلف** عرض کند که از کلام نظامی ہم وجود طائفہ پیدا است ما بتقلید صاحبان جامع و سروری (الف) و (ب) ہر دو را درست دانیم (**اردو**) (الف) بواسحق یا بوسحاق ایک مؤلف کا نام ہے جو نیشاپور میں ہے (ب) بواسحق یا بوسحاق ایک فیروزہ کا نام ہے۔ مذکر۔

بواسطہ | بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی برای وبجہت دیگر کسی از محققین زبان حال ذکر این نکرده معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که بفتح موحده بمعنی بوسیله باشد نه برای (**اردو**) واسطہ سے وسیلہ سے۔

بواسہ | بقول بول چال مرادف بواسطه که گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن به فتح موحده و سین مہملہ ولیکن غیر از زبان موقیان معاصرین عجم این مخفف در نوشت و خواند مستعمل نیست (**اردو**) دیکھو بواسطہ۔

بواسیر | بقول غیاث بفتح موحده ... مشہور و فرماید که این جمع باسور است و آن گوشت پاره باشد که در مقعد یا بینی پیدا شود ... ذکر باسور کرده **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و در فارسی زبان لغتی دیگر برای این ... اسم در فارسی ہم متعارف و (بواسیر الف) و (بواسیر جیم) و (بواسیر ب) از اقسام این است که در اکسیر اعظم مذکور است (**اردو**) بواسیر بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ باسور کی جمع بیٹھیں۔ ایک مرض کا نام ہے جس سے مقعد میں مسّے ہو جاتے ہیں اگر ان مسّوں سے خون آتا ہے تو اسے خونی بواسیر ورنہ بادی بواسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہمیں زبان ہندی کا لفظ ہے۔ مذکر۔

بواشہ | بقول برہان بفتح اول بر وزن تراشہ چار شاخ دہقان را گویند و آن چوبی چند باشد باندام کف دست و دستہ نیز دارد که دہقانان بدان غلّہ کوفتہ را بر باد دہند تا از کاہ جدا شود و آن را بالعربی مذری خوانند

صاحبان ناصری وسراج ہم این را آوردہ اند۔ صاحب جامع این را شنۂ دہقانان ہم نام نہد **مؤلف** عرض کند کہ مذری در عربی زبان باذال معجمہ آلہ را نام است کہ غلہ بدان پاک وصاف کنند ودر ہندی چھاج نام دارد جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) چھاج بقول آصفیہ اسم مذکر۔ سوپ۔ غلہ فشان۔ غلہ پھٹکنے کا اوزار۔

بوالبنات اصطلاح۔ بقول بہار پشمینہ را نام است بغایت لطیف ونفیس کہ آن را سقرلات نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بانات در ہندی پارچہ پشمینہ را نام است وبظاہر این مرکب می نماید بقاعدۂ عربی بحذف الف چہارم بانات ودر عربی زبان این مرکب نیامدہ اگر فارسیان بر سبیل تفریس بترکیب لفظ بو والف ولام ولغت ہندی این اسم را البتہ کنیت قائم کردہ باشند۔ سند استعمال باید کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قول بہار بدون حوالہ وسند استعمال اعتبار را نشاید وسقرلات ترجمۂ بانات ہندی است ونسبت سقرلات کہ لغت زبان فارسی است صاحب غیاث بنات را آوردہ ونمی گوید کہ بنات لغت ہندی است وصاحب برہان برتقولا ذکر بنات نکرد (**اردو**) بانات۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث۔ عوام بنات کہتے ہیں ایک قسم کا اونی کپڑا جو نہایت دبیز اور گرم ہوتا ہے۔ سقرلات۔

بوالخجدر اصطلاح۔ بقول برہان بالام وخای نقطہ دار وجیم ودال بی نقطہ بر وزن گل بر سر ملحد وبیدین وبی دیانت را گویند صاحبان بحر ومؤید وانند وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب کہ بترکیب عربی از قبیل کنیت می نماید در عربی زبان نیامدہ وخجدر ہم در فارسی وعربی یافتہ نمی شود اندرین صورت جز این چارہ نیست کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وحقیقت

ترکیب این محقق نشد (اردو) ملحد۔ ببدین بدین بدذات۔ بدصفت دیکھو (بدین)

(الف) **بوالعجب** اصطلاح۔ بقول صاحب بحر (۱) صاحب تعجّب و (۲) شعبدہ و بازی گر صاحب سروری بذکر معنی دوم می فرماید کہ بازیگران از ریگ گندنا در دہن تعبیہ ساختہ آواز مرغان ظاہری سازند چنانکہ مرغان وحشی بآن آواز فریب خوردہ بطرف ایشان می آیند (حکیم خاقانی ے) مرغ شود بوالعجب تلخ شود گندنا ؛ کوس شود عندلیب خاک شود لالہ زار ؛ صاحب غیاث ہم این را آوردہ و صاحب انند این را لغت عرب گفتہ مؤلف عرض کند کہ ما این را عربی ندانیم کہ فارسیان از دو الفاظ عربی بقاعدہ عربی مرکب کردہ استعمال کردہ اند و بدین معنی در عربی یافتہ نمی شود و از سند بالا ----

(ب) **بوالعجب شدن** بمعنی متحیر و متعجب شدن پیداست (اردو) الف (۱) صاحب تعجب۔ وہ شخص جسکو تعجب ہو (۲) شعبدہ باز (دیکھو بازیگر) صاحب آصفیہ نے (بوالعجب) کو انھیں معنون مین لکھا ہے (ب) تحیّر اور متعجب ہونا۔

بوالقاسم اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از بوالفضول و شوخ چشم صاحبان جامع و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و صاحب سروری در ملحقات این را آوردہ فرماید کہ یکی از قدما گوید (ے) ہرگز دل من از غمکی خالی نیست ؛ وین دیدۂ من از نمکی خالی نیست ؛ گفتم بروم بگوشۂ بنشینم ؛ ہر گوشہ ز بوالقاسمکی خالی نیست ؛ مؤلف خیال می کند کہ از ہمین یک سندی کہ نام شاعرش معلوم نیست این اصطلاح را قائم کردہ اند اگر باعتبار این سند کہ صاحب سروری قائم کردہ ازینکہ او از محققین اہل زبانست کار گیریم باید کہ (بوالقاسمک بکاف تصغیر) قائم کنیم کہ بوالفضول و شوخ چشمی موسوم بدین اسم گذشتہ باشد ورنہ وجہی نیست کہ از (بوالقاسم) این معنی پیدا شود و در عربی زبان ہم این کنیت شوخ چشم نیست (اردو) بوالفضول بقول آصفیہ

زیادہ گو وہ شخص جو میٹھا باتین بنایا کرے اور (شوخ چشم) بقول آصفیہ بے حیا۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ وہ شخص جس کی آنکھ مین ذرا میل نہو۔ بے ادب۔ گستاخ۔ ڈھیٹ۔ شوخ مزاج۔ آپ ہی نے فرمایا ہے کہ انھین معنون مین (شوخ دیدہ) بھی مستعمل ہے۔

بوالکفد اصطلاح۔ بقول برہان بفتح کاف و سکون فا و دال ابجد بمعنی رشوت و پارہ باشد۔ صاحب بحر بر رشوت قانع و صاحب جامع ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری بذیل (بلکفد) سندی کہ از (ابوالعباس) آوردہ ہمان است کہ ما نقلش در انجا کردہ ایم عجب آنست کہ صاحب رشیدی درانجا در کلام ابوالعباس (بلکفد) نقل کرد و صاحب سروری بر (بلکفد) در نقل سند از (بوالکفد) کار گرفت و ما حقیقت این لغت را ہمدرانجا بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکفد۔

بوالگنجک اصطلاح۔ بقول برہان بکسر کاف فارسی و سکون نون و فتح جیم و کاف ساکن ہرچیز کہ آن عجیب وغریب و مطرفہ باشد کہ دیدنش خندہ آرد صاحبان بحر و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل این بر بلکنجک کردہ ایم (اردو) دیکھو بلکنجک۔

بوالوفا اصطلاح۔ بقول بہار نام چشمہ ایست در تفت یزد (محسن تاثیر) سرچشمہ مہر از صفائش ہا در عین حیا ز بوالوفایش ہا **مؤلف** عرض کند کہ غیر از بہار محققی دیگر ذکر این نکرد اگرچہ این مرکب از ہردو لغت عرب است ولیکن در عربی بدین معنی مستعمل نیست و وجہ تسمیہ متحقق نشد (اردو) تفت یزد مین ایک مشہور چشمہ ہے جس کا نام بوالوفا ہے۔ مذکر

بوالہوس اصطلاح۔ بقول بحر بسیار ہوس دارندہ و مرد فضول۔ صاحب رشیدی بذیل بُل ذکر این کردہ و صاحب تحقیق الاصطلاحات آوردہ کہ ہوس لفظ فارسی است مرادف ہوا فارسیان الف و لام بران داخل کردہ بوالہوس ساختند و بو اختصار ابوست کہ در عربی بمعنی صاحب باشد چنانکہ ابولہب فارسیان این را ہم اختصار می کنند پس معنی بوالہوس صاحب

و بقول صاحب قاموس گوید که الهوس بالتحریک طرف
من الجنون و هو مهوس و ظاهر است که هوس در فارسی
مرادف هوا است نه بمعنی جنون و هوا را نوعی از جنون قرار
داده و گوید هوس را لفظ عربی گفتن صریح تکلف می نماید
و بقول بعض می فرماید که بل بمعنی بسیار و این قول ضعیف است
ظاهرا دخول الف لام بر لفظ فارسی نکرده دانسته توهم کرده
که بل بمعنی بسیار باشد حالانکه فارسیان را تصرف عربی
در فارسی بسیار است و در مواضع متعدد ازین کتاب
مذکور از انجمله دخال الف لام بر لفظ فارسی بیر سنجر شیخی
در مدح خان اعظم کوکه اکبر پادشاهی گفته است (ع) ای یاد آن
یاد ل نسب آن را دین آزاد دوان کوکب الظهور لقب یا ان
خان بن الخان و مولوی جامی هم از جوش فارسی
مهوس اشتقاق می کند و می گوید (ع) دل بسته بسیار
چه زند لاف عشق تو کار مهوسان نبود چه بود بشادی
مؤلف عرض کند که اشارهٔ این بر البهوس
کرده ایم و در بیجا همین قدر کافی دانیم که (بوالهوس)
بترکیب عربی است و در عربی مستعمل نیست و (بلهوس)
مرکب فارسی است هیچ ضرورت ندارد که لفظ بهو
بوالهوس را فارسی قرار دهیم البته فارسیان استعمال این هم
کرده اند (صائب ع) دعوی عشق ز هر بوالهوسی می آید
با دست بر سر زدن از هر کسی می آید و بعضی بر اینند که
(بوالهوس) هر جا در کلام فارسیان یافته می شود اصل
آن (بلهوس) فارسی است کاتبان کلام بنا و تقیت
از تقیت تصرف در کتابت کرده اند و بخیال ما این
درست می نماید اگر (بلهوس) بهمین معنی در فارسی
از زبان می بود خیال می کردیم که فارسیان (بوالهوس)
را بقاعدهٔ عربی استعمال کرده اند چون (بلهوس) نا آشنا
محض است چرا خیال کنیم که فارسیان لغت فارسی را
گذاشته این درسری را پسندیدند (اردو)
بلهوس. بوالهوس.

(۳۵۰) **بوام افتادن** | مصدر اصطلاحی - مبتلای قرض
و وام شدن است (ظهوری ع) ز طرز چرخ تشکیک
و قرار می یابیم که عنقریب ظهوری بوام می افتد
(اردو) قرض مین مبتلا ہونا. قرضدار ہونا.

بوام گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار قرض گرفتن (صائب ؏) گوشش گیر دگل بوام از عندلیب / گوہر کجا صائب سخن گستر شود کہ صاحب انند نقش برداشتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ وام گرفتن بدون موحدہ ہم صحیح باشد و موحدہ زائد ہم بزبان (**اردو**) قرض لینا۔

بوان | بقول ملحقات برہان بروزن دوان نام قریۂ است کہ مویز و انار دان در انجا بسیار است صاحب ناصری می فرماید کہ محلی است در حوالی دشت سفید فارس بخوبی معروف چنانکہ یکی از جنات اربعۂ دنیا شمارند صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیۂ این متحقق نشد (**اردو**) بوان فارس مین ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

بوانات | بقول ناصری بلوکی در فارس صاحب انند نقل نگارش۔ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ناصری کہ از اہل زبان است صراحت این می کند کہ این ورای (بوان) است و وجہ تسمیۂ این ہم متحقق نشد (**اردو**) بوانات فارس کے ایک تعلقہ کا نام ہے جو کئی مواضع پر شامل ہے۔ مذکر۔

بوب | بقول برہان بروزن خوب فرش و بساط خانہ را گویند و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اول بای حطی ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را انبوب ہم خوانند (استاد رودکی ؏) شاہ دیگر روز بزم آراست خوب / پای تخت بانہاد و برگسترد بوب۔ صاحب سروری گوید کہ فرش گرانمایہ کہ خانہ را بدان آرایند صاحب رشیدی ہم این را آوردہ صاحب ناصری بذکر معنی بالا می فرماید کہ بلغت دری نیز بوب و کوب بمعنی حصیر می آید صاحب جامع ہمزبان برہان و صاحب فدائی ہم کہ از علمای معاصر عجم بود و خان آرزو در سراج می فرماید کہ آنانکہ بجای حرف اول تحتانی ہم گفتہ اند تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما بر انبوب حقیقتش را بیان کردہ ایم و اشارۂ این ہم کہ این مخفف آن است و آنچہ بیای تحتانی دکان

عوض موحدہ می آید ہر دو مبدّل این باشد اگرچہ ما توب را بر(ابنوب) مثل خان آرزو تصحیف خیال کردہ ایم ولیکن تحقیق ما دریخا (یوب وکوب) را کہ بہ تحتانی وکاف اوّل می آید مبدل این می دانند چنانکہ باآبوس وباآیوس وبوشاسب وکوشاسب (اردو) دیکھو ابنوب ۔

بوبا بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وبای ابجد بالف کشیدہ۔ آشی راگویند کہ ازگوشت بزکوہی پختہ باشند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ در فرہنگ ہا ندیدہ ام وصاحبان انند وہفت وسراج نقل نگار برہان **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب است از بو کہ بمعنی گوشت بزکوہی وبا کہ بمعنی آش بجایش گذشت (اردو) وہ آش جو جنگلی بکری کے گوشت سے پکائی جاے ۔مؤنث ۔

بوباش اصطلاح ۔بقول برہان بسکون شین قرشت بمعنی قدیم وجاوید وہمیشہ وسرمد باشد۔صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ کنایہ از بود وجود واجب یعنی ہستی خدای کہ بودہ باشد چنانکہ صاحب فرہنگ دساتیر آوردہ صاحب جامع متفق با برہان۔خان آرزو در سراج ہم وصاحب سفرنگ در چہل ونہمین فقرہ (نامہ شت شاہی کلیو) ذکر این بمعنی قدیم وجاوید کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بو و باش بر سبیل تکرار واین ہر دو بمعنی قدیم وجاوید است وہر یک اسم جامد فارسی قدیم یعنی بو اسم مصدر بودن بہ معنی دوم گذشت و باش اسم مصدر باشیدن کہ مذکور شد ومعنی این مرکّب (کسی کہ بود وخواہد بود) (اردو) قدیم اور ہمیشہ رہنے والا کنایہ ہے خداے تعالیٰ سے (واجب الوجود) دیکھو بایستہ ہستی ۔

بہ وبال افتادن ودر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ افتادن در مصیبت وگرفتار بلا شدن۔ (انوری ؎) بندہ را نیست غم جان وجوانی وجہان ہمہ غم آنست کہ بیہودہ در افتم بہ وبال ؎ (اردو) مصیبت مین مبتلا ہونا ۔آفت مین پھنسنا ۔

بوبالیدن بقول بہار بمعنی بو پریدن مؤلف

(۱۷۵۸)

عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند۔ بدون سند استعمال این را بدین معنی تسلیم نکنیم کہ گوش ما ہم نخورد (اردو) بو پھیلنا۔

(۲۵۷۷) **بو برآمدن** استعمال۔ (۱) منتشر شدن بو و (۲) برآمدن امید و آرزو کہ بو بمعنی امید بجایش گذشت (ظہوری ۵) ہر جا حدیث سنبل آن مو برآمد است ٭ مذکور گشتہ تا سخنش بو برآمد است ٭ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ (۲) امید بر آنا۔ آرزو بر آنا۔

بو براقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ذیل (بو برقش بحذف الف) ہم جانوریست کہ آن را بوقلمون گویند صاحب شمس این را بہ فا عوض قاف نوشتہ (غلطی کتابت می نماید) صاحب محیط بر بوقلمون گوید کہ گویند طائریست کوہی کہ پر آن بہ الوان عجیبہ متلون می شود و در رنگ آن مثل شعلہ آتش ظاہر می گردد و گویند کہ اخیل است و گویند کہ حربا کہ بفارسی آفتاب پرست نامند مؤلف عرض کند کہ برقش در عربی زبان بالکسر بمعنی مرغ خورد و سبز رنگ است کہ بجایش گذشت و صاحب انند ذیل (براقش) بحوالہ منتہی الارب گوید کہ (ابو براقش) در عربی مرغی را نام است دشتی و کوچک مانند خارپشت۔ پر بالائین آن سپید و میانگی سرخ و زیرین سیاہ۔ ہرگاہ برانگیزند برافراشتہ موی و متلون بالوان شتی گردد (ع) پس بخیال ما ہمین جانور را فارسیان بحذف الف اول و الف ششم (بو براقش) و (بو برقش) گفتہ اند کہ معرب باشد دیگر ہیچ (اردو) عربی مین (ابو براقش) ایک پرندے کا نام ہے جسکے پرون کا رنگ مختلف ہوتا ہے فارسیون نے اسی کو (بوقلمون) کہا ہے۔ مذکر۔

بو برخاستن استعمال۔ بقول انند بحوالہ عوامل بمعنی سخن پیدا شدن بو (حافظ ۵) بوی گل بنفحات گوئی در چمن باروت بود ٭ بلبلان مستند گوئی دیدہ چون ماروت را ٭ (اردو) بو پھوٹنا۔ بقول آصفیہ بو پھیلنا۔ (دیکھو بلند شدن بو)

بو برد اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثانی

وسکون ثانی و دال بی نقطہ بلبل را گویند کہ عندلیب است صاحب جہانگیری گوید کہ (بوبردک) ہم بدینمعنی می آید صاحب رشیدی ہمزبانش (مولوی معنوی ع) نمی دانی کہ سیمرغم کہ گرد قاف می پرّم ہٖ نمی دانی کہ بوبردک کہ در گلزار می گردم ہٖ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ بدین وجہ این نام کردند کہ بوی گل را استشمام می کند صاحب جامع ہمزبان برہان مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوی برندہ و حاصل کنندہ بوی مرکب از لفظ بو و ماضی مطلق مصدر بردن و جا دارد کہ این را مخفف (بو برده دارنده) بمعنی برندہ بوی گل انگاریم کہ بوی گل او را بر دو مدہوش کرد کنایہ از عاشق گل کہ بلبل است مخفی مباد کہ بلبل و عندلیب ہر دو لغت معرب است و ہمین است لغت فارسی برای بلبل و آنکہ بکاف تصغیر می آید مزید علیہ این یا این را مخفف آن دانیم و الآخر اولی من الاوّل (اردو) دیکھو بلبل ۔

بوبرداشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی شمیدن (دحید سنا) چون از شوخ توانم می گلرنگ گرفت ہٖ من کہ از ضعف نہ گل بو نتوانم برداشت ہٖ صاحب بحر ہمزبانش ۔ بہار بذکر این گوید کہ بمعنی کسب کردن بو باشد مؤلّف عرض کند کہ حاصل کردن بو است (اردو) بو حاصل کرنا ۔ بولینا ۔

بوبرداشتن زخم مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک و گل ۔ بہار گوید کہ مرادف (بو بردن) است کہ می آید و بمعنی ناسور شدن زخم قانع مؤلّف عرض کند کہ عادت است کہ چون بوی خوشی بزخم رسد مندمل نمی شود بلکہ تازہ و عمیق شود و ناسوری پیدا می کند از ہمین عادت فارسیان این مصدر را قائم کردند لیس معنی لفظی این حاصل کردن زخم بو را و کنایہ از ناسور شدن است لیس ہیچ ضرورت ندارد کہ بوی مشک و گل را داخل معنی این کنیم (اردو) زخم ہرا ہونا ۔ گہرا ہونا ۔ ناسور پیدا کرنا ۔

بوبردک اصطلاح ۔ بقول برہان و رشیدی

وجہانگیری وبحر وجامع وسراج ہمان ملبل کہ بر (بوبرد)
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این راہمد آنجا
عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو ملبل۔

بوبر دماغ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند
(۱) رسیدن و (۲) رسانیدن بوبدماغ وفرماید کہ
لازم ومتعدی ہردو آمدہ (ظہوری ص) خواند دُر دُکم
رضوان ریحان وسنبلش را؛ بوئی کہ کاکل او زدبر
دماغ مردم؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است کہ مصدر زدن لازم ومتعدی ہردو آمد (اردو)
(۱) بو دماغ مین پہنچنا (۲) بو دماغ مین پہنچانا۔

بوبردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) مرادف
بوبرداشتن یعنی کسب کردن بو است صاحب بحر
می فرماید کہ (۲) اندک اطلاعی بر چیزہای مخفی بہم رسانیدن
وخبردار گردیدن وپی بردن و (۳) گمان کردن
وچیزی شنیدن۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم
از شاعر سند دہد (ص) زراز طور دامین ہر کہ بوئی
بردمی داند؛ کہ ربطی بود با فرہاد مجنون کوہ وہامون را
؛ وفرماید کہ (۴) بمعنی گوشت بزکوہی نیز ودہ بفتح
پوست شتر بچہ پرکاہ کردہ کہ پیش ناقہ بچہ مردہ گذارند
تا بگمان فرزند خود شیر دہد صاحب ملحقات برہان
بر ذکر معنی دوم قانع (انوری ص) از خلوت
ضمیرش بوئی نبرد ہرگز؛ ہا جاسوس وہم کانجا بر وہم
کم شود شم؛ **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت معنی
اول بر (بوبرداشتن) ظاہر کردہ ایم کہ حاصل
کردن بوی باشد کہ معنی حقیقی است ومعنی دوم
کنایہ بمجاز ومعنی سوم مجاز مجاز ودر معنی چہارم
وپنجم بیان کردہ خان آرزو تسامحش راہ یافتہ
بحر زد بو بمعنی گوشت بزکوہی بر معنی سوش مذکور شد
ومعنی (پوست شتر بچہ پرازکاہ) بر معنی چہارمش گذشت
پس در ینجا در معنی چہارم وپنجم (بوبردن) باید
کہ معنی مصدر بردن ہم بیان کنیم یعنی بردن گوشت
بزکوہی وبردن پوست شتر بچہ پرازکاہ) خان آرزو
بردن را در عرض معنی ترک کردہ یا کاتبش غلط کردہ
(اردو) (۱) دیکھو بوبرداشتن (۲) مخفی چیزیہ

خفیف آگاہی حاصل کرنا۔ کسی چیز کی ٹوہ پانا (۳) گمان کرنا (۴) جنگلی چھیلی کا گوشت لیجانا (۵) اونٹ کے بچہ کی کھال مین گھانس بھر کر لیجانا۔

بو بردن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ ناسور شدن زخم از رسیدن بوی مشک وگل (مخلص کاشی ؎) دل نمیدانم کدامین غنچہ بویش بردہ است ٭ اینقدر دانم کہ زخم سینہ ام بو بردہ است ٭ (طالب کلیم ؎) خونابہ اش گلاب نشاند بہ پیرہن ٭ زخم کسی کہ از گل روی تو بو برد ٭ بہار ہم ذکر این با (بو بر داشتن زخم) کردہ و صاحب بحر ہم این را مرادفش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بو بر داشتن زخم) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بو برداشتن زخم۔

بوبرقش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان ہمان بوبراقش کہ بجایش مذکور شد **مؤلف** عرض می کند کہ ذکر حقیقت این ہمدر آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بوبراقش۔

بوبش اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (بوبو) و (بوبہ) و (بوبک) کہ ہدہد را گویند چہ بوبو آواز ہدہد باشد ہمچو کوکو کہ آواز فاختہ است و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ ببای فارسی آمدہ چنانکہ بعضی گفتہ اند چہ پوپ بہر دو بای فارسی کاکل مرغان را گویند کہ چون تاج نمایان باشد و چون ہدہد تاجدار است بدین نام نامیدہ شد خان آرزو در سراج بہ نقل عبارت بالا گوید کہ لفظ پوپو بمعنی ہدہد و شانہ آمدہ لیکن پوپک و پوپہ و پوپش ہمہ بمعنی ہدہد فقط پس گوئیم کہ کاف و ہای مختفی برای نسبت است و شین را ہم برای نسبت گوئیم (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (پوپ) بہ بای فارسی اوّل و موحدہ سوم کہ در فارسی زبان بمعنی کاکل مرغان باشد کہ می آید و معاصرین عجم ہم تصدیق این می کنند کہ فارسی قدیم است فارسیان واو نسبت بر وی زیادہ کردند چنانکہ سند و ہندو و معنی نفعلیش منسوب بہ کاکل مرغان و کنایہ از ہدہد کہ تاج بر سر دارد پس از آن واو بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ

خدیو و خدیش و بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و
تب همین قدر است حقیقت این وحقیقت دیگر مرادفات
این را بجایش عرض کنیم (اردو) ہُدہُد دیکھو ہدبدک۔

بوبک بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن خوبک (۱)
دختر بکر و دوشیزہ را گویند و (۲) ہدہد را نیز گفته اند که
مرغ سلیمان باشد و بزبان ہندی احمق و نادان ہم صاحبان
جہانگیری و سروری بمعنی اوّل قانع صاحبان رشیدی
و ناصری و جامع و انند و ہفت ذکر معنی دوم ہم کرده اند
خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم گوید که کاف برای
نسبت بر پوپ که کاکل مرغان را گویند و ذکر معنی اوّل
ہم کرده **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بر پوپش
گذشت که پوپ اصل است و بوب بموحده اوّل مبدّلش
چنانکه تپ و تب و کاف برای نسبت پس این کنایه باشد
از ہدہد که شانه بر سر دارد ـ حالا عرض می شود نسبت معنی
اوّل که فارسیان از لغت ہندی این را مفرس کرده اند
بمعنی دوشیزه که در اوائل عمر نادان می باشد پس حرفی نیست
که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱)
باکره لڑکی۔ مؤنث (۲) ہدہد مذکر دیکھو ہدبدک۔

بوبلند شدن مصدر اصطلاحی ـ بقول انند
منتشر شدن بوی باشد (صائب ره) ز دل گشت
مرآه سینه تاب بلند ٭ نشد ز سوختگی بوی این کباب
بلند ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) بو بلند ہونا ۔

بوبن بقول شمس بالفتح بمعنی کردن **مؤلف**
عرض کند که غیر از شمس دیگری از محققین عجم ذکر
این نکرد یکی از معاصرین عجم می فرماید که مصدر زند
و پاژند است حیف است که بعض محققین زند و پاژند
ہم این را ترک کرده اند و مجرّد قول صاحب شمس
بدون سند استعمال اعتبار را نشاید مجرد بیان یکی
از معاصرین عجم بکار کمی خورد که پایهٔ اعتبارش بلند
نیست و آنچه قیاس می خواهد همین که این به فوقانی
عوض موحده باشد یعنی بوتن مرادف بودن که اسم
مصدر ہر دو یکی است که مرادفتش بر بودن بیاید
فرق در ہر دو ہمین قدر که فارسیان قدیم از علامت

مصدر تن کا دگرفته اند و متأخرین از دن و اختلاف
در معنی هر دو تقاضای سند می کند و جا دارد که مقصود
شمس از گردن بکاف فارسی باشد درین صورت
هم بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بای حال طالب
سند می باشیم و مجرد قول شمس را کافی ندانیم (اردو) [illegible]

پوپو | بقول برهان بضم دو بای ابجد و سکون دو واو
(۱) شانه سر [illegible] هدهد را گویند و (۲) بمعنی جانور [illegible]
خواهر خود را هم پوپو خوانند صاحب رشیدی ذکر این
کرده بمعنی اول و صاحب [illegible] معنی اول [illegible] فرماید که
در فرهنگ بهر دو بای فارسی آمده [illegible]
آواز هدهد را هم گفته اند (سراج [illegible])
ثنای تو اگر نیست نوازنده فرق [illegible]
چو پوپو و هم او این مرادف پوپک و پوپش و [illegible]
می گوید (نزاری ۷) وصال بلبل با گل هنوز نا بوده [illegible]
به بخیه شور بر آورده شانه سر پوپو ۷ صاحبان جامع
و سراج هم ذکر این کرده اند بمعنی اول و صاحبان
هفت و انند ذکر هر دو معنی فرموده اند مؤلف

حقیر عرض کند که اصل این همان پوپ بمعنی کاکل
مرغان که به بای فارسی اول بجایش می آید و [illegible]
هر دو موحده چنانکه اسپ و اسب پس فارسیان واو
نسبت را بران زیاده کرده پوپو کردند چنانکه هندو و هندو
مستعمل شد برای معنی اول بر سبیل کنایه و نسبت معنی دوم
معلوم می شود که لغت هندی است و فارسیان تفریساً
استعمالش بمعنی دوم کرده باشند صاحب ساطع که محقق
زبان سنسکرت است ذکر این کرده و بمعنی سوم مبدل
پوپوک می آید بای فارسی [illegible] موحده چنانکه تپه و
تبه (اردو) (۱) دیکھو هدهد (۲) بہن خواہر
[illegible] مؤنث (۳) هدهد کی آواز پو پو ہے جیسے [illegible]
[illegible] مؤنث

(الف) **پوپوپه** | اصطلاح. صاحبان برهان و جامع
(ب) **پوپه** | هفت و انند نیست (الف) گویند که
بمعنی [illegible] بمعنی پوپوست که شانه سر و هدهد است
صاحب رشیدی ذکر (ب) کرده می فرماید که مرادف
پوپو است (شمس فخری ۵) بدارائی که از و نعام

حاشش ۴ بود طوق حمامہ و تاج بو بہ ۴ صاحب جامع نسبت (ب) گوید کہ (۱) ہمان بو بو و (۲) بمعنی تمنّی و آرزو و فرماید کہ باین معنی بجای حرف اوّل یای تحتانی ہم آمدہ خان آرزو در سراج ذکر الف نکردو بر (ب) ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ شمس فخری ذکر معنی دوم ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف مرکّب است از بو بو کہ مبدّل پوپو بہ بای فارسی بمعنی آواز ہدہد گذشت و تحتانی زائد و یای نسبت در آخرش بمعنی منسوب بہ صدای بو بو و کنایہ از ہدہد و (ب) مبدّل بو بو کہ بمعنی ہدہد گذشت چنانکہ اوسو و اوسہ و بازو و بازہ و آنچہ (ب) بمعنی آرزو آمدہ مبدّل بو یہ باشد چنانکہ بالیوس و بالیوز و یوب و یوب و آنچہ بہ تحتانی عوض موحدہ می آید بحث آن بجایش کنیم (اردو) (الف) دیکھو بو کے پہلے معنے (ب) (۱) دیکھو بو بو کے پہلے معنے (۲) دیکھو بویہ

بو پرست اصطلاح ۔ بقول بہار ملائکہ و جن و سگے کہ جانور را بیوی پیدا کند خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین دیگر ازین لغت ساکت سیما سکوت محققین اہل زبان قابل خیال و مجرد بیان خان آرزو و نزلہ برداشت بہار بدون سند استعمال تسلیم نکنیم قیاس متقاضی آنست کہ ہیچ خصوصیت سگ نباشد گربہ و بعض دیگر جانوران ہم غذای خود را بوی در یابند پس بو پرست جانوری را توان گفت کہ غذای خود بہ بو دریافت کند (اسم فاعل ترکیبی) و ملائکہ و جن را داخل معنی کردن موافق قیاس نیست (اردو) جن و ملک اور کتّا جو بو سے جانور پیدا کرے اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے وہ جانور جو اپنی غذا بو سے معلوم کرے ۔ مذکر ۔

بو پریدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند مرادف بو پیچیدن و تراویدن و صراحت معنی ہر سہ نکردہ اند و بر سند ظہوری اکتفا کردہ اند

از شوق تو چشم آرزو می پرد کہ با موی تو از شمامہ بو می پرد ۴ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) سر زدن و بلند شدن بو باشد کہ موافق قیاس است و در معنی دوم

عجم کہ از معاصرین شان بتحقیق پیوست بمعنی (۲) باقی نماندن بو ہم مستعمل (اردو) (۱) بو بلند ہونا (۲) بو اڑنا۔ باقی نہ رہنا کہہ سکتے ہیں۔

بوپیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و اند مرادف بوپریدن و ہیچ صراحت معنی نکردہ اند (صائب ؎) بوی کباب دلہا پیچیدہ در لباسش ٭ خون ہزار بیدل از دامنش چکیدہ ٭ (طالب آملی ؎) بوی زلف تو گر خاک می زنم بمشامم ٭ نسیم می شود و دود داغ می پیچد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ منتشر شدن و رسیدن بوی باشد موافق قیاس است (اردو) بو پہنچنا۔ بو پھیلنا۔

بوپیمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالضم کنیت شہد است۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند استعمال ہم پیش نشد و موافق قیاس ہم نیست مجرد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بوتات نویسی اصطلاح۔ بقول اند و غیاث غلط است۔ فرماید کہ صحیح بیوتات نویسی است بزیادت تحتانی و ضمّ اوّل و ثانی و این جمع بیوت است و بیوت جمع بیت کہ بمعنی خانہ باشد **مؤلف** عرض می کند کہ حاصل بالمصدر حساب خانہ داری است و بعض معاصرین عجم بدون تحتانی ہمین مرکب را بر زبان دارند و بمعنی خانہ شماری ہم و عیبی نیست کہ این را مخفف آن دانیم و آن را غیر فصیح دانیم اگرچہ اصل است (اردو) بوتات نویسی) حساب خانہ داری (مؤنث) اور (خانہ شماری) مکانات کا شمار (مؤنث)

بوتراویدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و اند مرادف بوپیچیدن کہ گذشت و ہیچ صراحت معنی در اینجا ہم نکردہ (طالب آملی ؎) می تراود بوی درد از خرقۂ خونین دلان ٭ نافہ بوی خویش را امساک نتواند کرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن و ظاہر شدن بو باشد و (بوی درد تراویدن) آثار درد ظاہر شدن است و بس کہ بجایش می آید (اردو) بو آنا۔

بوتہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع

باثانی مجہول و فتح تای قرشت (۱) رستنی و درخت پرشاخ وبرگی کہ بسیار بلند نشود و بزمین نزدیک باشد و بقول سروری رویندۂ بی ساق و بزمین نزدیک۔ صاحب ناصری بذکر این گوید کہ چنانکہ خار را بوتۂ خار گویند۔ گلہا و ریاحین نزدیک بزمین رانیز۔ خانآرزو در سراج می فرماید کہ از بعضی مردم زبان دان بدین معنی بحذف واو و تشدید تای قرشت مسموع و در ہندی بہ تای ہندی است صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بر مطلق درخت قانع و صاحب روزنامہ بر ترجمۂ ہندی یعنی بوٹہ بتای ہندی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوٹا بتای ہندی والف عوض ہا لغت ہندی است فارسیان بر سبیل تفریس استعمال این کردہ اند و نباتی را نام است کہ برابر زمین باشد (اردو) بوٹا بقول آصفیہ ہندی چھوٹا پودہ۔ بوٹا نون کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

(۲) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی وسروری وناصری و جامع و سراج بچۂ آدمی و حیوانات عموماً و بچۂ شتر خصوصاً **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است دیگر ہیچ (اردو) بوتہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونٹ کا بچہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ عموماً آدمی اور حیوانات کے بچہ کو بھی فارسیون نے بوتہ کہا ہے پس اس کا ترجمہ (بچہ) ہے۔ مذکر۔

(۳) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج نشانۂ تیر (سراج المنہاجی ع) در خمار و چشم مستش نیم خواب * کردما را بوتۂ تیر عقاب * **مؤلف** عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است کہ نشانۂ تیر ہم کہ از گل ساختہ می شود قدری از زمین بلند می باشد مثل بوتہ نبات۔ (اردو) تیر کا نشانہ۔ مذکر۔

(۴) **بوتہ**۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی و سروری و جامع و سراج ظرفی را نیز گویند کہ از گل حکمت ساختہ باشند و طلا و نقرہ و امثال آن دران بگدازند و بعربی خلاص و بوتقہ معرب آن (شاعر ع) نہ در غنچہ کامل شود دیگر گل * نہ در بوتہ

ظاہر شود صفوت زر ﴿ (خاقانی ؎) چو زر در
بوتہ تلقین مرا گداخت کاندر من ﴿ نہ شیطان ماند
و وسواسش نہ آدم ماند وعصیانش ﴿ **مؤلف**
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ۔
(اردو) کٹھالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ بوتہ۔
چاندی سونا گلانے کی پیالی جو کھریا اور ردی کوٹ
بنائی جاتی ہے۔ پنجاب میں کٹھیالی کہتے ہیں۔ بوتہ زر
خلاص زر۔ بوتقہ۔ بعض اہل زبان کھریا کہتے ہیں
اور دکن میں مُوس۔

(۵) بوتہ۔ بقول ناصری نقاشی بر صفحۂ آئینہ و مجمرہ
کہ قلمدان گویند وامثال آن از لباس و غیرہ و آن
را (گل و بوتہ) نیز گویند بہار ذکر این کردہ از دیگر
معانی ساکت (مسیح کاشی ؎) بہار ز رنگ جلوہ
فراوان است ﴿ نصیب غنچۂ گل بوتۂ قبائی نیست ﴿
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل کہ نقش و نگار
آئینہ و لباس را ہم فارسیان بوتہ گفتند (اردو) آئینہ
یا لباس اور برتنوں کا نقش و نگار۔ گل بوٹے۔ مذکر۔

بوتۂ خاک اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از بدن
و قالب انسان۔ صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحب
جامع بذیل بوتہ و صاحب رشیدی بذیل استعارات و
صاحب بحر بذیل مرکبات ذکر این کردہ مرکب اضافی است
بمعنی قالب خاکی انسان است و بس (اردو)
قالب خاکی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ جسم۔ مذکر۔

بوتیمار اصطلاح۔ بقول برہان بالفتح بروزن موسیقار
نام مرغی است کہ او را غمخورک نیز گویند و پیوستہ در
کنار آب نشیند و از غم آنکہ مبادا آب کم شود با وجود تشنگی
آب نخورد و آن را بعربی مالک الحزین نامند و بیونانی قفنیس خوانند
خوردن گوشتش بی خوابی آورد و مقوی حافظہ باشد
... و تیز کند صاحبان جہانگیری و رشیدی و
... و جامع و سراج ذکر این کردہ اند (حکیم سنائی
؎) در ہوای مفاجو بوتیمار ﴿ در دت اینست گو
صفیر ہماش ﴿ (استاد لاہی ؎) ماندہ بوتیمار از حسرت
با درد و دریغ ﴿ در داو ننگ شود روزی پی آب غدیر
... سعدی ؎) این درخت چو نیل بر آن درخت

نشین ؎ بدام دل چه فرو ماندهٔ چو بوتیمار ؎ صاحب
محیط بر بوتیمار حوالهٔ شفنین و مالک الحزین کند و بر
(شفنین بری) می فرماید که آن طائریست شبیه به فاختہ
که آن را بفارسی بوتیمار و یونانی طرغوین گویند و بترکی
(الا فاختہ) و بهندی بگلہ ۔ بزرگ تر از فاختہ و سفید
رنگ و طوق گردن آن سیاه و ناتمام و پای وگردنش
بلند ۔ بهترین آن کوچک و فربه ۔ باید که بعد ذبح آن را
یک روز بگذارند تا لحمش نرم گردد در روز دیگر
پخته بخورند الحاصل گوشت آن گرم و خشک
در دوم و نزد بعضی در سوم ۔ مزکی ذہن و تقوی
حواس و مزید مانظه و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که
مرکب فارسی بقاعدهٔ عربی است بمعنی صاحب غم و در عربی بدین
اسم مسمّی نباشد بلکہ مالک الحزین گویند (**اردو**) بگلا بقول آصفیہ
ہندی ۔ اسم مذکر ۔ بوتیمار ۔ غمخوارک ۔ ماہی خور کلنگ ۔

بوچ بقول ناصری مرادف بوش (۱) بفتح و بجیم فارسی بمعنی خود نمائی و کر و فر (شیخ انصاری فرموده)
جنید بپیری متمکن بود او را بوچ و بوش نبوده ؛؛ یعنی خود بینی نداشته خان آرزو در سراج بجیم عربی آورده
فرماید که بوتش مبدل این است و فرماید که (۲) بضم اوّل اندرون دهان و اینقدر صراحت فرمیدکند که ظاهرا
بهر دو معنی به جیم فارسی است و بمعنی دوم به بای فارسی نیز چرا که بمعنی خالی (پوچ) است بهای فارسی و می تواند
که بای تازی به پارسی بدل شده باشد اگر بجیم تازی باشد مبدل بوز خواهد بود و آن بمعنی گرد اگرد دهان است
مؤلف عرض کند که بوچ بجیم فارسی بهر دو معنی بالا می آید اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که
این مبدل آنست چنانکه کاچ و کاج دما آن را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این را مبدلش و به بای
فارسی تسلیم نکنیم که محض قیاس خان آرزو است و خود او هم این را ببای فارسی بجایش قائم نکرده و صاحب
برہان هم ساکت باقی حال تصفیهٔ آن همانجا کنیم (**اردو**) (۱) خود نمائی ۔ مؤنث ۔ دیکھو اہنامہ (کر و فر)
مذکر دیکھو اوش و بوش (۲) منہہ کے اندر کا حصہ ۔ داخل دہن ۔ مذکر ۔

بوچپا بقول برهان بکسر جیم وبای فارسی بالف کشیده بروایتی بوسنا بلغت زند و پازند خیار بادرنگ را گویند صاحب ناصری هم ذکر این کرده. صاحبان انند و هفت نقش بر داشته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است دیگر هیچ وخواص وطبیعت این بر (ادرنگ) گذشت (اردو) دیکھو ادرنگ۔

بوچ بفتح اوّل وسکون ثانی وجیم فارسی مرادف بوج که به جیم عربی گذشت صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند وصاحبان رشیدی وسروری وجهانگیری برمعنی اولش قانع **مؤلف** عرض کند که ما همانجا بیان کرده ایم که این اصل است وآن مبدل این (اردو) دیکھو بوج۔

بوچکیدن مصدر اصطلاحی. بهار ذکر این کرده ازمعنی ساکت وسند میر نجات پیش می کند (ع) بوی گلاب از در و دیوار می چکید. بوای گل به آه گرم که برخورده ذکر صاحب انند نقل نگاشتیم **مؤلف** عرض کند که بمعنی بو آمدن و منتشر شدن بو باشد وبس (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بوچیپا صاحب جهانگیری در ملحقات می فرماید که خیار را نام است **مؤلف** عرض کند که تصحیف بوچپا می نماید بزیادت تحتانی وجزین نباشد که غلطی کتابت این راقم کرده از نیکه ودیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده (اردو) دیکھو بوچپا۔

بوحا بقول برهان با حای بی نقطه بالف کشیده بلغت یونانی گیاه مادیرویین را نام است و بیخ آن را بعربی جدوار. صاحب ناصری فرماید که فارسی این زدوار است به زای فارسی **مؤلف** عرض کند که ما بر انتله سودا ذکر جدوار کرده ایم و ذکر این لغت یونانی ازین وجه پسند خاطر برهان شد که اکثر بر زبان فارسیان است (اردو) جدوار کی گھانس۔ جدوار کا بیان (انتله سودا) پر گزرا ہے۔ مذکر۔

بوخت بقول برهان بر وزن سوخت بمعنی پسر باشد که برادر دختر است صاحبان جهانگیری و رشیدی وناصری وجامع ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که بخت که گذشت مخفف این است

مؤلف عرض کند کہ ما بر بخت کہ بہمین معنی گذشت حقیقت این را بیان کردہ ایم کہ این اصل نباشد و بختہ اصل است (اردو) دیکھو بخت کے پانچویں معنے۔

بوخشک بقول شمس بمعنی بوسہ مجرد و بی جماع۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بوس خشک باشد سین مہملہ حذف شدہ (بوخشک) باقی ماند باقی حال بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوخل بقول برہان بر وزن فوفل خرقہ را گویند و بعربی بقلہ الحمقا۔ صاحب سروری گوید کہ بضم با و فتح خا خرفہ باشد صاحب جامع گوید کہ بوخلہ ہم بہمین معنی می آید خان آرزو در سراج ذکر ہر دو یکجا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بخلہ حقیقت ماخذ این عرض کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بخلہ۔

(الف) **بوخلاف** اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان شیطان را گویند صاحبان بحر و غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب ہفت۔۔۔۔۔

(ب) **بوخلافی** ہم بہمین معنی آوردہ و صاحب مؤید تائیدش بدین صراحت کردہ کہ این بمعنی شیطانی است **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب فارسی است بقاعدۂ عرب شل کنیت معنی لفظی الف (اپدر خلاف و مخالفت) و کنایہ از شیطان و (ب) بزیادت یای مصدریست نہ مرادف الف۔ صاحب ہفت در معنی سکندری خورد و صاحب مؤید درست نوشت۔ استعمال این مرکب در زبان عرب نیامدہ (اردو) (الف) شیطان مذکر۔ دیکھو باو ریسہ حشیم (ب) شیطنت۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ خباثت۔ شرارت۔ خبث۔

بوخلہ صاحب برہان بفتح و بضم ثالث ہر دو نوشت و صاحب رشیدی با بخلہ ذکر این کردہ صاحبان سروری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر بخلہ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بخلہ۔

بوخوردن بقول بہار بمعنی بوبردن (سالک قزوینی ؎) سالک ارباب سخن از فکر معنی زندہ اند ؂ جای آب و دانہ بلبل در چمن بو می خورد ؂ (طالب آملی ؎) عشاق را مزاج قناعت بود لطیف ؂ تا غایتی کہ رنگ بپوشند و بوخورند ؂ (امیرخسرو ؎) زبسکہ غنچہ دہن بستہ از صبا بوخورد ؂ درون پوست نگنجید و در زبان نشگفت ؂ صاحب اسد نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بوگرفتن و حاصل کردن بو باشد (اردو) بو حاصل کرنا بو لینا۔

بُود بقول ملحقات برہان (۱) بمعنی ہستی ؂ باشد صاحب ناصری می فرماید کہ بضم اول و فتح دوم بواو زدہ معنی باشد (حافظ ؎) بود آیا کہ در میکدہا بگشایند ؂ گرہ از کار فروبستہ ما بگشایند ؂ و فرماید کہ (۲) ماضی و (۳) بطریق سوال و استفہام۔ (سعدی ؎) بود چنین دریغ نباشد گرہ زدہ بگذار تا کنار و بر تو مشکبو بود ؂ بہار گوید کہ معنی موجود چنانچہ نابود بمعنی معدوم۔ صاحب سفرنگ در سی و ہمین فقرہ (نامہ شت جی افرام) گوید کہ بضم با رابجد باواو و دال بمعنی ہستی و وجود باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد و اسم مصدر را (بودن) است کہ می آید بہ ضم اول و سکون واو و دال مہملہ سند حافظ برای معنی چہارم است کہ می آید نہ برای معنی اول و معنی دوم ماضی مطلق بودن و معنی سوم بیان کردہ ناصری تمنی است نہ سوال و استفہام چنانکہ (حافظ ؎) آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ؂ آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند ؂ و حقیقت آنست کہ این معنی پیدا می شود از (۴) ہمین بودن کہ بضم اول و فتح دوم و سکون سوم باشد ؂ از کلام سعدی کہ ناصری بمعنی سوم آوردہ سند تمنیہ معنی چہارم حاصل می شود و معنی سوم بدون ترکیب با لفظ آیا حاصل نمی شود و مجرد بوَد (۵) بمعنی شاید و امید ہم می آید و بدین معنی بو مخفف ہمین است (اردو) (۱) ہستی۔ مؤنث۔ وجود۔ مذکر۔ (۲) تھا۔ ماضی مطلق (۳) (آیا بود) کا ترجمہ خدا کرے ایسا ہو۔ (۴) ہو

ہووے۔ مضارع (۵) شاید (امید۔ مؤنث)

بوادن بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) برشتہ کردن تخم ہا و مغزہا (اثر ے) ز آتش می گشت چشم کافرش دلخواہ تر ؛ ہمچو بادامی کہ بہر تقویت بو میدہند ؛ صاحب بحر نقل نگارش و زآبردارش بہار بذکر معنی اول گوید کہ (۲) معروف و مقصودش غیر معنی حقیقی نباشد چنانکہ بوادن گل (میر نجات ے) برمزار ما دعا لوحیست ؛ ہر داغ دلم ؛ لالہ ہای این چمن بوی مصیبت می دہد ؛ صاحبان انند و آصفی نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول از معنی حقیقی دوم بر سبیل مجاز پیدا کردہ اند یعنی چون چیزی را بر آتش بریان کنند بوی دہد پس (بوادن چیزی) کنایہ از بریان شدن چیزی است واز ہمین مصدر لازم بر سبیل مجاز معنی متعدی داخل محاورہ شد کہ مجاز مجاز است دیگر ہیچ معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب بول چال ذکر اسم مفعول این یعنی (بوادہ) کردہ (اردو) (۱) بھوننا دیکھو برشتن (۲) بو دینا۔

بودار اصطلاح۔ بقول بحر قسمی از چرم بود۔ صاحب محیط می فرماید کہ بضم بای موحدہ وسکون واو و فتح دال مہملہ و الف وسکون رای مہملہ اسم فارسی است و بعربی بلغار و بہندی بودار کا چمڑا گویند و آن چرمی است سرخ و خوش رنگ ضخیم۔ دانہ دار خوشبو کہ از اشترخان می آورند و سبب بوی آن آنست کہ دباغت آن از پوست درختی می نمایند کہ آن درخت خوشبو است و رغبۂ آن بجای دیگر نمی شود۔ سرد و خشک و افعال و خواص آن مانند دیگر چلو داست و گویند کہ آب او نوشیدن در ظرف مصنوع ازان مقوی قلب و رافع خفقان و مضعف باہ (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بس (اردو) بودار ایک خاص چمڑے کا نام ہے جو سرخ رنگ اور خوشبو ہوتا ہے جو (اشترخان) سے لایا جاتا ہے۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے (بودار) پر لکھا ہے ادیم میں وہ خوشبو دار نرم چمڑا جو یمن سے لاتے ہیں آپ نے تذکیر و تانیث کی صراحت نہیں کی لیکن لفظ کے لحاظ سے (مؤنث)

بوداشتن استعمال (۱) یعنی بودار بودن چیزی

و (۳) مجازاً آثار و علامت چیزی داشتن (ظهوری له) گذار باد به گلزار او مناسب نیست ٭ نگاه رنگ ندارد دماغ بو دارد ٭ (وله ۵۵) دل ز یاد بهشت بو دارد ٭ آنکه بهشت رو دارد ٭ (اردو) (۱) بو رکھنا۔ بو دار ہونا (۲) آثار و علامت رکھنا۔

بودانه اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ در فارسی زبان بالضم نام تخمی است دوائی۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بودنه گوید که همان پودینه است که بجایش بیاید که اسم فوذنج است و بر پودینه هم حوالۂ فوذنج کرده و بر فوذنج گوید که بضم فا و سکون واو و فتح دال مهمله و معجمه نیز آمده معرب از پودنه یا پودنگ فارسی و بسریانی قرنیتا و بیونانی غلیجن و برومی اریغانون و بعربی حبق و بهندی پودینه۔ گرم و خشک در اول سوم و در آن تلطیف و تحلیل قوی است۔ بسبب حدت و مرارت خصوصاً بری آن (الخ) **مؤلف** عرض کند که همین است اصل که بودنه مخفف این و پودینه مبدل این که موحده بدل شد بیای فارسی چنانکه تب و تپ و الف بدل شد به تحتانی چنانکه (تازانه) و (تازیانه) و (ارغان) و (یرغان) (**اردو**) پودینہ بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ ایک قسم کی تیز خوشبودار نبات جسکو عربی میں نعناع کہتے ہیں۔

بود باش اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم محل سکونت و نیز سکونت را گویند اگرچه دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده ولیکن معاصرین عجم بزبان دارند مرکب از هر دو اسم جامد بودن و باشیدن است موافق قیاس از قبیل (خور و نوش) اصل این (بود و باش) با واو عطف است و بدون واو هم (**اردو**) بود و باش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سکونت۔ قیام۔ مسکن۔ ریاست۔

بودش اصطلاح۔ بقول برہان بکسر دال ابجد بروزن سوزش بمعنی هستی و بود باشد که بعربی کون خوانند صاحب سروری ذکر این با (بوش) کرده که بهمین معنی می آید۔ (ناصر خسرو ف) بیرون نبرند از در مرگ ٭ چون از در بودش اندر آئی ٭ صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این

کردہ اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ شین این ظاہرا
برای نسبت است و شین حاصل بالمصدر نیست چراکہ آن
بالمصدری کہ بوزن صیغہ ماضی باشد لحق نشود چنانکہ آفرینش
و بینش و خورش و خارش و برین قیاس اسپ می تواند کہ از
عالم بوتش بود کہ شین نیز دران برای نسبت است **مؤلف**
عرض کند کہ ما حقیقت بوتش را بجایش عرض کردہ ایم
کہ مبدل بوبو است و شین نسبت دران نیست و در
لغت ہم نباشد بلکہ این حاصل بالمصدر بودن است
محققین مصادر سکندری خوردہ اند کہ بود را حاصل
بالمصدر دانستہ اند و برای بودش شین نسبت را می خوانند
و اصل نہ چنانست بلکہ بود اسم مصدر راست کہ اشارہ اش
بجایش کردہ ایم و این حاصل بالمصدر ہیچ ضرورت
ندارد کہ با آفرینش و بینش و امثال آن مقابلہ این کنیم
ازینکہ برای حاصل بالمصدر قاعدۂ مقرر نیست و مبنی بر
سماع است و بوش کہ می آید مخفف این پس خان آرزو
قاعدۂ کہ برای حاصل بالمصدر بر قیاس خود بیان
می کند ناقابل قبول است (اردو) رہنا جیسے کا
یہاں رہنا ہمارے لئے باعث راحت ہے"

بودن بقول بحر با واو معروف ہستی و ہست شدن
و باشیدن و بود مضارعش کہ کامل التصریف است و
فرماید کہ صیغہ ماضی بعید و امر و نہی نیامدہ و بقول موارد
ہستی گرفتن و ترجمۂ این در عربی کون و فرماید کہ بودش
و بود و بوش حاصل بالمصدر و صراحت مزید کند کہ
بود بمعنی باشد و بوند بمعنی باشند و بوم بمعنی باشم و
بوی بمعنی باشی و بوندہ بمعنی باشندہ و بوا و بو مخفف
بود صاحب نوادر بحوالۂ خان آرزو می فرماید کہ استعمال
لفظ بود عام است و می آید در مقامی کہ عرض حدوث
آن امر باشد و سابق وجود نداشتہ باشد و ہم در
مقامی کہ موجود شود و مطلوب ثبات آن باشد اما لفظ
شود بشین معجمہ مستعمل نمی شود مگر در جائی کہ مدعا حدوث
آن بود فقط و سابق حاصل نباشد **مؤلف** عرض
کند کہ فرق در باشیدن و بودن ہمین قدر است
کہ باشیدن تعلق دارد با زمانۂ حال و استقبال و
بودن تعلق دارد با زمانۂ ماضی پس باشیدن بمعنی

الآن بودن یا بودن در زمانه آینده و بودن بمعنی از
سابق الایام بودن ولیکن نزاکت این فرق در استعمال
فارسیان باقی نمانده حالا عرض می شود نسبت باخذ این
که بعضی این را مرکب قرار داده اند از اسم مصدر بود و نون
علامت مصدر و آن بیان را بحذف یک دال مهمله از
دو دال که جمع شد و بعضی اسم مصدر این بای دانند
واصل این بعد ترکیب علامت مصدر بایدن بود که
الف بدل شده بواو چنانکه تاغ و توغ و تحتانی حذف
شده بودن باقی ماند واشارهٔ این بر بای گذشت
و بخیال ما اسم مصدر این بو باشد که بمعنی دوم ش
گذشت و بقول بعض محققین امر حاضر این تو آید و
این برخلاف قول صاحب بحر است و قواعد فارسی
هم متقاضی آنست ولیکن فارسیان امر حاضر این را
استعمال نمی کنند واز امر حاضر باشیدن یعنی باش
کار می گیرند واشارهٔ این بمعنی ششم بو هم مذکور
و آنچه در ملحقات این تصرف شده است برخی از آن
بمعنی دوم بو گذشت و صراحت بعض آن بجایش
مذکور شد بالجمله مصدریت اصلی که اسم این مصدر
حال فارسی زبان است (اردو) رہنا۔ ہونا۔

بودنگ بقول آنند بحواله فرهنگ فرنگ بالضم
و فتح دال و سکون نون و کاف فارسی ...
گویند و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
مؤلف عرض می کند که پودنگ بهای فارسی می آید
و تحقیقش آن ... آنجا عرض کنیم درینجا همین قدر
کافیست که این مبدل آنست چنانکه اسپ و اسب
(اردو) دیکھو پودنہ.

بودنه بقول برهان ... بفتح دال و نون پرنده ایست
... آنرا تیهو می گویند و بقول بعض پرنده شبیه به تیهو
لیکن کوچکتر ازوست که آن را بعربی سلوی خوانند
صاحب ناصری متفق با برهان و صاحب جامع بر
سلوی قانع و بقولش آن را مرغ بلدرچین هم گویند
و صاحب غیاث گوید که بهندی این بتیر است خان آرزو
در سراج بذکر قول برهان می فرماید که از بعضی مردم
توران شنیده که جانوری است شبیه به تیهو که بهندی

آن ابستر نام است با یای مجہول و ہمین اصح است و اتوی
مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این بر (بلدرچین)
بیان کردہ ایم۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو)
بٹیر۔ بقول آصفیہ ایک پرند کا نام۔ مذکر۔
(۲) **بودنہ** مبدل پودنہ کہ بیای فارسی می آید چنانکہ
آصف و آسب و تعریف این بر بودانہ گذشت و ظاہر
این را حقیقت۔ بودانہ ہم توان گرفت بحذف الف۔
(اردو) دیکھو بودانہ۔

بود و نابود اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و
مؤید بمعنی (۱) وجود و عدم و (۲) کنایہ از فقر و غنا صاحب
بحر بمعنی اوّل قانع صاحب ہفت را با ملحقات برہان
اتفاق و صاحب انند ہم با انش مؤلف عرض کند کہ
معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم را ازین وجہ طالب
سندمی باشیم کہ محققین اہل زبان اعنی ناصری و سروری
و جامع ازین ساکت (اردو) (۱) وجود اور عدم
عدم وجود۔ ہونا نہ ہونا (۲) فقیری اور تونگری۔ مؤنث

بود و نار اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی انتظام امور
بی خلل۔ مؤلف عرض کند کہ اگرچہ محقق بی تحقیق
این را لغت فارسی گفتہ ولیکن بر زبان معاصرین
عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت۔
خلاف قیاس است و قابل اعتبار نباشد (اردو)
نا قابل ترجمہ۔

بود و نبود اصطلاح۔ بمعنی عدم و وجود ہر دو کنایہ (۴۵۵۴)
از ہیئت کذائی و ہرچہ بود (ظہوری ع) با وجود آنکہ
غارت تاخت بر بود و نبود ۂ مایہ داران راہہان
کم صبری بسیار ہست ۂ (اردو) تھا یا نہ تھا جو
کچھ تھا۔ ہیئت کذائی۔ مؤنث۔

بود و نمود اصطلاح۔ کنایہ باشد از ہیئت (۴۵۵۵)
کذائی و رونق و نمود (صائب ع) بود و نمود
عاشق از آب و تاب حسنت ۂ گر ذرہ را وجود بیست
از آفتاب حسنت ۂ (اردو) نمود فارسی۔ مؤنث
دکھاوا۔ دیکھو استظہار کے دوسرے معنے۔

بود و بدن مصدر اصطلاحی۔ بہار و انند ش
نقل نگارہ ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند

منتشر شدن و آمدن بو باشد (صائب ـه) بلبلان
دیوانہ اند و بوی گل از اتحاد ۂ می دوود در کوچہ و بازار
چون دیوانگان ۂ موافق قیاس است (اردو)
بو پھیلنا ـ بو آنا ـ

بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن مقولہ ـ صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون
صناعی صنعت کسی را بیند سعی آن می کند کہ صناعی
خود بہتر از و ثابت شود و این میلان فطرت است
و عیبی ندارد مگر نتیجہ لازم این است کہ صناع اول
صناع دوم را دشمن خود می شمارد فی المعنی این
عداوت نیست بلکہ ذریعۂ ترقی صنعت است فارسیان
چون کسی را در پیشۂ خود بمقابلہ دیگری کوشان ترقی بینند این
مقولہ را استعمال کنند (اردو) ہمرنگ کی دوتی ہین" صاحب
محبوب الامثال نے اسکو بلا صراحت معنے اس فارسی مثل کا
مرادف قرار دیا ہے لیکن صاحب آصفیہ نے (ہمرنگ کے دونی
پر اس کے معنے کچھہ اور لکھے ہین دکن مین "کاریگر کی چوٹ
" اسوقت کہتے ہین جبکہ ایک کاریگر کسی چیز کے بنانے مین دوسرے
سے بازی لیجاے اور جان لڑائے تاکہ اپنا کام اُس سے بہتر ہو
(پیشہ وروں کی آپس کی عداوت) بھی کہتے ہین ـ

بود یافتگان اصطلاح ـ بقول سفرنگ (دساتیر)
یکصدی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران
وخشور) بمعنی موجودات **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) موجودات ـ بقول آصفیہ
عربی ـ مؤنث ـ موجودہ کی جمع ـ مخلوقات ـ خلق ہستی
چراچر ـ کائنات ـ دنیا ـ جگ ـ سنسار ـ

بور بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی مجہول و رای قرشت ہر دو ساکن (۱) اسپ سرخ رنگ و (۲)
تذرو کہ پرندہ ایست مشہور و (۳) بمعنی بیاریم کہ آوردن باشد صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری بر
معنی اول قانع و صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم کردہ (جمال الدین عبدالرزاق ـه) خواہی کہ برکتف
افگنی اطلس و قصب ۂ خواہی کہ در طویلہ کشی سیس و خنگ و بور ۂ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ

اسپ سرخ رنگ ر(سرخنگ) ہم نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی نسبت معنی سوم گوید کہ ظاہر اتحتانی را بنابر تخفیف حذف والف را بواو بدل کردہ باشند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچاری فرماید کہ (۴) بمعنی خاک مائل بہ سپیدی وسیاہی **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مفرس دانیم چراکہ بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان بور بمعنی اسپی باشد کہ رنگش سرخ و مائل بسیاہی بود پس فارسیان تصرفی خفیف در معنی کردہ اند وہمین است وجہ تفریس وجا دارد کہ در تعریف فارسیان ابہامی را یافتہ ومقصود شان از ہمان اسپ باشد کہ تعریفش در لغات ترکی است اندرین صورت مفرس نباشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ازین ساکت وآنچہ بر تدرج نوشتہ مانقلش بر بلدرچین کردہ ایم پس این رابمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم ونسبت معنی سوم آنچہ خان آرزو گفتہ درست است کہ الف بہ واو بدل می شود چنانکہ تاغ و توغ وبمعنی چہارم عجبی نیست کہ معاصرین عجم از لغت بھورا کہ ہندی است بحذف ہای ہوز والف مفرس قرار دادہ باشند کہ بھورا در ہندی شتر رنگ یا رنگ خاکی مائل بسپیدی است واللہ اعلم اگر مفرس نباشد اسم جامد فارسی جدید دانیم دیگر ہیچ (**اردو**) (۱) سرخ رنگ کا گھوڑا۔ عجب نہیں کہ کمیت ہی کو کہا ہو۔ صاحب آصفیہ نے کمیت پر فرمایا ہے۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ سرنگ۔ سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) بٹوا۔ مذکر۔ دیکھو بلدرچین کے پہلے معنے (۳) لا۔ امر حاضر لانا کا (۴) بھورے رنگ کی مٹی۔ مؤنث۔

بوران بقول سروری بروزن کوران نام زنی است موجد بورانی کہ طعامی است معروف صاحب ناصری گوید کہ بضم اول بروزن توران نام دختر حسن بن سہل کہ زوجۂ مامون عباسی بودہ و بورانیہ کہ طعامی معروف است بدو منسوب **مؤلف** عرض کند کہ طعام مشہور کہ می آید بورانی است وعجبی نیست کہ فارسیان

آن را بوراتیه هم گفته باشند چنانکه صاحب ناصری ذکرش کرده تصفیه این بجایش کنیم خان آرزو در سراج بحواله فرهنگ رشیدی گوید که همین است (بوران دخت) دختر پرویز که پیش (آذرمی دخت) یک سال و چند ماه پادشاهی کرده و همین بود موجد بورانی و بقول صاحب قاموس و ابن خلکان (بوران دخت) بنت سهل ابن حسن زوجهٔ مامون و اول اصح است و گوید که اصل فرس به بای فارسی است یعنی دختری که به پسر نسبت دارد در شجاعت مراد راک و بعد از اختلاط عجم به عرب بیای تازی خوانده اند خان آرزو در آخرش تحقیق خود ظاهر می نماید که ظاهرا بای فارسی را بعربی بدل کرده باشند و اختلاط عرب و عجم را دخلی نیست و گوید که می تواند که نام دختر پرویز بیای فارسی باشد و نام زوجهٔ مامون بیای تازی و می فرماید که صاحب برهان (توران دخت) بتای قرشت هم آورده باعتبار آنکه از نسل ملوک ترکستان بوده و این تصحیف محض است چراکه هیچکس از اهل تاریخ و لغت برین قائل نشد (انتهی کلامه) ما می گوئیم که (بوران دخت و توران دخت) هردو بجای خودش می آید و تصفیهٔ آن همه را انجا کنیم و دریجا همین قدر کافی است که این مبدل پوران است بر سبیل تبدیل چنانکه تپ و تب (اردو) بوران حسن بن سهل کی بیٹی اور مامون عباسی کی زوجہ کا نام ہے جو بورانی کی موجد تھی

بورانی بقول ملحقات برهان نام طعامی است که اکثر بادنجان را بریان کرده در ماست داخل می‌کنند و می‌خورند صاحب رشیدی بذیل پوران اشاره اینها فرموده و صاحب سروری از مولوی معنوی سند آورده (س) حق چو شیده برین سوختگان گردان کن * پیش خامان بنه دان قلیه و دان بورانی * صاحب محیط می فرماید که اسم فارسی است و بعربی رواصیر نامند و آن عبارت از بقول که در آب پخته و در روغن بریان کرده در اشیای ترش مثل ماست یا سرکه یا آب میوه‌های ترش مانند آب انار و سیب و به و ریباس و آب غوره و سماق و یا رب و یا شربت اینها اندازند و تناول نمایند و آن منجمله اغذیه است مزاج آن بحـ رت مزید کند که

می سازند مختلف می باشد و ملطفی و مبرد برای گرم مزاجان و در فصل گرم نیکوست و مرتب از سرکہ و یا آب فواکہ ترش مسکن صفرا و حدت خون و قابض شکم و مہیج ریاح نفاخ و مضر سرد مزاجان و دیر ہضم بسبب غلظت آن و مضر ریہ و مثانہ و رحم بارد است **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این بر بوران مذکور **(اردو)**

بورانی ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ ایک قسم کا کھانا ہے جو بیگنون کے قتلے تل کر دہی مین ڈالدینے سے بن جاتا ہے ۔

بورانیہ بقول ناصری بدیل بوران ہمان بورانی کہ گذشت ۔ یای تحتانی وہای ہوز نسبت بالفظ بوران مرکب کردہ اند دیگر ہیچ **(اردو)** دیکھو ۔ بورانی ۔

بورس بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تجارت خانہ صاحب رہنما ترجمہ این صرف نمی کردہ و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید کہ از لغت انگلیسی بار او بوس مفرس است ۔ صاحب سوال السبیل این را معرب گوید کہ از لغت فرانساوی بورس کہ بمعنی کیسہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان معاصر ہمین معرب را بمعنی خاص مفرس کردہ باشند صاحب روزنامہ معتبر تر از رہنما و بول چال است پس تجارت خانہ را تسلیم کنیم و این را بالضم واو و فتح رای مہملہ خوانیم **(اردو)** تجارت خانہ ۔ مذکر ۔ تجارت کی کوٹھی ۔ مؤنث ۔ کہہ سکتے ہین ۔

بورق بقول ملحقات برہان بالضم چیزی است مانند نمک معرب بورہ کہ بہندی آن را کھیلون گویند و بہترین آن بورۂ ارمنی است کہ آن را نطرون خوانند ۔ صاحب سوال السبیل این را معرب گوید و فارسی این بورہ و تنکارہ صاحب غیاث صراحت مزید کند کہ بواو مجہول در ترکی نوعی از آش است صاحب محیط گاہ معرب بورۂ فارسی است و بہندی پاپڑی لون گویند و آن نمکی است کہ در زمین شورہ زار پیدا شود و معروف است کہ ۔ و گویند مثل نمک در کنار نہرہا متکون می گردد و گاہی از نمک اشجار می سازند و

دو نوع است یکی معدنی دیگری مصنوعی و معدنی بهترین آنست و معدنی هم پنج قسم می باشد بقول شیخ گرم وخشک در آخر دوم وگاه خشک آن تا سوم و اقسام آن در طبائع خود بقوت و ضعف و حدّت و قبض و جلا مختلف اند جالی بقوت و غاسل بدن و خصوصاً افریقی و مقشّر و منقّی و مقطّع اخلاط غلیظه و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند که فارسیان همین معرّب را بفتحہ استعمال کنند تکمیل بحث این بر بورہ کنیم (**اردو**) دکن مین پاپڑکھار کہتے ہین اور یہ ترجمہ بلحاظ بیان صاحب محیط ہے اور غالباً مصنوعی کھار سے مراد ہے جو پاپڑ مین شریک کیا جاتا ہے لیکن ہمارے خیال مین بورق کا ترجمہ سہاگا ہے۔ صاحب آصفیہ نے سہاگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ تنکار۔ ٹنکن۔ ایک کھار کا نام ہے جو اکثر پہاڑون سے لاکر پکاتے ہین اور وہ سونا چاندی گلانے کے کام مین آتا ہے۔

بورق بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مسودہ را صاف کردن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم موافق قیاس است ولیکن بسمع ما نرسید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) مسودہ کو صاف کرنا۔ مبیّضہ کرنا۔

بورک بقول برہان بروزن کوچک (۱) نوعی از طعام باشد وبعضی گویند که آش بغراست وبعضی سنبوسہ وقطاب را گویند و (۲) بمعنی شتل هم هست وآن زری باشد که در قمار ببرند و بحاضران بدهند و (۳) زنگاری را نیز گویند کہ بر روی نان نشینند و باین معنی بفتح اوّل و زای هوّز هم آمده و در عربی بمعنی مبارک باد صاحب جہانگیری بر معنی اوّل یعنی نوعی از طعام و بر معنی دوم قانع و صراحت کند که به اوّل مضموم و واو مجہول و رای مفتوح است (اسحاق اطعمہ ؏) صبحگاہی که بود از شب ستیم خمار ؛ پیش ما جز قدح بورک پر سیر میار ؛۔

(اثیرالدین اخسیکتی ؏) مرا گر دا بر سخا پیشہ با تو ؛ کف دست بر زد کہ بسم اللہ ایک ؛ ندانم تو از وی

چه بردی ولیکن ٭ کنار جهان پر گهر شد زبورک ٭ (استاد عمق بخاری ۵۲) ندانم چه بردی درین بازی نرد ٭ که بر دختر اهر دو گیتی بپورک ٭ صاحب رشیدی همزبان جهانگیری. صاحب سروری بذکر معنی اول و دوم برای معنی سوم از سراج الدین راجی سند آورده که بصفت بخیل گوید (۵۳) تا تواند گفت نان رامی خورم بانان خورش ٭ می گذارد تا بران ازکهنگی بورک فتد ٭ و فرماید که در فرهنگ بمعنی سوم بفتح با و زای معجمه آمده و این اصح است اما در نسخهٔ میرزا و دیگر نسخ همان که بالا مذکور شد. صاحب ناصری ذکر هر سه معنی کرده و صاحب جامع معنی سوم را ترک فرموده صاحب سوا السبیل می فرماید که (۴) مرادف بورق است که گذشت و این هم معرب باشد. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم نسبت معنی سوم گوید که به رای مهمله خطاست و بدین معنی به زای هوز باشد صاحب غیاث بر معنی اول قانع و صاحب مؤید بر معنی سوم قناعت فرموده می فرماید که بالفتح زنگار شکلی که بروی نان کنند و امثال آن و بهندش کهنکهندی خوانند مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بمعنی اول بر (برگ بغرا) هم کرده ایم و درینجا عرض می شود که اصل این برگ باشد که فارسیان بزیادت واو طعامی را نام کردند که بشکل برگ می سازند از قبیل آش برگ و بور بمعنی آشی در سنسکرت هم آمده و بمعنی دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی چهارم عجبی نیست که تسامح صاحب سوا السبیل باشد که بورک بمعنی بورق نیامده معلوم می شود که او بلحاظ تعریب بورق خیال کرد که فارسی آن بورک باشد و عجب آنست که بورک را هم معرب قرار داد مخفی مباد که بوزک به زای هوز که بمعنی سوم می آید مبدل این باشد چنانکه برغ و بزغ (اردو) (۱) دیکھو آش برگ (۲) وہ روپیہ جو قمار بازی مین صرف ہو مذکر (۳) پھپھوندی بقول آصفیہ ہندی. اسم مؤنث وہ سفید سفید تہ جو کسی چیز پر رطوبت کے باعث کائی کی طرح جم جاتی ہے جسکو دکن مین بُور کہتے ہین (۴) دیکھو بورق.

بورنگ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بروزن ہوشنگ نوعی از ریحان کوہی۔ صاحب محیط می فرماید که بادروج است ما ذکر بادروج برای اوقیمن کرده ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است که ترکیب این بالفظ بو و رنگ است و نسبتی لغوی نمایان که بوی خوشی و رنگ خوشی ہر دو دارد اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** دیکھو اوقیمن۔

بوره بقول آنند بحواله فرہنگ فرنگ بضم اول و ثالث در فارسی زبان بمعنی قرنا و شیپور که ہنگام صید و شکار نوازند و بوره زدن نفیری را گویند **مؤلف** عرض کند که از معاصرین عجم تحقیق پیوست که این قرنا مخصوص است به شکار بوره که بجایش گذشت و آوازش ہمچو آواز بوره می برآید و بوران برین آواز از ہر طرف جمع می شوند و شکار خوشی بدست می آید و او نسبت بر لفظ بور زیاده کرده اند که بمعنی منسوب به بور است چنانکه ہند و ہندو و کنایه از نفیری خاص۔ فارسیان این را بمعنی عام یعنی مطلق نفیر شکار استعمال کرده و حق آنست که این نفیر برای خبر بردن تا به شکار می کند و برای بوره بہترین ذریعه شکار است **(اردو)** وہ خاص نفیری جو شکار میں بجائی جاتی ہے خصوصاً بورے کے شکار میں جس کی آواز سے بورے جمع ہوجاتے ہیں (مؤنث)

بوروره اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثالث بواو رسیده و رای قرشت مفتوح (۱) نام پادشاہی و (۲) نام جزیره ایست در جانب شمال که شنقار را از آنجا آورند و آن پرنده ایست سفید و شکاری از جنس سیاه چشم و گویند مردم آن جزیره ہمه ذال و سفید موی می باشند صاحبان ناصری و جامع و آنند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند که ظاہر است نسبت (بورور) نام پادشاه و جزیره (بوروره) باشد یا بالعکس آن که ہای ہوز برای نسبت است والله اعلم بالحقیقة الحال حیف است که از وجه تسمیه و تعریف مزید قاصریم **(اردو)** بوروره (۱) ایک بادشاه اور (۲) ایک جزیره کا نام ہے۔ مذکر۔

بورہ بقول برہان بر وزن شورہ (۱) چیزیست مانند نمک وآن را زرگران بکار برند و (۲) شکر
سفید را نیز گویند ومعرب آن بورق وبعربی نطرون خوانند وگویند اگر قدری از بورہ با صدف بسایند
و در بینی زن بدمند اگر آن زن عطسہ کند دوشیزہ بود و اگر نکند دوشیزہ نباشد وبورۂ ارمنی همان است
صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ در لغت دری (۳) بمعنی بیا چنانکہ باباطاہر گفتہ (ع) بورہ
یکشو منورکن وثاقم * مهل در محنت روز فراقم * بجفت وطاق ابروی تو سوگند * کہ موجفت غمم تا
از تو تاقم * صاحب جامع بر ہر دو معنی اول قانع صاحب سوال السبیل بر بورۃ گوید کہ معرب بورۂ
ۂ یسی است وصاحب غیاث بذکر معنی اول گوید کہ در ہندی اینرا سہاگا نامند وصاحب مؤید گوید کہ در
ـسب بورۂ ارمنی شورہ را نام است ودر لسان الشعرا بورہ بمعنی شکر لیتہ صاحب محیط ذکر این بذیل بورق
کردہ کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بورا در ہندی نوعی از شکر وبرادہ وسائیدہ وسفوف ہر چیز (کذا
فی القاطع) پس فارسیان بہ تبدیل الف بہای ہوز (چنانکہ یاسا ویاسہ) بمعنی اول و دوم استعمال کردند
و بمعنی سوم امر حاضر باشد از مصدر لغت دری کہ تحقق نشد ومحققین فارسی زبان ذکرش نکردہ اند **اردو**
(۱) سہاگہ ۔ مذکر دیکھو بورق (۲) سفید شکر ۔ مؤنث (۳) آ ۔ آنا کا امر حاضر ۔

(۱) **بورۂ ارمنی**
(۲) **بورۂ سفید**
(۳) **بورۂ سلیمانی**
اصطلاح ۔ صاحب محیط بر (۱) گوید کہ ہمین است بورۃ العرب وبورق الصناعت کہ از اقسام بورق است وبر (۲) می فرماید کہ اسم فارسی بورق رومی است وبر (۳) می طرازد کہ بفارسی نطرون است **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بورہ کہ گذشت (**اردو**) (۱) و (۲) بورہ کی اقسام سے دو قسم (۳) دیکھو بورہ کے دوسرے معنے ۔

بورہ کباب اصطلاح ۔ بقول بحر بالضم گوسفندی را گویند کہ در سیخ کشیدہ بمرتبہ بریانش کنند کہ بالای او

بترگد و تار تار شود صاحب مؤیّد گوید که چون گوسپند
وحلوان وامثال آن در سیخ روغن نیک کرده بپزند
بارہا اندک اندک بالا لطرقد کبابش نہایت لذیذ
می شود صاحب شمس گوید که گوسپندی یا بزی که
بروغن سیخ کنند **مؤلّف** عرض کند که یکی از علمای
معاصر عجم برین تعریف ریشخندی کرد و با ما گفت که

للّٰه العجب چه جور تعریف است که حقیقت جویان زبان
فرس را بترکستان می برد (بوره کباب) کبابی را نامم که در بریان
شدن خیلی نرم میشود که در جاویدن زود باریک وسفوفش مانند شکر
می نماید وبعض حلوان راهم بدین اسم موسوم کنند یعنی حلوانی که
(بوره کباب) است یعنی کباب لذیذ دارنده (اردو) وه کباب
جو خستہ ہو یا وه بکرے کا بچہ جس کے کباب خستہ ہوں . مذکر .

بوریا بقول بہار ترجمه حصیر و باریا معرّب آن . صاحب ناصری گوید که معروف است یعنی حصیری که در خانه اندازند . صاحبان هفت واند هم ذکر این کرده اند صاحب سواد السبیل بذیل بوریا ذکر معرّبش (باریا) کرده وخان آرزو گوید که حصیری که از نی بافند و فرماید که از کنز اللغة معلوم می شود که عربی است و باریا نیز به همین معنی لیکن در صراح بحواله اصمعی نوشته که این فارسی است و عربی آن باری و بوری و باریه **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم هم این را لغت فرس دانند و برزبان دارند لیکن محققین اہل زبان اعنی سروری وجامع ازین ساکت وما باعتبار ناصری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (صائب ؎) شکست نقش مراد است بوریای مرا ٭ نسیم فتح قلم می کند لوای مرا ٭ (وله ؎) فقر را با نقشبندان تعلّق کار نیست ٭ هستی از تن پروران تا بوریا می بایدت ٭ (انوری ؎) بدین مایه زرپیش برخیمه منگر ٭ که در اندرون بوریائی ندارد ٭ (اردو) بوریا بقول آصفیه مذکر دیکھو بلاج .

(الف) **بوریاباف** | (ب) **بوریافتن** اصطلاح . بہار ذکر الف کرده از معنی ساکت و ترك بردارش (آصفی) ذکر (ب) بدون صراحت معنی کرده . صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلّف** عرض کند

که (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسیکه بوریا می بافد و (ب) مصدرش بمعنی حقیقی یعنی بافتن بوریا (سعدی ؎)
نه هر هوشمند روشن رای ٭ بفرومایه کارهای خطیر ٭
بوریا باف گرچه بافنده است ٭ نبرندش بکارگاه حریر ٭
(اردو) (الف) بوریا باف بقاعده فارسی اُس شخص کو کهه سکتے ہیں جو بوریا بُنے۔ بوریا بنانے والا (ب) بوریا بُننا۔

(الف) **بوریا پوش** | (ب) **بوریا پوشی** — اصطلاح۔ (الف) بقول بهار کنایه از غایت مفلس و نکبتی که برای پوشیدن غیر بوریا نداشته باشد۔ صاحب انند همزبانش (میرزا طاهر وحید ؎) هوس آتشین رخی دارد ٭ هر کجا رند بوریا پوشی است ٭ خان آرزو در چراغ هدایت ذکر (ب) بمعنی کمال نکبت و افلاس کرده و سندش همان شعر میرزا طاهر وحید است که گذشت **مؤلف** عرض کند که تحتانی در (بوریا پوشی) در مصرع ثانی برای وحدت است نه مصدری و محقق هند نژاد سکندری خورد که یای مصدری معروف خیال کرده و بر معنی شعر غور نکرد البته از کلام طالب آملی سندش یافته ایم (؎)
نیم صحن حریم دیر کاطلس پوش بنشینیم ٭ زمین مسجدم جز بوریا پوشی نمیدانم ٭
حالا عرض می کنیم نسبت معنی این که در کلام طالب آملی بمعنی حاصل بالمصدر است و بس و جا دارد که بمعنی مفلسی هم گیریم پس (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بوریا پوشنده و کنایه از مفلس و (ب) حاصل بالمصدر (بوریا پوشیدن) بمعنی حقیقی و کنایه از مفلسی (اردو) (الف) مفلس نادار (ب) مفلسی۔ ناداری۔ مؤنث۔

(الف) **بوریا کوبی** | (ب) **بوریا کوفتن** — اصطلاح۔ (الف) بقول برهان کنایه از ضیافتی باشد که در خانه نو کنند صاحبان رشیدی و بحر و بهار و (خان آرزو در سراج و چراغ) ذکر این کرده اند (حکیم شیرازی ؎) مسجدی هر که ساخت پا کوبی ٭ کند از ذوق بوریا کوبی ٭ صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که جشن کردن و ضیافت احباب کردن در خانه نو باشد و (الف)

حاصل بالمصدر (ب) (اردو) (الف) گھر کی ٹھنڈک (ب) گھر کی ٹھنڈک کرنا۔ یہ دکن کا محاورہ ہے نوتیا سکان مین جبدن فروکش ہوتے ہین یہ تقریب منائی جاتی ہے

بوریا ونفت وآتش از برای کسی بهم آوردن مصدر اصطلاحی وارسته نفت را بطای حطی نوشته وکلمه آن محذوف کرده گوید که در صدد سوختنش بودن چه در روایت عاصی واجب القتل را در بوریا می پیچید ونفط وآتش دران زنند تا زود سوخته شود (داعی انجدانی سه) در بیشهٔ ما شیر وشی می باید ما کوران را عصا کشی می باید از فقر رسید بوریائی ما را اندک نفطی وآتشی می باید صاحب بحر همزبان وارسته بهار به تبدیل بعض چنانکه قائم کرده ایم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که نفط بالفتح والکسر بقول منتخب روغنی است معروف وبکسر فصیح تر است محققین عرب نفط را معرب گفته اند از نفت فارسی مخفی مباد که سند بالا اسم مذکور سوختن مجرم خونی را ظاهر می کند ولیکن لفظ آمدای این مصدر اصطلاحی نگارش خورد (اردو) کسی کو بوریا مین لپیٹ کر اور تیل چھڑک کر جلانا۔ یہ سزا عجم کے خونی مجرمون کی ہے۔

بوریختن مصدر اصطلاحی بهار ذکر این کرده از معنی ما کت و صاحب انندراج نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که مخلوق کردن بو است بو را (شیخ سعدی سه) بوی زلفی بگریبان دفا ریخته اند طرفه شوری بدماغ ما ریخته اند (اردو) بو پیدا کرنا۔

بوریطیش بقول برهان با ثالث به تحتانی رسیده وطای حطی مکسور بشین قرشت زده یونانی جوهریست که آن را مرقشیشا گویند وآن چند قسم است وبعربی حجر النور خوانند ودر دواهای چشم بکار برند وگویند اگر بر گردن کودک ببندند نترسد صاحب محیط ذکر این بسین مهمله عوض معجمه کرده حواله مرقشیشا کند ودر مرقشیشا هرچه نوشت ما آن را بر ارشد بیان کرده ایم واز آنجا که این اسم اکثر بر زبان فارسیان است ما این را درین کتاب جا داده ایم (اردو) دیکھو ارشد کے پہلے معنے۔

بوز بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و زای ہوز سبزئی کہ بوجہ رطوبت بر روی نان وجامہ وگلیم وپلاس واشال آن بہم رسد وصاحب جہانگیری می فرماید کہ این را بوزک ہم خوانند صاحبان رشیدی و ناصری و جامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است عجمی نیست کہ لفظ بو را بزیادت زای ہوز در آخرش (چنانکہ کشاورز و کشاورز) برای این معنی وضع کردہ باشند کہ سبزی لاحقہ از رطوبت ۔ بوی ناخوشی دارد وآنچہ ہندیان دکن این را بوچ گویند مبدّل این باشد یا فارسیان بوچ را مفرّس کردہ باشند بہ تبدیل جیم بازای ہوز چنانکہ چوچہ وچوزہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (**اردو**) پھپھوندی ۔ مؤنث دیکھو بورک کے تیسرے معنے ۔

(۲) **بوز** ۔ بقول برہان بالفتح زنبور سیاہ را نیز گویند کہ بر روی گلہا نشیند ۔ صاحب جہانگیری صراحت فرماید کہ این را بہ ہندی بھونرہ نام است صاحبان رشیدی وناصری وجامع وسروری وسراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بز کہ ہمین معنی بر معنی چارمش گذشت اصل است کہ اشارۂ این ہمدر آنجا گذشت پس این را مزید علیہ آن دانیم بزیادت واو (**اردو**) دیکھو بز کے چوتھے معنے ۔

(۳) **بوز** ۔ بالفتح بقول برہان وناصری تنہ ورخت را گویند خان آرزو در سراج می فرماید کہ قوسی بدین معنی بہ بای فارسی آوردہ و ہردو صحیح است کہ بہم بدل شود صاحب مؤید این را بحوالۂ شرف نامہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ آن اصل است واسم جامد فارسی زبان واین مبدّل آن چنانکہ معاصرین عجم خیال می کنند واین قسم تبدیل در فارسی زبان آمدہ چنانکہ اسپ واسب (**اردو**) تنہ دیکھو بز کے تیسرے معنے

(۴) **بوز** ۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج بضم اوّل وثانی مجہول اسپ نیلہ کہ رنگش بسفیدی گراید **مؤلف** عرض کند کہ ترکیان بوز اسپ سفید را گفتہ اند (کذا فی لغات ترکی) پس چاداں

که فارسیان به تصرف خفیف در معنی این را مفرس کرده باشند. مخفی مباد که چون اسب سبزه رنگ پیر شود بسپیدی گراید و همین را نیله گویند که در سپیدی نیلگونی نمایان باشد و محض سپید را نقره خنگ نام است پس ترکیان اسپ نقره را بوز گفتند و فارسیان اسپ نیله را دیگر هیچ (اردو) نیلا گھوڑا۔ مذکر۔

(۵) **بوز** بضم اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج اسپ جلد و تند و تیز را گویند **مؤلف** عرض کند که اسپ نقره یا نیله بسیار جلد و تند و تیز می باشد چنانکه مشهور است پس فارسیان نظر بر معنی چارم بر سبیل مجاز ہر اسپ جلد و تند و تیز را بوز گفتند دیگر ہیچ (اردو) تیز گھوڑا۔ مذکر۔

(۶) **بوز** بضم اول بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مردم تیز فہم و صاحب ادراک باشد بر سبیل استعاره چنانکه مردم بی ادراک و کم فہم را کودن نام است (مولوی معنوی رح) شاگرد توسن یا ششم گر کودن و گر بوزم ٭ تا زان لب خندانت یکخنده بیاموزم ٭ **مؤلف** عرض کند که این استعاره از معنی پنجم قائم شد که گذشت (اردو) تیز فہم شخص۔

(۷) **بوز**۔ بالفتح بقول رشیدی و ناصری بمعنی گرداب و خان آرزو در سراج بدین معنی به زای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است و این مبدلش که زای فارسی به زای ہوز بدل می شود چنانکه ژند و زند (اردو) گرداب۔ مذکر۔ دیکھو بژ کے تیسرے معنے۔

(۸) **بوز**۔ بقول ناصری بضم اول و ثانی گرانی و سنگینی تب و حرارت باشد خان آرزو در سراج ہمین معنی را بر بوژ بواو معروف و زای فارسی آورده **مؤلف** عرض کند که آن اصل است و این مبدلش چنانکه ژند و زند ما بر اعتبار صاحب ناصری که محقق اہل زبان است این را درست دانیم (اردو) تپ اور بخار کی سخت حرارت۔ مؤنث۔

بوزا اصطلاح۔ بقول ناصری مرادف (بوفزا)
با اول مضموم و واو مجہول۔ ادویۂ حارہ را گویند کہ در
طعام ہا بپزند مانند دارچینی و قرنفل و زیرہ و فلفل کہ
آنہا را بپارسی گرم دارو و بوفزا خوانند کہ بو و رائحۂ
طعام را بیفزاید و فرماید کہ بعربی آن دارو ہا را توابل
و ابزار گویند و ابازیر جمع آن۔ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ مخفف (بوفزا) یا بنفسہ اسم فاعل
ترکیبی **(اردو)** گرم مصالح دیکھو (ادویۂ گرم)۔

بوزار اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و ثانی
مجہول و زای نقطہ دار بالف کشیدہ بہ رای بی نقطہ
زدہ ادویۂ حارہ یعنی داروی گرمی کہ در طعام ہا
ریزند۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و جامع ذکر این
کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ مرکب از بو بمعنی
رائحہ و زار بمعنی کثرت از عالم گلزار و بازار و چون
از دواہای گرم مذکورہ بوی خوش بسیار در طعام
پیدا شود بدین نام نامیدہ اند و العلم عندہ سبحانہ
مؤلف عرض کند کہ ہمین است خیال ما ہم

(اردو) دیکھو (ادویۂ گرم)

بوزاغ اصطلاح۔ بقول شمس اسپ خنگ
یعنی سفید رنگ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ ہمین معنی
بر معنی چہارمش گذشت الف و غین معجمہ را زائد دانیم
و بدون سند استعمال این لغت را معتبر ندانیم صاحب
شمس از محققین بی تحقیق است **(اردو)** دیکھو بوز
کے چوتھے معنے۔

بوزاک اصطلاح۔ بقول شمس بضم اول و واو
مجہول و کسر زای منقوطہ۔ عذر خواہی و بہانہ و قیل معذرت
و حجت۔ سندی کہ از کلام سعدی پیش کردہ برای پوزش
است نہ بوزاک **مؤلف** عرض کند کہ محققین برپا
کنندۂ لغات فرس و خطاطان غلط نگار بر فارسی
زبان ستم کردہ اند معلوم می شود کہ پوزش را بوزاک
نوشت کہ بجایش می آید و این تصرف از سندش ظاہر
می شود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بالجملہ ہمہ محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بدون سند

استعمال مجرّد قول صاحب شمس اعتبار رانشاید **اردو** دیکھو بوزش ۔

بوزدان اصطلاح بقول محیط ہمان بوزیدان است و بہ بوزیدان گوید کہ بضم بای موحدہ وسکون واو وکسر زای معجمہ وسکون یای تحتانی وفتح دال مہملہ والف وسکون نون اسم عربی است وبیونانی بوتزیون وبفارسی بوزدان و بہندی ستاوری نامند واین غیر ستاور است بیخیست سفید بحجم وطول یک انگشت نبات آن مجہول الماہیت بعضی گویند کہ از ادویہ مغشیہ در مصر وبلاد ہند یافتہ می شود وبقول صیدنہ گوید کہ بوزیدان اسم فارسی است ودر ہندی (شدوار) نامند وآن دو قسم است غلیظ ودقیق وبہترین آن سفید غلیظ کثیر العقدہ باشد گرم در اوّل وخشک در دوم ودران رطوبت فضلیہ وملطف ومنافع آن قریب بہ سورنجان مہیج ومحرک جماع ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بوز بمعنی گرانی وسنگینی تپ بمعنی ہشتمش گذشت وازینکہ گرم در اوّل است فارسیان این را بوزدان نام کردند از قبیل قلمدان کہ دان در فارسی زبان بقول برہان معنی ظرفیت می بخشد (اردو) ستاور بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث ۔ بوزیدان ایک دوا کا نام صاحب محیط نے بوزیدان پر کہا ہے کہ یہ ستاور کے سوا ہے صاحب جامع الادویہ نے بھی ستاور کا ذکر کیا ہے اور اسکی تعریف بوزدان کی تعریف مذکورہ بالا سے ملتی جلتی ہے ۔ شدوار کا ذکر کسی محقق نے نہین کیا اور خود صاحب محیط نے بھی اس کا متعلق ذکر نہین فرمایا صاحب مخزن الادویہ اور بحر الجواہر نے بوزیدان کا ذکر کیا ہے اور دوا ہندی مانا ہے مگر اس کے ہندی نام کا کوئی ذکر نہین کیا ۔

بوزدن ازچیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی (۱) بو دادن و (۲) بو آمدن ازان صاحب آنند نقل نگارش (امیر خسرو **ﷺ**) ای فاختہ زنالہ زن آتش ببوستان ۂ کان گل امید نیست کہ بوی وفا زند ۂ ولہ **ﷺ**) ببزم شاہ نرگس مست رفت وبوزند نہ بسم ۂ مگر کو خلق شاہ ہر دو عالم در دہان دارد ۂ (ولہ **ﷺ**) دل

دامنت گرفت رہا چون کند کسی ؛ پیری کہ بوی یوسفش
از پیرہن نزدہ است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل تعلق
است بہ بوزدن چیزی و معنی دوم تعلق دارد با این ۔
(**اردو**) (۱) کسی چیز کا بو دینا ۔ (۲) کسی چیز سے بو آنا ۔

(الف) **بوزدن زخم از چیزی** مصدر اصطلاحی
(ب) **بوزدہ** خان آرزو
در چراغ ہدایت نسبت (ب) گوید کہ بمعنی ضرر رسیدہ از
بو چنانکہ فلک زدہ و شراب زدہ (میرنشی ع) باز زخم
کہنم بوزدہ از بوی کسی است ؛ صاحب بحر نقلش
برداشتہ ۔ بہار بر ۔

(ج) **بوزدہ شدن زخم** گوید کہ ناسور شدن
زخم از رسیدن بوی مشک و مانند آن (ملا تشبیہی ؏)
باز دارم بہ تن از تیر نگاہی زخمی ؛ باز زخم کہنم بوزدہ
از بوی کسیست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (بو برداشتن
زخم) ہم بہ ہمین معنی گذشت و ما صراحت کامل ہمدرانجا
کردہ ایم ولیکن از سند پیش کردۂ بہار مصدر (الف)
پیدا است نہ (ج) خان آرزو مصرعی را کہ مال (میرنشی)
گوید مصرع دوم ہمین شعر است و بخیال ما (ب) از
ہمان مصدر (الف) باشد ۔ ضرورت ندارد کہ آنرا
اصطلاحی قرار دہیم (**اردو**) (الف) دیکھو بو بردن
زخم (ب) بو سے نقصان اٹھایا ہوا (ج) دیکھو بو بردن زخم

بوزرجمہر اصطلاح ۔ بقول صاحب ہفت بضمّ
اوّل بواو رسیدہ و ضمّ زای معجمہ و رای مہملہ ساکن
و جیم پارسی و کسر میم و ہای مدوّرہ و رای قرشت
زدہ نام وزیر نوشیروان ابن کیقباد ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ این مفرد علیہ بزرجمہر است کہ بجایش
گذشت بزیادت واو بعد موحدہ برای اظہار ضمّہ
صراحت ماخذ این ہمدرانجا کردہ ایم (**اردو**)
دیکھو بزرجمہر ۔

بوزک بقول برہان بفتح اوّل بر وزن چوخک
مرادف بوز بمعنی اولش کہ گذشت صاحب رشیدی
ہمزبانش و از شاعر سند آوردہ (؏) تا تواند گفت
نان رامی خورم ؛ با نانخورش ؛ می گذارد تا بران از
کہنگی بوزک فتد ؛ صاحب ناصری ہم ذکر این لغت

بوز کردہ وطرز بیانش این را مرادف جاجہ معانی بوز
قرار می دہد وہمین جور است طرز بیان خان آرزو
در سراج **مؤلف** عرض کند کہ بورک بہ رای مہملہ
عوض زای ہوز بجایش گذشت ومعنی سومش موافق
معنی اوّل بوزہ وما حقیقت ماخذش ہمہ رانجا بیان
کردہ ایم در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل آنست
بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز چنانکہ برغ وبزغ مخفی
مبادکہ کم غوری محققین ہمین سند شاعر را بر بورک ہم
قائم کردہ بینیم کہ شاعر در کلام خود استعمال بوزک
کردیا بورک واللہ اعلم (اردو) دیکھو بورک اور بوز

بوزکند اصطلاح ۔ بقول برہان بضمّ اوّل وفتح کاف
وسکون ثانی وثالث ونون ودال ابجد صفّہ وایوان
را گویند وفرماید کہ با رای قرشت ہم بنظر آمدہ صاحبان
ناصری وجامع ورشیدی ذکر این کردہ اند خان آرزو
در سراج گوید کہ بزای ہوز صحیح است نہ برای مہملہ **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف بجکم بمعنی سومش کہ اسم جامد فارسی
[illegible]ان است فارسیان از ہمان لغت این را مزید علیہ
ومبدّل آن قرار دادہ اند یعنی واو بعد موحدہ زیادہ کردند
چنانکہ افتادن واوفتادن ومغل ومغول ودال آخر
ہم زائد چنانکہ شفتالو وشفتالود جیم فارسی بدل شد بہ
زای ہوز چنانکہ بچشک وپزشک ومیم بدل شد بہ نون
چنانکہ بجیم وبجین تصرّف در اعراب چیزی نیست کہ نتیجۂ
لب ولہجۂ مقامی است یعنی فتح اوّل بدل شد بہ ضمّہ
و این قسم تصرّف ہا بنا واقفیت از ماخذ بر زبان عوام
راہ می یابد ورفتہ رفتہ خواص ہم استعمالش کنند بایں
حال این ہم اسم جامد است ولس وآنچہ ذکر او رکند
برای مہملہ عوض زای ہوز بیان آمد خلاف اصل است
واگر سند استعمالش بدست آید یا اعتماد بر قول محققین
اہل زبان کنیم آن را ہم مبدّل این دانیم کہ زای ہوز
بدل می شود بہ رای مہملہ چنانکہ برغ وبزغ دیگر ہیچ ۔
صاحب سروری این را بکاف فارسی ہم آوردہ وآن
را ہم مبدّل این دانیم چنانکہ کند وگند (اردو) دیکھو
بجکم کے تیسرے معنے ۔

بوزمند اصطلاح ۔ بقول برہان با میم بر وزن لاگو سپند

گیاہی باشد بغایت خوشبوی و فرماید کہ بارای مہملہ ہم بنظر
آمدہ صاحب سروری می فرماید کہ در مؤید بہ بای فارسی
ہم آوردہ و صاحب جامع می فرماید کہ بوزرمہ ہم بہمین
معنی می آید کہ مرادف این است یکی از علمای معاصرین
عجم گوید کہ این گیاہ معروف است کہ در ہند ہم دیدہ ام
چون از زمین برکنند بوی خوش پیدا می شود و مادامیکہ
کندہ نمی شود بوی نمی نشر نمی گردد و زنبوران دائما برین
گیاہ سیری کنند و خوراک ایشان است۔ صاحب
محیط ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ از تعریف
مزید قاصریم و نسبت ماخذ توانیم قیاس کرد کہ ترکیب
لفظی این از قبیل بردسند و خردسند کہ سند بہ معنی
صاحب است پس معنی لفظی این صاحب زنبور
و زنبوردارندہ کہ بوزر بمعنی زنبور سیاہ بر معنی
دومش گذشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و آنچہ
بہ رای مہملہ و بای فارسی می آید مبدل این چنانکہ
برغ و بربغ و تب و تپ وحقیقت بوزرمہ را بجایش
عرض کنیم (اردو) ایک نہایت خوشبو گھانس۔ مؤنث۔

بوزرمہ بقول برہان بضم اول و فتح ثالث و میم مرادف بوزسند
است کہ گذشت صاحبان سروری و ناصری و جامع ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل و مخفف (بوزسندات)
کہ نون بدل شدہ بہ ہای ہوز چنانکہ گران و گراہ و دال مہملہ حذف
شد چنانکہ زودتر و زوتر (اردو) دیکھو بوزسند۔

(الف) **بوزنہ** بقول برہان بضم اول و کسر ثالث و فتح نون میمون را گویند و بعربی حمدونہ خوانند و ہم او
(ب) **بوزینہ** نسبت بہ گوید کہ بروزن موچینہ بوزنہ باشد صاحب جہانگیری بوزنہ و بوزینہ و بوزنیہ
ہر سہ را آوردہ (حکیم خاقانی ب س) بہ ریش تیس و بہ بینی پیل و غبغب گاو ہا بجرس رقص کن و بوزینہ لعاب ثر
صاحبان رشیدی و جامع ہم ذکر ہر سہ کردہ اند صاحب ناصری ہم ہر سہ را آوردہ گوید کہ جانوریست معروف کہ
بسیار زیرک و ہوشیار است خان آرزو در سراج بذکر بوزینہ ضمناً ذکر الف کردہ بحوالہ محققین می فرماید کہ از
بعضی مردم توران ہم شنیدہ شد بہار ذکر بوزنہ کردہ می گوید کہ بکسر زای تازی مخفف بوزنہ بہ تشدید نون

که در عربی کنیت میمون است و آن را بفارسی کپّی خوانند وگاه تصرّف کرده بوزینه باشباع تحتانی بعد الزا
و بوزنینه بزیادت نون قبل تحتانی نیز استعمال کنند ومی تواند که بوزینه مخفف ابوزینه باشد و تحتانی در ان
عوض نون اوّل بود بر قیاس دینار که در اصل دنّار به تشدید نون بوده و بدین تقدیر یای اشباع نباشد
زیرا که تخفیف لفظ عربی در فارسی شایع است بخلاف زیادت در لفظ عربی و به نقل سند حکیم خاقانی می فرماید
که در ان لفظ بوزینه مستعمل نه بوزنینه و نسبت وزن شعر کوه کندیده وکاه بر آورده **مؤلف** عرض می کند
که چرا خیال نکنیم که در ان لفظ بوزنینه مستعمل که بحثی در وزن شعر باقی نمی ماند بای حال بوزنه اصل است
و بوزنینه و بوزینه مزید علیه آن مخفی مباد که (ابوزنه) در عربی آمده که کنیت بهمدونه باشد تکمیل بحث
بر بوزینه کنیم که می آید (**اردو**) دکھیو بہامہ ۔

بوزه بقول برہان بروزن کوزه (۱) شرابی باشد که از آرد برنج و ارزن وجو سازند و در ماوراء النهر
و ہندوستان بسیار خورند و (۲) تنهٔ درخت را نیز گویند صاحب جهانگیری نسبت معنی اوّل بر معروف
قانع و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب سروری نسبت معنی اوّل گوید که شرابی باشد که ترکان سازند بحوالهٔ
شرفنامه ۔ ذکر معنی دوم هم کرده و فرماید که بپای فارسی هم آمده (ابن یمین ؎) ز دونان چون طمع داری
کرمهای جوان مردان ۔ خرد داند که در عشرت شرابی ناید از بوزه ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل
گوید که تنهٔ درخت را نیز هم گویند صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع و صاحب جامع در هر دو معنی همزبان
برہان ۔ صاحب سوار السبیل این را معرّب داند بمعنی اوّل بہار هم بمعنی اوّل قناعت کرده خان آرزو
در سراج بنقل هر دو معنی اکتفا کرده صاحب محیط ببوزه می فرماید که اسم فارسی است و معرّب آن بوزج
و بعربی فقّاع و بیونانی ... فس و برومی ابقاتمین نامند و بفارسی سوراک آب و مہکل نیز خوانند و آن

شراب کوامیخ است متحد از آرد جو عجین مدفون در زمین تا چہل روز و گویند که آن فقاع است و نوع از نبیذ و طبیعت آن بسبب چیزی که از ان می سازند مختلف و آنچه از جو سازند مدر بول و مرطب و جہت سرفہ و اوراض حار یہ نافع و مضر گردہ و مثانہ (الخ) مؤلف عرض کند که عجبی نیست که فارسیان بوزرا بمعنی اسپ تند و تیز ہر نشان پنجم گذشت یای نسبت زیادہ کردہ شرابی را نام کردند که تند و تیز می باشد و معنی دوم فریدیہ بوزکہ بر نشان سوم ش بہمین معنی گذشت (اردو) (۱) ایک قسم کی جو غلّوں سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) دیکھو بوز کے تیسرے معنے۔

بوزہ چی اصطلاح۔ بقول بہار آنکہ بوزہ و شراب بفروشد (سیفی ؎) شہری خراب بوزہ چی و چشم مست اوست ؛ پیر و جوان سبوی کش و می پرست اوست ؛ از دست بی شرابی و درد سر خمار ؛ بیچارہ ایم و چارۂ ما ہم بدست اوست ؛ صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب برہان برچی گوید که بکسر اول و سکون ثانی چون در آخر کلمۂ ترکی افزایند افادۂ معنی فاعلی کند ہمچون بشماقچی و یالاقچی که کفش گر و دروغ گوی را گویند (الخ) مؤلف عرض کند که قاعدۂ بیان کردۂ برہان متقاضی آنست که ما بوزہ را ہم لغت ترکی خیال کنیم و چنان نیست بلکہ لغت فارسی است و فارسیان چی را مال فارسی زبان دانند و بالفظ فارسی ہم مرکب کنند و ہمین یک مثال اوست نقارچی و امثال آن ہم بالجملہ این مرکب فارسی است و تکمیل بحث چی بجایش می آید (اردو) بوزہ فروخت کرنے والا۔ مذکر۔

بوزہ کباب اصطلاح۔ بقول ملحقات بضم اول آنست که چون برہ در سیخ کشند یا در روغن بریان کنند از تاب حرارت آتش چربی آن می ترکد که آن پارہ ہا را از ان جدا می کنند و می خورند و برہ کباب می گویند بغایت لذیذ مؤلف عرض کند که معنی لفظی است کباب

به تزه واو بعد موحده زائد برای اظهار ضمه و های هوز برای نسبت و این قلب اضافت باشد (اردو) حسته کباب۔ مذکر۔

بوزیدان اصطلاح۔ بقول برهان بادالجند بیدستر حورنجان داروئیست که از مصر آرند و بعربی مستعجل خوانند و بجهته فربهی استعمال کنند۔ صاحب جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این را بر بوزدان بیان کرده ایم که گذشت (اردو) دیکهو بوزدان۔

بوزینه بقول صاحبان برهان و سروری و رشیدی و جامع و جهانگیری و ناصری و سراج مراد همان بوزنه که گذشت و ما حقیقت این را همانجا بیان کرده ایم صاحب محیط گوید که اسم فارسی است و بفارسی میمون هم گویند و کپی هم خوانند و بعربی قرود و بترکی بیچی و بهندی سرخ روی را بندر و سیاه روی و خاکستری بدن را لنگور و هنومان نامند و بعضی نسناس را نیز از قسم میمون شمرده اند و در ممالک فرنگ و چین وغیره اقسام دیگر نیز می شود بعضی بصورت بسیار شبیه به انسان و بعضی بی دم و بعضی با دم کوتاه بالجمله حیوانیست مشهور و اشبه با انسان و بمناسبت مزاج انسان مزاج آن گرم و خشک است و طلای خون آن جهت منع روئیدن موی مجرب و خوردن آن گرما گرم باعث گنگی زبان در ساعت و از خواص آنست که چون پوست بوزینه بر درخت ثمردار که آنرا خوف سرمازدگی باشد به بندند مانع از ان آید و چون از پوست آن غربال سازند و هر غله را که دران به بیزند و زراعت آن کنند از آفات ملخ محفوظ می ماند و گفته اند که میمون چون طعام مسموم را به بیند فریاد می نماید و می ترسد (الخ) (اردو) دیکهو بوزنه۔

بوزینه به نقل آدم انسان نشود مقوله صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مقصود ازین مقوله آنست که آدمیت مخصوص با انسان است اگر

بوزینہ کہ شبیہہ بہ انسان است در بعض کارہا نقل
انسان کند انسان نمی شود فارسیان این مقولہ را بحق
کسی استعمال کنند کہ در کارہای او آورد و ساختگی
نمایان باشد روزی ما مشاہدہ کردیم کہ در محفلی یکی
از ہندیان بلباس انگلیسی آمد و در گفتگوی ہندی ہم
لب و لہجۂ انگلیسیان استعمال می کرد یکی از عجم کہ موجود
بود ہمین مقولہ را خواند مقصود آنست کہ نقل نقل است
و اصل اصل باشد و نقل اصل نمی شود (اردو)
دکن میں کہتے ہیں ”بندر انسان نہیں ہو سکتا“

بوزینہ را با درودگری چہ کار مقولہ صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و
محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف
(کار بوزینہ نیست نجاری) کہ بجایش می آید فارسیان
چون کسی را بکاری مشغول بینند کہ حوصلۂ آن ندارد گویند
(ہر کاری و مردی) و نیز (کاری کہ نہ کار تست زنہار مکن)
و گویند کہ یکی از عجمیان نجاری می کرد و بوزینہ
از دور تماشای آن می ساخت چون نجار چوبی سطبر
را با ارہ برید و بقاعدۂ نجاران چوبکی در شگاف کرد
تا شگاف باقی ماند و سہولت در ارہ کشی شود و بقصد
چیزی بکار دیگر رفت بوزینہ بجای آن نشستہ ارہ کشی
می کرد و غافل ازین بود کہ خصیہ ہای او داخل
شگاف فرو رفتہ ہمدرین حالت چوبی کہ در شگاف
بود بنا واقفیت نتیجہ از شگاف بیرون کرد تا شگاف
بہم پیوست و فوطہ ہا را نتوانست بیرون و شور برپا
کرد و نوبت بامدادش نرسید و بمرد از ہمین حکایت
این مقولہ قائم شد (اردو) صاحب محبوب الامثال
نے اس فارسی مثل کے مقابل لکھا ہے ”جس کا کام اسی کو ساجھے“
”تیلی کا کام تنبولی کرے“ دکن میں کہتے ہیں ”بڑھائی کا کام
باندر کرے“ اور دکن میں (کار بوزینہ نیست
نجاری) بھی مستعمل ہے۔

بوژ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و زای فارسی (۱) گرانی و سنگینی و تپ و حرارت باشد و
(۲) بفتح اول گرداب را گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ ادات بمعنی دوم قانع صاحب مؤید ہمزبانش

مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی بالا و بوز بہ زای ہوّز کہ بہمین معانی گذشت مبدل این چنانکہ تزند و ژند و ثرده و مژده مخفی مباد کہ در معنی اوّل واو عطف میان سنگینی و تب غلط می نماید و غیر از تصحیف کتابت نباشد کہ سنگینی و گرانی مضاف است بسوی تب و مقصود از ان تبی کہ سنگین و گران باشد یعنی تیز و تند و ہمین معنی بر معنی ہشتم بوز مذکور (اردو) (۱) دیکھو بوز کے آٹھوین معنے (۲) دیکھو برژ کے تیسرے معنے۔

بوژنہ بقول برہان بضمّ اوّل و زای فارسی و فتح نون غنچہ و شگوفہ و بہار درخت را گویند کہ ہنوز نشگفتہ باشد و بعربی کمّم خوانند صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو اشگفہ اور بلعل غنچہ۔

بوس بقول برہان با ثانی مجہول (۱) مخفف بوسہ است و بعربی قبلہ گویند و (۲) امر بہ بوسیدن و (۳) بوسہ کنندہ ہم و (۴) با ثانی معروف سختی و فروتنی۔ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ (شمس فخری لہ) شہنشہی کہ فلک از برای حشمت خویش ٭ دہد ز راہ ادب خاک درگہش را بوس ٭ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بوسیدن است بضمّ اوّل و اعراب ضم را فتح کردہ بوس گویند (فردوسی لہ) بسائید مشکین کمندش ببوس ٭ کہ بشنید آواز بوسش عروس ٭ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ بہار گوید کہ (۵) بوسیدن و بوسندہ و امر بدین معنی (میر خسرو لہ) پادشاہا ہمہ شاہان کہ بخواب ابداند ٭ آستان بوس تو در خواب تمنا کردہ ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ این اسم مصدر بوسیدن است بمعنی بوسہ و جا دارد کہ بوسہ را اسم مصدر دانیم و این را مخففش و حاشا کہ اصل این بوسیدن باشد چنانکہ ناصری گفتہ بلکہ بوس یا بوسہ اصل و بوسیدن مرکّب از ان و بمعنی دوم امر حاضر مصدر بوسیدن و بمعنی سوم غلط است کہ بوس بمعنی بوسندہ

نیابہ محققین بالا اسم فاعل ترکیبی را نفہمیدہ اند و معنی فاعلی بدون ترکیب بوس با اسمی حاصل نمی شود چنانکہ (آستان بوس) و معنی چہارم را باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی پنجم حاصل بالمصدر بوسیدن (اردو) (۱) بوسہ۔ دیکھو بس کے چوتھے معنے۔ (۲) بوسہ دے (۳) بوسہ دینے والا (۴) سختی اور عاجزی۔ مؤنث۔ (۵) بوسہ دہی۔ بوسہ دینا کا حاصل بالمصدر۔

بوسا بقول شمس در فارسی زبان بالضم زن سخت را گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معاصرین عجم ہم زبان ندارند (**اردو**) سخت مزاج عورت۔ مؤنث۔

بوس افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت و باستعارہ قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بوس افگندن در دہان) بمعنی بوسہ دادن است (اوحدی کرمانی سہ) دہانم تلخ ولب خشک از فراق تست یکباری ٭ لب خشک ترا ترسازد و بوسی در دہان افگن ٭ مجرد (بوس افگندن) بمعنی بوسہ دادن اصلا نباشد و نہ استعارہ بلکہ معنی حقیقی است و من وجہ کنایہ باشد (**اردو**) بوسہ دینا۔

بوستان بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود جائی کہ آراستہ باشد بدرختان دلجو و گلہای خوشبو بہار گوید کہ معنی ترکیبی این جائی کہ بوی بسیار از ان خیزد و فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی ہا خوردن۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق این در بستان گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بذیل بست عرض کردہ ایم و صراحت ملحقات بجایش کنیم (**اردو**) دیکھو بست کے پہلے معنے۔

(الف) **بوستان افروختن** مصدر اصطلاحی
(ب) **بوستان افروز** صاحب آصفی۔

بر (بستان افروختن) اشارۂ (ب) کردہ از معنی ساکت وصاحب برہان بر (ب) گوید کہ گلی است کہ آن را تاج خروس گویند بسبب شباہتی کہ بدان دارد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ این را (بستان افروز) ہم گویند (حکیم خاقانی ؏) می چون بوستان افروز دہ زانکہ ٭ سفال دل چو ریحان تازہ گردان ٭ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و بحر و سراج و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اصل (بستان افروز) کہ بجایش گذشت و آن مخفّف این است بحذف واو و صراحت کافی ہم در انجا کردہ ایم۔ (**اردو**) دیکھو بستان افروختن اور بستان افروز۔

بوستان بان اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بوستان پیرا کہ می آید بمعنی باغبان (سعدی ؏) بر و بوستان بان بہ ایوان شاہ ٭ تراہی ولی ہم ز بستان شاہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مخفّف این (بستان بان) بجایش گذشت بحذف واو و این مرکب است با لفظ بوستان و بان حقیقت بان بجایش مذکور۔ از قبیل گلہبان و باد بان (**اردو**) دیکھو بستان بان اور باغبان۔

(الف) **بوستان پیرا** اصطلاح۔ بقول بہار (الف)
(ب) **بوستان پیراستن** مرادف بوستان بان کہ گذشت و صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت (میرزا صائب ؏) اگر از دور باش بوستان پیرا نہ اندیشد ٭ سر از یک طوق با قمری کند سرو روان بیرون ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی بر (بستان پیرا) و (بستان پیراستن) مذکور کہ آن مخفّف این است (**اردو**) دیکھو بستان پیرا و بستان پیراستن۔

بوستان خوردن مصدر اصطلاحی بقول صاحب آصفی کنایہ از رستنی ہا و نباتات باغ خوردن (سعدی ؏) نہ در کوہ سبزہ نہ در باغ شخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ حاشا کہ کنایہ باشد بلکہ بمعنی حقیقی است یعنی خوردن اوراق درختہای بوستان و شاخہایش چنانکہ ملخ و دیگر جانوران می خورند حیف است کہ محقق ہند نژاد غور نکرد کہ کنایہ نیست (**اردو**) دیکھو بستان خوردن

بوستاندن استعمال ۔ بقول آصفی (۱) بمعنی کسب کردن بوی (مجد شیرازی ؎) خار پہلو کند ز صحبت گل ٭ گر ز خلق تو بوستاند گل ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) مجازاً بمعنی حاصل کردن رمقی از چیزی و این کنایہ باشد و از سند معنی اوّل کہ بہار پیش کردیم معنی حاصل می شود (**اردو**) (۱) بو حاصل کرنا (۲) کسی چیز سے کچھہ یعنے رتی بھر حاصل کرنا ۔ بہت تھوڑا سا حصہ حاصل کرنا ۔

بوستان سندس اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان کنایہ از سبزہ و گلہای گوناگون ۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ سندس لغت عرب است بالضم نوعی از دیبای تنک و نازک کذا فی المنتخب پس معنی لفظی این دیبای بوستان قلب اضافت سندس بوستان و کنایہ از معنی مذکور الصدر موافق قیاس است (**اردو**) سبزہ ۔ مذکر ۔ رنگ برنگ پھول ۔ مذکر ۔

بوستان کردن مصدر اصطلاحی ۔ ہمان (بستان کردن) کہ بجایش گذشت (**اردو**) (دیکھو بستان کردن)

(الف) **بوستان گرد** اصطلاح ۔ بہار

(ب) **بوستان گردیدن** ذکر الف کردہ و صراحت ہر دو با سند (الف) بر بستان گرد و بستان گردیدن کردہ ایم کہ بجایش گذشت و آن مخفف این است بحذف واو و این اصل آن (**اردو**) الف دیکھو بستان گرد (ب) دیکھو بستان گردیدن

بوستان گل نمای اصطلاح ۔ بقول بر کنایہ از آسمان ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات و رشیدی و بحر و جامع و سراج و مؤید و ہفت و استند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد کہ فارسیان گل را استعارہ کردہ از مہر و ماہ و ستارگان پس بوستانی کہ گل ہا می نماید و نمیدہد آسمان است (گل نما) ۔ اسم ترکیبی باشد و مجموعۂ این مرکب توصیفی (**اردو**) دیکھو آسمان ۔

بوستان مازاغ اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان اشارہ بمقام وحدت صاحبان بحر و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر (بلبل بوستان مازاغ) کہ بمعنی پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام گذشت حقیقت بوستان مازاغ بیان کردہ ایم (اردو) مقام وحدت۔ ذات باری تعالےٰ کی جانب اشارہ۔ مذکر۔

بوستدن استعمال۔ بقول بہار کنایہ از کسب کردن بو **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوستاندن است کہ گذشت مخفی مباد کہ ستاندن و ستدن مرادف یکدیگر است و حقیقت آن بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو بوستاندن۔

بوستہ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی جای خطوط و مقامی کہ برای انتظام خطہا قائم کنند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از بوستہ مبدل پوسٹ و پوسٹ لغت انگلیسی است بہ بای فارسی و تای ہندی فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بہ عربی (چنانکہ اسپ و اسب) و تبدیل تای ہندی بہ فوقانی و زیادت ہای ہوز مفرس کردہ اند و خانہ بمعنیش کہ جای و مقام باشد (اردو) ڈاک خانہ بقول آصفیہ۔ اردو۔ مذکر۔ ڈاک گھر۔ پوسٹ اوفس خطوط اور پارسل وغیرہ کا دفتر

بوستین اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر تای فوقانی بمعنی بدی و شرارت **مؤلف** عرض کند کہ پوستین بہ بای فارسی می آید بمعنی مذمت و عیب اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت کہ این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسب حیف است کہ ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) بدی۔ شرارت۔ مؤنث۔

بوسحاق اصطلاح۔ ہمان بو اسحق کہ بجایش گذشت بحذف الف صاحبان برہان و بحر و سروری ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بواسحق۔

بوس خشک اصطلاح۔ بقول بحر بوسۂ مجرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق

قیاس (ار دو) صرف بوسہ۔ مذکر۔

بوس خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ حاصل کردن است (طغرای مشہدی ؎) دائم غم نخوردنِ یک بوس می خورم ٭ بوسی نخوردہ ام ز تو افسوس می خورم ٭ (ار دو) بوسہ لینا حاصل کرنا

بوس ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مضمون خیال است بمعنی خودبخود پیدا شدن بوسہ و حاصل شدنش بدون طلب (صائب ؎) بمستی بی طلب بوس از دہان یار می ریزد ٭ ثمر چون پختہ گردد خودبخود از دار می ریزد ٭ (ار دو) بوسہ جھڑنا۔

بوسک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و فتح سین مہملہ و سکون کاف تازی مصغر بوسہ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (ار دو) چھوٹا بوسہ۔ مذکر۔

بوس کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بوسہ دادن است موافق قیاس (مفید بلخی ؎) ز گستاخی لبش را کردہ ام بوس ٭ سفید از روی ساقی شرمسارم ٭ (ار دو) بوسہ دینا۔ بوسہ لینا۔

بوس کندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر مصدر بوسہ کندن حقیقت این می آید (کمال خجندی ؎) پیرا بوسی از ان لب بر نکند ٭ چون کند بیچارہ دندانش نیست ٭ (ار دو) دیکھو بوسہ کندن۔

(الف) **بوسلی**
(ب) **بوسلیک**
(الف) بقول سروری بوزن بوعلی مرخم بوسلیک کہ نام یکی از دوازدہ مقام موسیقی است (شاعر ؎) عشاق مر اقد حسینی است چو راست ٭ در پردۂ بوسلی رہاوی و نواست ٭ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ٭ زنگولہ حجاز و کوچک اندر براست ٭

صاحب برہان نسبت (ب) می فرماید کہ بضم اوّل و فتح ثالث و لام بہ تحتانی رسیدہ و بکاف زدہ نام مقامی است از دوازدہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری و جامع و سروری ذکر این کردہ اند (مولوی معنوی ۵) در پردۂ حسینی عشاق را در آوردہ ہ وز بوسلیک وا و ماہنای دلکشائی ۴ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است و فارسیان تصرف کردہ اند مانند بوجہل و بولہب

مؤلف عرض کند کہ صاحب سواء السّبیل کہ محقق معربات است تصفیۂ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است و معرب ہم ہمین لغت باشد و کاف تصغیر ہم تائید آن می کند و آنچہ صاحب سروری (الف) را مرادف (ب) گفتہ برعکس حقیقت می نماید زیرا کہ الف یکی از دوازدہ مقام موسیقی است و (ب) مصغر و مرخم آن محققین اہل زبان برین فرق نازک غور نفرمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) را مرخم (ب) گفتہ **اردو** (الف) بوسلی۔ موسیقی کی بارہ راگنیون سے ایک راگنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب) بوسلیک اُسی راگنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنث) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہو سکا

بوسلیمان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم مرغ سلیمان را گویند کہ ہدہد باشد و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و صاحبِ عجم ہم برزبان ندارند و در عربی زبان این کنیت را نیافتیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بقاعدۂ عربی بر سبیل کنیت این را برای مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند **(اردو)** ہدہد۔ مذکر۔ دیکھو ہدہد۔

بوسنج اصطلاح۔ بروزن قولنج بقول شمس شہریست در ہرات و دہیست در ترمذ۔ صاحب انند گوید کہ معرب بوشنگ است و آن شہریست کہ محمد ابن ابراہیم و اسفندیار بن موفق و ابو الحسن داؤدی از ان شہر اند و ہم دہی است بہ ترمذ و از ان است ابو حامد احمد بن محمد بن حسین۔ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست

بر (نام قصبۂ از خراسان) اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این بہ تحقیق نہ پیوست (**اردو**) بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات میں ہے اور نیز ایک دیہہ کا نام جو ترمذ او رخراسان میں ہے۔ (مذکر)

بوسوختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار معنی بخور کردن خوشبوئیہا (خواجہ نظامی ؎) بفرمود شاہ آتش افروختن ٭ بر سم مغان بوی خوش سوختن ٭ وزآنہ بردار آصفی ہم ذکر این کردہ از طغرای مشہدی سند دہد (؎) تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ٭ بوی سوزی کنم تا بشنوم بوی ترا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مطلق بمعنی بخور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای بوی و ہیچ خصوصیت با بوی خوش ندارد و از کلام طغرا اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیداست یعنی کسی کہ چیزی را بر آتش می سوزد تا بوی آن گیرد (**اردو**) کسی چیز کو جلانا تاکہ اسکی بو سے فائدہ حاصل ہو۔ بخور لینا بھی کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے بخور پر جو کچھ لکھا ہے ہم نے اُس کا ذکر بخور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو بخور لیتا ہو یا کسی چیز کو بغرض بخور جلاتا ہے۔

بوس وکنار اصطلاح۔ یعنی بوسہ بازی آنست (۳۵۸۴)
ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و کنار ٭ بیک کنار یہ بوس وکنار سوگند است ٭ (ولہ ؎) نسخہ جامع ندیدہ کس بزبانم ٭ آنچہ در زبانست حرف بوس وکنار است ٭ (ولہ ؎) کمبے نصیبان بہرہ دارند از بی بہرگی ٭ آرزو راحست بوس وکناری می رسد ٭ (**اردو**) بوس وکنار بقول آصفیہ چوما چاٹی۔ بوسہ بازی لپٹانہ بھیانا۔

بوسہ بقول بہار لغت فارسی و بوس معرب آن و بجا۔ ۱ بکر۔ ۲ تر۔ ۳ تشنہ لب۔ ۴ جان پرور۔ ۵ سرخوش۔ ۶ سیر آب۔ ۷ شکر آمیز۔ ۸ گلو سوز از صفات اوست و ثمر ۹ حلوا۔ ۱۰ خراج۔ ۱۱ خیر۔ ۱۲ دزد۔ ۱۳ روزی۔ ۱۴ سیلی۔ ۱۵ شراب ۱۶ شربت۔ ۱۷ شکر۔ ۱۸ قند مکرر۔ ۱۹ گل۔ ۲۰ گوہر۔ ۲۱ متاع۔ ۲۲ مرکز ۲۳ مہر۔ ۲۴ می۔ ۲۵ نقل۔ ۲۶ نم۔ ۲۷ نیشکر ۲۸ از تشبیہات آن (نظیری نیشاپوری ؎) ہنوز دعوت حلوای بوسہ در راہ است ٭ ز خط ولب نمک وترہ ماحضر داری ٭

صاحب برہان نسبت رب امی فرماید کہ بضم اول وفتح ثالث ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ نام مقامی
است از دوازدہ مقامات موسیقی صاحبان ناصری وجامع وسروری ذکراین کردہ اند (مولوی
معنوی ؎) در پردۂ حسینی عشاق رادرآوردہ ٭ وز بوسلیک داو مابنای دلکشائی ٭ خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ گمان دارم کہ لفظ عربی است وفارسیان تصرف کردہ اند مانند بوجہل وبولہب
مؤلف عرض کند کہ صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است تصفیۂ این کردہ کہ بوسلیک فارسی است
ومعرب ہم ہمین لغت باشد وکاف تصغیر ہم تائید آن می کند وآنچہ صاحب سروری (الف) را مرخم (ب)
گفتہ برعکس حقیقت می نماید زیراکہ الف یکی از دوازدہ مقام موسیقی است و (ب) مصغر ومرخم آن محققین
اہل زبان برین فرق نازک غور نفرمودہ معلوم می شود کہ باعتبار لفظ (الف) را مرخم (ب) گفتہ **اردو**
(الف) بوسلی۔ موسیقی کی بارہ راگنیوں سے ایک راگنی کا نام ہے جسکی آواز بلند ہوتی ہے اور (ب)
بوسلیک اسی راگنی کی پستی آواز کا نام ہے (مؤنث) افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہوسکا

بوسلیمان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم مرغ سلیمان را گویند کہ ہدہد باشد ودیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصر عجم ہم برزبان ندارند ودر عربی زبان این کنیت را نیافتیم اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ فارسیان بقاعدۂ عربی بر سبیل کنیت این را برای مرغ سلیمان استعمال کردہ باشند **(اردو)** ہدہد

مذکر۔ دیکھو ہدہد ک۔

بوسنج اصطلاح۔ بروزن قولنج بقول شمس شہریست در ہرات ودہیست در ترمذ۔ صاحب انند گوید کہ معرب بوشنگ است وآن شہریست کہ محمد ابن ابراہیم واسفندیار بن موفق وابو الحسن داؤدی از ان شہر اند وہم دہی است بہ ترمذ واز ان است ابو حامد احمد بن محمد بن حسین صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست

بر (نام قصبۂ از خراسان) اکتفا کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ وجہ تسمیۂ این بہ تحقیق نہ پیوست (اردو)
بوسنج ایک شہر کا نام ہے جو ہرات مین ہے اور نیز ایک
دیہہ کا نام جو ترند او رخراسان مین ہے۔ (مذکر)

بوسوختن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی بخور
کردن خوشبوئیہا (خواجہ نظامی ؎) بفرمود شاہ آتش
افروختن ٭ بر رسم مغان بوی خوش سوختن ٭ وز آنہ بر دارش
آصفی ہم ذکر این کردہ از طغرای مشہدی سند دہد (؎)
تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ٭ بوی سوزی
می کنم تا بشنوم بوی ترا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مطلق
بمعنی بخور کردن است یعنی سوختن چیزی بر آتش برای
بوی وہیچ خصوصیت با بوی خوش ندارد و از کلام طغرا
اسم فاعل ترکیبی (بوی سوز) پیداست یعنی کسی کہ چیزی را بر آتش
می سوزد تا بوی آن گیرد (اردو) کسی چیز کو جلانا
تا کہ اسکی بو سے فائدہ حاصل ہو۔ بخور لینا بھی کہہ سکتے
ہین صاحب آصفیہ نے بخور پر جو کچھہ لکھا ہے ہم نے
اُس کا ذکر بخور پر کیا ہے (بوی سوز) وہ شخص جو
بخور لیتا ہو یا کسی چیز کو بغرض بخور جلاتا ہے۔

بوس وکنار اصطلاح۔ یعنی بوسہ بازی است
(ظہوری ؎) نہادہ است ظہوری ہوای بوس و
کنار ٭ بیک کنار بہ بوس وکنار سوگند است ٭ (ولہ
؎) نسخہ جامع ندیدہ کس نہ بانم ٭ آنچہ در زبان بست
حرف بوس وکنار است ٭ (ولہ ؎) بے
نصیبان بہرہ دارند از بی بہرگی ٭ آرزو وا حسرت
بوس وکناری می رسد ٭ (اردو) بوس وکنار
بقول آصفیہ چوما چاٹی۔ بوسہ بازی۔ لپٹانا بھیانا

بوسہ بقول بہار لغت فارسی و بوس معرب آن
بوجا۔ بکر۔ تر۔ تشنہ لب۔ جان پرور۔ سرجوش۔
سیراب۔ شکر آمیز۔ گلو سوز از صفات اوست و ثمر
حلوا۔ خراج۔ خیر۔ دزد۔ روزی۔ سیلی۔ شراب
شربت۔ شکر۔ قند مکرر۔ گل۔ گوہر۔ متاع۔ مرکز
مہر۔ می۔ نقل۔ نم۔ نیشکر از تشبیہات آن (نظیری
نیشاپوری ؎) ہنوز دعوت حلوای بوسہ در راہ
است ٭ زخط ولب نمک وترہ ما حضر داری ٭

(میر محمد افضل ثابت ثلہ) ای کہ در فکر علاج ضعف دل در ماندہ ٭ بوسۂ لب ہای نوخط شربت ابریشم است ٭ (مولانا ذہنی ولہ) زان لب شکر بوسہ نصیب دگران شد ٭ در طالع ما تلخی دشنام نوشتند ٭ (ابوطالب کلیم ولہ) زچاک پیرہنش سیر بوستان کردم ٭ ہزار رنگ گل بوسہ در گریبان بود ٭ (صائب ولہ) مرکز عشرت جاوید شود ٭ بوسۂ کہ فتد راہ بکنج دہنش ٭ (ولہ ایضاً) از می نقل بیک بوسہ قناعت کردیم ٭ رحم کن بر جگر تشنہ ما ای ساقی ٭ می فرماید کہ بمصادر فارسی مستعمل (کہ در ملحقات می آید) صاحب ناصری بر معروف قانع و بوسیدن را اصل این قرار می صاحب سوار السبیل بوسہ را فارسی قرار دہد و بوس را گذشت معربش مؤلف عرض کند کہ اسم مصدر بوسیدن است بحذف ہای ہوز آخر یا بوسہ را مزید علیہ بوس دانیم بزیادت ہای ہوز باہی حال ہمین اصل است و مصدر بوسیدن مرکب ازین نہ بالعکس این چنانکہ صاحب ناصری گفتہ و بوسہ حرکتی است کہ انسان از دو لب خود بر لب یا رخسار یا جبین یا دست مخاطب یا بچیزی بر سبیل محبت و ادب می زند (اردو) بوسہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بوس کے پہلے معنے۔

بوسہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب بحر عجم ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ کنایہ از بوسہ دادن است و مطلب آن (عماد غزنوی ولہ) گفتم کہ بیار بوسہ گفتا کہ بگیر ٭ گفتم کہ بگیر بادہ گفتا کہ بیار ٭ (اردو) بوسہ دینا۔

بوسہ افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر عجم بوسہ گرفتن مرادف بوسہ بر افشاندن کہ می آید مؤلف گوید کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بوسہ لینا۔

بوسہ بازی اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ معروف مؤلف عرض کند کہ مرادف بوس و کنار کہ گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس و حاصل بالمصدر (بوسہ بازیدن) (اردو)

بوسہ بازی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث چوما چاٹی۔

(الف) **بوسہ بہ پیغام** اصطلاح۔ بقول بحر (۱) حصول مقصود بوساطت غیر و (۲) امر محال۔ بہار و انند ہم ذکر این کردہ (استاد ؒ) باز مشتاق تر ابوسہ بہ پیغام افتاد ؛ گفتگو ہای تو بانی بلب بام افتاد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سند استاد مصدر ــــــــــــ

(ب) **بوسہ بہ پیغام افتادن** بمعنی مقصد برآمدن بوساطت غیر پیدا است پس (بوسہ بہ پیغام) حاصل ہمین مصدر است بمعنی اول و فرق است بین در معنی مصدری و حاصل بالمصدر یعنی دوم ہم درست کہ کنایہ باشد یعنی حصول بوسہ ذریعۂ قاصد و پیامبر محال است صراحت کافی بر مقولہ کہ می آید می شود۔ (اردو) (الف) (۱) کسی کے ذریعہ سے حصول مقصد اور مقصد براری (۲) امر محال۔ مذکر (ب) کسیکے ذریعے مقصد حاصل ہونا۔

بوسہ بہ پیغام راست نیاید مقولہ۔ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان چون می بینند کہ کسی کاری را کہ مشافہتہً لائق تصفیہ باشد حوالہ دیگری می کنند این مقولہ را استعمال می کنند مقصود آنست کہ اینچنین معاملہ را بتوسط کسی طی نہ باید کرد بلکہ تصفیہ آن بالمشافہ اولی است چنانکہ طلب بوسہ بواسطۂ قاصد فضول است (اردو) دکن مین کہتے ہین ’’ایلچی کے ذریعہ چوما نگے تو وہ خود لیکر بھاگے‘‘

بوسہ بہ پیغام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حاصل کردن مقصد بوسیلۂ غیر (وحید ؒ) در جام زعکس لب او کام گرفتیم ؛ آخر زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتیم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ابوطالب کلیم ؒ) معشوق در آغوش بود طالع ما را ؛ اما زلبش بوسہ بہ پیغام گرفتہ ؛ (اردو) کسی کے ذریعہ سے مقصد حاصل کرنا۔

بوسۂ بجا اصطلاح۔ بقول انند بمعنی برابر بوسہ (صائب ؒ) دیوان ما و خود را نگین بہ وزن حشر دید عذر خشم بیجا یک بوسۂ بجا دہ ؛ و فرماید کہ تحقیق آنست

کہ بجا ترجمہ بموقع پس حقیقۃً باشد وغیر این ہمہ مجاز **مؤلف** عرض کند کہ (بجای بوسہ) بمعنی (برابر بوسہ) درست باشد و (بوسہ بجا) را قلب اضافت می توان شمرد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت وسند استعمال هم پیش نشد پس این را بسند صائب بمعنی بوسۂ بر موقع تسلیم کنیم کہ مرکب توصیفی باشد (اردو) وہ بوسہ جو موقع پر ہو اور بجا ہو بیجا نہو۔

(۱) بوسہ بخشی اصطلاح۔ (۱) حاصل بالمصدر

(۲) بوسہ بخشیدن (۲) باشد (ظهوری ؎) بہ بوسہ بخشی لعل تو شهرتی کردست ہا زمنعمان ورع شهرہ گدای کہ چہ ٭ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن و دادن بوسہ (حافظ شیراز ؎) چو لعل شکرینت بوسہ بخشد ٭ مذاق جان من ز و پر شکر باد ٭ (انوری ؎) بوسۂ خواستم نہ بخشیدی ٭ نالہ ہا کردم و نہ بخشودی ٭ (اردو) (۱) بوسہ بخشی کہہ سکتے ہین یعنے بوسہ کی عطا مؤنث (۲) بوسہ بخشنا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ برافشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بوسہ افگندن کہ گرفتن بوسہ باشد صاحب آصفی بر استعارہ قانع **مؤلف** عرض کند کہ اصلا استعارہ نیست بلکہ کنایہ باشد از بوسہ گرفتن مخفی مباد کہ بوسہ دادن و گرفتن ہر دو یکی است (ظهوری ؎) بسنبل زما بوسۂ برفشان ٭ کہ آورد از زلف ساقی نشان ٭ واضح باد کہ ازین سند (بوسہ برفشاندن) پیداست۔ عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است و برفشاندن فرید علیہ آن بزیادت کلمہ بر (اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن بوسہ باشد (صائب ؎) دزدان خال بوسہ ز رخسار می برند ٭ غافل مشو ز لعل لب آبدار خویش ٭ (اردو) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔

بوسہ برلب خویش زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر حالتی است کہ گشتی گیر در اول گشتی گرفتن دستی بہ بازوی خود می زند و آوازی کہ آن را بیچ میچہ

گویند برکشد وبعد ازان دست حریف گرفتہ زور زند۔
مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس است کہ این معنی ازین مصدر اصطلاحی چہ طور پیدا شود محققین اہل زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم بدین معنی برزبان ندارند یکی از معاصرین عجم گوید کہ البتہ این را (لب خود مکیدن) توان گفت کہ کُشتی گیران لب خود را البتہ می مکند وبوسہ غیر از مکیدن است فتامل (اردو) اپنے لب پر آپ بوسہ دینا۔ لب چاٹنا۔ صاحب آصفیہ نے (ہونٹھ چاٹنا) پر فرمایا ہے۔ مزے کا مشتاق ہونا۔ محو لذت ولطف ہونا (مومن ۵) کیا لطف ہے ہونٹھ چاٹنے کا ٭ کچھ اور مزہ چکائینگے ہم ٭ دکن مین کُشتی گیر کُشتی سے پہلے اپنے ہونٹھ چاٹتے ہین اس حرکت سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ کُشتی کا خیال کر کے مزے لے رہے ہین اور یہہ فارسی کے (لب خود مکیدن) کا خاصا ترجمہ ہے ۔

بوسہ بعد انزال نمی باشد

مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ چون جوش کسی در کاری باقی نماند فارسیان این مثل را بحق او زنند مقصود آنست کہ چنانکہ طبیعت انسان بعد انزال مائل بہ بوسہ بازی نمی ماند ہمچنین چون جوش طبیعت کسی در کاری کم شود تکمیل کار نمی شود (اردو) دکن مین کہتے ہین ٭ ندی اُتر جائے تو کالوے مین کیونکر جائے ٭ یہہ کہاوت بعینہ اسی فارسی مثل کا مصداق ہے یعنے نالے اور نہر مین پانی اسی وقت چلتا ہے جب کہ ندی مین پانی زیادہ ہو جب ندی پایاب ہو جاتی ہے تو پھر کٹ کے بغیر نالہ یا نہر جاری نہین ہو سکتی ۔

بوسہ بلب خویش زدن

مصدر اصطلاحی۔ این ہمانست کہ بر (بوسہ برلب خویش زدن) مذکور شد بہار ذکر این کردہ از میر نجات سند دہد (۵)
بوسہ زد بلب خویش دگر مستانہ ٭ رفتم از کار ازین کش زدن مردانہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از ہمان مکیدن لب خود کہ بر مصدر گذشتہ ذکرش کردہ ایم۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو (بوسہ برلب خویش زدن)

بوسہ پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن صاحب آصفی ذکر این کردہ بر اسنعاہ قانع نمی دانیم کہ این چہ قسم تعریف است (صائب ع) شکر لعل لبش در تلخی دشنام می پیچد ٭ ز شیرینی زبانش بوسہ در پیغام می پیچد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ازین سند (بوسہ در پیغام پیچیدن) پیدا است مقصود ہمین قدر است کہ شیرین کلامیش در پیام بوسہ را ہم با خود دارد (اردو) بوسہ لپیٹنا۔ اور ہمارے بیان کے لحاظ سے بوسہ پیام میں لپٹنا یعنی پیام کی شیرینی سے بوسہ کا مزہ آنا۔

بوسہ جای استعمال۔ بقول بہار جائیکہ بران بوسہ دہند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای بوسہ باشد مرادف بوسہ گاہ کہ می آید (امیر خسرو ع) ز غیرت دو لب من دو دیدہ خون گرید ٭ چو آستانۂ تو بوسہ جای خویش کنم ٭ صاحب انند نقل نگار بہار (اردو) بوسہ کی جگہہ۔ مؤنث۔ بوسے کا مقام۔ مذکر۔

بوسہ جستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ خواہش بوسہ کردن است بضم جیم عربی (بساطی سمرقندی ع) از دہانش بوسہ جستم زکات حسن را ٭ گفت خامش ای گدا برہیچ می نبود زکات ٭ (اردو) بوسہ کی خواہش کرنا۔ بوسہ چاہنا۔

بوسہ چشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مراد از بوسہ گرفتن و ذوق بوسہ حاصل کردن است (ابو القاسم قند ریگی ع) یک بوسہ از رخت دہ ویک بوسہ از لبت ٭ تا ہر دو را چشیدہ بگویم کدام بہ ٭ (اردو) بوسہ لینا اور بوسہ دینا۔ بوسہ کا ذوق حاصل کرنا۔

(۱) **بوسہ چیدن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بقول
(۲) **بوسہ چین** وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن (عرفی ع) لب مصیبت اگر امر رحمت خواند ٭ ہزار بوسۂ شادی ز روی غم چیند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حاصل کردن بوسہ و بہا

ذکر (۲) کردہ کہ اسم فاعل ترکیبی است (صائب ع) ازہمعنانیش نفس برق سوختست ۞ یا بی کہ بوسہ چین ز رکابش شوم کجاست ۞ (اردو) (۱) بوسہ لینا۔ بوسہ دینا۔ (۲) بوسہ چین بقاعدۂ فارسی اردو مین بوسہ لینے والے کو کہہ سکتے ہین۔

بوسہ خریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن بوسہ بمعاوضۂ چیزی (معزی نیشاپوری ع) بوسی بمرگ تا زکسی جان نستاند ۞ یک بوسہ ہم آخر بخرم گرچہ گران است ۞ (اردو) بوسہ خریدکرنا یعنی کسی معاوضہ مین بوسے کا حاصل کرنا۔

بوسہ خوار اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بوسہ چین (ملا طغرا ع) کند ترک می نرگس پرخمار ۞ کہ از روی این گل شود بوسہ خوار ۞ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است و مصدر این (بوسہ خوردن) بمعنی بوسہ گرفتن کہ ذکرش صاحب آصفی کردہ (اردو) دیکھو بوسہ چین۔

بوسہ خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی خواہش بوسہ و طلب بوسہ کردن است (وحید قزوینی ع) ہزار بوسہ از و تازہ سکہ می خواہم ۞ چہا کہ نیست بخاطر گدای خط ترا ۞ (اردو) بوسہ چاہنا۔ بوسہ مانگنا۔

بوسہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بوسہ گرفتن (طالب آملی ع) زبانم سیر بود از گفتگو لیک ۞ بہم در بوسہ خوردن اشتہا داشت ۞ خان آرزو در چراغ ہدایت و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان بوس خوردن کہ بجایش گذشت (صائب ع) بوسہ از کنج لب یار نخوردست کسی ۞ رہ بگنجینۂ اسرار نبردست کسی ۞ (اردو) دیکھو بوس خوردن۔

بوسہ دادن استعمال۔ بقول بحر مرادف بوسہ خوردن کہ گذشت۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

و بمعنی حقیقی است و مرادف بوسه گرفتن که گرفتن و دادن هر دو برای بوسه یکی است (دانش مشهدی ے) نشد که بوسه بپای هدف چو تیر دهم * گذشت عمر بخمیازه چون کمان ما را * (انوری ے) تا دامن بساط ترا بوسه داده ام * بر جیب چرخ می پرد پای دانشم * (ظهوری ے) خورشید و ماه شاه سواران نمی شوند * تا بوسه بر عنان و رکابش نمی دهند *۔
(اردو) بوسہ دینا۔

بوسه دان اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی دهان و بقول بهار کنایه از دهان **مؤلف** عرض کند که بهار درست گوید که دان در آخر کلمه افادهٔ ظرفیت کند چنانکه خاکدان و آئینه دان (صائب ے) مگر در خلوت آئینه تنها یافتی خود را * که از نقش حیا ساده است مهر بوسه دان تو * (اردو) دہان۔ مذکر۔

(۳۵۹) **بوسه در گرفتن** استعمال۔ بمعنی بوسه گرفتن است (انوری ے) دل همی گوئیم که باقی عمر * بوسه خواهی بود که در گیرد * (اردو) بوسہ لینا۔ دیکھو بوسہ گرفتن

(الف) **بوسه دزد**
(ب) **بوسه دزدیدن**
اصطلاح۔ بهار نسبت (الف) گوید که قریب بمعنی بوسه چین **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که به قابو بوسه گیرد که بوسه دهنده خبر ندارد چنانکه بوسه گرفتن در عالم خواب یا مدهوشی (ظهوری ے) بوسه دزدی زده در خواب بر و * مهر تنگ شکرش بر جانیست * صاحب بحر ذکر (ب) کرده گوید که مرادف بوسه چیدن است **مؤلف** عرض کند که گرفتن بوسه در عالم بیخبری صاحب آصفی هم ذکر این کرده اگر سندش برای دزدی بوسه باشد عیبی نیست که معاصرین عجم بر زبان دارند (صائب ے) دزدی بوسه عجب دزدی خوش عاقبت است * که اگر باز ستانند دو چندان گردد * (اردو) (الف) بوسہ دزد کہہ سکتے ہیں اس شخص کو جو بیخبری میں بوسہ لے (ب) بوسہ چرانا یعنی بیخبری میں بوسہ لینا۔

(الف) **بوسه ربا**
(ب) **بوسه ربودن**
اصطلاح۔ بهار نسبت الف گوید که اکثر در صفات

دہان ولب محبوب مستعمل می شود (شیخ العارفین ؎) از زہر عتاب تو دلم چشمۂ نوش است ؛ دادی لشکر خو طمع لب بوسہ ربا را ؛ (صائب ؎) دل بی جرأت ما گوشہ نشین ادب است ؛ ورنہ لعل لب او بوسہ ربا افتادہ است ؛ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ بمعنی بوسہ گرفتن است (شفائی اصفہانی ؎) عاشق کہ بخواب از لب او بوسہ رباید ؛ تا صبح قیامت ز شکر خواب نخیزد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر شاہ صراحت کامل (الف) بر بوسہ رُبُختن می آید (**اردو**) (الف) بوسہ لینے والا (ب) بوسہ لینا۔

(۳۵۸۸) **بوسہ رستن و روئیدن** مصدر اصطلاحی ادعای شاعری است بمعنی حاصل شدن بوسہ داین کنایہ باشد وبس (انوری ؎) زمستی جرعہ می کارم بجز بستن بوسہ می روید ؛ بلی ہرگز نگردم لب چشتی کام جام کس ؛ (**اردو**) بوسہ حاصل ہونا۔

(۳۵۸۹) **بوسہ رسیدن** استعمال بمعنی حاصل شدن بوسہ (صائب ؎) تا بوسۂ بمن ز لب دلستان رسید ؛ جانم بلب رسید ولب من بجان رسید ؛ (**اردو**) بوسہ حاصل ہونا۔ بوسہ ملنا۔

(۱) **بوسہ رُبُختن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی بوسہ گرفتن۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت سند صائب بر (بوس رُبُختن) گذشت بوسہ و بوس ہر دو یکی است و ـــــ

(۲) **بوسہ ریز** اسم فاعل ترکیبی است بہار این را مرادف بوسہ ربا گفتہ وبصفات لب معشوق مخصوص فرمودہ **مؤلف** عرض می کند کہ الف بمعنی بوسہ دادن است و (ب) بمعنی بوسہ دہندہ اگرچہ گرفتن و دادن ہر دو برای بوسہ یکی است ولیکن فرق نازکی دارد یعنی ہر کہ بوسۂ خود می دہد بوسہ ریز است و ہر کہ بوسۂ کسی می گیرد بوسہ رباست (**اردو**) (۱) بوسہ دینا (۲) بوسہ دینے والا اور لب معشوق سے کنایہ ہے۔

بوسہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر بمعنی بوسہ گرفتن است (صائب ؎) ما را

گزیدہ است زبس تلخی خمار ؛ از ترس بوسہ برلب میگون نمی زنم ؛ (دولت ے) بچشم بوسہ زدن چون فراق می آرد ؛ چگونہ بوسہ بران حلقۂ رکاب زنم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ برای بوسہ دادن و گرفتن ہر دو یکی است ولیکن تنہا تحقیق تنہا معنای آن حکم کند کہ در تعریف این بوسہ دادن را بہتر از بوسہ گرفتن دانیم (**اردو**) بوسہ دینا۔

بوسہ زدن بر دست خویش | مصطلحی۔ بقول بحر ناز کردن بر کردۂ خویش و ثنای خود گفتن (صائب ے) رنگین تر از حنا ست بہار و خزان ما ؛ بر دست خویش بوسہ زند باغبان ما ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) اپنے ہاتھہ پر بوسہ دینا۔ بمعنی ناز کرنا اور اپنی تعریف آپ کرنا کھہ سکتے ہین اسلئے کہ ہند مین اکثر کاریگران ولایت کو یہہ حرکت کرتے ہوے ہم نے دیکھا ہے کہ جب وہ اپنی کسی صنعت پر ناز کرتے مین تو بطریق اظہار ناز اپنے ہاتھہ پر خود بوسہ دیتے ہین اور صناعان ہند (واہ رے مین) کہتے مین صاحب آصفیہ نے (واہ رے مین) پر فرمایا ہے (کلمۂ فخر میرا کیا کہنا۔ میری کیا بات ہے۔ مجھے اپنی پیٹہہ آپ ٹھونکنی چاہیئے۔ ہم بھی کچہہ ہین (واہ رے مین) کہنا

بوسہ زیب | اصطلاح۔ بقول بہار اکثر در صفت دہان و لب محبوب مستعمل می شود (صائب ے) چون کنج لب کجاست کز و بوسہ زیب نیست ؛ صائب من از کجا کنم آغاز بوسہ را ؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی بمعنی زیبای بوسہ (**اردو**) بوسہ کے لائق۔ زیبائے بوسہ۔ لب معشوق کو کھہ سکتے ہین جو

بوسۂ ساغر | اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت نام جائی معلوم می شود و فرماید کہ تنہا ساغر نام شہری از ہند در کتب قدیمہ دیدہ شد (اشرف ے) لبش گلناری از لعل بتان بوسۂ ساغر ؛ جمالش چہرۂ از آل شیرازی کہ می دانی ؛ صاحب بحر نقل نگارش۔ بہار گوید کہ باضافت ظاہرا نام جائیست

در ایران **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ازین
مقام ناواقف و محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند
وظاہر از کلام اشرف تصدیق تعریف بالا می شود
ولیکن بخیال ما (بتانِ بوسۂ ساغر) را جا دارد کہ اسم
فاعل ترکیبی گیریم بمعنی بتانی کہ در حالت بوسۂ ساغر
باشند یعنی بحالت شراب نوشی وازین تاویل معنی شعر درست
می شود و با مصرع ثانی ہم مطابق و مقابل و ازینکہ
(بوسۂ ساغر) نام مقامی متحقق نشد ما این را بہتر از نام
مقام دانیم یعنی شاعر گوید لب یارم گلناری است
واین سرخیش از بتانی است کہ ساغر لب باشند کہ در این
حالت سرخی لب زیادہ می باشد وہمچنین جمال یارم
از چہرۂ آل شیرازی است فتامل (**اردو**) بوسۂ
ساغر ایک جگہہ کا نام جو عجم مین واقع ہے جسکی تعریف
مزید معلوم نہ ہوسکی۔ مؤنث۔

بوسہ ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
بوسہ گرفتن است (حافظ شیرازی ع) باصنمی چو لعبتی
خوش بنشین بخلوتی ٭ بوسہ ستان بکام دل تازہ بتازہ
نو بنو ٭ (**اردو**) بوسہ لینا۔

بوسہ شکار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب
از اسمہای معشوق است کہ از یک بوسہ شکار کنندۂ
عاشق است **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس
نیست و اسم فاعل ترکیبی است (**اردو**) بوسہ
شکار بقاعدۂ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

بوسہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
کنایہ از بوسیدن و بوسہ کردن بہ صدا باشد صاحب
جہانگیری در ملحقات از نظامی سند دہد (ع)
ملک بر تنک شکر بوسہ شکست ٭ کہ شکر در دہان باید
نہ در دست ٭ صاحبان رشیدی وبحر و جامع وسراج
ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ چون چیزی
را بشکنند آواز می برآید ازین وجہ (بوسہ شکستن)
بوسہ را گفتند کہ باآواز گرفتہ شود (**اردو**)
بوسہ دینا۔ منہہ چومنا۔ آواز کے ساتھہ۔

بوسہ شمردن استعمال۔ بہار ذکر این کردہ

از معنی ساکت وصاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند که (۱) شمار بوسه کردن باشد بمعنی حقیقیش
و (۲) کنایه از بوسه دادن پیاپی و بکثرت که واقعه
قبل از شمار است و نوبت شمار بهمان توقف رسد
که نوبت به تعدد رسد (طالب آملی ؎) صد بوسهٔ
ترشمرده بهردم ٭ بر دست تو ابر نوبهاری ٭ (اردو)
(۱) بوسے گنتا۔ (۲) پے درپے اور بہت سے بوسہ لینا

(۱) **بوسه طلب ساختن** مصادر اصطلاحی
(۲) **بوسه طلبیدن** هر دو بمعنی حقیقیش
یعنی طلب بوسه کردن (ظهوری ؎) ساز دم
چون بعشوه بوسه طلب ٭ مایهٔ صد گذاشت ابرامم ٭
صاحب آصفی ذکر نمبر (۲) کرده از معنی ساکت۔
(آرزوی اکبرآبادی ؎) کسان که بوسه از ان
بدمزاج می طلبند ٭ ندادنی زره احتیاج می طلبند ٭
(اردو) بوسه مانگنا۔ بوسه چاہنا۔ بوسه طلب
کرنا اور بوسه طلب بقاعدهٔ فارسی اس شخص کو
کہہ سکتے ہین جو بوسه چاہے۔ اسم فاعل ترکیبی۔

بوسه فروختن مصدر اصطلاحی۔ دادن بوسه
عوض چیزی (صائب ؎) نقد جان نسبت به آن لبهاست
صائب سیم قلب ٭ گر فروشد بوسهٔ جانان بصد جان
مفت ماست ٭ (اردو) بوسه کسی چیز کے معاوضه
مین دینا۔ بوسه فروخت کرنا۔ بوسه بیچنا۔

بوسه فریب اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسه زن
(صائب ؎) من بسته ام لب طمع اما نگار من ٭ دارد
دهان بوسه فریبی که آه از و ٭ صاحب انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق
قیاس (اردو) بوسه فریب فارسی ترکیب سے
لب اور دهان یار کو کہہ سکتے ہین۔

بوسه کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته
بمعنی بوسه گرفتن صاحب بحر نقل نگارش (صائب
؎) می چکد خون از گل رخسارش از تاب نگاه ٭
بوسه بر رخسارهٔ چون نارغوانش چون کنم ٭ **مؤلف**
عرض کند که ترجمهٔ حقیقی این بوسه دادن است۔
فتامل (اردو) بوسه دینا۔ بوسه لینا دونون ایک ہین

بوسہ کندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
بمعنی بوسہ گرفتن صاحب بحر ہمزبانش (صائب ؎
بیرہا بوسی ازان لب بر نکند ؛ چون کند بیچارہ دندانش
نیست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ محققین بالا بنزاکت
معنی غور نفرمودہ اند آنچہ بضمن بوسہ لب مقابل را
بدندان گزند آن را فارسیان بوسہ کندن گفتہ اند۔
(**اردو**) بوسہ لینا اور بضمن بوسہ ہونٹون کو
دانتون مین دبانا۔

بوسہ گاہ اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بوسہ جای
صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ (۱) کنایہ
باشد از لب و دہان و عارض وجبین و دست (صائب
؎) جدا نمی شود از پیش لعل می گونش ؛ چہ بوسہ گاہ
شناس است خال موزونش ؛ (ولہ ؎) بر صفحۂ
عذار تو از نقطہ ہای خال ؛ کرد دست کلک صنع نشان
بوسہ گاہ را ؛ و (۲) مجازاً ہر جای کہ لب کسی بدانجا
رسد اعم ازینکہ برای بوسہ باشد یا نباشد (شاعر ؎)
رگ دست ترا گز رشتۂ جان است نازکتر ؛ طبیب
بیمروت بوسہ گاہ نیشتر کردہ ؛ (**اردو**) (۱) لب
یا دہان یا عارض یا ہاتھ جس پر بوسہ دیا جاتا ہے (بوسہ
کا مقام) مذکر (۲) ہر وہ مقام جہان کسی کے لب
پہنچین۔ اعم ازینکہ بوسہ کے لئے ہون یا اور کسی
غرض سے۔ مذکر۔

بوسہ گاہ شناس اصطلاح۔ بہار و
انندش نقل نگار ہر دو ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی
کسی کہ مقام بوسہ را بشناسد۔ سند این بر اصطلاح
گذشتہ گذشت (**اردو**) وہ شخص جو مقام
بوسہ سے واقف ہو۔

بوسہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی بوسہ ستاندن و بوسیدن است (خسرو ع)
بوسہ گرفتم از لبش یک دو سہ و چہار و پنج ؛ (صائب
؎) ز سایہ کہ بر رویش فگند حلقۂ زلف ؛ برای
بوسہ گرفتن دہان دیگر شد ؛ (**اردو**) بوسہ لینا۔

بوسہ گستاخ اصطلاح۔ بقول بہار قریب بہ معنی بوسہ چین صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ در بوسہ گرفتن گستاخ است و کنایہ از عاشق (صائب ؎) بوسہ گستاخی مگر امشب دو چارت گشتہ است ؛ من بجوان غالطم چون برگ گلت نیلوفر است ؛ (اردو) عاشق۔ مذکر۔

بوسہ گنجیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گنجایش بوسہ داشتن (جمال اصفہانی ؎) ازان کوچک دہانت در گمانم ؛ کہ در روی بوسہ گنجید یا نگنجد ؛ مخفی مباد کہ درین شعر مبالغہ شاعرانہ است در اظہار کوچکی دہن معشوق کہ داخل حسن است برای زنان خصوصا۔ (اردو) بوسہ سمانا۔

بوسہ لب خویش زدن مصدر اصطلاحی۔ وارستہ این را مرادف (بوسہ بلب خویش زدن) نوشتہ و ہمان سند میرنجات را بذیل این نقل کردہ کہ ہمانجا مذکور شد **مؤلف** عرض کند کہ سندش برای مصدر مذکور است و جا دارد کہ ہمان مصدر را بدون موحدۂ اول لب ہم استعمال کنیم ولیکن مدعی را لازم بود کہ شہادت باطل پیش نکند (اردو) دیکھو بوسہ بلب خویش زدن۔

بوسہ مردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مردن بوسہ کنایہ باشد از ناممکن بودن آن دیگر ہیچ (عرفی ؎) از بیم دو رباش ادب ہر صباح و شام ؛ صد بوسہ مرد در لب روحانیان علم ؛ (اردو) بوسہ ناممکن ہونا۔

بوسہ فریدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ذوق بوسہ برداشتن است (سوزنی سمرقندی ؎) در رخ چون ختنش کردم نگاہی در زمان ؛ از لب چون کوثرش بوسہ فریدم چون شکر ؛ (اردو) بوسہ کا ذوق حاصل کرنا۔

بوسہ ناک اصطلاح۔ از قبیل ہوس ناک مراد

از کسی کہ خواہش بسیار بوسہ دارد (ظہوری ؎) از بس فعل بوسہ تا کے چند پا از عہ غلطی نخوردہ بر نامم ؁ (اردو) بوسہ کی بہت خواہش رکھنے والا

بوسہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر بمعنی بوسہ گرفتن و بقول ما بوسہ دادن اگرچہ ہر دو در استعمال یکی است ولیکن فرق نازک دارد صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت (حافظ ؎) انصاف مظلومان بدہ خود گو کہ این نیکو بود ہم من بوسہ بر پایت نہم تو پا نہی بر روی من ؁ (اردو) بوسہ دینا۔

(الف) **بوسیدگی** اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بمعنی فروتنی و سختی باشد **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر ------

(ب) **بوسیدن** ۔ بقول بحر (۱) بمعنی بوسہ دادن و بوسہ گرفتن بواو مجہول و بہ واو معروف (۲) سختی کردن و (۳) فروتنی کردن و (۴) از ہم ریختن و ریختہ شدن و (۵) گداختن و پژمردہ شدن و فرماید کہ

از کامل التصریف است و مضارع این بوسد صاحب موارد بہ معنی اول قانع و بوس را حاصل بالمصدر گوید و فرماید کہ بوسیدن بمعنی بوسیدہ شدن و کہنہ شدن در لغات موجودہ یافتہ نشد۔ صاحب نوادر بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر بست مرکب از اسم مصدر بوس (کہ بجایش گذشت) و یای معروف و علامت مصدر دن و حاصل بالمصدر این بمعنی اول بوس و بوسہ گیری و بمعنی دوم و سوم و چہارم و پنجم بوسیدگی باشد۔ مصدر اصلی است کہ مرکب است از اسم مصدر فارسی زبان (نظامی ؎) بوسید بر حلقۂ نوش او ؁ سخن گفت چون حلقہ در گوش او ؁ (ظہوری ؎) گذاری بر گلستان تا کف پایت چمن بوسد ؁ بتحریک صبا پشت زمین شاخ سمن بوسد ؁ (اردو) (الف) عاجزی سختی۔ اور بقول آصفیہ بوسیدگی (فارسی) کہنگی۔ گلاپن اور ہماری تحقیق کے لحاظ سے بوسیدن کا حاصل بالمصدر بمعنی دوم و سوم و چہارم و پنجم (ب) (۱) بوسہ دینا

۔بوسہ لینا (۲) سختی کرنا (۳) عاجزی کرنا (۴) مجھ جانا۔ بوسیدہ ہونا (۵) کملانا۔

بوسیدہ استعمال۔ الف بقول (الف)

بوسیدہ چوب انند بمعنی کہنہ و فرسودہ (ب) و مندرس و فرماید کہ در اصل بیای فارسی است ولیکن بیای عربی شہرت گرفتہ۔ صاحب غیاث ہم با تش صاحب شمس بذکر این گوید کہ بیای فارسی ہم آمدہ وصاحب بحر بنسبت (ب) فرماید کہ چوبی است کہ در شب مانند انگشت سوزان نماید صاحب شمس ہم این را آوردہ (نظامی ۵) چو بوسیدہ چوبی کہ در جنگ باغ بنماید بشب آتش چون چراغ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق بوسیدن است بزیادت ہای ہوز در آخر کہ افادۂ معنی مفعولی کند و برہمہ معانی مفعولی بوسیدن شامل آنانکہ اصل این را بیای فارسی دانند غلط کردہ اند و (ب) بمعنی حقیقتش چوبی کہ ناقص و کہنہ و فرسودہ شدہ باشد و بمعنی بیان کردہ بحر کنایہ باشد۔ وجہ کنایہ بوضوح نپیوست و نہ بر سند نظامی این معنی را معتبر دانیم و خیال می کنیم کہ چون چوب بوسیدہ شود و بعمری خاص رسد فاسفورس کہ داخل آن می باشد بیرون می آید و بواسطہ آن در شب روشن می نماید فارسیان ازین حقیقت خبر نداشتند و نظر بر بوسیدگیش آن را چوب بوسیدہ نام نہادند دیگر ہیچ (اردو) (الف) بوسیدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ گلا۔ سڑا کہنہ۔ پرانا (ب) ایک لکڑی جو رات میں مثل آگ کے چمکتی ہے۔ مؤنث۔

بوسیر بقول ملحقات برہان ترجمۂ امکان است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ معاصرین عجم بر زبان ندارند یکی از پارسیان معاصر کہ دستور شان است می گوید کہ لغت زند و پازند است بضم با و واو معروف و کسر سین و یای مجہول (اردو) دیکھو امکان۔ مذکر۔

بوسین بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر سین مہملہ در فارسی زبان بمعنی ملامت و تہمت

دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که قدمای معاصر عجم این را لغت زند و پازند گویند (**اردو**) تہمت۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ گمان بد۔ الزام۔ بہتان جھوٹا عیب۔ افترا۔ کلنک۔ طوفان۔ بطلان۔

بوش بقول برہان بفتح اول وکسرۂ ثانی وسکون شین قرشت (۱) بمعنی تقدیر وقدرت داشتن صاحب جہانگیری ہمزبانش (فردوسی ے) نوشتہ چنین بود مان در بوش ٭ برسم بوش اندر آمد روش ٭ صاحبان رشیدی وناصری وجامع وہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ شین این برای نسبت است ومجاز برای تقدیر استعمال یافتہ مقصود ش ہمین قدر معلوم می شود کہ معنی سوم را اصل دانیم واین را مجاز آن۔ **مؤلف** عرض کند کہ ما بحدی اتفاق داریم با خان آرزو وصراحت اتفاق ہمانجا کنیم (**اردو**) تقدیر۔ مؤنث۔ دیکھو اتفاق آسمانی۔

(۳) **بوش**۔ بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی بمعنی کروفر صاحب جہانگیری فرماید کہ خودنمائی و کروفر بودہ (مولوی معنوی ے) چہ جای مال وچہ نام نکو چہ حرمت وبوش ٭ چہ خان ومان سلامت چہ اہل وچہ فرزند ٭ (ولہ ے) خطبۂ شاہان بگردد وان کیا ٭ جز کیا وخطبہ ہای انبیا ٭ زانکہ بوش پادشاہان ازہواست ٭ بارنامۂ انبیا از کبریاست ٭ صاحب سروری از میر خسرو سند دہد (ے) خسروا معذور شان می دار کز بوش دروغ ٭ جاہہا شان بسکہ بر شد مردمی را جا نماند ٭ صاحبان ناصری وجامع وہفت وانند ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ نفش کہ بہمین معنی گذشت مبدل این است واشارۂ این ہم ہمانجا کردہ ایم واین اسم جامد فارسی زبان است واوش وبوش) کہ بجایش گذشت درانجا ہم اشارۂ این است وجا دارد کہ این را مبدل ہوش دانیم

کہ بمعنی کرو فرمی آید باہم تبدیل شدہ موحدہ چنانکہ کوبہ و کوبہ و بوج کہ بہ ہمین معنی گذشت مبدل پوچ بہ جیم فارسی و آن مبدل این چنانکہ کاتی و کاچی (اردو) دیکھو اوش و یوش)

(۳) **بوش** - بقول برہان بضم اول و کسر ثانی بمعنی ہستی و بودن کہ بعربی کون خوانند - صاحب سروری از فردوسی سند دہد (ع) ہر آنچیز کو ساخت اندر بوش ٭ بر آنست چرخ روان را روش ٭ صاحب جہانگیری ہمین سند را بمعنی اول نوشتہ صاحبان جامع و ہفت و انند ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو آنچہ در سراج گوید مقصودش ہمین تہ فہمیدہ ایم کہ این اصل است و آنچہ بمعنی اول گذشت مبدل این مخفی مباد کہ اصل این (بودش) کہ حاصل بالمصدر بودن است و این مخفف آن بحذف دال و آنچہ خان آرزو اشارہ بتشبیہ نسبت کردہ بالتفصیل آن در بودش کردہ ایم (اردو) دیکھو بودش جس پر اس کا ترجمہ ہے۔

(۴) **بوش** - بقول برہان بسکون ثانی شیافی کہ از دربندی آورند و آن را بوش دربندی ہم خوانند و گویند کہ آن رستنی باشد کہ در ملک ارس بہم می رسد صاحب ناصری گوید کہ بہای فارسی نیز صحیح است صاحبان جامع و انند و ہفت ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر (بوش دربندی) گوید کہ قرصی استانہ برگ و گیاہ نباتی بقدر درخت کوچک و برگ آن شبیہ بہ برگ حنا منبت آن جبال بلاد عجم خصوصاً نواح شہر زور و اربینہ و اہل آن بلد - برگ و گیاہ تازہ آن را کوبیدہ باعصارۂ آن قرص ہا ساختہ خشک نمودہ باطراف می برند و گویند کہ آن شیافی است کہ از دربندی آورند - سرد و خشک در آخر اول - در اورام حارہ و بثور حارہ استعمال می کنند و آن را تحلیل و منع از تزیدی نماید و آن قوی ترین رادع با تلیین و تبرید است و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بوش

ایک دوائی درخت کے پتون کے قرص کو کہتے ہین جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہو سکا۔ صاحب محیط اعظم نے بھی کافی صراحت نہین کی۔ اور نہ کسی اور کتاب نے۔

بوشا بقول اندبحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی فکر و اندیشہ۔ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی قدیم دانیم و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست بلکہ فکر و اندیشہ را بر زبان دارند (اردو) فکر۔ دیکھو اسکال۔

بوشاب اصطلاح۔ بقول شمس خواب دیدن کہ بتازی رویا خوانند (بہرام ۵) نہ در بیداری گفتم من نہ بوشاب بانگویم خبر بہ پیش تخت گستاب ؎ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ بوشاسپ بہ ہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این مخفف آن باشد بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس تسلیم نہ کنیم (اردو) دیکھو بوشاسب۔

بوشاد بقول برہان بتائی مجہول بر وزن فولاد بلغت یونانی شلغم خام را گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد و بر شلجم می فرماید کہ معرب شلغم فارسی است و بفارسی برشاد و شلم و بعربی لفت و بیونانی غنقلی و بورشاد و بفرنگی تیم نامند و آن بستانی و بری می باشد پوست آن سرخ و بعضی سپید و تخم آن سرخ و تیرہ و از بری بزرگ تر دو قسم می باشد بہترین و مستعمل آن بستانی نازک بی ریشہ و طبیعت بستانی آن گرم در اول دوم و تر در آخر اول و بری آن گرم در وسط دوم و تر در اول۔ بستانی در حرارت کمتر و در رطوبت زیادہ تر۔ خوردن مطبوخ آن کثیر الغذا۔ نافع سرفہ و ملین سینہ و شکم و مشہی طعام و مقوی باہ و مولد منی و مدر بول و مفتت حصاۃ و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مفرس

از لغت یونانی بورتشاد است بحذف رای مهمله محققین فارسی زبان برتشاد را ترک کرده اند و لیکن قیاس می خواهد که انهم مخفف دنفرس بورتشاد یونانی باشد بحذف واو (اردو) شلجم بقول آصفیه معرب شلغم فارسی۔ مذکر۔ ایک ترکاری کا نام جو مولی کی قسم سے ہے۔

بوشاسپ اصطلاح۔ بقول جہانگیری بمعنی خواب دیدن و صاحب برہان باثانی بمعنی بوشن (بالفتح) اسپ همزبانش که بعربی رویا خوانند صاحب جہانگیری سندی که از بہرام پیش کرده همانست که بر بوشاسپ گذرد. صاحب شمس ہمین بوشاسب را بحذف شین معجمه قائم کرده و سند بهرام هم متصرف کرده شین معجمه را حذف فرمود صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و سراج و جامع و ہفت هم ذکر این کرده اند بعضی بیا را ببای فارسی آخره آورده اند و بعضی ببای عربی **مؤلف** عرض کند که بشاسب بحذف واو بمعنی آن گذشت و آن مخفف این و ما صراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم که مرکب لغات فارسی ... است اصطلاح (**اردو**) دیکھو بشاسب۔

بوشائع شدن استعمال۔ بقول آنند مرادف بلند شدن بو (بوعلی خراسانی ع) چو راز عشقبازان بود پنهان ناله بلبل ٭ نسیم گل ز بستان خرش امروز شائع شد ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) بو پھیلنا۔

(۱) **بوشباس** اصطلاح۔ صاحب ناصری

(۲) **بوشیاس** ذکر (۱) کرده گوید که بمعنی بوشباسب است و صاحبان رشیدی و انند هم بالتشدید از زرتشت بہرام (ع) بشد در زمان در بر خواب گوی ٭ خردمند همسایه نیک خوی ٭ جهاندیده پیر اختر شناس ٭ بدو باز گفتم من این بوشباس ٭ صاحبان برہان و سروری و جامع و جہانگیری و سراج ذکر (۲) کرده اند خان آرزو در سراج گوید که (۲) قلب بوشاپ است که گذشت **مؤلف** عرض کند که

درست می فرماید و (۱) مبدل (۲) باشد به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب عجب آنست که محققین بالا همان یک سند بهرام را برای هر دو گرفته اند و هر یکی بحسب مراد خود (۱ و ۲) را در کلام بهرام نقل کرده (اردو) دیکھو بوشاسب ۔

بوشقاب اصطلاح ۔ بقول بہار و انند بواو معروف و شین معجمه و قاف و بای تازی رکابی و صحن خرد نسبت بقاب و فرماید که ظاهر اللفظ ترکی است (ملا فوقی یزدی ے) کوزه دارد از بزرگی جای بر بالای خم ٭ میزند بہ لنگری صد تکیه هر دم بوشقاب ٭ **مؤلف** عرض کند که محققین لغات ترکی ازین ساکت و استعمال فارسیان که پیش ماست تقاضای می کند که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و شک نیست که قاب بمعنی خوان لغت ترک است و بوش در ترکی بمعنی زن بیوه عجبی نیست که فارسیان هر دو لغت ترکی را مرکب کرده باشند که معنی لفظی این زن قاب است و کنایةً رکابی را نام کرده باشند که کوچکتر از قاب می باشد اندرین صورت این را مفرس گفتن بهتر است ازان که فارسی یا ترکی خوانیم (اردو) رکابی بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ صحنک ۔ تھالی ۔ چھوٹا طباق ۔

بوشناس اصطلاح ۔ بقول بہار آنکه شامه صحیح داشته باشد صاحب انند نقل نگارش (صائب ے) ما بحسن صورت از معنی قناعت کرده ایم ٭ بوشناسان را قماش پیرهن منظور نیست ٭ (ظهوری ے) هیچگه برچین زلف و کاکلش نگذشت باد ٭ کز برای بوشناسان نافه زاری بر نداشت ٭ **مؤلف** عرض کند که این صفت جانورانیست که بمقام غذای خود را به شامه خود می شناسند و بعض مردم را هم گویند که قوت خاص در شامه خود داشته باشند (اردو) بوشناس اس شخص یا جانور کو کهہ سکتے ہیں جس کی قوت شامه تیز ہو ۔

بوشنج اصطلاح ۔ بقول برهان بر وزن هوشنگ نام قصبه ایست در خراسان و معرب آن فوشنج است

صاحب ناصری گوید که قول برهان خالی از تحقیق است و بحوالهٔ مؤلف تاریخ هرات گوید که نخستین شهری که دران اراضی بنیاد یافت شهر بوشنگ است و آن در چهار فرسنگی هرات بوده و بوشنگ را معرب کرده فوشنج خوانند و جمعی را اعتقاد آنکه آن شهر را هوشنگ بن سیامک ساخته و هرات بعد ازان آباد شده و بانی آن زنی شمیره نام از نژاد کیومرث بوده و آن شهر را چنان ساخته که شهر کهن و شهر در میان آن دو واقع شده بارها خراب شده بار دیگر آباد شد و الله اعلم خلاف آن ز ... صاحب ... صاحب انند نقل تحقیق ناصری **مؤلف** عرض کند که بوشنگ را اصل دانسته ... که بوشنج را معرب آن دانیم و فوشنج هم معرب باشد ... ناصری تحقیق بیان کرده ... آغازش قصبه بدین اسم باشد و از بوشنگ که بعد این می آید ... (اردو) بوشنج ایک قصبہ کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے۔ مذکر۔

بوشنگ بقول ملحقات برهان قصبه ایست نزدیک هرات (اردو) بوشنگ ایک قصبہ کا نام ہے جو ہرات کے متصل واقع ہے۔ مذکر۔ بوشنج جو اس کا معرب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) **بوشنودن** استعمال (۱) کسب بوی کردن (لغت)

(۲) **بوشنیدن** (ظهوری) نافه از چین طرّه گشت دلم ۞ بوی دولت ز خود شنود امشب

۞ صاحب بحر نسبت (۲) گوید که رائحهٔ خوب یا بوی بد بدماغ رسیدن و دریافتن شامه۔ بهار عجم ذکر این کرده (حافظ) بوی خوش تو هر که ز باد صبا شنید ۞ از یار آشنا خبر آشنا شنید ۞ **مؤلف** عرض کند که شنیدن بمعنی شمیدن است میدان نیست که نون به میم بدل شود چنانکه بام و بان و خیم و خین (اردو) بوسونگھنا۔

بوشی بقول شمس بالفتح مرد فقیر پر عیال صراحت می کند که لغت فارسی است صاحب انند بحوالهٔ

منتہی الارب این را لغت عرب گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ تصحیف صاحب شمس اظہر من الشمس (اردو)
غریب اور عیالدار فقیر۔ تذکر۔

(الف) **بوشیدن** | صاحب انند (الف) را بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالضم بمعنی (۱) آغاز کاری کردن
(ب) **بوشیده** | و (۲) اندیشیدن است و نسبت (ب) بحوالہ غیاث می فرماید کہ بمعنی کر و فر یافتہ شده و
صاحب غیاث این معنی را بحوالہ لطائف آورده **مؤلف** عرض کند کہ بوش بمعنی تقدیر و قدرت داشتن
آمده عجبی نیست کہ فارسیان الف را از ہمین اسم جامد منتزع کرده باشند تصرف در اعراب چیزی نیست کہ
تغیر لب و لہجہ مقامی است طالب سند استعمال می باشیم و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و محققین مصادر
ہم ترک کرده اند ولیکن خلاف قیاس نیست و اگر وجود این مصدر در زمانہ سلف باور کنیم معنی حقیقی
آن کر و فر داشتن ہم گیریم کہ بوش بمعنی کر و فر و خودنمائی بجایش گذشت و (ب) مشتق از ہمان کہ ہای ہوز
بر ماضی مطلق آن زیاده کردند کہ افادهٔ معنی مفعولی کند بای حالِ وجود (ب) اشارهٔ وجود (الف) می کند
ولیکن (ب) ہم حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان آن را ہم ترک کرده اند (اردو)
(الف) (۱) کسی کام کا آغاز کرنا (۲) اندیشہ کرنا سوچنا (ب) صاحب کر و فر یعنی وہ شخص جس کو کر و فر
حاصل ہو۔ وہ جو کر و فر و شان و تزک رکہتا ہو۔

بوصی | بقول ملحقات برہان نوعی از کشتی است و معرب آن بوزی بازای نقطہ دار۔ صاحب سوء السبیل
این را معرب بوزی فارسی گوید برعکس صاحب ملحقات برہان صاحب انند بحوالہ منتہی الارب تصدیق قول
سوء السبیل می کند و گوید کہ بوصی معرب بوزی فارسی و در عربی زبان نوعی از زورق باشد **مؤلف**
عرض کند کہ حیف است کہ ما بوزی را در لغات فرس نیافتیم و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ

معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فارسی ازین لغت ساکت (اردو) ایک قسم ہے کشتی اور زورق کی۔ مؤنث۔

بوصیر بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و صاد بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و بہ رای قرشت زدہ لغتی است غیر معلوم و آن گیاہی باشد دوائی کہ بعربی آن را آذان الدب خوانند یعنی گوشت خرس بسبب شباہتی کہ بدان دارد و بقول بعض نوعی از ماہی زہرہ و آن پوست درختی باشد بغایت سیاہ کہ آن را بعربی سیکران الحوت گویند و بعضی دیگر گفتہ اند باقلای شامی است صاحب ہفت ہم بانش صاحب محیط ہم این را دوای غیر معروف گفتہ می فرماید کہ چون از برگ آن براورام و شدخ عضل الطوخ سازند نفع کند و مضمضہ بطبیخ آن نافع درد دندان و شرب و ضماد آن مفید سرفہ کہنہ و اسہالست و بقول صاحب جامع خوبتر ان است و آن ایضاً سیکران الحوت دکارزونی گوید و ہمچنین آذربیجان کہ آن را شاخہای دراز لاحق بشاخہای شجر است و آن را منتشور ذہبی بری نامند و در آذربیجان کوکبین نام است۔ خیال صاحب محیط آنست کہ بوصیر و بوسیر ہر دو قلومس باشد کہ پنج قسم دارد و اقسام آن گرم و خشک در سوم مجفف و محلل و جالی با عتدال (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ تحقق نشد کہ این لغت کدام زبان است ما این را باعتبار صاحب برہان فارسی دانیم **اردو** ایک غیر معلوم دوا ہے جس کا نام دوسری زبانون مین معلوم نہ ہوسکا صاحب محیط نے اپنی تحقیق مین قلومس کہا ہے۔ مؤنث۔

بوطانیہ بقول برہان باطای حطی بر وزن سلطانیہ پوست درختی است کہ آن را بعربی کرمۃ السودا و بفارسی سیاہ دار و خوانند و آن مانند عشقہ بر درخت پیچد صاحب محیط ذکر این کردہ می فرماید کہ کرمہ سودا است و فاشرستین ہم گویند و بر فاشرستین گوید کہ بعربی کرمۃ السودا و بسریانی کتبا و بفارسی ششش بندان سیاہ و بشیرازی ششش بندان

و بیونانی ابناتس مالیا و بروی انار و ترطیس و بہ بری سیموں و باندلسی معروف بہ بوطانیہ گرم و خشک باعتدال
نافع فالج و صرع و منقی سینہ و مدر بول و منافع بسیار دارد۔ **مؤلف** عرض کند کہ باوجود آنکہ این را در
فارسی زبان اسم خاص است ولیکن شہرت دارد بہ بوطانیہ و معاصرین عجم ہم ہمین اسم را بر زبان دارند از بیجا سبب
کہ ما این را درین کتاب جا دادیم صاحب برہان بہ شش بندان گوید کہ ہمین است سیاہ دار و پس صاحب
برہان غلط کرد کہ بوطانیہ را پوست درخت نوشت (**اردو**) بوطانیہ ایک دوائی پودے کا نام ہے مذکر

بوغ بقول رشیدی بالضم (۱) دہی است بہ ترمذ و از انجاست ترمذی محدث (کذا فی القاموس) و بحوالۂ نسخۂ سروری گوید کہ نوغ کہ بضم نون است دہی از ترکستان و ظاہرا بوغ را بہ تصحیف نوغ خواندہ اند
خان آرزو در سراج می فرماید کہ بہ نون خطاست۔ صاحب انند بوغ را بمعنی بالا لغت عرب گفتہ بہ تکرار
این گوید کہ (۲) در فارسی بالاپوشی است از جامہ و از چرم خصوصاً (کذا فی فرہنگ فرنگ) **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت و (بوغ بند) کہ می آید
ازان تصدیق معنی دوم می شود و نسبت آن ہم قول مجرد صاحب انند است بہ حوالۂ فرہنگ فرنگ
ولیکن معاصرین عجم بوغبند را بر زبان دارند و آنچہ بنون می آید آن را تصحیف نگوییم جا دارد کہ نام موضعی
دیگر باشد اگر فارسیان ہمین بوغ را بمعنی اول نوغ گفتہ باشند مبدل بوغ دانیم کہ موحدہ بہ نون بدل
می شود چنانکہ برسک و نرسک و اگر بوغ را بمعنی اول عربی خیال کنیم چنانکہ بعض محققین خیال می کنند
اندرین صورت نوغ بہ نون بمعنی اول مفرس باشد (**اردو**) (۱) بوغ ایک موضع ہے ترمذ میں
مذکر۔ (۲) بالاپوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ لحاف۔ سوڑ۔ غلاف۔ پلنگ پوش۔

بوغ آسیا اصطلاح۔ بقول بہار مرادف (بوق آسیا) نوعی از نای کہ آسیابانان نوازند برای آگاہیدن

مردم تا از اطراف فراہم آیند (سیفی در تعریف آسیابان
ع) نبودم یار شب در آسیا تا روز نالیدم چو
که بوغ آسیا فریادہا کرد از فغان من ٭ خان آرزو
در سراج بذکر ہر دو گوید که معلوم نیست که در اصل
غین است یا قاف چه ہر دو باہم بدل می شوند و صاحب
بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که بوغ در ترکی
زبان بقول صاحب لغات ترکی صور است و بوق بقول
انند لغت عرب بمعنی نای بزرگ که نوازند و ابواق
جمع آن پس فارسیان استعمال بوغ کرده اند بترکیب
خود این است حقیقت این که خان آرزو و صاحب
بحر پی بدان نبرده اند وجا دارد که بوغ ترکی را
مبدل بوق عربی دانیم ولیکن مجرد بوغ و بوق بمعنی
صور و نای بزرگ اصلا فارسی نیست (اردو)
وہ خاص قرنا جو چکیون پر بجایا جاتا ہے تاکہ لوگ اس
آواز سے معلوم کرین کہ اس مقام پر چکی چلتی ہے ذکر

بوغار اصطلاح - بہ رای مہملہ آخر بقول بولیان
بحوالہ معاصرین عجم نہری را گویند که از آبنای باسفورس

ترکیه قسطنطنیه جاریست صاحب سوال السبیل می فرماید
که بوغاز بزای ہوز آخر معرب و در ترکی ہم ہمین
اسم است قطعۂ آب را نامند که در میان دو قطعۂ
عظمی آب واقع شود و ہر دو حصه را باہم متصل کند
چنانچه بوغاز جبل طارق و ہم او گوید که مجرای دریا را
در ترکی زبان بوغاز گفته اند و عربان ہم تعریباً استعمال
کرده **مؤلف** عرض کند که فارسیان تفریساً زای
ہوز آخره را به رای مہمله بدل کردند چنانکه بزغ
و برغ و این خیال بادی النظر است ولیکن بصر حقیقی
که بربغار به غین معجمه و رای مہمله آخر کرده ایم ملجاً ما
آن این را مزید علیه آن دانیم بزیادت واو که اکثر
ترکیان بر این اظہار ضمه این قسم عمل در کتابت
کنند و در بعضی لغات فارسیان ہم نتیجه تحقیق آنست که
این بمعنی عام است یعنی مطلق آبنای و آنانکه آبنای
خاص را بدین اسم موسوم کرده اند بر سبیل مجاز باشد
(اردو) آبنائے دیکھو بغار اور مجازاً آبنائے باسفورس

بوغ بند اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

باعتم در فارسی زبان جامہ را گویند کہ دران چیزمی
بہ بندند **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از
لفظ بوغ بمعنی دوش کہ گذشت و بند کہ بمعنی اوست
اسم فاعل ترکیبی بمعنی بالا پوشی کہ چیزہا را بہ بندد مرادف
بغچہ کہ بجایش مذکور شد و موافق قیاس (**اردو**)
بوغبند دیکھو بغچہ کے دوسرے معنے ۔

بوغدان اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ غیاث چیزیست کہ قلندران دران اسباب گدائی نگاہدارند

دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
و معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض
کند کہ بوغ بمعنی دوم اوست و دان چون
در آخر کلمہ آید معنی ظرفیت بخشد چنانکہ قلمدان و قہوہ دان
(کذا فی البرہان) پس معنی لفظی این بوغ دارندہ اسم فاعل
ترکیبی است و کنایہ از معنی بالا اگرچہ موافق قیاسیست ولیکن بدون
استعمال این را تسلیم نکنیم (**اردو**) وہ بوغبند یا بغچہ
جس مین قلندر اپنا سامان باندھتے ہین ۔ مذکر ۔

بوغلص اصطلاح ۔ بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و غین نقطہ دار مضموم بنون زدہ
لغتی است یونانی و بعربی لسان الثور کہ گاوزبان باشد و آن دوائیست معروف و بقول بعض لغت
رومی است صاحب محیط بہ گاوزبان گوید کہ اسم فارسی است و بعربی لسان الثور و بیونانی فوغلص و
بوغلیص و برومی بوقلیس و بہ لاطینی بکلوزم و بہ ہندی کاٹہ مانڈہ گویند بقول شیخ قریب از معتدل در
حرارت و مائل بحرارت اندک و در رطوبت آن در آخر اول و خشک آن در رطوبت کمتر مقوی قلب
و مفرح است خصوصاً گل آن نافع توحش و امراض سوداست و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان فوغلص یونانی را بہ تبدیل فا بموحدہ مفرس کردہ اند چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و نون آخر
تصحیف کتابت معلوم می شود دیگر ہیچ (**اردو**) گاؤزبان بقول آصفیہ ۔ فارسی ایک قسم کی بوٹی
جس کا پتا زبان گاؤ سے مشابہ ہوتا ہے (مؤنث) دیکھو النو یا ۔

بوغما بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و
سکون غین معجمہ لغت فارسی است (۱) بمعنی ہرزہ
وگزاف وبیہودہ وناچیز ولاشی و (۲) بمعنی ذرّہ و
ریزہ ریزۂ نان و (۳) زن فربہ و بدشکل۔ دیگری
از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکردہ ومعاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ
ظاہر الغت ترکی زبان می نماید ولیکن محقّقین
ترکی زبان ازین ساکت و بدون سند استعمال
این را لغت فارسی زبان نخوانیم و اگر سند
بدست آید فارسی قدیم دانیم کہ مراد از ژند و
پاژند حیف است کہ دستوران معاصر ہم ازین انکار
کنند وگویند کہ لغت ژند وپاژند نیست **(اردو)**
(۱) بیہودہ۔ ناچیز۔ لاشی (۲) روٹی کا ٹکڑا۔ مذکر
(۳) موٹی اور بدشکل عورت۔ مؤنث۔

بوغنج بقول برہان بضمّ اوّل وسکون ثانی وفتح غین نقطہ دار ونون وجیم ساکن (۱) شونیز را گویند
وآن تخمی است ریزہ وسیاہ رنگ وبعربی حبّۃ الخضرا و (۲) فوشنج را نیز گفتہ اند وآن قصبہ ایست
در خراسان نزدیک قندہار صاحب سروری بر معنی اوّل قانع وبذکر فوشنج با این گوید کہ دو قصبہ اند
نزدیک ہرات صاحب رشیدی بر سیاہ دانہ قانع کہ معنی اوّل است صاحب جامع ذکر ہر دو معنی
کردہ نسبت معنی دوم این را مرادف بوشنج گوید کہ گذشت خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل
متعجب است از معنی دوم وفرماید کہ غالباً از بوشنج اشتباہ نمودہ صاحب محیط بر بوغنج حوالۂ شونیز
می کند وبر شونیز می فرماید کہ اسم فارسی است وفرماید کہ شونوز وشمیز وشنیز نیز گویند وبیونانی سنو
وشینون وشوشا وبترکی قراچورک اودی ونزدیک اہل مغرب سویدا وحبّۃ السودا وایضاً بفارسی
سیاہ دانہ وغرمج وبعربی کمودان وکمونی ہندی وبہندی کلونجی نامند وآن تخم نباتی است شبیہہ بہ
بادیان وشاخہای آن باریکتر گرم وخشک در دوم ودران حدّت وحراقت وجلا وتقطیع بلغم وتحلیل

رباح ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ نظر براعتبار محققین اہل زبان این را اسم جامد فارسی زبان دانیم ونسبت یعنی دوم صاحب جامع تعجب خان آرزو را دور کرد کہ این ورای قصبہ بوشنج است کہ ہر دو نزدیک ہرات واقع (**اردو**) (۱) کلونجی بقول آصفیہ (ہندی) مؤنث بگریلا۔ ایک تخم کے سیاہ بیج جو اکثر اچار اور دوا کے کام آتے ہیں فارسی مین سیاہ دانہ۔ (۲) بوغنج ایک قصبہ ہے ہرات کے قریب جیسا کہ بوشنج۔ مذکر۔

بوغند بالضم وفتح غین وسکون نون ودال مہملہ بقول انندبحوالۂ فرہنگ فرنگ عشق پیچہ را نام است **مؤلف** عرض کند کہ ما برارغنج صراحت عشق پیچہ کردہ ایم وجز این نیست کہ این را اسم جامد فارسی زبان دانیم صاحب محیط ذکر این نکردہ وازینکہ محققین صاحب زبان ہم ساکت اند مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو ارغنج۔

بوف بر وزن صوف پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد وآن را بوم نیز خوانند صاحب جہانگیری می فرماید کہ ہمین را کوف ہم نام است (ابن یمین ع) تو با سدرہ نشینی فلک نشیمن تست بچہ چرا چو بوف کنی آشیان بویرانہ؛ صاحبان سروری وناصری وجامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہراً تصحیف وصحیح کوف است خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بوف وکوف ہر دو صحیح باشد چہ کوف بکاف تازی بمعنی بوم است چنانکہ در رسالۂ قوسی است وبہای تازی قسمی از چغد کہ تبرکی سار وقوس گویند کما فی تحفۃ المومنین صاحب محیط ذکر این نکرد وبر بوم می فرماید کہ اسم عربی است و بومہ نیز گویند وایضاً بعربی غراب اللیل وکنیت آن اُمّ الصبیان وبفارسی کوف وآن طائریست معروف کہ در شب دیدہ می شود وبروز مخفی می گردد ومسکن آن خرابہ۔ یکی بزرگ جثہ کہ بفارسی

بوتق و شاه بوم و بترکی سارد قوش و به انگریزی آول و بهندی اُلّو نامند و قسم اوسط سیاه رنگ
و آن را بفارسی چغد و بهندی چپایه گهگو و قسم صغیر را بترکی بیاِیق و کوچک تر را مرغ حق و بهندی
پیچیه نام است ـ خوردن گوشت آن مورث جنون و ذهاب عقل بالکل و دل آن چون بر دست
چپ زن خوابیده نهند افعال حسنه یا قبیحه را آنچه کرده باشد بیان کند و چکانیدن زهرهٔ آن با روغن
بنفشه در سوراخ بینی طرف موافق در دشقیقه از تجربه [illegible] منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف**
عرض کند که با اشارهٔ اُلّو به اُوکو کرده [illegible] [illegible] است [illegible] فارسی زبان مر آن
قسم بزرگ و قسم اوسط را بوف نام است [illegible] چنانچه [illegible] به کتاب اردو [illegible] دیکهو
اوکو جس پر اُلّو کا بیان ہے ـ

بوفا بقول صاحب شمس بفارسی زبان کاویز است **مؤلف** عرض کند که [illegible] [illegible]
زبان ذکر این نکرده و در زبان عربی و ترکی هم این لغت را نیافتیم و بر قول مجرد صاحب شمس که قابل
تحقیق است بدون سند استعمال این لغت را تسلیم نمی کنیم و کاویز را هم ندانیم که چه چیز است (اردو)
ناقابل ترجمه ـ

بوفان بقول شمس در فارسی زبان کرمهای سرخ که در هوای برشکال برآیند و بهندی آن را
بیر بهوٹی گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده معاصرین عجم این را هم زبان ندارند و کرم مخملی
گویند و صاحب دلیل ساطع هم بر (بیر بهوٹی) این را در فارسی زبان کرم مخملی گوید صاحب محیط بر (بیر بهوٹی)
فرماید که کرمی سرخ را نام است در هندی و فارسیان این را عروسک گویند گرم و تر در دوم شربت
و طلای آن جوش خون آرد و اکثر بظاهر بدن می آورد و زنان دکن بعد ولادت یک عدد آن را با برگ

تنبول وچونری وغیرہ می خورند رنگ ... ای گشاید
و بروغن گاو حل کردہ بر قضیب بمالید ... اعث ...
آشیر است وہم او برام ... گو ... کا ...
بہ ہندی (بیربہوٹی) نامند و باشد ...
آنچہ بہت قضیب منفعت عجیب دارد وگاہ ...
... برای امر باد و تحفۃ ...
... می گردانند ... مؤلف عرض کند ...
... استعمال ... (اردو) بیربہوٹی (ہندی)
اسم مؤنث ...
وہ لال ... سے مشابہ کیڑے جو برسات میں زمین پر
... نہایت
ملائم ہوتا ہے ۔

(الف) **بوفروختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) **بوفروش** انند ذکر (الف) کردہ گویند کہ
مصدر (ب) باشد ونسبت (ب) فرماید کہ آنکہ
عطریات فروشد (وحید در تعریف عطرفروش ہ)
دلم از شمیم ہی شد فگار ٭ کہ بوی فروشد بباغ وبہار

صاحبان برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی
وسراج وناصری وجامع وبہار ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی فروشندۂ بو و بو بمعنی عطریات مخفی مباد کہ فارسیان
عطریات فروختن را (بوفروشی کردن) گویند و
استعمال (بوفروختن) بزبان معاصرین عجم
نیست ولیکن شک نیست کہ (بوفروش) از
مصدر (الف) است وامر حاضر (الف) ہم (ابن یمین
ہ) درچین سر زلف تو در بوی فروشی ٭ دم جز
بخطای نزند نافۂ آہو ٭ (اثیر اومانی ہ) خلوق
خلق تو عطار ملقۂ کہ دران ٭ یکی زبوی فروشان
نسیم باد صبا است ٭ (اردو) (الف) عطاری
کرنا۔ عطریات کا بیوپار کرنا (ب) عطار بقول آصفیہ
(عربی) اسم مذکر۔ عطر فروش ۔

بوفزا اصطلاح۔ بقول ناصری و انند ہمان
بوزا است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ
مخفف (بوافزا) بمعنی فاعلی یعنی افزایندہ بوی

اسم فاعل ترکیبی و کنایه باشد از همان ادویه حارّه که ذکرش بر بوزه آمد کو رحاصل این است که این اصل است و بوزه مخفف این (اردو) بوزا بکھنا۔

بوفرا اصطلاح۔ بقول رشیدی همان بوزا است که بجایش گذشت۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که به اصطلاح (بوفرا) که گذشت رای مهمله زیاده کرده اند چنانکه شنا و شنار (اردو) دیکھو بوزا۔

بوفه بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار حجره که مخصوص باشد برای طعام خوردن صاحب روزنامه گوید که بمعنی چینی خانه باشد **مؤلف** عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت معاصرین عجم بر زبان دارند۔ شک نیست که مفرس است و از السنهٔ غیر گرفته اند ولیکن متحقق نشد که مال کدام زبانست (اردو) کھانے کا کمرہ۔ ڈیننگ روم۔ مذکر۔

بوق بقول برهان بضم اوّل و سکون ثانی و قاف (۱) سفید مهره که آن را در حمام ها و آسیا ها و جنگ ها نوازند و (۲) با ثانی مجهول چادر بزرگی که رخت خواب در ان بندند۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که چادر شب خواب باشد که مفرش نیز گویند صاحبان انند و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب سواءالسبیل این را معرب گوید بمعنی اوّل از بوکنه که لغت لاطینی است و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بر معنی اوّل قانع و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مفرس بورغ است که به بای فارسی و غین معجمه لغت ترکی است بمعنی صور۔ بای فارسی بدل شد بموحده و غین معجمه بدل شد بقاف چنانکه تپ و تب و آرو غ و آروق حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که صراحت صاحب جامع موافق قیاس می نماید که مجرد

چادر خواب است و چادری که دران رخت خواب بندند بوغچه باشد که لغت ترکی زبان است و ما ذکر این بر بغچه کرده ایم و بوقچه بقاف عوض غین معجمه معرب آن چنانکه سواء السبیل ذکرش کرده و مخفف بقچه هم بجایش گذشت پس بوق و مزید علیه آن بوق هر دو مبدل بوغ ترکی است بمعنی چادر و اگر سند استعمال بتائید قول برهان پیش شود این را بمعنی دوم مخفف بوقچه دانیم **(اردو)** (۱) بگل۔ بقول آصفیه (انگلش) ترئی۔ نفیری۔ ترم۔ مذکر۔ (۲) چادر۔ مونث اور بقول برہان دیکھو بغچہ۔

بوق آسیا اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ہمان بوغ آسیا که بجایش گذشت۔ بهار و انند هم بالش **مؤلف** عرض کند که این مبدل آنست فک اضافت بوق آسیا **(اردو)** دیکھو بوغ آسیا۔

بوقت تنگدستی آشنا بیگانه می گردد مقوله صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مقوله را بحق دوست ناصادق استعمال می کنند **(اردو)** دکن میں کہتے ہیں ؎ دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے ؎ فقیری کا آشنا آشنا ہی ؎ وقت آن پڑے تو کون کس کا دوست ؎ ایری کے آشنا فقیری کے نا آشنا ؎ یہہ سب کہاوتیں اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہیں

بوق زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) از عالم صرنا زدن و نای زدن و (۲) کنایه از گوز زدن (ملا فوقی یزدی ؎) آسیای دہر خالی دیدم از جنس وفا ؎ در جهان بوقی به طرز آسیایان می زنم ؎ صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب بحر هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است **(اردو)** (۱) بگل بجانا (۲) پادنا۔

بوقلمون اصطلاح۔ بقول برهان (۱) دیبای رومی و آن جامه ایست که هر لحظه برنگی نماید صاحبان سروری و جامع ذکر این کرده اند (منوچهری ؎) فروزان تیغ وی هنگام هیجا ؎ چنان دیبای بوقلمون

ملوّن ؛ (سعدی ؒ) باد در سایهٔ درختانش ؛ گسترانید فرش بوقلمون ؛ خان آرزو در سراج گوید
که لفظ عربی است لیکن به الف و فارسیان الف را حذف کردند چنانکه بوالہوس و بوجہل و بوالہب
و بحوالهٔ سراج گوید که دیبای زنگارنگ را نام است زلّه بردارش بہار ذکر این کرده از معنی
ساکت۔ صاحب مؤیّد صراحت مزید کند که این پارچه ہفت رنگ دارد و منقّش می باشد **مؤلّف**
عرض کند که صاحب مؤیّد بذیل لغات عرب ذکر ابوقلمون کرده لیکن عیبی نیست که این لغت را
مفرّس خوانیم بوجه حذف الف اوّل **(اردو)** دیبای رومی۔ وہ کپڑا جس کا رنگ بدل بدل کر
دکھتا ہے۔ بات اسی قدر ہے کہ وہ رنگ برنگ ریشمی ڈوروں سے بنا جاتا ہے جس کا رنگ
دھوپ اور چھاؤں۔ روشنی اور تاریکی میں بدل بدل کر نظر آتا ہے۔

(۲) **بوقلمون**۔ بقول برہان کنایه از کسی که ہر ساعت خود را برنگی وانماید صاحبان سروری
و سراج و جامع ہم ذکر این کرده اند (شیخ کاشی ؒ) در رنجت ندیدیم جز رنگ سیاہی ؛ جز چه ہم
خود بوقلمون ہمه رنگم ؛ **مؤلّف** عرض کند که این متعلق بمعنی ششم است یعنی فارسیان ہر چیز را
که رنگ برنگ باشد بوقلمون گویند و ہر کسی را که مستقل مزاج نباشد بوقلمون نامند یا ہر کسی که بعیاری
خود ہر وقت برنگی دیگر ظاہر کند آن را ہم بدین لقب خوانند مجاز معنی اوّل باشد و بس **(اردو)**
وہ شخص جو ہر ساعت نئے رنگ میں ظاہر ہو یا جس کی طبیعت مستقل نہ ہو یا عیّار ہو۔ مذکر۔

(۳) **بوقلمون**۔ بقول برہان و سراج و جامع جانوریست در آب۔ گویند که چون خواہد که جانوری
را بگیرد خود را بشکل آن جانور کند صاحب محیط ذکر این کرده مگر صراحت این قسم جانور نکرده و ہر چه
گفته بمعانی دیگر می آید و این معنی در لغت عرب ہم یافته نمی شود **مؤلّف** عرض کند که باعتبار

صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و تحقیق این قسم جانور آبی از نظر ما نگذشت (اردو) بوقلمون (مذکر) ایک جانور آبی کا نام ہے جو پانی میں رہتا ہے اور جس جانور کا شکار کرنا چاہتا ہے اسی کی شکل بنا لیتا ہے

(۴) **بوقلمون**۔ بقول برہان و سراج و جامع حربا را گویند و آن نوعی از چلپاسہ باشد کہ ہر نفس برنگی نماید۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ گوید کہ در ہندش گرگٹ خوانند و آفتاب پرست نام آنست۔ صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (آفتاب پرست) عرض کردہ ایم صاحب مؤید در لغات عربی بذیل (ابوقلمون) بحوالۂ شرفنامہ ذکر این معنی ہم کردہ گوید کہ کنیت حرباست (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

(۵) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع کنایہ از دنیا و عالم است بسبب حوادث۔ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ دنیا ہم در ہر لحظہ تبدیل رنگ میکند و از ینجاست کہ عالم متغیر خوانندش (اردو) دنیا۔ مؤنث۔

(۶) **بوقلمون**۔ بقول برہان و جامع سنگ پشت را گویند و فرماید کہ این زبان اہل مغرب است صاحب محیط بر بوقلمون ذکر این نکردہ بر کچھوا گوید کہ اسم ہندی سنگ پشت است و بر سنگ پشت می فرماید کہ اسم فارسی است و نیز لفارسی کشف و باخہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر این بر باخہ کردہ ایم و از ینکہ این تبدیل حالت کند یعنی بی حس و حرکت مثل سنگی و گاہی برنگی۔ فارسیان این را بر سبیل مجاز از معنی ہشتم بوقلمون گفتند (اردو) دیکھو باخہ۔

(۷) **بوقلمون**۔ بقول سروری ماکیان فرنگی را نام است چہ خروس آن را خرطومیست کہ ہر ساعت برنگی بر آید و تاج و گردن و زیر گلوی او نیز بالوان مختلف نماید و صاحب برہان بر مرغی قانع

خان آرزو در سراج ذکر این کردہ (ع) زبال بوقلمون است پر۔ خدنگ تراپ (ملا قاسم مشہدی

ے) مصوران زکجا وخیال تصویرم ٭ بہ بال بوقلمون گر کنند تصویرم ٭ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ

صاحب سخندان فارس گوید کہ فیل مرغ را گویند صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

می فرماید کہ مرغی را گویند کہ قوت پرواز ندارد صاحب روزنامہ متفق است با صاحب سخندان

و ماخذش ہم ہمان سفرنامۂ شاہ قاچار است و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم متفق با او **مؤلف**

عرض کند کہ مجاز معنی ہشتم است و از بسکہ فیل مرغ یا (ماکیان فرنگی کہ مرغ چینی نام دارند) با پرہای

مختلف می باشند فارسیان آن را بوقلمون گفتند صاحب محیط بر فیل مرغ گوید کہ اسم پیرو ست و بر

پیرو فرماید کہ اسم فیل مرغ است حیف است کہ صراحت طبیعت و خواصش درینجا ست و نہ در اینجا

(اردو) چینی مرغی (مؤنث) فیل مرغ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر۔ پیرو۔ ایک پرندے

کا نام جو مور کے مانند اکثر دم پھیلائے رہتا ہے اور اُس سے بہت مشابہ ہوتا ہے انگریزی مین اسکو

ٹرکی کہتے ہین۔

(۸) **بوقلمون**۔ بقول غیاث در استعمال فارسیان بمعنی رنگارنگ۔ صاحب مؤید صراحت مزید

کند کہ در استعمال فرس ہر کہ و ہر چیز کہ بیک حال نماند آن را بوقلمون گویند **مؤلف** عرض کند کہ

این مجاز معنی اول است یا معنی اول مجاز این۔ فارسیان از لغت عربی (ابوقلمون) این را

مفرس کردہ اند و (ابوقلمون) در عربی بمعنی اول اصل است و تخصیص ہر یک معنی بر سبیل

مجاز (اردو) وہ جو رنگ برنگ ہو خواہ چیز ہو یا انسان یا جانور۔

(۹) **بوقلمون**۔ بقول مؤید پرندہ ایست کہ در کوہہا می باشد چند رنگ نماید۔ صاحب محیط

بذیل بوقلمون ذکر این کرده گوید که اخیل باشد و براخیل گوید که طائری است که بوقلمون نام دارد که به بلاد عرب می باشد و آن را شقراق نامند و اهل جیلان داوه خوانند و بر شقراق گوید که طائریست سبز رنگ و در پر آن آثار سرخ با سبزی و سپیدی و بقدر گنجشک صحرائی و نوعی ازان سبز ملیح که این را بفارسی کاسکینه و کلاغ سبزه و بشیرازی کاسه شکنک و به اصفهانی سبز قبا و به مازندرانی کمراکره و عرب آن را اخیل و طیرورو و بهندی لٹوره نامند مزاج آن گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و از خواص آنست که چون بزهرهٔ آن طلای ناقص العیار را طلا کنند او را سرخ گرداند و عیار آن زیاده گردد و چون زهرهٔ آن با زهرهٔ روباه مخلوط کرده بر زر طلا نمایند عیار او ناقص گرداند و سرخی او ببرد و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که نظر بر رنگارنگیش فارسیان این را بوقلمون نام کرده باشند مجاز معنی هشتم است مخفی مباد که اشارهٔ این بر (بوبراقش) هم مذکور که گذشت **(اردو)** لٹورا بقول آصفیه (ہندی) اسم مذکر۔ ایک ابلق رنگ کے شکاری پرند کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور چڑیا کا شکار کرتا ہے۔ (دیکھو بوبراقش)

بوقلمون شد بهار | استعمال - بقول مؤید بمعنی بهار بریاحین گوناگون متلون شد **مؤلف** عرض کند که بامعنی هشتم بوقلمون متعلق و درخور بیان نبود **(اردو)** بهار رنگا رنگ ہوئی۔

بوقلمون نگاه | اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب از اسمای معشوق - **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نگاه رنگارنگ دارنده - متعلق بمعنی هشتم بوقلمون - اگرچه موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت **(اردو)** معشوق مذکر۔

بوقلمونی | استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ نیرنگی و رنگارنگی **مؤلف** عرض کند که

یای مصدری در آخر بوقلمون که بمعنی ہشتمش گذشت زیادہ کردہ اند۔ دیگر ہیچ (اردو) رنگ برنگی رنگارنگی۔ مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے رنگارنگ کا ذکر فرمایا ہے۔

بوقیصا اصطلاح۔ بقول برہان و انند با قاف بہ تحتانی رسیدہ و صاد بی نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی درخت سفیدار باشد و آن نوعی از بید است و فرماید کہ بمعنی درخت بید و بیشہ نغال را نیز گفتہ اند کہ بعربی شجرۃ البق خوانند صاحب محیط بر (بوقیصا) فرماید کہ شجرۃ البق باشد و بہ شجرۃ البق گویند۔ اسم درختی است و بہ سفیدار ہم اشارہ بہ سفیدار کردہ ولیکن حیف است کہ ذکر مستقل سفیدار نفرمودہ صاحب برہان ذکر سپیدار کردہ کہ ذکرش در سپیدار گذشت و **مؤلف** عرض کند کہ بہ سپیدار حوالہ ای کردہ ایم و باطلی کہ او آنجا سفیدار را لغت عربی نوشتہ ایم حیف است کہ صاحب مخزن ذکر شجرۃ البق کردہ و صاحب بحر الجواہر بوقیصا را لغت عربی گفتہ و اول شجرۃ البق کند و ذکر شجرۃ البق صراحت کافی نکردہ با تحقیق ہیچ حاجت نیست خوانندگان بہ سپیدار رجوع کنند و ما قناعت کنیم کہ گذشت (اردو) دیکھو ارطی۔

بوک بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و کاف دار مخفف بود و باشد کہ کلمۂ تمنی است کہ بعربی لعل و عسی خوانند این بیت ازو است ؎ بن بیب سبیں بینی باش بگذران عمر خود بوک و بکاش۔ صاحب رشیدی ذکر این بدین تو کردہ صاحبان جامع و ناصری و ہفت و انند و سروری و جہانگیری ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بوکہ باشد با کاف بیانیہ بحذف ہای ہوز آخرہ کہ۔ دیگر ہیچ و کاف آخر داخل لفظ نباشد (اردو) دیکھو بوکے آٹھویں معنے۔

(۲) **بوک** بقول برہان و جامع بمعنی مگر کہ کلمۂ استثنا باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ بہ اعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این معنی را تسلیم کنیم و اسم جامد باشد معاصرین عجم حالا بر

زبان ندارند (اردو) مگر بقول آصفیہ حرف استثنا۔ ماسوا بجز۔ مادر۔ الّا۔ مگر لیکن یا۔

(۳) بوک۔ بقول برہان وجامع ترجمۂ فرض۔ مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است تسلیم کنیم ولیکن حالا در زبان معاصرین عجم مدین معنی نیست (اردو) فرض بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ تشخیص۔ تعیین۔ اندازہ۔ فرمودہ وواجب کردۂ خدای تعالی۔

(۴) بوک۔ بقول برہان وجامع نوعی از آتش گیرہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم حالا در زبان ندارند۔ فارسی قدیم باشد باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را تسلیم کنیم (اردو) دیکھو آتش گیرہ۔ یہہ اُسکی ایک قسم ہے۔ مذکر۔

(۵) بوک۔ بقول برہان وجامع جائی یا جاہی کہ غلہ دران پنہان کنند (مرادف تبوراک) مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم وعجبی نیست کہ مخفف تبوراک باشد بمعنی اوّلش کہ گذشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان بوک بیای فارسی جای میانہ تہی را گویند واین مبدل آنست واستعمال این برای ہر مقامی کہ دران ذخیرہ باشد واللہ اعلم بالصواب (اردو) دیکھو تبوراک کے پہلے معنے۔

بوکان بقول سروری بروزن خوکان (۱) زہدان یعنی رحم (شمس فخری ۵) زنان حاملہ راہمیں بدکہ پیش از وقت ہزہمیم او بدر آیند اجنّہ از بوکان ہ صاحبان رشیدی وسراج ومؤید وہفت واند ذکراین کردہ اند صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی گلزار ہم مؤلف عرض کند کہ بخیال ما الف ونون زائد ومزید علیہ بوک باشد وبوک مقام ذخیرہ را گویند ومعنی پنجم بوک کہ گذشت از ہمین معنی عام ومعنی بوکان ہم ازان قبیل باشد حال فارسی قدیم است

وحالا به زبان معاصرین عجم زبدان مستعمل (اردو) (۱) دیکھو بارگاہ کے دوسرے معنے (۲) باغ

بوکردن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر (۱) سراغ
رفتن و (۲) بوسه زدن ـ بهار گوید که (۳) کنایه
از کسب کردن بو (طاهر غنی ؎) ساغر بکف گرفته
چو نرگس مبا بیرون ؛ بترسم باین بهانه دهان تو
بوکند ؛ (صائب ؎) باغبان در نکشود است
گلستان ترا ؛ بو نکرد است صبا سیب زنخدان
ترا ؛ (ظهوری ؎) اجل گر بو کند پرکاله های
دل بیند از د ؛ بهجر آتش گل داغی که از باغ جگر
روید ؛ (ولٰه ؎) تر دماغ روزگارم بر دماغم
می خورد ؛ سنبل و نسرین بشام و صبح چون بو می کنم
؛ **مؤلف** عرض کند که معنی سوم بیان کردهٔ بهار
حقیقی است نه کنایه یعنی شمیدن مرادف بو کردن
است پس وجه کنایه چه باشد و حق آنست که همین
معنی سوم حقیقی است و اصل معانی اول و دوم
مجاز آن مخفی مباد که از هر چهار اسناد بالا معنی حقیقی
پیدا است و از کلام طاهر غنی و صائب من وجه معنی
دوم توان گرفت و بتحقیق ما (۴) یعنی سر را خم دادن
بشکرانه که آئین ولایت است بمعنی بر انند که این
محاورهٔ معاصرین عجم است از لغت انگلیسی (بو)
بر سبیل تفریس ولیکن از کلام قدسی مشهدی پیداست
که متقدمین هم استعمال این بدین معنی کرده اند (؎
انصاف بین که ساقی مجلس بکام ما ؛ می آنقدر بجام
نریزد که بو کنند ؛ خیال ما این است که این معنی هم
پیدا می شود از معنی دوم یعنی اهل عرب و عجم با تمثال
حکم کسی یا بشکرانه کسی بوسه بر دست خود داده دست
بر سینهٔ خود نهند و سر خود را میل دهند (**اردو**)
(۱) پتا پانا کھوج پانا ـ (۲) بوسه دینا (۳) سونگھنا ـ
بولینا (۴) بوکرنا یعنی مخاطب کی تعظیم یا شکرانه میں سر جھکانا

بولس بقول صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار باهم مشت زنی که اکثر کشتی
گیران ولایت این قسم بازی کنند و این لغت انگلیسی است که معاصرین عجم تفریساً در فارسی استعمالش

کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) گھونسہ گھانسا۔ بقول آصفیہ ڈُکا ڈُکّی۔ مکّا مکّی۔ مشت زنی۔ ڈک بازی۔ مکّا بازی

بوکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو
در چراغ ہدایت (۱) کسب بو کردن (تاثیر ؎)
نازک اندام تھی سر زدہ در گلشن حسن ؎ کہ ز شوخی نشود
رام کشیدن بویش ؎ صاحب بحر ہم زبانش و فرماید کہ (۲)
سراغ گرفتن و دریافتن ہم۔ بہار این را مرادف
بوکردن گوید بمعنی اوّل (باقر کاشی ؎) تا چو یعقوب
کند دیدہ بہ بویش روشن ؎ یوسفی کو کہ کشد بوی خودان
پیرہنش ؎ (ظہوری ؎) پیرہن برگ سمن گشتہ ز لطف
بدنش ؎ ای خوش آن غنچہ کہ بوی کشد از پیرہنش ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو بوکردن

بوکلک بقول برہان بفتح کاف ولام بر وزن
کوچک میوہ ایست معروف کہ آن را ون گویند و
ترکان چتلاقوج و عربان حبۃ الخضرا خوانند صاحبان
جہانگیری و ناصری وجامع وانند و ہفت و سراج
ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت
این بر (بنگلک) عرض کردہ ایم و تعریف کامل آن
بمعنی دوم بن گذشت مخفی مباد کہ ہمین لغت بکاف
فارسی سوم ہم می آید و این مبدّل آن می نماید
(اسحاق اطعمہ ؎) نخوری بوکلک و انگلک بی حاصل
؎ تا بریش خود و یاران نکنی تف بسیار ؎ (**اردو**)
دیکھو بن کے دوسرے معنے۔

بوک و مگر اصطلاح۔ بقول برہان باہیم
و کاف فارسی بر وزن کوہ و کمر بمعنی بوک است
و مرادف مگر بمعنی بود کہ و باشد کہ و بعربی عسی و
لعلّ گویند۔ صاحب جہانگیری از حکیم انوری
سند آوردہ (؎) بر بوک و مگر عمر گرامی مگذارید
؎ خود محنت ما جملہ ز بوک و مگر آمد ؎ صاحب جامع
ہم ذکر این مرکب بہ ہمین معنی کردہ (انوری ؎)
روزگارم ز باغ بوک و مگر ؎ گل نگویم کہ خار می ندہد
مؤلف عرض کند کہ مگر بقول برہان گاہی در
مقام یقین و تمنّی می آید پس بجز این نیست کہ ما این
را یک لغت مرکب ندانیم بلکہ بوک را با واو عطف

بالفظ نگر آوردہ اند معنی لفظی این امید و تمنا باشد ضرورت نداشت کہ این را بطریق اصطلاح مرکب قائم کنند تسامح محققین بالا بیش نباشد
(اردو) دیکھو تو کے آٹھوین معنے ۔

بوگان بقول برہان باکاف فارسی بر وزن خوبان (۱) بچہ دان و زہ دان و (۲) بمعنی گلزار صاحبان ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند و بقول صاحب ناصری (۳) نام قصبہ ہم کہ در ولایت ساوج بولاق کمری واقع کہ خوش آب و ہوائی دارد **مؤلف** عرض کند کہ ذکر این بمعنی اول و دوم بہ کاف عربی گذشت و جز این نیست کہ این را مبدل آن دانیم یا آن را مبدل این چنانکہ گند و کند و جادارد کہ بمعنی دوم این را اصل دانیم کہ گان بکاف فارسی بقول برہان بمعنی لائق و سزاوار است پس آنکہ لائق و سزاوار بو باشد کنایہ از گلزار بود و ہمچنین بمعنی اول ہم بترکیب بالا این را بمعنی لائق و سزاوار امید گو ہم وکنایہ از بچہ دان دانیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔
(اردو) (۱) و (۲) دیکھو بوکان (۳) ایک قصبہ کا نام ہے جو ولایت ساوج بولاق کمری مین واقع ہے ۔ مذکر ۔

بوگرفتن استعمال ۔ بقول بہار و انند مرادف بوکردن و بوکشیدن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم مخصوص (کمال الطبعی حیث بویری) (ف) خارم ولی گلاب زمن می تواں گرفت ۔ زانرا کہ بوی ہمدمی گل گرفتہ ام ۔ (ظہیر الدین فاریابی) یکشب از لب لعلش چشیدہ طعم شکر ۔ ہنوز یکدم از سر زلفش گرفتہ بوی بخور ۔ (علی خراسانی ف۲) تنگ آیدش کہ دست در آرد بجعد حور ۔ آن شانہ کہ از سر زلف تو بو گرفت ۔ (اردو) دیکھو بوکردن کے پہلے اور دوسرے معنے ۔

بوگلک صاحب رشیدی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمانست کہ ذکرش باکاف عربی گذشت آن مبدل این باشد چنانکہ گند و کند و صحیح بہ کاف

فارسی سوم می نماید وصراحت کامل این بر بگنگ کردہ ایم کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بگنگ اوربن کے دوسرے معنے ۔	انہ مرادف بلند شدن وشائع شدن بو (علی خراسانی ست) از عطر تو چون بهر دبرم ای گل سحری بگر بوی تو در پیرہن بازگنجد ۔ مؤلف عرض
بوگنجیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و	آنکہ بوافق قیاس است (اردو) بوآنا ۔ بو پھیلنا ۔

بول بقول بہار بالفتح بمعنی شاباش است و فرماید کہ فارسیان بالفظ شاشیدن وکردن استعمال نمایند صاحب منتخب این را لغت عربی گوید ۔ بالفتح بمعنی شاش کردن وشاش ۔ مؤلف عرض کند کہ این قدر تحقیق شد کہ لغت فارسی زبان نیست ۔ فارسیان این را با مصادر خود استعمال کردہ اند (اردو) بول بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ پیشاب ۔ موت ۔

بولہبان وقت اصطلاح ۔ بقول ہفت بمعنی (۱) مخالفان و (۲) منکر ولاطائل وباطل ونامعقول دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ (بولہبان وقت) بہ ہمین معنی می آید عجبی نیست کہ این بحذف ہای ہوز محقق آن باشد (اردو) دیکھو بولہبان وقت ۔

بولتن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خبر وکوائف مؤلف عرض کند کہ در انگلیسی زبان بلیٹن بہ تای ہندی ۔ خبر ۔ راگویند پس عجبی نیست کہ معاصرین عجم بہ تبدیل تای ہندی بہ عربی وزیادت واو بعد موحدہ این را مفرس کردہ باشند (اردو) خبر ۔ مؤنث ۔ کوائف ۔ مؤنث کیفیت کی جمع لکھنو مین مذکر بہ خلاف دہلی ۔

بولجار بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی جای پناہ وامن و (۲) میدان جنگ مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت البتہ بعضی از معاصرین عجم تصدیق

معنی دوم می کند و متحقق نشد که از کدام زبان این لغت را مفرس کرده اند غیر ازین چارہ نیست که اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) (۱) جای امن - امن کی جگہہ - مؤنث (۲) میدان جنگ - لڑائی کا میدان - (مذکر)

بولج بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بالضم و فتح لام و سکون جیم فارسی بمعنی زمین ہائی که پیوسته مزروع باشند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت یکی از دستوران معاصرین این را لغت ژند و پاژند گوید بہمین معنی واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) وہ زمینین جو ہمیشہ مزروع رہین یا مزروعہ زمینین - مؤنث -

بولجار بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و جای مہملہ بالف کشیدہ و رای مہملہ زدہ لغت فارسی زبان است (۱) بمعنی جائی که سفیران ممالک جہت مصالحت امری و معاہدہ باہم مجتمع و فراہم آیند و (۲) میدان کارزار **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین ترک این را لغت ترکی گوید و شان لغت ہم تقاضای آن می کند ولیکن ما این را در لغات ترکی نیافتیم و صاحبان کنز (لغت ترکی) ازین ساکت و محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) وہ مقام جہان سفرای دولت جمع ہو کر کسی معاملہ مین مشورہ کرین مذکر (۲) میدان جنگ - مذکر -

بولنجدر اصطلاح - بقول برہان و ہفت بالام و خای نقطہ دار و جیم و دال بی نقطہ بروزن	(گل بر سر) الحد و بیدین و بید یانت **مؤلف** عرض کند که ہیچ ماخذ این متحقق نشد ولیکن بلقدر

بہمین معنی گذشت و بلغندر ہم و ما بر ہر دو لغات
گذشته خیال خود را ظاہر کردہ ایم اگر این را سبدل
بلغندر خیال کنیم واو دوم زائد باشد برای اظہار
ضمہ و غین معجمہ بدل شد بہ خای معجمہ چنانکہ چرغ
و چرخ و تبدیل نون بجیم البتہ خلاف قیاس می نماید
ازینکہ سند این از نظر ما نگذشت و جا دارد کہ ہمین
سندش باشد واللہ اعلم بحقیقة الحال این مرکب
را اسم جامد گفتن آسان است و شان لغت تقاضای
آن میکند کہ لغت ترکی دانیم ولیکن محققین ترکی زبان
و معاصرین ترک ازین ساکت مخفی مباد کہ (بوالنجدر)
بزیادت الف بعد واو بہمین معنی گذشت پس این
را بحذف الف مخفف آن ہم توان گفت (اردو)
دیکھو بلغندر کا نمبر (۱) اور بلقدر اور بوالنجدر۔

بولدان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالضم در فارسی زبان ظرفی را نام است
کہ دران بول کنند **مؤلف** عرض کند کہ ازقبیل
قلمدان و عطردان است بترکیب کلمہ دان کہ
افادہ بمعنی ظرفیت کند بالفظ بول موافق قیاس
(اردو) پیشاب کرنے کا ظرف جس کو انگریزی
مین پسپاٹ کہتے ہین۔ مذکر۔

بولکف اصطلاح۔ بقول ہفت بضم اوّل
و فتح کاف بمعنی رشوت پارہ **مؤلف** عرض کند
کہ بلگفت و بلکفند و بلکفل ہر سہ بالضم بہمین معنی گذشت
و ما خیال خود را ہمدرانجا ظاہر کردہ ایم و این
را مخفف بلکفند خوانیم بحذف دال مہملہ چنانکہ
بدتر و بتر (اردو) دیکھو بولکفند۔

بولکفند بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بالضم و فتح کاف و فا و سکون نون و دال فارسی
بمعنی رشوت کہ بحاکم می دہند **مؤلف** عرض
کند کہ بلکفد بہمین معنی بجایش گذشت جز این نیست
کہ این مزید علیہ آن باشد بزیادت واو دوم
برای اظہار ضمہ و نون زائد چنانکہ گذارش و
وگذارشن دیگر محققین فارسی زبان ازین
ساکت شاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین

عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بالگفد۔

بولگنجک بقول ہفت ہر چیزی عجیب و غریب و طرفہ کہ از دیدن او آدمی در خندہ شود **مؤلف** عرض کند کہ اصل این ہمان بلگنجک است کہ گذشت و صراحت ماخذش و اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم اصل این باالف و لام بقاعدۂ عرب بوالگنجک بود الف را حذف کردند و جا دارد کہ در بلگنجک واو برای اظہار ضمّہ زیادہ کردہ باشند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد تا وقت سند استعمال می باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بلگنجک۔

بولنجک بقول برہان و انند و ہفت بفتح لام و سکون نون و جیم مفتوح بہ کاف زدہ ہر چیز عجیب و غریب و طرفہ کہ دیدن آن خندہ آرد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مخفف بولگنجک دانیم کہ گذشت بحذف کاف فارسی دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بولگنجک اور بلگنجک۔

بولو بقول برہان بضم اول و لام و سکون ہر دو واو لغت یونانی بمعنی بسیار باشد کہ ترجمۂ آن کثیر است در عربی صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم استعمال این می کردند ولیکن متاخرین استعمال (بسیار) می کنند و معاصرین عجم (بسیاری) و (خیلی) ہم دارند (اردو) بہت بقول آصفیہ زیادہ۔ نہایت۔ فراوان دیکھو بلند کے ساتوین معنے۔

بولوارہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) احاطہ (۲) محلہ (۳) عمارت۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ گوید کہ در انگلیسی زبان این را (بولورک) گویند **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ معاصرین عجم این را از لغت انگلیسی مفرس کردہ اند بحذف و تبدیل و زیادت (اردو) (۱) احاطہ۔ مذکر (۲) محلہ۔ مذکر (۳) عمارت۔ مؤنث۔ دیکھو اساس۔

بولوبودبون اصطلاح۔ بقول برہان با اوّل و ثالث و بای ابجد ہر سہ بواو رسیدہ و فتح دال

بی نقطہ و بای دیگر با واو کشیدہ و بنون زدہ لغتی است یونانی معنی آن بعربی کثیر الارجل باشد یعنی بسیار پا و آن را بفارسی بسپایک نام است و معرب آن بسفائج و آن دوائی است مشہور صاحب انند ہمین لغت را بزیادت دال مہملہ قبل نون آخرہ آوردہ تسامح اوست یا غلطی کتابت و این ہمان است کہ ما بر بسائج ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو بسائج۔

بولوطرخیون بقول برہان بفتح طای حطی و رای بی نقطہ بہ تحتانی رسیدہ و خای نقطہ دار بواو کشیدہ و بنون زدہ لغتی است یونانی و بعربی کثیر الشعر و بفارسی پرسیاوشان خوانند صاحب محیط ذکر این کردہ حوالۂ پرسیاوشان کند و بر پرسیاوشان می فرماید کہ فارسی است و بقول بعض یونانی بمعنی دوای سینہ و بعربی شعر الجبال و شعر الارض و فرماید کہ بولوطرخیون در یونانی بمعنی بسیار موی باشد و بفارسی عوام سنبل فارسی و بقول صاحب صیدنہ کرفس ویہ و کوہی آن را شعر الجبال و بہندی ہنسراج در راج ہنس و کرجا و کالی جہانپ و زگوت و آن نباتی است کہ در کنارۂ حوضہا و چاہ ہا و نہرہا روید و بقول جالینوس در حرارت و برودت معتدل و بقول صاحب حاوی گرم و خشک در اول۔ قوی الحرارہ با یبوست اندک و آن محلل۔ ملطف۔ مفتح۔ مجفف و اندک قابض و منضج و موی داء الثعلب بروباند و ذات الصدر و ریہ را نفع دہد و منافع بسیار دارد (اردو) ہنسراج بقول آصفیہ ایک قسم کی گھانس ہے جو دواؤن مین استعمال کی جاتی ہے۔ مؤنث۔

بولہبانِ وقت اصطلاح۔ بقول بحر مخالفان و منکران دلائل معقول و منقول و محسوس صاحبان ملحقات برہان و مؤید ہم این را آوردہ اند مؤلف عرض کند کہ ابولہب کہ منکر رسالت بودہ معروف است و از آن این اصطلاح بہ سبیل کنایہ قائم شد (اردو) وہ لوگ جو مخالف اور منکر دلائل

معقول و منقول ہون۔ مذکر۔ جیسے ابولہب منکر نبوت تہا۔

بولی دادن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ بفتح اوّل و سکون واو و لام بیای رسیده سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر و فرماید که جانور مذکور را بولی گویند و در ہندوستان باولی شہرت دارد (طغرا ؎) باز دار فلک از بہر تدرو انگنیم ٭ خواست بولی بدہد بر مگس انداخت مرا ٭ صاحب بحر ہم ذکر این کرده و وارسته ہم این را آورده بہار گوید که ظاہرا این مخفف باولی است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (باولی دادن) و باٰلی بیان کرده ایم و باولی لغت ترکی است و باٰلی مبدّل آن و مفرس چنانکه آو و آب و بولی مخفف باولی پس باٰلی و بولی ہر دو مفرس است از باولی ترکی و باولی ہیچ تخصیص ہند ندارد چنانکه خیال خان آرزو ست (**اردو**) دیکھو باولی دادن اور باٰلی۔

بوم بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی بر وزن شوم (۱) چغد را گویند و بقول بعض گوید که از جنس چغد است لیکن بسیار بزرگ۔ سر و گوش و چشم ہای او بگربه می ماند و شبہا شکار کند و روزہا پرواز نتواند کرد و مگر چغد قدمی و بقول بعض می فرماید که باین معنی لغت عرب است صاحب جہانگیری ہم ذکر این کرده (امیر خسرو ؎) زان شب فرخنده که میمون شده ٭ بوم چو طاؤس ہمایون شده ٭ صاحب سروری بحواله تحفه مرغ شکاری موسوم بدین اسم را و رای چغد می داند و گوید که بدین معنی لغت عرب و فارسیان استعمالش کرده اند صاحب رشیدی بر طائر شوم قانع صاحبان ناصری و جامع و ہفت ذکر این کرده اند بمعنی چغد خان آرزو در سراج گوید که چغد بمقدار فاخته و بوم کلان تر از و برابر شاہین آنانکه ہر دو را یکی دانسته اند یا از یک جنس شمرده اند خطا نموده اند صاحب منتخب بر بوم می فرماید که چغد باشد صاحب برہان بر چغد حواله چغد بجیم عربی کند و بر چغد گوید که مرغی است منحوس دشمن زاغ **مؤلف**

عرض کند که هرگاه تحقیق شد که این لغت عرب است پس چرا قول صاحب منتخب را صحیح ندانیم و چرا تنفید را بوم نخوانیم حاصل اینست که جغد بزرگ قد و جثه را در عربی بوم نام است و همین جغد خرد را فارسیان بوف گفته اند که بجایش گذشت و ما همدر انجا اشاره بوم هم کرده ایم ولیکن اختلاف بیان محققین تصفیه این نمی کند ـ چاره نیست جز این که نظر باعتبار صاحبان سروری و ناصری و جامع این از جنس جغد دانیم و صراحت طبی بقول صاحب محیط بر بوف کرده ایم (اردو) بوم بقول آصفیه (فارسی) اسم مذکر الّو ـ جغد ـ گهگو ـ یه منحوس اور ویرانه پسند جانور کا نام جو رات کو شکار کیا کرتا ہے ـ

(۲) **بوم** ـ بقول برهان و جامع زمین شیار کرده صاحب جهانگیری بر مطلق زمین قانع (امیر خسرو ره) بوم شد آباد عرب تا عجم ؛ خاصیت بوم بدل گشت هم ؛ صاحب سروری گوید که ضد مرز است صاحب رشیدی می فرماید که زمین غیر آباد ضد مرز است و تحقیق آنست که بوم میان زمین کاشته و مرز کنارهای آن و (پاکیزه بوم) بمعنی از جای پاک و از خاک پاکیزه صاحب ناصری می نویسد که مرز زمین کاشته زراعت کرده و بوم ضد آن (حکیم سنائی ره) کشوری را که عدل عام ندید ؛ باغ و بوم بوش ایچ بام ندید ؛ خان آرزو در سراج ذکر این کرده صاحب سخندان می فرماید که در سنسکرت زمین را بهوم گویند **مؤلف** عرض کند که عجب نیست که فارسیان از لغت سنسکرت بحذف های هوز این را مفرس و بمعنی خاص بازمین ناشیار مخصوص کرده باشند (اردو) بوم بقول آصفیه ـ فارسی ـ مذکر ـ زمین ـ دهرتی

(۳) **بوم** ـ بقول برهان و جامع جا و مقام و منزل و ماوا ـ خان آرزو ذکر این کرده گوید که چنانکه (زاد بوم) بمعنی مسقط الراس و مقام تولد **مؤلف** عرض کند که مفرس بهوم سنسکرت بحذف های هوز بمعنی خاص که بهوم در سنسکرت مطلق زمین را گفته اند و ظاهرا معنی دوم مجاز این باشد (اردو) مقام ـ مذکر ـ

(۴) **بوم**۔ بقول برہان سرشت و طبیعت۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (سعدی ؒ) شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم ٭ شناسا و رہرو باقصای روم ٭ صاحب سروری بذکر این معنی گوید کہ غیر از فرہنگ جای دیگر دیدہ نشد و بخاطر می رسد کہ بوم درین بیت بمعنی مولد و وطن باشد صاحب رشیدی گوید کہ در معنی سرشت تامل است صاحبان ناصری وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر این و بہ نقل سند سعدی گوید کہ درینجا بمعنی مقام وجای بی تکلف راست می آید یعنی از جای پاک و محل پاک۔ **مؤلف** عرض کند کہ (پاکیزہ بوم) اسم فاعل ترکیبی است و ذوق زبان متقاضی آنست کہ معنی سرشت و طبیعت را درینجا بہتر از معنی سوم دانیم بتصدیق صاحبان ناصری وجامع برای این معنی اجازت آن نمی دہد کہ ما درین معنی تامل کنیم ... و از محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی است (اردو) سرشت دیکھو اغارہ کا نمبر (۲)

(۵) **بوم**۔ بقول برہان و ناصری و جامع بضم اول و فتح ثانی یعنی باشم کہ از بودن است **مؤلف** عرض کند کہ واحد متکلم مضارع بودن (شیخ ابو سعید ابو الخیر ؒ) گر مردہ بوم زعشق تو سالی نیست ٭ تا ظن نبری کہ غافلم از عہد تو است ٭ (اردو) میں رہون۔ جیسے "وہان مین رہون یا نہ رہون تم تو ضرور رہو"

بومادران بقول برہان نام گیاہیست مائل بکبودیت و تیزی و گل کبودی دارد و بعربی قیصوم۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری وجامع و سراج ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر ارطمیسیا و برنجاسب بیان کردہ ایم کہ بجایش گذشت و محققاین (بومادران) کہ می آید (اردو) دیکھو ارطمیسیا

بومار بقول شمس لغت فارسی است نام گلی که رنگش مائل به کبودی است و تیز بوی **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب محیط هم این را ترک کرده بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را که محقق با تحقیق است تسلیم نکنیم (**اردو**) ایک پھول کا نام جس کا رنگ کبودی اور تیز بو ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

بومارا بقول جہانگیری بضم اول و سکون میم و واو معروف نام جانوریست پرنده و بر حاشیه بطریق نسخه گوید که بهای هوز آخر عوض الف هم آمده **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل همه را انجا کنیم در تحقیق بومارہ تد رکنافی است که این مبدل آن باشد چنانکه زیان و زیانہ و آسیان و آسیانہ و خارہ و خارا (**اردو**) دیکھو بومارہ ۔

بوماران بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و مخفف آن بحذف دال مهمله (**اردو**) دیکھو اطریسا سراج بمعنی بوبادران گذشت **مؤلف** عرض کند که اور ریحان سب ۔

بومارہ بقول برہان بروزن جوبارہ نام پرندہ ایست غیر معلوم صاحبان جہانگیری و ہفت و انند و رشیدی و جامع و سراج ذکر این بتعریف نامعلوم کردہ اند صاحب محیط هم اینرا ترک کردہ **مؤلف** عرض کند که ترک این بسبب همین بیان لغوی دارد (**اردو**) ایک پرندہ کا نام جس کی حقیقت معلوم نہ ہو سکی ۔ مذکر ۔

بومالیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول آنند عرض کند که بعضی از معاصرین عجم این را بمعنی عطر معروف ۔ سندی پیش نکند و حواله قول بہار می دہد مالیدن بر دست با لباس استعمال می کنند که بو را ولیکن در بہار ذکری ازین نیست **مؤلف** بمعنی عطر گرفته اند (**اردو**) عطر ملنا ۔

بوم باره اصطلاح ۔ بقول بول چال بحوالہ معاصرین عجم بمعنی ضرب گلولہ ہای توپ است **مؤلف**

عرض کند کہ معرّب (بمبرڈ) انگلیسی است بہ تبدیل و زیادت۔ دیگر ہیچ و این فارسی جدید است
(اردو) توپ کے گولون کی مار۔ دہوان فیر۔ مؤنث۔

بوم طلا اصطلاح۔ بقول بحر و انند و غیاث زمین زر و در قماشہای زربفت و غیرہ چیزہای نقاشی کردہ و کوفت و تہہ نشان نمودہ کہ زمین آن طلائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بمعنی زمین طلا دارندہ و کنایہ از کار طلائی اعم ازینکہ بر پارچہ باشد یا در چیزہای دیگر (اردو) طلائی زمین جس سے وہ چیز مراد ہے جس پر طلائی کام ہو گیا ہو۔ زمین طلائی ہو جس پر زرّین گل بوٹے ہوں۔ مؤنث۔

بوم کند اصطلاح۔ بقول برہان باکاف بروزن سودمند خانہ را گویند کہ در زیر زمین کنند بجہتہ مسافران و گوسپندان۔ صاحبان بحر و جامع و ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت و این مرکب است با بوم و کند کہ اسم مفعول ترکیبی بمعنی کندیدہ شدہ در زمین کنایہ از مکان تابستانی کہ برای مسافران و گوسپندان در زمین تیار کنند (اردو) وہ تابستانی مکان جو مسافرون اور بکریون کے لئے زمین میں بطور تہہ خانہ بنایا جائے۔ عجم میں ایسے مکانات بنائے جاتے ہیں۔ مذکر۔

بوم و بر اصطلاح۔ بقول بحر و انند بمعنی سرزمین **مؤلف** عرض کند کہ مرادف است با عطف کہ بوم بمعنی جای و زمین گذشت (اردو) سرزمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زمین کا مزید علیہ۔ زمین دنیا۔ ملک۔ خطہ۔ کشور۔ ولایت۔ دیس۔ اقلیم۔ مؤنث۔

(الف) **بوہن** الف۔ بقول برہان بفتح ثالث
(ب) **بوہین** و ہا و سکون نون (۱) زمین لرزہ باشد کہ بعربی زلزلہ خوانند و (۲) رودۂ گوسفندی را نیز گویند کہ از سرگین پاک نکردہ باشند و فرماید کہ بمعنی اوّل بسکون ثالث ہم آمدہ و این اصح است

ونسبت (ب) گوید که بر وزن خوشه چین بمعنی اوّل
الف است صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اوّل
الف قانع (حکیم اسدی ے) برآمد یکی بومهن نیم شب
تو گفتی زمین داردی لرزه تب ۞ صاحب سروری
بذکر هر دو بر معنی اوّل اکتفا کرده (استاد بهرامی ے)
زمین از بومهن از پای تا سر ۞ چنان ترسان که
عاصی روز محشر ۞ صاحب جامع نسبت الف با
هر دو معنی بیان کرده برهان متفق با او صاحب ناصری
بذکر الف گوید که بوم بمعنی زمین گذشت و مهن بمعنی
لرزه و فرماید که بزیادت تحتانی بعد های هوز هم
آمده و ذکر معنی دوم الف هم کرده خان آرزو در سراج
بر (ب) ضمناً ذکر الف هم کرده و (ب) را مزید علیه
الف داند چنانکه نشتر و نیشتر و می فرماید که الف را
هم به کسر میم باید خواند که مخفف (ب) باشد که (ب)
بر وزن خوشه چین آمده **مؤلف** عرض کند که لفاظی
می کند و از حقیقت خبر ندارد شک نیست که بوم در
هر دو لغت بمعنی زمین است و مهن بالفتح و تشدید
نون بقول منتخب بمعنی گریستن و نالیدن - فارسیان آنرا
به تخفیف مرکب کرده اند با بوم و معنی لفظی این گریستن
و نالیدن زمین و کنایه باشد از زلزله که آوازی
هم ازو پیدا می شود و (ب) مزید علیه آن بزیادت
تحتانی چنانکه خان آرزو گفته ولیکن الف مخفف (ب)
نیست چنانکه هم او نوشته حالا عرض می شود نسبت
معنی دوم الف که آن مجاز معنی اوّل است یعنی
تا آنکه سرگین در امعای باشد نتیجه در رومی باشد
برای دفع آن و آن مشابه زلزلهٔ زمین است اگرچه
این عادت امعا عام است برای حیوانات ولیکن
تخصیص این برای رودهٔ گوسپند تصرف محاوره
باشد و بس (**اردو**) الف (۱) بھونچال بقول
آصفیہ اسم مذکر۔ زمین لرزہ۔ زلزلہ (۲) بکری کی
انتڑیاں جس میں فضلہ بھرا ہوا ہو۔ مؤنث (ب) دیکھو
الف کے پہلے معنے۔

بومی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار بمعنی اہل وطن و بقول بول چال بحوالۂ معاصرین

عجم یعنی اہل ملک صاحب فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود می نویسد کہ مردم ہر خاک را بومی گویند **مؤلف** عرض کند کہ فدائی تعریف خوشی کردیای مصدری بر لفظ بوم زیادہ کردہ کہ بمعنی زمین گذشت و معنی لفظی این منسوب بہ زمین و کنایہ از اہل وطن۔ (**اردو**) دیسی بقول آصفیہ (ہندی) وطنی۔ وطن کا۔ ملک کا۔ شہر کا۔

بومیمون اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بحوالہٗ قنیہ لغت فارسی است بمعنی کنیت شہد۔ صاحب شمس ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در عربی زبان (ابومیمون) کنیت شہد نیست فارسیان بقاعدۂ عربی گفتہ اند محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ میمون بقول برہان در عربی بمعنی خجستہ و مبارک آمدہ صاحب محیط گوید کہ بفتح اول اسم فارسی است و کذا انگبین و ما صراحت این بر انگبین کردہ ایم۔ (**اردو**) شہد بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ انگبین۔ مدہ ماچھک۔ عسل معہ موم۔ وہ میٹھا شیرہ جو جہاں کی مکھیاں جمع کرتے ہیں۔ دیکھو انگبین۔

بون بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و انند بفتح اول و سکون ثانی و نون (۱) بمعنی حصہ و بہرہ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار صاحبان ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) حصہ۔ دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

(۲) **بون**۔ بقول برہان و جامع بضم اول بمعنی بچہ دان و زہدان کہ بعربی رحم گویند خان آرزو ذکر این گوید کہ بدین معنی بوہن نیز آمدہ و کہ گذشت غالباً کہ تصحیف است **مؤلف** عرض کند کہ تسامح خان آرزو است کہ بوہن بمعنی بچہ دان نیامدہ جا دارد کہ فارسیان از لغت بن کہ بمعنی بیخ درخت و بنیاد گذشت این را بزیادت واو بعد موحدہ بدین معنی اسم جامد قرار دادہ باشند۔ قول صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو است (**اردو**) دیکھو بارگاہ۔

(۳) **بون** - بقول برہان و جہانگیری بضم اول بمعنی آسمان (مولوی معنوی ؎) چه خواهی ذوق
این آب سیه را چه جوئی سبزهٔ این بام بون را * صاحب رشیدی گوید که درین تامل است چه
تون به تای قرشت می توان خواند و صاحب ناصری نقل رشیدی کرده بتصفیه آخر نکرد خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که اغلب که بدین معنی بیامده (کذا فی الرشیدی) و فرماید که تحقیق این در
تون به فوقانی می آید **مؤلف** عرض کند که در انجا ذکری ازین معنی نکرده و نه از تحقیق مزید کار گرفت
توجیه رشیدی معنی ندارد اگر بون را در کلام مولوی معنوی به فوقانی تون خوانیم بمعنی آسمان
بحجت صحیح دانیم صاحب ناصری که محقق اہل زبانست از تصفیهٔ این کناره کشید و خان آرزو غیر
از فضولی کار دیگر نکرد قول جامع معتبر تر ازوست که محقق اہل زبانست ما این را اسم جامد فارسی
زبان دانیم مخفی مباد که بن بدون واو بمعنی انتهای هر چیز گذشت فارسیان بزیادت واو برای اظهار ضمه
این را خاص کرده باشند بدین معنی که موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو آسمان -

(۴) **بن** - بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع و سراج بمعنی رودهٔ گوسپند و گاو و امثال آن
که آن را پاک نکرده باشند **مؤلف** عرض کند که بوجهین بدین معنی گذشت جا دارد که این را مخفف آن
گیریم یا باعتبار سروری و جامع که محققین اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان خوانیم (**اردو**) دیکھو بوہن
کے دوسرے معنے -

(۵) **بون** - بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع بالضم بمعنی بن و پایان و
انتهای هر چیز (دقیقی ؎) موج کریمی بر آمد از لب دریا * رنگ همه لاله گشت از سر تا بون * خان آرزو
در سراج بذکر این گوید که تحقیق آنست که قدما در کلمهٔ بن واو بمناسبت ضم زیاده کنند و تون گویند چنانکه سخن

کہ ہم بضم آمدہ وسخون نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ بن بمعنی چہارمش بہ ہمین معنی گذشت واین مزید علیہ آن باشد بزیادت واو بعد موحدہ برای اظہار ضمہ (**اردو**) دیکھو بن کے پوتھے معنے۔

بوناز اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث بواو معروف ونون وزای معجمہ لغت فارسی است بمعنی گیاہی کہ ہرجا بیخ خشک آن را پنہان کنند زود سبز شود صاحب محیط ذکر این نکرد وصاحب غیاث حوالہ ماخذ خود نداد **مؤلف** عرض کند کہ نازبو در فارسی زبان ریحان را گویند صاحب محیط ذکر این کرد وحوالہ ریحان داد وبر ریحان ہم اشارہ نازبو کردہ کہ بوی ناز دارد یعنی بوی خوشی وما مؤلف این بر آپار بیان کردہ ایم پس خبرین نیست کہ صاحب غیاث بقلب ترکیب بوناز نوشت وتعریفی کرد کہ از حقیقت دور می کند وقسمی از ریحان است کہ شاخ بریدہ آن را چون بزمین بنشانند وآب دہند در روزی چند بیخ برارد وسبز می شود۔ پس بخیال ما بوناز ہمان نازبوست کہ بجایش می آید وچیزی دیگر نیست (**اردو**) دیکھو اپار۔

بونافع اصطلاح۔ بقول بحر (۱) کنایہ از شراب صاحب ملحقات برہان ہم این را آوردہ تخصیص شراب انگوری کند صاحبان ہفت وانند ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید این قدر صراحت مزید کند کہ شراب نوع حیوانی وکانی ونباتی باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما شراب کانی را ندانیم کہ چہ چیز است باقی حال ظاہر مقرس می نماید ولیکن در عربی (ابونافع) کنیت شراب نیامدہ بلکہ سرکہ را گویند (کذا فی فرہنگ انندراج) حق آنست کہ این پدر سوختہ را (بوم شار) گفتن بہتر ازین بود طبع آزمائی میخواران باشد نیست صاحب غیاث گوید کہ (۲) نوعی از معجون دوائی را نام است وتعریف مزیدش معلوم نشد (**اردو**) (۱) شراب۔ مؤنث (۲) ایک دوائی معجون کا نام۔ مؤنث جس کی صراحت مزید معلوم نہو سکی۔

بونجار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

...م وسکون واو و نون وجیم بالف کشیده لغت فارسی
...ت بمعنی (۱) میدان کارزار و (۲) جای ملاقات
...ؤلف عرض کند که بونجار به لام عوض نون بمعنی
...ل گذشت معاصرین عجم و دیگر محققین فارسی زبان
...ین ساکت سند استعمال پیش نشد و ترکیب این موافق
...س هم نیست و در عربی زبان هم (ابونجار) کنیت
...بری نیست گمان داریم که تصحیف لفظی این را غلط کرد
...ن حال طالب سند استعمال می باشیم (اردو) (۱)
...یو بولجار (۲) ملاقات کی جگہ۔ مؤنث ۔

...وند بقول برہان بضم اوّل و ثانی وسکون ثالث
...دال ابجد (۱) بمعنی آہستگی صاحب جہانگیری بذکر معنی
...لا گوید که بونده بمعنی مرد آہسته آمده صاحبان رشیدی
...جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری ذکر
...ین بحواله جہانگیری کرده می فرماید که شاهدی ندارد ۔
مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که محقق
...ہل زبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم
(اردو) آہستگی بقول آصفیه (فارسی) اسم
مؤنث ۔ ہولے ۔ دھیمے ۔ سستی ۔ مدہم ۔ ہلکی ۔ دھیما پن
دھیرے ۔ آہستہ ۔

(۲) **بوند** ۔ بقول برہان و جامع و سراج و نوادر
بفتح و کسر ثانی بمعنی باشند **مؤلف** عرض کند که جمع
مضارع از مصدر بودن از قبیل بوم که بضم اوّل
و فتح دوم گذشت که متکلم مضارع است بمعنی
باشم و اصل این بَوَند بضم اوّل و فتح دوم و دال
مهمله بود دال حذف شده بوند باقی ماند و صحیح بفتح
واو است (اردو) رہیں ۔ رہنا کے مضارع کی جمع

(۳) **بوند** ۔ بقول برہان و سروری و جامع
مرد صاحب نخوت خان آرزو در سراج گوید که
بصورت صحت لفظ مجاز بود **مؤلف** عرض کند که
باعتبار صاحب جامع که محقق اہل زبانست این را
اسم جامد فارسی زبان دانیم و مخفف بونده بمعنی دوم
که می آید (اردو) مغرور ۔ متکبر ۔

(۴) **بوند** ۔ بقول برہان و جامع بمعنی ہستی ۔
خان آرزو در سراج گوید که بصورت صحت لفظ

مجاز بود **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب
جامع که محقق اهل زبانست این را اسم جامد فارسی
زبان دانیم (**اردو**) هستی۔ مؤنث۔

بونده بقول برهان بضم اوّل و ثانی و سکون ثالث
و فتح دال ابجد (۱) بمعنی مرد آهسته و با تمکین و
(۲) بفتح ثانی و کسر ثالث مرد با هستی و هیبت و صاحب
نخوت۔ صاحب رشیدی بمعنی اوّل قانع۔ صاحب
سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا ذکر معنی دوم کرده و صاحب
ناصری با بونده این اسم آورده صاحب جامع ذیل
بونده ذکر هر دو معنی این کرده صاحبان [illegible]
هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که [illegible]
بضم اوّل و کسر ثانی بمعنی باشنده هم اسم فاعل مصدر
بودن چنانکه باشنده اسم فاعل مصدر باشیدن است
صاحب نوادر هم اشارهٔ این کرده نسبت معنی اوّل عرض
می شود که بونده بمعنی اوّلش های هوز زیاده کرده
که افادهٔ معنی نسبت کند۔ بمعنی دوم مجاز آن (**اردو**)
(۱) دهیمی طبیعت والا۔ صاحب تمکین (۲) مغرور (۳)
رہنے والا۔ رہنا کا اسم فاعل۔

بونه بقول شمس بضم [illegible] گذشت و صراحت
کند که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم هم زبان ندارند
قول شمس پایهٔ اعتبار ندارد (**اردو**) دیکھو بوتہ۔

بونیز بقول ملحقات برهان شرح همین را گوید که نیزهٔ کوتاه است۔ صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ
گوید که بضم اوّل و سکون واو و کسر نون بمثناة تحتانی مجهول رسیده و زای هوز لغت فارسی است بمعنی
نیزهٔ کوچکی که تیر آن دو شاخ دارد صاحب هفت هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع و ناصری ازین ساکت و ظاهر امرکب می نماید از
بو و نیز که مخفف نیزه است و موافق قیاس نیست مشتاق سند استعمال می باشیم صاحب برهان ذکر بونیز
به زای هوز بهمین معنی کرده ولیکن در آنجا اشارهٔ بونیز نکرد (**اردو**) ایک چھوٹا دو شاخہ نیزہ۔ مذکر۔

بونیگ بقول اننداجواله غیاث بضم اول وتحتانی وسکون نون وکاف فارسی در فارسی زبان نام تره ایست مثل سیرغم وآن را بادروبه نیز گویند **مؤلف** عرض کند که ما ذکر این بر از رنگ کرده‌ایم ولیکن اشاره این در انجا نشد وصاحب محیط هم ذکر این نکند چاره نیست که این را اسم جامد فارسی زبان دانیم ازینکه بعضی از معاصرین عجم این را فارسی قدیم دانند بهای خیار **(اردو)** دیکهو از رنگ۔

بوزیدن مصدر اصطلاحی بمعنی بو رسیدن بر (۱) از پرده بیرون شدن گذشت (اردو) ونشائع شدن بو باشد وسند این از کلام شانی تکلو بو پهیلنا ۔

بود بقول برهان بضم اول وفتح ثانی (۱) درختی را گویند که هرگز بار وثمر نیاورد و (۲) مردم آهسته را هم صاحبان جامع وهفت واننداهم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که اغلب که تصحیف پده بدال است وثانی در هیچ فرهنگ معتبر بنظر نیامده **مؤلف** عرض کند که بنظر بر اعتماد صاحب جامع که محقق اهل زبانست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وگمان بتصحیف نکنیم البته این لغت فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک **(اردو)** (۱) وه درخت جو بے بار ہو۔ مذکر (۲) چالاک کی ضد۔ سلیم الطبع شخص۔

بوہمان اصطلاح۔ بقول برهان بسکون ثالث بر وزن دودمان (۱) بمعنی رحم است که زه دان وبچه دان باشد و (۲) از اسمای مبهمه فارسی هم همچون فلان وبهمان صاحبان جامع وهفت واننداذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اول **بوگان** گذشت ونسبت معنی دوم گوید که درین صورت باید که بهمان که بهمین معنی می آید بضم اول باشد که واو زیاده کرده اند یا بهمان مخفف این لیکن مشهور در السنه بهمان بالکسر است **مؤلف** عرض کند که اگر بوگان بمعنی اول

گذشت لازم می آید کہ بوبہمان بدین معنی نباشد و تصفیۂ اعراب بہمان ہمہ را انجا کنیم نظر بر اعتماد صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بوگان (۲) فلان و فلان اسم مبہم ۔

بوی بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و بہار و سراج بر وزن موی (۱) رائحہ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ (خواجہ شیراز ع) با صبا ہمراہ بفرست از رخت گلدستۂ ٭ بو کہ بوئی بشنوم از خاک بستان شما ٭ (سید حسن غزنوی ع) گرچہ مشک شوم بوی من ہمی نکشد ٭ ببوی آنکہ ز من بہتری ہمین یابد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بو کہ بہمین معنی گذشت اصل است و این مزید علیہ آن بزیادت تحتانی زائد در آخرش (اردو) دیکھو بو کے پہلے معنے ۔

(۲) **بوی** بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی عطریات صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ عطریات را ہم بو گفتند سند این در ملحقات بو گذشت و در ملحقات این ہم می آید و بدین معنی ہم مزید علیہ بو است بزیادت تحتانی در آخرش مخفی مباد کہ ترجمۂ بوی عطر است نہ عطریات ۔ (اردو) عطر بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر ۔ خوشبو ۔ بوی خوش ۔

(۳) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی نصیب صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار جامع و ناصری کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) بہرہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر نصیب ۔ حصہ ۔ بھاگ ۔ قسمت ۔

(۴) **بوی** ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی خوی و طبیعت ۔ صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ چارۂ نیست بجز این کہ این را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار

صاحبان جامع و ناصری که هر دو محقق اہل زبانند۔
(اردو) طبیعت بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث
مزاج۔ خاصیت۔ سرشت۔ فطرت۔ خمیر۔
(۵) **بوی**۔ بقول برہان و جامع بمعنی محبت۔ صاحب
بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند
که بو بدون تحتانی بہمین معنی بر معنی دہمش گذشت و
درینجا باعتماد صاحب جامع که محقق اہل زبانست آن
را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بو مخفف این باشد
(اردو) محبت بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث
پریت۔ پریم۔ الفت۔ چاہ۔
(۶) **بوی**۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری
و بہار و سراج بمعنی امید و آرزو و خواہش۔ صاحب
بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده (ظہوری ؎)
نفس ہر زمانیکه امروز دارم ؛ نه از ضعف ہجران
بہوی وصال است ؛ و سند دیگر از سید حسن غزنوی
بر معنی اوّل مذکور **مؤلف** عرض کند که ہمین معنی
بر معنی پنجم بو گذشت پس این مزید علیه آن باشد

بزیادت تحتانی در آخرش (اردو) دیکھو بو کے
پانچویں معنے۔
(۷) **بوی**۔ بقول برہان و جامع بمعنی طمع۔
صاحب بحر بذیل بوئیدن ذکر این کرده **مؤلف**
عرض کند که مجاز معنی ششم باشد و باعتبار صاحب
جامع که محقق اہل زبانست این را تسلیم کنیم (اردو)
طمع بقول آصفیه عربی۔ اسم مؤنث۔ حرص۔ لالچ
لوبھ۔ خواہش۔
(۸) **بُوی**۔ بقول برہان و سروری و ناصری
بضمّ اوّل و کسر ثانی بمعنی باشی و بمانی (حکیم سنائی
؎) ور تو حیوانی و شیطانی و روحانی درست ؛
از شمار ہر که خواہی آن بُوِی روز شمار ؛ **مؤلف**
عرض کند که اصل این بُوَدی بضمّ اوّل و فتح دوم
و کسر سوم مضارع مخاطب مصدر بودن دال مہمله
در محاوره حذف شد دیگر ہیچ (اردو) تو رہے
۔ رہنا کا مضارع مخاطب۔
(۹) **بوی**۔ بتحقیق ما بضمّ اوّل امر حاضر بوئیدن

کہ موافق قیاس است (اردو) بولے۔ سونگھ
(بوئیدن کا امر حاضر)

(۱۰) **بوی**۔ بقول بہار بالضم بمعنی سراغ (زینت ع) بوی دل از نفس باد صبا می آید ٭ می توان یافت کزان زلف دوتا می آید ٭ (فطرت ع) بود ہر صید را از شیوۂ صیاد خود بوئی ٭ شکار آہوی مشکین است زلف عنبرینش را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر معنی ہشتم تو گذشت و تحتانی آخرہ زائد است و این مزید علیہ آن (اردو) دیکھو بوؔ کے ساتویں معنے۔

(۱۱) **بوی**۔ بقول بہار بالضم مخفف بود کہ بجائی بمعنی لعل و عسی مستعمل می شود **مؤلف** عرض کند کہ تو بہ ہمین معنی بر معنی ہشتمش گذشت و آن مخفف بود است چنانکہ ذکرش ہمانجا مذکور و این مزید علیہ آن بزیادت تحتانی آخرہ (اردو) دیکھو بوؔ کے آٹھویں معنے

بوی آمدن از چیزی استعمال۔ بہار بذکر این بر معروف قانع صاحب آنند نقل نگارش صاحب آصفی ذکر مجرد (بوی آمدن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی رسیدن رائحۂ چیزی چنانکہ (صائب ع) بوی مشک از نفس سوختہ اش می آید ٭ در دل ہر کہ کند ریشۂ خط شکنیش ٭ (ولہ ع) گر از ہمت مردانہ سازد کوہکن کاری وگرنہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید ٭ (کلیم ہمدانی ع) سرنوشتم گر شہادت نیست در کوی چرا ٭ بوی خون می آید از خاکی کہ بر سر می کنم ٭ و این متعلق بمعنی اوّل بوی باشد و (۲) سراغ بدست آمدن متعلق بمعنی دہم بوی (نظامی ع) کہ با آنکہ پہلو دریدی چو میغ ٭ ہمی آیدش ہم چو یم بوی تیغ ٭ (طغرای مشہدی ع) زین پشم قلی کہ بولچی آقا شد ٭ مگریز کہ بوی ریسمان می آید ٭ (سعید قمی ع) بفکر دوست چنان غنچہ کردہ ام خود را ٭ کہ از شگفتگیم بوی یار می آید ٭ (اردو) (۱) کسی چیز کی بو آنا۔ (۲) کسی چیز کا پتا معلوم ہونا۔ ملنا۔

بوی آمیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است۔ لازم (کمال اصفهانی ره) بوی از نکهتش آمیخته شد بادم باد ؎ بر سر آن خار که زد لاله و گل بار آورد ؎ (**اردو**) بو آمیختہ ہونا۔ بو ملنا جیسے "پھول کی بو عطر کی بو سے مل گئی ہے"

بوی آنکه اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی (امید آنکه) **مؤلف** عرض کند که بوی بمعنی امید گذشت و آن متعلق به همان است (**اردو**) اس امید پر۔

بوی آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است (شفائی اصفهانی ره) ننگ صفای طینت پاکان که جذب عشق ؎ می آرد از کجا به کجا بوی پیرهن ؎ (**اردو**) بُولانا۔

بویا بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن گویا چیزهائی را گویند که بوی خوش و بوی بد دهد۔ صاحب جهانگیری بر بوی خوش قانع۔ صاحب سروری می فرماید که مطیّب و خوشبو و بوی دار (سعدی ره) بران نان که بویا تر از مشک بود ؎ نمک یافته ماهی خشک بود ؎ صاحب رشیدی گوید که بویا و بویان بمعنی بوی خوش دهنده صاحب ناصری می طرازد که فارسیان چیزهائی را گویند که بوهای خوش دهد (ابومنصور قطران ره) می بویا فراز آور که مرغ گنگ شد گویا ؎ ببانگ مرغ گویا خور بباغ اندر می بویا ؎ و فرماید که آنرا بویان هم گویند صاحب جامع همزبان برهان خان آرزو در سراج بذکر این و بویان هر دو گوید که بمعنی صاحب بو مطلقاً و بحوالهٔ جهانگیری به تخصیص معنی بوی خوش دهنده گوید که اول حقیقت و ثانی مجاز صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر هر چیز بو دار قانع **مؤلف** عرض کند که طرز بیان همه محققین بالا این را اسم جامد ظاهر می کند هیچ یکی از ایشان صراحت نکرد که هر امر حاضر بزیادت الف در آخرش معنی فاعلی پیدا می کند چنانکه گویا جویا و امثال آن و بویان که می آید اسم حال است و این خصوصیت با خوشبو ندارد بلکه عام است

بر ہر قسیم بو (اردو) بو دینے والا۔ بو رکھنے والا
بو یافتن استعمال۔ بقول بہار بمعنی سراغ
یافتن صاحب انند نقل نگارش (صائب ؎)
منت ایزد را کہ رنجم چون صبا ضائع نہ شد ؛ عاقبت
بوئی از ان سیب زنخدان یافتم ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ این سند بوی یافتن است کہ مزید علیہ بو یافتن
باشد و خصوصیت با معنی سراغ نباشد بلکہ بہ دیگر
معانی بوی ہم شامل می توان شد بجب موقع (اردو)
بو پانا۔ سراغ پانا۔

بوی افزا اصطلاح۔ صاحبان بحر و ہفت
ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بوافزا)
است کہ گذشت جز این نیست کہ درین تحتانی زائد
بر بو ست و فزا مخفف افزا (اردو) دیکھو (بوافزا)

بوی افزار اصطلاح۔ صاحبان برہان و
بحر و سروری و جامع و جہانگیری ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بوفزار)
است کہ بجایش گذشت تحتانی بر بو و الف بر فزار
زیادہ شد ذکر ماخذ این ہم را نجا کردہ ایم (نظامی
؎) کباب تر و بوی افزار خشک ؛ ابا نای پروردہ
با بوی مشک ؛ (اردو) دیکھو بافزار۔

بوی افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و انند مرادف (بوی زدن بر چیزی) و بذیل آن گوید کہ (بوی
افگندن در چیزی) شد و صراحت کند کہ معنی بوی
رسیدن و بہ دماغ زدن و رسانیدن بوی باشد یعنی
لازم و متعدی ہر دو (ظہیر فاریابی ؎) بہار خوب
شاہ است با نسیم بہشت ؛ کہ بوی امن و امان
در مشام جان افگند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است تسامح بہار است کہ بذیل تعریف (بوی
زدن بر چیزی) لازم و متعدی ہر دو را بیان کردہ
(بوی افگندن در چیزی) را مرادفش قرار می دہد و
صحیح آنست کہ این متعدی است نہ لازم (اردو)
کسی چیز میں بو پیدا کرنا۔

بویان بقول برہان را با بوی کنندہ و در
بوی کنندگان را گویند۔ صاحب سروری بمعنی

اوّل قانع (انوری ؏) نور ظلمت به بویه قدرت
؎ خاک کویت چو عاشقان بویان ؎ (شیخ آذری ؏)
عنبر اشهب ارچه بویانست ؎ بوی مردان طلب که
بوآنست ؎ صاحب رشیدی به بوی خوش ذکرش
قانع ـ خان آرزو در سراج هرچه نسبت این گفته
با ذکرش بر بویا کرده ایم **مؤلف** عرض کند که محققین
فارسی زبان این را اسم جامد دانسته اند و نمی دانند
که (اسم حال) است که تعریفش بجایش گذشت و
صاحب برهان سکندری خورد که معنی دوم را
بدون سند خلاف قیاس قائم کرده می داند که الف
و نون جمع است و نمی داند که مجرد بوی بمعنی بویانست
پس چگونه معنی دوم پیدا شود معنی اوّل هم مخصوص
است بزمانهٔ حال (**اردو**) (۱) بو دینے والا زمانۂ
حال سے مخصوص) (۲) بو دینے والے ـ

بویانک اصطلاح ـ بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ
بالضم و فتح نون و سکون کاف عربی در فارسی زبان
کرفس بستانی را گویند دیگری از محققین ذکر این نکرده
صاحب محیط هم ذکر این نفرمود آنچه بر کرفس نوشته
با نقش بر او داسالیون کرده ایم **مؤلف** عرض
کند که بر اسم حال بوئیدن کاف تصغیر زیاده کرده
نام نهادند برای این نبات دیگر هیچ (**اردو**)
دیکھو داسالیون ـ

بویانیدن بقول بحر با واو مجهول متعدی بوییدن
کامل التصریف و مضارع این بویاند ـ صاحب
موارد هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که حقیقت
ماخذ این بر بوئیدن بیان کنیم (**اردو**) سنگھانا
(دیکھو بوئیدن یہ اس کا متعدی ہے)

بوی بر آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بدماغ آمدن بو و بدماغ رسیدن شمیم باشد (کمال
اصفهانی ؏) هرجا که بر گذشتی تا سالها برآید ؎
بوی سعادت تو از خاک رهگذارت ؎ (**اردو**) بو آنا

بوی خاستن از چیزی استعمال ـ بقول
بهار و انند بمعنی بوی آمدن از آن **مؤلف**

عرض کند که بلند شدن بو از چیزی (میرزا طاہر وحید ؎) ز آتشین رخ او گر نقاب برخیزد * ز بار تا بادیه بوی کباب برخیزد * (علی خراسانی ؎) بیا که نکہت نوروز از چمن برخاست * ز باغ بوی گل و عطر یاسمن برخاست * مرادف علیه بوبرخاستن که گذشت (اردو) بو آنا۔ بو بلند ہونا۔ بو پھیلنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بوبرخاستن ۔

بوی بر داشتن استعمال۔ صاحب آنند ذکر این کرده گوید که کنایه از کسب کردن بو **مؤلف** عرض کند که مرادف علیه بوبرداشتن است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو (اردو) دیکھو بوبرداشتن ۔

بوی بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) معنی از اندک اطلاعی بر چیزهای مخفی بردن و چیزی شنیدن و (۲) گمان بردن صاحب ناصری گوید که بمعنی باخبر و آگاه شدن و دیدن و فہمیدن چیزی (مولوی معنوی ؎) تا کند ہر شش سطر لابی نکوی * تا برد از حالت خورشید بوی * صاحب جامع همزبان برہان (انوری ؎) بوئی نبرم همی بشادی * باز این چه گلیم و این چه رنگست * **مؤلف** عرض کند که تعریف بیان کرده برہان و جامع بہتر از ناصری و بو معنی سراغ بجایش گذشت (اردو) (۱) کہیں بات کی بھنک پانا کن میں مستعمل ہے یعنی کچھ اطلاع پانا۔ خفیف سی اطلاع پانا۔ کچھ پتہ لگانا (۲) گمان کرنا۔

بوی بردن زخم مصدر اصطلاحی۔ مرادف علیه همان (بو بردن زخم) است که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو (اردو) دیکھو بو بردن زخم

بوی پرست اصطلاح۔ بقول برہان و بحر بفتح بای فارسی و رای قرشت و سکون سین بی نقطه و فوقانی (۱) سگ شکاری را گویند که جانوران را ببوی پیدا کند و (۲) کنایه از جن و ملک هم **مؤلف** عرض کند که مرادف علیه همان بوپرست که بجایش گذشت بزیادت تحتانی بر لفظ بو صاحبان جہانگیری و ناصری و رشیدی هم ذکرش کرده اند

(اردو) دیکھو بوبریست ۔

بوی بریدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو بریدن کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو بو بریدن ۔

بوی پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بوپیچیدن کہ بجایش گذشت و سند این مصدر انجا مذکور (اردو) دیکھو بوپیچیدن ۔

بوی پیراہن اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ غیاث (۱) بوی قمیص یوسف علیہ السلام کہ قبل از ملاقات یعقوب علیہ السلام رسیدہ بود و (۲) کنایہ ازین مراد باشد اندکی از آثار و مقدمات حصول وصل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ورای معنی حقیقی ہر دو معنی بالا را مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمالش بہر دو معنی بالا از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) یوسف کے پیراہن کی بو ۔ مؤنث (۲) حصول وصل کے آثار یا کہ

بوی پیوستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ معنی رسیدن بو باشد و قائم شدن بو بر چیزی (بو آلودگی گنجوی ؎) اگر ز لطف تو بوئی بہ نخل پیوستی ؛ بجہ قوت برہمہ بی خار آمدی خرما ؛ (اردو) بو پہنچنا ۔ بو کسی چیز میں قائم ہونا ۔

بوی تراویدن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ ہمان بو تراویدن کہ بجایش گذشت و سند این ہم ہمدرانجا مذکور ۔ (اردو) دیکھو بو تراویدن ۔

بوی تیغ آمدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی گوید کہ کنایہ از احتمال خوف و خطر **مؤلف** عرض کند کہ آثار زخم بنظر آمدن باشد بہا ہم ذکر این کردہ و مصدر (بوی تیغ آمدن از چیزی) قائم کردہ عیبی ندارد کہ مرد مکی است (نظامی ؎) کہ با آنکہ بپہلو دریدی چو تیغ ؛ ہمین آید از پہلویم بوی تیغ ؛ (اردو) آثار زخم ظاہر ہونا ۔ کمال خوف ہونا ۔

بوی جستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بفتح جیم بلند شدن بو باشد از چیزی و (۲) بضم جیم

تلاش بو کردن (آرزوی اکبرآبادی ؎) در زمانه خشک خلق نمودن طمع خطاست ٭ چون غنچهٔ فسرده که جویند بو دروہ ٭ (اردو) (۱) بو آنا۔ بو پھیلنا۔ بو بلند ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔ (۲) بو تلاش کرنا۔

بوی جہودان اصطلاح۔ این ہمان است که ذکرش بر بدریون وآله گذشت (اردو) دیکھو اله

بوی چکیدن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیه ہمان بوچکیدن که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بوچکیدن۔

بوی چه اصطلاح۔ بقول برہان بروزن بوقچه گیاہی باشد که مانند ریسمان بر درخت پیچد وبعربی عشقه گویند صاحبان اند وہفت وجامع ہمزبانش **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر ارغیچ بیان کرده ایم ونسبت وجه تسمیهٔ این عرض می شود که ظریف باشد که فارسیان این را مرکب کرده انداز بوی وچه ومراد از بین درخت نازکی که محبت دارد کنایه از عشقه کلمه بوی بمعنی محبت بجایش گذشت وچه برای تصغیر

در فارسی زبان مستعمل (اردو) دیکھو ارغیچ۔

بوی چیزی داشتن استعمال۔ بقول صاحب آصفی معروف واثر آن داشتن است **مؤلف** عرض کند که (۱) معنی حقیقی است یعنی بو دار بودن و (۲) اثر چیزی داشتن که مجاز آن است (شاہی سبزواری ؎) صبا تا از زلف تو بوئی نداشت ٭ دلم در جہان آرزوئی نداشت ٭ مخفی مباد که (بو داشتن) به ہمین دو معنی بجایش گذشت (اردو) (۱) بو رکھنا (۲) اثر رکھنا۔

بوی خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مزید علیه ہمان بوخوردن است که بجایش گذشت (اردو) دیکھو بوخوردن۔

(الف) **بوی خون آمدن**
(ب) **بوی خون آمدن از جائی**
(ج) **بوی خون آمدن از چیزی**
مصادر اصطلاحی۔

(الف) بقول صاحب آصفی کنایه از کمال خوف وخطر۔ وارسته بذکر (ب) گوید که کنایه از کمال خوف وخطر بودن (ظہوری

ے) آید از رازنهوری بوی خون ؛ مهر دهشت
برلب محرم زده است ؛ بهار ذکر (ج) کرده هم زبان
وارسته (سالک یزدی ے) کی صبا را با شمیمش
جرأت آمیزش است ؛ یوسف من بوی خون می آید
از پیراهنش ؛ (محسن تاثیر ے) بوی خون از لب
ای غنچه دهان می آید ؛ چه سخن هر چه بگوئی تو از ان
می آید ؛ (صائب ے) بوی خون می آید از تیغ زبان
اعتراض ؛ خرده گیری عاقبت تخم عداوت می شود
؛ (ابوطالب کلیم ے) سرنوشتم گر شهادت نیست در
کویت چرا ؛ بوی خون می آید از خاکی که بر سر می کنم
؛ **مؤلف** عرض کند که هر سه مصدر کی است واین
کنایه باشد وبس (**اردو**) (۱) و (۲) و (۳) بهت
خوف هونا. بهت ڈر هونا۔

بوی دادن استعمال۔ فرید علیه همان بو دادن
است که بجایش گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده
(نظامی ے) بوی گران عنبر لرزان دهی ؛ گر بدو عالم
دهی ارزان دهی ؛ (نجات اصفهانی ے) بر مزار تدعا
بوحی است هر داغ دلم ؛ لاله های این چمن بوی
مصیبت می دهد ؛ (وحید قزوینی ے) نباشد درد
زخم دل بی سرشک ؛ که سودای نقدش دهد بوی
مشک ؛ (**اردو**) دیکھو بو دادن۔

بوی دار اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بدال مهمله والف کشیده وبه رای مهمله زده
(۱) بوی دارنده و (۲) سگ شکاری را گویند
که بوی جانوران را پیدا کند **مؤلف** عرض کند
که بهر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس
(**اردو**) (۱) بو رکھنے والی چیز (۲) شکاری
کتا جو بو پر شکار کرتا ہے۔ مذکر۔

بوی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی بودار بودن چیزی (شاهی
سبزواری ے) صبا تا ز زلف تو بوئی نداشت
؛ دلم در جهان آرزوئی نداشت ؛ (حافظ ے)
صبا تو نکهت از ان زلف مشک بو داری ؛ بیادگار

بمانی که بوی او داری ٭ (اردو) بو رکھنا۔ بو دار ہونا۔

بوی داشتن زخم مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بوی بردن زخم۔ صاحب آصفی هم ذکر این کرده۔ **مؤلف** عرض کند که ما این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم البته (بوی برداشتن زخم) موافق قیاس است (اردو) دیکھو بو بردن زخم۔

بوی دان اصطلاح۔ بقول برهان بالدال ابجد بر وزن دودمان ظرفی را گویند که درین چیزی از عطریات کرده باشند صاحبان سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس از قبیل عطردان که بزبان هندیان است (اردو) عطردان۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ عطر رکھنے کا ظرف۔

بوی درد تراویدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی آثار درد ظاهر شدن است و سند این به بو تراویدن گذشت (اردو) درد کے آثار ظاہر ہونا۔

بوی دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ بهار این را (بوی دمیدن از چیزی) قائم کرده گوید که بمعنی بو آمدن از چیزی است۔ کمال خجند ص) می دماند [illegible] ست ٭ بوی بردیم از آن [illegible] خراسانی ص) از خدنگ [illegible] ٭ بوی خوشم [illegible] سنبل [illegible] همدانی ص) از سبزهٔ خط تو دمد بوی جان [illegible] بلبل بردن مرقه زین گلستان هنوز ٭ (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بوی دودیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه و مرادف (بودویدن) که بجایش گذشت بدون تحتانی بعد لفظ بو (صائب ص) بلبلان دیوانه اند و بوی گل از اتحاد ٭ می دود در کوچه و بازار [illegible]

چون دیوانگیان ؎ (اردو) دیکھو بو دویدن۔

بوی رسانیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آوردن بو چنانکہ باد بوی زلفی رساند (خسرو ؎) باد آمد و بوئی زبهارم نرسانید ؎ پیهان سخنی از لب یارم نرسانید ؎ (اردو) بو پہنچانا۔ بو لانا۔

بوی رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آمدن بو باشد (عماد کرمانی ؎) گر یوسف مصری نرسد باز بکنعان ؎ از پیرهنش بوی بکنعان رسد آخر ؎ (اردو) بو آنا۔ بو پہنچنا۔

بوی رنگ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح رای قرشت و سکون نون و کاف فارسی بمعنی گل است کہ بعربی ورد خوانند صاحبان بحر و انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری نذکر (این بحوالہ برہان) گوید کہ صاحب بو و رنگ نیکوست **مؤلف** عرض کند کہ اگر از وجہ تسمیہ بحث کنیم می توان قیاس کرد کہ ہرگاہ گل بو و رنگ ہر دو دارد فارسیان آن را (بورنگ) نام کردند بر اعتبار صاحب جامع این را تسلیم کنیم (اردو) گل بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ گلاب کا پھول۔ گل ورد۔ گلاب۔

بوی ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از حزین اصفہانی سند می دہد (؎) بوی زلفی بگریبان وفا ریختہ اند ؎ طرفہ شوری بدماغ دل ما ریختہ اند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا و مخلوق کردن بو باشد و بس۔ واضح باد کہ ہمین سند را بہار بر (بو ریختن) مال سعدی گوید۔ (اردو) بو پیدا کرنا۔

بوی ریسمان آمدن مصدر اصطلاحی۔ وارستہ ذکر این کردہ از ظفرا سند می دہد (؎) زبریشم قلی کہ پولچی آقا شدہ است ؎ بگریز کہ بوی ریسمان می آید ؎ می فرماید کہ مرادف (بوی فتیلہ آمدن) است کہ می آید کنایہ از بوی نطفہ و واہمہ شنودن صاحب بحر گوید کہ این ماخوذ از انکہ آمیہ ہرگاہ بوی

فتیلہ می شنود می گریزد و رم می خورد و در محاورہ
گویند ؎ از انجا بوی فتیلہ می آید زود بدر رویم ؎
بہار و نقل نگارش اند ہم ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن فارسیان
مقولہ (بوی ریسمان می آید) بمعنی (محل خطر است)
بر زبان دارند و بخیال ما ازین مقولہ این مصدر
را قائم کردن درست نباشد ازین کہ استعمال
دیگر مشتقات این مصدر اصطلاحی بنظر نیامدہ
اگرچہ خلاف قیاس نیست (اردو) اندیشہ کا
مقام ہونا۔ اندیشہ کا مقام ہے۔ محل خطر ہے۔

بوی زار اصطلاح۔ بقول سروری (۱)
مرادف ہمان (بوی افزار) کہ گذشت و فرماید
کہ (۲) مجمر را نیز گویند یعنی عود سوز (کذا فی
تحفۃ السعادت) **مؤلف** عرض کند کہ از
قبیل کشت زار موافق قیاس است (اردو)
(۱) دیکھو بوے افزار (۲) انگیٹھی۔ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ وہ برتن جس مین
جاڑون کے دنون مین آگ رکھہ کر تاپتے ہین
آتشدان۔ مجمر۔

(الف) **بوی زدن** مصدر
(ب) **بوی زدن از چیزی** اصطلاحی
(ج) **بوی زدن بہ چیزی** صاحب
آصفی ذکر الف کردہ بہ ذکر (ب) گوید کہ مرادف
بو آمدن از چیزی (خسرو (الف) ؎) ای فاختہ زنالہ
زن آتش ببوستان ؛ کان گل امید نیست کہ بوی
وفا زند ؛ (خسرو ب ؎) دل دامنت گرفت
رہا چون کند کسی ؛ پیری کہ بوی یوسفش از پیرہن
زد است ؛ بہار بر (ج) می فرماید کہ بمعنی بوی
رسیدن (میر یحیی شیرازی ؎) ہر صبح زاستین چو
دہم جلوہ داغ خویش ؛ بوی گل مراد زند بر دماغ
خویش ؛ (ظہوری ؎) خواہد درود رضوان
ریحان و سنبلش را ؛ بوئی کہ کاکل او زد بر دماغ
مردم ؛ (سلمان ؎) غنچۂ دل تنگ را دل
وا شد ست از خرمی ؛ بوی فتحی زد مگر باد بہاری

برمشام ۴ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
یعنی الف بمعنی بو دادن و (ب) بو حاصل شدن ۴
(ج) لازم و متعدی هر دو یعنی بو رساندن هم **(اردو)**
(الف) بو دینا (ب) بو آنا (ج) بو لانا. بو آنا. بو پهنچانا

بویزه بقول صاحب سفرنگ بفتح با ابجد و کسره واو و تحتانی معروف و زای معجمه و های هوز بمعنی علی الخصوص و خصوصاً **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است **(اردو)** خصوصاً بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - خاص - خاص کر -

بوی سا اصطلاح - بقول برهان با سین بی نقطه بالف کشیده بنگی باشد که عطریات بران سایند صاحبان بحر و سروری و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب شمس این را بوی سائی نوشته **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده معلوم می شود که (بوی سای) را که اصل (بوی سا) است بدین صورت نوشت و بر معنی غور نکرد یا تصرف مطبع - این اسم فاعل ترکیبی است مرکب از لفظ بوی که بمعنی عطریات گذشت و سای امر حاضر سائیدن صاحبان هفت و مؤید (بوی سای) را ذکر کرده اند **(اردو)** وه پتهر - مذکر - یا هاون مؤنث جس سے عطریات پیسے یا حل کئے جائیں -

بوی ستاندن مصدر اصطلاحی - این همان است که بر (بو ستاندن) گذشت **(اردو)** دیکهو بو ستاندن

(الف) **بوی سوختن** مصدر اصطلاحی صاحب
(ب) **بوی سوز** آصفی ذکر (الف) کرده
بحث این بر (بو سوختن) کرده ایم و (ب) اسم فاعل ترکیبی (۱) بمعنی حقیقی یعنی کسی که عطریات را می سوزد و (۲) کنایه از پری خوان صاحبان بحر و بهار و خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این کرده اند (ملا طغرا ۵)
تو پری من بوی سوزم گر بود صد بوی خوش ۴ بوی سوزی می کنم تا بشنوم بوی ترا ۴ **مؤلف** عرض کند که بوی بمعنی عام و عطریات گذشت و الف موافق قیاس است و (ب) اسم فاعل ترکیبی فارسیان

(ج) **بوی سوزی کردن** هم بمعنی الف

استعمال کردہ اند چنانکہ از سند بالا ظاہر است مخفی مباد کہ معروف است کہ عاملان سلف چون می خواستند کہ پری را طلب کنند چیزہای خوشبو وغیرہ بر آتش می سوختند تا پری حاضر می شد و بعضی گویند کہ موہای ہمان پری می سوختند کہ بہمین ضرورت ودیعت می کرد (اردو) (الف وج) بودار چیزیں جلانا۔ (ب) (۱) بوسوز وہ شخص جو بودار چیزیں جلاوے (۲) وہ شخص جو بوئیں جلاتا

بویش بقول ناصری و انند بمعنی بو چہ مراد فہ بوی بہ کار می آید صاحب انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آنست کہ ہای ہوز بہ شین معجمہ بدل می شود چنانکہ گذارہ و گذارش و یارہ و یارش و فقس حقیقت بویہ بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو بویہ

بوی شنیدن بقول خفقات برہان رائحہ بدماغ رسیدن و دریافتن شامہ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی (۱) کسب کردن بو و (۲) سراغ یافتن صاحبان شمس اللغات و مفت ذکر امر حاضر و مضارع متکلم این کردہ اند چنانکہ (ط) بوی خوش تو ہر کہ زباد صبا شنید از یار آشنا سخن آشنا شنید (حزین اصفہانی ےہ) نہفتہ ام بمحبوبی خیال روی ترا ہا مباد کز نفسم بشنوند بوی ترا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بوسونگنا (۲) پتا پانا۔

بوی شیر آمدن از دہان یا از لب کسے مصدر اصطلاحی بہار ذکر این کردہ گوید کہ کنایہ از زمان شیرخوارگی صاحب بحر ہم ذکر (بوی شیر از دہان آمدن) بہمین معنی کردہ **مؤلف** گوید کہ موافق قیاس است (صائب ےہ) نگرانیست مردانہ سازند کو ہنوز کمانی ہا و گرنہ از دہان تیشہ بوی شیر می آید ہنوز (واله ےہ) ہنوزم از دہان چون صبح بوی شیر می آید ہنوز اگرچہ از خورشید طلعتان عالم گیری گشتم (محسن تاثیر ےہ) از لب افلاک بوی شیر می آید ہنوز ہنوز کا ختلاط ما وجہان را طپیدن سال بود **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) منہ سے دودھ کی بو آنا۔ بقول آصفیہ چھوکرا اور ریلا ہونا۔ نادان و بچہ ہونا جیسے میاں ابھی تو تمہارے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے

(منہ سے دودہ کی بو نہ جانا) ہے بقول اسی کا مرادف ہے

بوی فتیله آمدن مصدر اصطلاحی. خان آرزو در چراغ ہدایت و دیگر اسناد صاحبان بحر و بہار و انند ذکر این کرده اند و مرادف (بوی ریسمان آمدن) است که بجایش گذشت و راسته گوید که در محاوره گویند که بیا از اینجا بوی فتیله می آید نه دود. در رو حیم ؟ **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل ہمه را اینجا کرده ایم (**اردو**) دیکھو بوی ریسمان آمدن۔

بوی فرستادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی فرستادن نکہت یا عطریات (فغانی شیرازی ؏) من بوی دل فرستم و تو نکہت عبیر پاری ہ درین میانه صبا کم نمی شود ہ (**اردو**) بو بھیجنا۔ عطر بھیجنا۔

بوی فروختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلف** عرض کند که فروختن عطریات است و مزید علیه ہمان (بوفروختن) که گذشت وسند این ہمه را اینجا گذشت (**اردو**) دیکھو بوفروختن۔

بوی فزا اصطلاح. بقول بحر مرادف (بوی افزا) **مؤلف** عرض کند که مخفف آن بحذف الف و تحقیق این به (بوفزا) گذشت (**اردو**) بوفزا

بوی کردن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل این به (بوکردن) گذشت و این مزید علیه آنست بزیادت تحتانی زائده و معنی چہارم (بوکردن) متعلق به این نباشد (**اردو**) دیکھو بوکردن کے پہلے۔ دوسرے اور تیسرے معنے۔

بوی کشیدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مزید علیه ہمان (بوکشیدن) که گذشت (خسرو ؏) دست بگل نمیزنم زانکه نگار من توئی ہ بوی سمن نمی کشم زانکه بہار من توئی ہ (**اردو**) دیکھو بوکشیدن۔

بوی کلک اصطلاح. بقول برہان با کاف

ولام مفتوح بروزن شور رنگ میوه ایست مغزدار
که آن را به ترکی چتیلاقوج گویند صاحبان بحر و سروری
و جهانگیری و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند
صاحب سروری صراحت مزید کند که بنگلک هم
به همین معنی می آید (بسحق اطعمه ـه) مخور این بنگلک
و بوی کلک بیحاصل ٭ که بریش خود و یاران نکنی
تف بسیار ٭ **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت
این بر بوکلک و بنگلک و معنی دوم تن بیان
کرده ایم (اردو) دیکھو بوکلک۔ بنگلک اور
بن کے دوسرے معنے۔

بویگان بقول اسند بحوالۂ فرہنگ فرنگ باثّم
و کاف فارسی بمعنی زہدان و رحم **مؤلف** عرض
کند که مزید علیه همان (بوگان) که بجایش گذشت
و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بوگان۔

بوی گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
ترک کردن بوی (شفائی اصفهانی ـه) جاودان
گر بدلم خانه نسازی یاری ٭ پاش چند انکه دولت بوی
وفا بگذارد ٭ (اردو) بو چھوڑ دینا۔ ترک کرنا۔

بوی گذشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سیر
کردن بوی باشد (نظیری نیشاپوری ـه) بوئی انسان
دو سلسله‌ام نجم گذشت ٭ شیخ از حرم برآمد و گبران
صنم گذشت ٭ (اردو) بو گذرنا یعنی بو آنا اور چلی جانا

بوی گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده۔ این همان (بوگرفتن) است که بجایش
گذشت و سند این هم همدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو بوگرفتن۔

بوی گلک اصطلاح۔ بقول صاحبان رشیدی
و جامع و ناصری و سراج همان بوکلک که بجایش گذشت
و اشاره صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم (اردو)
دیکھو بوکلک۔ بنگلک۔

بوی گنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی

مرادف بو برخاستن (علی خراسانی ؎) از خط تو جوانان
بوی برهم ای گل سوری ؛ گر بوی تو در پیرہن یار گنجی
؛ **مؤلف** عرض کند که گنجیدن درینجا بمعنی قابلیت
داشتن است نه برخاستن مناسب تر آنست که این را
مرکب کنیم با (در چیزی) (اردو) بو کسی چیز کے لائق ہونا

بوی مادران صاحب بهار بذیل برنجاسپ
ذکر این کرده و صاحب انند هم این را آورده **مؤلف**
عرض کند که مزید علیه همان (بو مادران) است که بجای
خودش گذشت و بحث آن برا جیبسا مذکور (اردو)
دیکھو بو مادران اور راجیبسا۔

بوی مالیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه
همان بو مالیدن است که گذشت و بو بمعنی شطرنج بجایش
مذکور شد (اردو) دیکھو بو مالیدن۔

بوی ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم بودن محبت
باشد که بوی بمعنی محبت بجایش مذکور شد (صنعانی اصفهانی ؎) گلزار این جهان که نماند است بود روی شگفت
ریخته است گل آرزو در روی ؛ مخفی مباد که ازین سند
(بو ماندن) پیداست عیبی ندارد که تو اصل است
و بوی مزید علیه آن (اردو) محبت رہنا۔

بوی مشک آمدن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که کنایه از
نهایت خوبی و فرماید که استعمال این تنها در سودا و
معامله دیده شد (سلیم ؎) بوصل نسیه جان دادن
صلاح سینه ریشان است ؛ که از سودای نقد افتد
بوی مشک می آید ؛ صاحبان بحر و بهار (بوی مشک
آمدن از چیزی) را بهمین معنی آورده اند و (بوی مشک
دادن) را مرادف این گفته که می آید (صائب ؎)
بوی مشک از نفس سوخته اش می آید ؛ در دل هر که
کند ریشه خط شکنش ؛ **مؤلف** عرض کند که
خان آرزو در تعریف این از صراحت کار نگرفته
که کمال خوبی چیزی ظاهر شدن است (اردو) کسی
چیز کی نہایت خوبی ظاہر ہونا۔

بوی مشک پنہان نمی ماند مثل
صاحبان تجربه و امثال فارسی ذکر این کرده اند
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند
که فارسیان چون چیزی را در کمال خوبی یا کسی را در
کمال نیکنامی بینند این مثل را بحق او زنند **(اردو)**
دکن مین کہتے ہین "بو چھپتی نہین" یعنی اچھی ؎
یا بری ظاہر ہو جاتی ہے نیز "مشک کی بو چھپتی نہین
" بھی بطور کہاوت اُس چیز یا اُس شخص کے لئے
کہتے ہین جسکی خوبی یا نیکنامی کا شہرہ ہو۔

(الف) **بوی مشک دادن** مصدر
(ب) **بوی مشک دادن چیزیرا** اصطلاحی
بہار ذکر الف کرده گوید که مرادف بوی مشک
آمدن از چیزی است و صاحب بحر (ب) را مرادف
(الف) گفته **مؤلف** عرض کند که صاحب بحر غور
نکرد که رای مفعولی در آخرش زیاده کرد (بوی مشک
دادن چیزی) البته مرادف (بوی مشک آمدن
از چیزی) است (میر طاہر وحید ؎) بیین شوخ
تزار را چون نگار رہ به بیعانه از کف مده اختیار ہنر
نباشد در ورحم دل بی سرشک ؎ که سودای نقدش
دہد بوی مشک ؎ **(اردو)** دیکھو بوی مشک آمدن

بوی مصیبت دادن مصدر اصطلاحی
بمعنی آثار مصیبت ظاہر کردن است سند این از
کلام میر نجات بر (بو دادن) گذشت **(اردو)** آثار
مصیبت ظاہر ہونا۔

بوی ناکان اصطلاح - بقول ملحقات برہان
(۱) آنکه بوی کند و نشناسد یعنی قوت شامه ندارد۔
صاحب بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که خلاف
قیاس محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین
عجم بر زبان ندارند - سند استعمال پیش نشد بدون
سند استعمال تسلیم نه کنیم (۲) معنی لفظی این صاحبان
بو که ناک بقول برہان لفظی است که بجهت اتصاف
موصوف بصنعتی در آخر کلمات می آورند و دلالت
می کند بر داشتن چیزی ہمچون طربناک و غمناک و مانند
آن پس معنی لفظی این بو دارندگان والف و نون برا

اگر زائد گیریم مزید علیہ (بوناک) بمعنی بودارندہ۔ این است حقیقت این و معنی اوّل اصلاً درست نباشد (اردو) (۱) وہ شخص جو قوت شامّہ نہ رکھے۔

(۲) بو رکھنے والے اشیا یا بو رکھنے والی چیز۔

بونگ بقول برہان بروزن ہوشنگ ترہ ایست شبیہ بہ ریحان کہ بعربی بادروج خوانند صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحبان سروری و غیاث این را بہ کاف فارسی آوردہ و این ہمان بادرنگ بویہ باشد کہ بحث آن بجایش گذشت و وجہ تسمیۂ آن جزین نباشد کہ لفظ بو را مرکب کردہ اند با نگ کہ در فارسی زبان بمعنی نمکین و وفا ہم آمدہ و ازینکہ این گیاہ بخصوصیت بوی خود وقاری دارد موسوم شد بدین اسم و بکاف فارسی صحیح است۔ (اردو) دیکھو بادرنگبویہ۔

بوی ورزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بجوائے عوامصطلحین بمعنی بو دمیدن (نشانی تکلوت) گر ورزد بوی خیالت در دماغ آرزو ٭ زاہد خلوت نشین از پردہ بیرون می شود ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آمدن بو باشد و سیر کردن بو (اردو) بو آنا۔ بو پھیلنا۔

بویہ بقول برہان و ناصری و جامع بروزن موئیہ (۱) بمعنی آرزومندی (انوری ع) ای در حرم جاہ تو آنکہ نیاید ٭ از بویۂ آن خواب خوش آہوی حرم را ٭ صاحب سروری بذکر این فرماید کہ شمس فخری این را بہ موحدہ عوض تحتانی آوردہ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی خواہش و آرزو و فرماید کہ آنچہ در بعضی نسخ بتقدیم یای حطّی و نجم بای ابجد نوشتہ اند غالباً تصحیف است چہ بین حیث الاشتقاق بمعنی بایستن و بایستگی نسبت دارد و در تقدیم یای حطّی این مناسبت معلوم و بہ تحقیق یکی ازین دو لفظ تصحیف پس اختیار نسبت این مناسبت اولی بل واجب خواہد بود و اینکہ در حرف یای تحتانی نیز مذکور شود جہت موافقت قدماست و فرماید کہ صحیح آنست کہ

ماخوذ بود از تو بمعنی خواهش (الخ) **مؤلف** عرض
کند که بخیر۔ این مرکب است با توی و های نسبت پس
معنی لفظی این منسوب بہ آرزو و مراد از آرزومندی
(**اردو**) آرزومندی بمعنی آرزو کرنا کہہ سکتے
ہین جیسے انکی آرزومندی بے محل نہین ہے ۔
(۲) **بویہ** ۔ بقول برہان و جامع جمعی از پادشاہان
کہ بہ آل بویہ مشہور اند۔ صاحب ناصری گوید کہ نام
مردی است پارسی الاصل کہ در دیلمان گیلان بسر
می برد و در نہایت عسرت و فقر زندگانی میکرد (الخ)
اولاد او بپادشاہی رسید و بآل بویہ مشہور شدند و
نسب ایشان بہ یزدگرد شہریار آخر پادشاہ
عجم می رسید و از آنجا پشت بہ بہرام گور
پیوستہ (الخ) (عثمان بخاری ع) آن دولت
و بخت و ساب و منجق بویہ بیک رویہ شدہ
عالمش از تیغ دو رویہ ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ قول برہان خطا است چرا کہ مشہور بہ آل
بویہ است نہ بویہ تنہا و لفظ آل بویہ دلالت
صریح دارد کہ از نسل تو بویہ نامی باشند (الخ) **مؤلف**
عرض کند کہ مجرد تو بویہ بدین معنی اشارہ بہ آل تو بویہ
باشد چنانکہ در کلام عثمان بخاری مستعمل (**اردو**)
بویہ اشارہ ہے آل بویہ کی طرف جو بویہ نامی ایک
شخص کی اولاد مین پادشاہ ہوے ہین ۔ مؤنث ۔
(۳) **بویہ** ۔ بقول برہان و جامع رشتنی ہم کہ
آن را شاہترہ ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ سبزہ
ایست کہ شاہترہ نیز گویندش ۔ خان آرزو در سراج
ہم ذکر این بحوالہ برہان کردہ صاحب محیط ذکر این
نکردہ و بر شاہترہ ترجمہ گوید معرب شاہترہ و ذکر شاہترہ
نکردہ بقول مخزن الادویہ مرکب القوی و در حرارت
معتدل و در دوم خشک مفتح سدہ کبد و تحلیل و
مقوی کبد و معدہ و مدبغ آن و منافع بسیار دارد
(الخ) **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان
نظر بہ رنگ و بویش این را بمعنی تو بویہ موسوم کردہ باشند
(**اردو**) شاہترہ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔
ایک نہایت سبز اور تلخ ساگ کا نام جو دوا مین کام

آتا ہے اور مصنفی خون خیال کیا جاتا ہے۔

بوئیدن بقول بحر باواو مجہول بمعنی (۱) بوی کردن و (۲) بوی بردن وشمیدن بوی اعم ازینکہ بوی خوش باشد یا بد (کامل التصریف) ومضارع این بوید صاحب موارد بذکر معنی اول گوید کہ بمعنی بودادن (فرخی لہ) بخندد ہمی باغ چون روی دلبر ٭ ببوید ہمی خاک چون مشک اذفر ٭ (صائب ےہ) شبی فتاد کیف زلف او وعمری رفت ٭ ہنوز بوی شمیم دست خود چو می بویم ٭ صاحب ناصری ہم ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ معنی دوم معروف است ومعنی اول غیر معروف (انوری ےہ) چون نسیم زلف تو بوئید گوئید از فرح ٭ مژدہ ای گیہان کہ مارا مژدۂ جان آمدہ است ٭

(**اردو**) (۱) بودینا (۲) سونگھنا۔

بوی یکرنگی بقول بحر طبع اخلاص ومحبت بی ریا واثر اخلاص۔ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ وصاحبان ہفت وانند ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ اثر اخلاص ومحبت معنی اصل است وبس (**اردو**) اخلاص اور محبت کا اثر۔ مذکر۔

موحدہ باہای ہوز

بہ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بکسر اول وسکون ثانی (۱) بمعنی خوب ونیک (حکیم کسائی مروزی ےہ) گوئی بہی چو من زغم ہجر زرد گشت ٭ وز شاخ ہیچو چوک بیاویخت خوشتن ٭ صاحب فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود گوید کہ کم از بہتر مقصودش ہمین کہ بہتر زائد از بہ است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ معاصرین عجم ہم برزبان دارند (**اردو**) اچھا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ صفت۔ برے کے خلاف۔ بہلا۔ نیک۔ عمدہ۔ خوب۔

(۲) بہ بقول برہان وناصری نام میوہ ایست مشہور (حکیم سنائی ےہ) در باغ خلافت نبی

چار بہ است ہے آن چار بہ لطیف بر بار بہ است ہے آن بہ کہ در اوّل است زان چار بہ است ہے آن بہ کہ در آخر است زان چار بہ است ہے صاحب جامع این را سفرجل گفتہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف بہی است کہ بزیادت تحتانی می آید۔ صاحب محیط گوید کہ بدین معنی لغت فارسی است و بفارسی آبی نیز گویند و بعربی سفرجل و بہ ترکی خیوا و بیونانی قودیا و بہندی بہی نامند و آن ثمر درختی است بستانی و شیرین آن را بہ آزاد نامند و ترش محض و ترش و شیرین را بفارسی میخوش و بہترین آن اصفہانی بزرگ مالیدہ مستدیر بسیار آب۔ نازک شاداب و بقول شیخ سرد در اوّل آخر و خشک در اوّل دوم و گویند سرد در آخر دوم و خشک در اوائل اوّل۔ دران قبض شدید و شیرین را قبض و اساک کمتر از ترش آنست و آب آن در تقویت شدید تر و جرم آن در قبض زیادہ تر و منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند کہ صاحب محیط سکندری خوردہ کہ بہی را لغت ہندی خیال کردہ اصل ہمانست و این مخفف آن (**اردو**) بہی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک میوہ کا نام جو امرود سے مشابہ ہے۔ سفرجل۔ **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ بہی بھی فارسی ہے۔ صاحب ساطع کو بھی اس کا اعتراف ہے۔

(الف) **بہ آفرید** اصطلاح۔ (الف) بقول

(ب) **بہ آفرین** ہفت (۱) نام دختر گشتاسب شاہ کذا فی شرفنامہ و فرماید کہ معنی ترکیبی است (۲) نیکو آفرید صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ و صاحب برہان بذکر (ب) گوید کہ نام خواہر اسفندیار بن گشتاسب کہ او را ارجاسب اسیر کردہ بود و در رویئنہ دژ محبوس داشت و بعد ازان اسفندیار آنجا رفت و ارجاسب را کشت و بہ آفرین را نجات داد و فرماید کہ این را بہ آفرید ہم گویند صاحبان سروری و ناصری و جامع و ہفت و برہان در تعریف۔ خان آرزو ذکر (ب) نسبت (الف) گوید کہ تصحیف است **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) و (ب) ہر دو بقاعدہ فارسی

اسم مفعول ترکیبی است ومحققین اہل زبان ہر دو را مرادف
یکدیگر گفتہ اند۔ خان آرزو کہ نسبت (الف) حکم تصحیف
می دہد کم غوری اوست وجا دارد کہ (الف) را بمعنی
حقیقی **مخفف** (بہ آفریدہ) گیریم سیاق حال بہر نوع
ہر دو صحیح است یکی از معاصرین عجم گوید کہ الف اصل
است و در استعمال (ب) ہم بر زبان آمدہ **(اردو)**
الف و ب (۱) گشتاسپ شاہ کی بیٹی کا نام ہے۔ مؤنث
(۲) بہت پیدا کی ہوئی چیز۔ بہتر مخلوق۔

(الف) بہ آمد | مصدر اصطلاحی۔ (ب) بقول
(ب) بہ آمدن | بحر بمعنی (۱) بہ افتادن باشد
کہ بہبود وخیریت است صاحبان ملحقات برہان و
انندہم ذکر این کردہ وصاحب ہفت ومؤید (الف)
ماضی مطلق این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است ومعنی این در محاورہ حال (۲)
پسند آمدن **(اردو)** (الف) خیریت ہوئی (ب)
(۱) خیریت ہونا (۲) پسند آنا۔

بہا | بقول برہان بکسر اوّل وثانی بالف کشیدہ (۱)
خوبی وزیبائی را گویند و (۲) بفتح اوّل قیمت
ہر چیز صاحبان ناصری وجامع وہفت وانندہم
ذکر این کردہ اند۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ
(۳) بمعنی خون بہا مجاز است و فرماید کہ معنی
دوم بالفظ کردن ونہادن بمعنی تشخیص قیمت
وبالفظ آوردن ودویدن وگرفتن بمعنی ارزش
پیدا کردن وبالفظ شکستن بمعنی کم کردن قیمت
صاحب فدائی بر معنی دوم قانع (شمس الدین
شیرازی ؒ) اگر در بہانہ ہر خواہی ندارم ؎
وگر بی بہا میدہی بخش ما کو ؎ (میر خسرو ؒ)
حکم قضا را برضا در پذیرید ؎ جرم من ببخش وبہا
در پذیرید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل بتبدیل
بہی باشد کہ می آید کہ تحتانی بدل شد بہ الف چنانچہ
(۲) بہ وبہتیں وبردیمان وانیمعنی را با اعتبار صاحب
ناصری وجامع تسلیم کنیم ومعنی دوم جا دارد کہ
مجاز معنی اوّل دانیم یا اسم جامد فارسی زبان و
معنی سوم مجاز معنی دوم است وبس **(اردو)**

(۱) خوبی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ بھلائی۔ خوبصورتی (۲) بہا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مول۔ قیمت آپ فرماتے ہین کہ اردو مین ہمیشہ یہہ لفظ (بے) کے ساتھہ آتا ہے) قیمت مؤنث (۳) خون بہا بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیت۔ وہ نقدی جو مقتول کے وارث بعوض خون لین۔

بہا آوردن استعمال۔ بقول صاحب آصفی بمعنی ارزش پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہیر فاریابی ۵) اضافہ مایۂ من دانش است و میدانی ؛ کہ این متاع نیارد بہا درین بازار ؛ (**اردو**) قیمت پانا۔ جیسے " یہہ چیز اتنی قیمت نہین پا سکتی۔ لیکن محاورہ مین دام اٹھنا کا استعمال ہے جیسے " اس چیز کے دام آج کے بازار مین اٹھہ نہ سکے

بہا بلند شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و آنند گران شدن **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از گران شدن قیمت است و موافق قیاس (میرزا رضی دانش ۵) دامن دریا کف نگذار تا گوہر شوی ؛ قطرہ را از گوہر ذاتی بہا گردد بلند ؛ مخفی مباد کہ سند دانش برای ــــــ

بہا بلند گردیدن است بہار موضوع خود را نگاہ نداشت (**اردو**) قیمت گران ہونا۔

بہا پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن خون بہا است متعلق بمعنی سوم بہا کہ بجایش گذشت و سند این از میر خسرو ہمدرانجا مذکور۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (بہا در پذیرفتن) پیدا است عیبی ندارد کہ پذیرفتن و در پذیرفتن ہر دو یکی است (**اردو**) خون بہا قبول کرنا۔ خون بہا منظور کرنا۔ دیت قبول کرنا۔

بہا رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دریافت قیمت کردن است (نادم گیلانی ۵)

دماغ عشق نداری بہای زلف مپرس ؛ کہ این معاملہ
باخاطر پریشان است ؛ (اردو) قیمت پوچھنا ۔
دام دریافت کرنا ۔

بہادادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ادا کردن قیمت
است (عرفی شیرازی ؎) متاع دل کہ نباید
کشود در بر دوست ؛ اگر بہاش سلیمان دہد نگین
نکشای ؛ (اردو) دام دینا قیمت ادا کرنا ۔

بہاداشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قیمت
داشتن است (حافظ ؎) متاع دل پاک عشاق
مسکین ؛ ببازار حسنش بہائی ندارد ؛ (اردو)
قیمت رکھنا ۔ یہہ لفظی ترجمہ ہے لیکن استعمال اردو
مین دام اٹھنا ہے جیسے "اس کے دام بازار مین
نہین اٹھتے"

بہادانستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی واقف و آگاہ بودن وشدن از قیمت ۔
(اوحدی مراغی ؎) گر دل بمذہب تو ہمین گوشت
پارہ ایست ؛ قصاب شہر بہ ز تو داند بہای
دل ؛ (اردو) قیمت سے واقف اور آگاہ ہونا

بہادر اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع بضم
اول و دال ابجد بروزن تیاسر بمعنی شجاع و
دلیر بکمال باشد صاحب غیاث این را لغت ترکی
گوید و فرماید کہ بفتح دال گفتن خطاست **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب لغات ترکی این را نوشتہ
فارسیان استعمال لغت ترکی کردہ اند دیگر ہیچ
یکی از معاصرین عجم گوید کہ ما این را لغت زبان
خود دانیم کہ مرکب است از بہا بمعنی قیمت و
در بمعنی گوہر یعنی قیمت گوہر دارندہ و کنایہ از
مرد شجاع و سلاطین سلف شجیعان لشکر را
بصلۂ کارہای نمایان در صف کارزار در ترازو
می نشاندند و بازر وجواہر وزنش کردہ آن را
بصلۂ شجاعتش عطامی کردند چنانکہ اکثر شعرا را

بصلۂ قصائد دہان از جواہرات مملومی ساختند و
این رسم و آئین قدیم بود پس بہادر اسم جامد
قرار یافت برای شجاع و دلیر از ہمین آئین دربار
سلاطین (اردو) بہادر یقول آصفیہ فارسی
موتی کی قیمت رکھنے والا۔ سورببیر۔ سورما جری
جوان مرد جنگی۔

بہادویدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی گوید کہ مرادف بہا آوردن است بمعنی ارزش
پیدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ روز افزون
شدن قیمت است محقق ہند نژاد در تعریف این
از غور کار نگرفت (شانی مشہدی ع) زمان
زمان بہ دلم شرح غم فزون گردد * چنانکہ جنس
گران مایہ را بہا بدود ﴿ (اردو) روز بروز
قیمت بڑھنا گراں ہونا۔

بہار بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار و ہفت بروزن
چہار دانا معروفست کہ فصل ربیع و بودن آفتاب در برج حمل و ثور و جوزا باشد (مختاری ع) تا گوہر
از فروغ شرف گیرد و خطر * تا عالم از بہار شود چون بہشت بہار * رای تو باد گوہر انصاف را فروغ
* روی تو باد عالم اسلام را بہار * صاحب فدائی گوید کہ یکی از دو غانہای چارگانۂ سال۔ صاحب
بہار عجم می فرماید کہ خندہ رو و گل اندام۔ گل انگیز از صفات اوست و با لفظ آمدن۔ جوشیدن چکیدن
چیدن۔ دررودن۔ دمیدن۔ رسیدن۔ روئیدن و شگفتن مستعمل و با لفظ کردن شگفتن گل و
ریاحین و افشاندن و ریختن بہار کنایہ از آخر شدن ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی مطلق میوہ و خوبی آرندہ اسم جامد فارسی زبان برای فصل ربیع و ہمین است اصل و دیگر
ہمہ معانی کہ می آید بر سبیل مجاز است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید و تبدیل اعراب
چیزی نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است (اردو) بہار۔ مؤنث دیکھو اشگفتہ۔

(۲) **بہار** - بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری وجامع وہفت بت خانہ چین (شمس فخری ھ) رسید موسم نوروز کز نسیم بہار ؛ شود بساتین آراستہ بسان بہار ؛ خان آرزو در سراج این را مجاز معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ مجاز معنی اوّل است کہ بتخانہ را ہم فارسیان بہار گفتند از ینکہ بتخانۂ فارسیان آراستہ می باشد بہ چمن وسامان رنگا رنگ (**اردو**) چین کے ایک بتخانہ کو فارسیوں نے بر سبیل مجاز بہار کہا ہے - مذکر -

(۳) **بہار** - بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وہفت وسراج آتشکدہ ترکستان - صاحب سروری بحوالۂ ادات الفضلا گوید کہ نام خانہ ایست در ترکستان وبحوالۂ تحفہ گوید کہ بمعنی آتشکدہ - (نظامی ھ) بہار دل افروز در بلخ بود ؛ کزو سرخ گل را دہان تلخ بود ؛ زدہ موبدش لعل زرین پر آب ؛ شدہ نام آن آذر آذر گشسب ؛ (حکیم عنصری ھ) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ؛ بہار خانۂ مشکوی ومشکبوی بہار ؛ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ اغلب کہ در آتشکدہ حقیقت است وبعد ازان بمجاز ہر معبد باطل را می گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ قولش برعکس حقیقت است بمعنی اوّل اصل ہست واین مجاز آن نظر بر تشبیہہ آتش خانہ یا گل ہای سرخ بہار دیگر ہیچ وبعضی از معاصرین عجم گویند کہ آتشکدہ ہای پارسیان ہم در باغ وبہار وچمن قائم کردہ می شود (**اردو**) ترکستان کے ایک آتشکدہ کو فارسیون نے بہار نام رکھا ہے - مذکر -

(۴) **بہار** - بقول برہان وجامع خانۂ طلاکار ومنقش - وبقول سروری بحوالۂ ادات الفضلا نام خانۂ گل زدہ وبحوالۂ تحفہ گوید کہ خانہ منقش بہ نگار - خان آرزو این را مجاز معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض می کند کہ تسامح اوست کہ معنی اوّل اصل است واز ینکہ خانۂ طلاکار ومنقش بگلہای رنگا رنگ

نگار بستہ می شود فارسیان آن را بر سبیل مجاز بہار گفتند (اردو) وہ عمارت جو نقش و نگار او رطلائی گل بوٹوں سے آراستہ ہو۔ مؤنث۔

(۵) بہار۔ بقول برہان و سروری و جامع و ہفت بمعنی بُت کہ بعربی صنم باشد۔ سند این بر معنی اوّل گذشت۔ خان آرزو در سراج این را مجاز خیال می کند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز مجاز باشد ازینکہ معنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ بُت خانہ باشد و بُت را ہم بر سبیل مجاز مجاز بہار گفتند دیگر ہیچ۔ خان آرزو بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی کار گرفت (اردو) بُت۔ مذکر۔

(۶) بہار۔ بقول برہان و رشیدی و ناصری و ہفت بمعنی شگوفہ گل ہر درخت را گویند عموماً و گل درخت نارنج را خصوصاً صاحب جہانگیری گوید کہ ہر گل را عموماً و گل نارنج را خصوصاً (نظامی ؎) رسم ترنجبت کہ در روزگار ؛ پیش دہد میوہ پس آرد بہار ؛ صاحب سروری بذکر این از خواجو سند دہد (؎) بہار تازہ از خاری بر آرد ؛ بُت آتش رخ از ناری بر آرد ؛ صاحب جامع می فرماید کہ ہر گل و شگوفہ خصوصاً گل گاؤچشم بہار گوید کہ ازینجاست کہ عرق گل نارنج را عرق بہار گویند **مؤلف** عرض کند کہ در گل و شگوفہ گل کہ اختلاف است ہیچ و ہر دو را فارسیان بہار گویند و این مجاز معنی اوّل است و تخصیص گل نارنج مجاز مجاز مخفی مباد کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) شگوفہ۔ مذکر۔ دیکھو شگفتہ کے دوسرے معنے اور گل۔ مذکر۔ دیکھو بوی رنگ اور بہار بقول آصفیہ فارسی۔ مذکر۔ اردو مین بھی بمعنی گل نارنج گھٹے کا پھول جیسے روغن بہار۔

(۷) بہار۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و ہفت نام گلی است زرد کہ آن را گل گاؤچشم ہم خوانند و بعضی گویند کہ باین معنی عربی است صاحب سروری بحوالۂ زفانگویا ذکر این کردہ

خان آرزو در سراج گوید که این را خیری نیز گویند صاحب فدائی بنام گلی قانع **مؤلف** عرض
کند که این ہمانست که با صراحت این بر اقحوان و اساعیس کردہ ایم و اشارۂ این ہم بران است مجاز
معنی اوّل باشد (**اردو**) دیکھو اقحوان اور اساعیس ۔

(۸) بہار ۔ بقول برہان و جامع نام جزیرہ ایست خوش آب و ہوا و بقول سروری بحوالہ شرفنامہ
نام جزیرہ **مؤلف** عرض کند که حیف است که از تعریف مزید این جزیرہ معذوریم که محققین اہل زبان
ہم صراحت کافی نکردہ اند و ظاہر است که بخوش آب و ہوائی بدین اسم موسوم شدہ باشد مجاز
معنی اوّل (**اردو**) بہار ایک جزیرہ کا نام جو فارس مین واقع ہے اور خوش آب و ہوا ہے
افسوس ہے کہ اس سے زیادہ اسکی تعریف معلوم نہو سکی ۔ مذکر ۔

(۹) بہار ۔ بقول برہان و جامع حرم پادشاہان و سلاطین ۔ خان آرزو در سراج این را مجاز
معنی سوم خیال می کند **مؤلف** عرض کند که خیال سطحی اوست ظاہر مجاز معنی اوّل است ازینکہ
در حرم سرای سلاطین ہم باغ و بہار می باشد (**اردو**) شاہی حرم سرا ۔ مؤنث ۔

(۱۰) بہار ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و ہفت بکسر اوّل نام ولایتی در
ہندوستان که جانب شرقی دہلی واقع است و دار الملک آن را ہم بہار گویند و چون از ان ولایت
بگذرند به بنگالہ برسند (امیر خسرو ؎) گرانی سپہش بس که سوی شرق افتاد ٭ فرو دگشت بہار و
بلند شد غزنین ٭ صاحب سروری بحوالہ لسان الشعرا ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق
آنست که نام شہریست که مزار فائض الانوار شیخ شرف الدین یحیی منیری در انجاست و ملکی که مضافات
بدان است و آن را صوبہ بہار گویند مثل صوبہ اودہ و صوبہ اکبرآباد و الہ آباد **مؤلف** عرض کند که

وجہ تسمیہ این معلوم نشد جز این کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بہ ہمین معنی (اردو) بہار ایک شہر اور صوبہ کا نام ہے جو کلکتہ سے قریب ہے۔ مذکر۔

(۱۱) **بہار**۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بکسر اول بمعنی بنگ بار کہ عبارت از یکتای بار است (استاد فرخی ؎) بہر مادحی ماہ بخشد جہانی ٭ بہر زائری زر بخشد بہاری ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بقول ساطع بہار بر وزن عیار بمعنی بار و گرانی چیزی است فارسیان بہ تصرف در اعراب مفرس کردہ اند و برای مقداری خاص بار را اسم جامد قرار دادہ باشند (اردو) بہار۔ فارسی مین ایک خاص وزن کا نام ہے جس کی تفصیل معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۱۲) **بہار**۔ بقول جامع نام قریہ ایست در ہمدان۔ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این خوش آب و ہوائی آن مقام ہیچ نباشد (اردو) ہمدان مین ایک خوش آب و ہوا موضع کا نام بہار تھا

(الف) **بہار آرا** مصدر اصطلاحی
(ب) **بہار آراستن** صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت و ہم او بذکر (الف) گوید کہ (۱) کنایہ از باران بہاری و (۲) گل و شگوفہ و امثال آن است صاحبان بحر و بہار و ملحقات برہان و ہفت ہم ذکر (الف) کردہ اند و این اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بمعنی حقیقیش (اردو) (الف) (۱) دیکھو ابر بہار (۲) پھول اور شگوفے وغیرہ جو آراستگی چمن کا ذریعہ ہون۔ مذکر (ب) بہار آراستہ کرنا

(الف) **بہار آلود** اصطلاح۔ بہار بذکر (الف)
(ب) **بہار آلودن** گوید کہ مرادف بہار افشان و فرماید کہ ہر کدام معروف و صاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (الف) بمعنی پر بہار است و (ب) مصدر آن یعنی پر از بہار شدن (صائب ؎) می بجام می کند چشم خمار آلود تو ٭ گل بفرقم می زند روی بہار آلود تو ٭ (اردو) الف

سراپا بہار - پر از بہار (ب) پر از بہار ہونا۔ سراپا بہار ہونا

بہار آمدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رسیدن فصل بہار است وبس (حافظ ؎) رسید مژدہ کہ آمد بہار وسبزہ دمید ٭ وظیفہ گر برسد مصرفش گل است ونبید ٭ (ظہوری ؎) خس وخاری لبی بانیم خزان رفت ٭ بہار آمد گل وریحان خوشبویم ٭ (**اردو**) بہار آنا۔ موسم بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بہار آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی بہار آمدن است (اسدی طوسی ؎) من ایدون زطبعم بہار آورم ٭ مراین شاخ را نو بہار آورم ٭ (**اردو**) بہار لانا۔

(الف) **بہار افشان** | اصطلاح۔ بہار ندکر
(ب) **بہار افشاندن** | (الف) گوید کہ مرادف بہار آلود وصاحب آصفی بذکر (ب) از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی پر از بہار است و(ب) بمعنی پر از بہار بودن وبہار آوردن (طالب آملی ؎) باگریبان بہار افشان چو پیدا شد زدور ٭ بر تن مجلس نشینان جامہ بوی گل گرفت ٭ (**اردو**) (الف) پر از بہار (ب) پر از بہار ہونا۔ بہار لانا۔

بہاران | اصطلاح۔ بقول صاحب تحفات برہان بمعنی وقت وفصل وموسم بہار۔ صاحبان انند ومؤید واند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بہار است دیگر ہیچ (**اردو**) موسم بہار۔ فصل بہار۔

بہار اندام | اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہار افشان **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ واین از اسمای محبوب است نہ مرادفش (شوکت بخاری ؎) بہار اندام سروی پیرہن چاکم چو گل دارد ٭ کہ رنگ ساعد او آستین را گل بدامان کرد ٭ مخفی مباد کہ این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بہار دارندہ در اندام وکنایہ از یار (**اردو**) معشوق۔ محبوب۔ یار۔ مذکر۔

بهار باغ دل آسوده را بکار آید مثل۔ صاحبان خزینة الامثال وامثال فارسی ذکر این کرده‌اند از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را برای آسوده دلی استعمال می‌کنند یعنی چون دل آسوده نباشد بهار باغ هم بکار نمی‌خورد (اردو) دکن میں **کہتے** ہیں "بے فکری میں سیر و شکار" جب بے فکری نہیں تو سیر پر لعنت "بے فکری میں سیر کا مزہ"۔

بهار برآوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ظاهرا (۱) دور کردن بهار است (آرزو اکبرآبادی ؎) آخر غم عشق تو عجب رنگ برآورد * چون غنچه بهارم ز دل تنگ برآورد * و (۲) معنی ظاهر کردن بهار هم (ظهوری ؎) چون سر کنم حدیث تو در باغ و بوستان * از هر نهال تازه بهاری برآورم * (اردو) (۱) بہار دور کرنا (۲) بہار ظاہر کرنا۔

(۳۵۹۲) **بهار برداشتن** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بهار است (ظهوری ؎) از نگاهش نبیند آسیب خزان گلزار خلد * دیده کز باغ رخسارش بهاری برنداشت * (اردو) بہار حاصل کرنا۔

(۳۵۹۳) **بهار بر سر زدن** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بهار است (ظهوری ؎) گل خارت بهار بر سر زد * شوخی در چمن نمی‌گنجد * (اردو) بہار حاصل کرنا۔

بهار برگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که واپس آمدن بهار رفته باشد (وجدان سرهندی ؎) نوبهار دیگران آمد بهارم برنگشت * آب برگشت و هوا برگشت یارم برنگشت * (اردو) گئی ہوئی بہار واپس آنا۔

بهار بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بوثیقهٔ سند اشرف مازندرانی که بر بهار بندها آید این مصدر را قائم کرده است و او (بهار بند) را

بمعنی خاص استعمال کرده که بجایش می آید و (بہار بستن) بمعنی بہار آوردن استعمال توان کرد چنانکه ؎ صبا دست چمن بہار ربست و شگوفه ہا رگل کرده (اردو) بہار لانا۔ دیکھو بہار آوردن۔

بہار شکنہ اصطلاح۔ بقول برہان و سروری و بحر و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج بابای ابجد و شین قرشت و کاف و نون و ہای ہوز نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ۵) مطربان ساعت بساعت بر نوای زیر و بم ؎ گاه سرد ستان زنند امروز گاہی اشکنہ ؎ گاه زیر خسروان وگاه تخت اردشیر ؎ گاه نوروز بزرگ وگه بہار شکنہ ؎ **مؤلف** عرض کند که خان آرزو در سراج گوید که از وجه تسمیه خبرش نیست خیال ما اینست که (بہار شکن) اسم فاعل ترکیبی بمعنی شکننده و دفع کننده و دور کننده و برباد کننده بہار و ہای ہوز آخر برای نسبت است و معنی لفظی این منسوب بچیزی که شکننده بہار است و کنایه از نوائی که آتش افروز در و ترجمه آن در ہندی دیپک باشد این مجرد قیاس ما بود دیگری از معاصرین عجم گوید که ہمین است حقیقت این که بخیال فارسیان این نوائی است که اثر آن محفل را برہم و بی خود کند و آتش بدل افروزد و للہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) موسیقی کی ایک راگنی مؤنث۔ صاحب آصفیہ نے دیپک پر فرمایا ہے۔ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ ایک راگ کا نام جس کی تاثیر سے کہتے ہین آگ لگجاتی ہے۔ **مؤلف** حقیر عرض کرتا ہے کہ اس سے مقصد یہہ ہے کہ سوز عشق اس راگنی سے بھڑک اٹھتا ہے اور سامع پریشان ہونے لگتا ہے فارسیون نے اسکو بہار شکنہ کہا ہے

بہار بند اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید که بفتح بای موحده و سکون نون و دال مہمله (۱) جائی که در موسم بہار آنجا باشند و آن نسبت بخانۂ زمستانی طرف بیرون باشد که دواب در ان بندند (اشرف ۵) نشینی این ہمه زاہد بخانه چند بر آ ؎ بیا بسیر بہار از بہار بند بر آ ؎ وارسته گوید که

خانه هوادار را نام است که فصل بهار در آنجا نشینند و بمجاز (۲) جای اسپان که در موسم بهار در آنجا بندند (اشرف ۵۵) هر چند به باغ دلپسند است ؛ با کاخ جعل بهار بند است ؛ صاحب بحر هم ذکر هر دو معنی کرده و بهار هم بهر دو معنی آورده صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و به ترکیب این معلوم میشود که اصل معنی دوم است و معنی اول بمجاز خان آرزو بر معنی حقیقی غور نکرده و آن را بگذاشت (**اردو**) (۱) وہ ہوادار مقام جس میں موسم بہار میں بیٹھتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) وہ طویلہ جس میں موسم بہار میں گھوڑے باندھتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) بهار پیرا
(ب) بهار پیرا
(ج) بهار پیراستن

اصطلاح (الف) بقول شمس بمعنی شاخ زدن و فرماید پردازد هم او بر (ب) گوید که بفتح بای عجم فارسی آراینده صاحب بحر نسبت (ب) فرماید که مرادف بهار آرا باشد وصاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده وصاحبان هفت و مؤید هم این را آورده وصاحب آصفی بذکر (ج) از معنی ساکت و سند نثر ظهوری آورده ؛؛ خرمی چمن آرمن بطراوت حمد بهار پیرائی است ؛؛ **مؤلف** عرض کند که (ب) مصدر بست بمعنی حقیقی خودش بمعنی آراستن باغ بقطع شاخهای بیکار است و (ب) اسم فاعل ترکیبی و جا دارد که باغبان را بدین اسم موسوم کنیم ولیکن محققین بالا (الف) را مرادف بهار آرا گفته اند که بجایش گذشت و ذکر (الف) غیر از شمس دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرده و موافق قیاس هم نیست بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (**اردو**) (الف) [illegible] (ب) دیکھو بہار آرا (ج) باغ کو قطع و برید سے آراستہ کرنا۔

بهار جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحواله بهار ذکر این کرده از معنی ساکت

مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی جوش زدن بہار است یعنی افزونی بہار و لیکن بدون سند استعمال عنہا را نشاید اگرچہ خلاف قیاس نیست (**اردو**) بہار جوش مارنا۔ زیادتی بہار۔ جوش بہار۔ کثرت بہار۔

بہار چکیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر شدن بہار است (صائب ے) چہ حاجت است کہ در آفتاب زر دفتران ٭ کہ بہار می چکد از خط ہیچوریحان نقش ٭ (**اردو**) بہار ٹپکنا کہہ سکتے ہین یعنی بہار ظاہر ہونا۔

بہار چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ سندی دہد از شعر نظامی (ے) گل سرخ چیند بہار سفید ٭ گہی لعل چیند گہی مشک بید ٭ و ترتیب آنکہ مفعول فعل چیند بحذف عاطفہ است یعنی گل سرخ و بہار سفید و بعضی از اہل تحقیق بر آنند کہ بہار چیدن محاورہ نیست و درین تامل چرا کہ ہرگاہ بہار بمعنی گل آمدہ باشد چنانچہ گل چیدن متعارف است۔ بہار چیدن ہم صحیح باشد **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با او (**اردو**) پھول توڑنا۔

بہار خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ آمدن بہار باشد و بس (حسن غزنوی ے) ای نو بہار خاستہ پا از چمن بکش ٭ ای زلف یار تا فتنہ دست از قدح مدار ٭ (**اردو**) بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بہار خانہ اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بتخانہ را گویند چہ بہار بمعنی بت ہم آمدہ و (۲) بنای رفیع را ہم۔ صاحبان جامع و مؤید و ہفت و انند ذکر این کردہ اند و صاحب ناصری بر معنی اول قانع (عنصری ے) بہار زینت باغی نہ باغ بلکہ بہار ٭ بہار خانہ مشکوی بہار ٭ صاحب بحر بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ (۳) خانہ منقش و (۴) برج حمل را گویند۔ بہار ذکر معنی اول کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ موافق قیاس است کہ

در بیت خانه و بنای رفیع و خانهٔ منقش بهار نقش و
نگار گلها می باشد و در موسم بهار آفتاب در برج
حمل. پس همه معانی بر سبیل مجاز و قیاس می خواهد
که معنی حقیقی این کنایه از باغ باشد که خانهٔ بهار است
پس برای معنی سوم و چهارم مشتاق سند استعمال میباشیم
که محققین اهل زبان ازان ساکت (اردو) (۱)
بتخانه. مذکر (۲) بلند عمارت. مونث. (۳) وه
عمارت جس مین نقش و نگار گل بوتون کا ہو. مونث
(۴) برج حمل. مذکر.

بهار خرما اصطلاح. تعریف این بر بهار
درخت خرما می آید که طلع باشد (اردو) دیکھو
بهار درخت خرما. مذکر.

(الف) بهار خندانیدن مصدر اصطلاحی
(ب) بهار خندیدن صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که (الف) آوردن بهار و (ب) لازم آن بمعنی
آمدن بهار باشد (عرفی الف ﮧ) همان گه گریهٔ
نکهت ازان روا داری که نوبهار طبیعت بر و بخندانی
(حسن غزنوی ﮧ) اکنون که تر و تازه بخندید نوبهار
وقت سماع و بادهٔ رنگین و زلف یار (اردو)
(الف) بهار لانا (ب) بهار آنا.

بهار خوش اصطلاح. بقول برهان بفتح خای
نقطه دار و سکون واو معدوله و شین قرشت گوشتی
باشد که آن را نمک سود نموده خشک سازند و
بتازی قدید گویندش، صاحبان جهانگیری و بحر و بهار
و هفت ذکر این کرده اند صاحب رشیدی گوید که
ازین که در بهار خشک کنند بدین اسم موسوم کرده اند
صاحب ناصری می فرماید که بفتح خا غلط است و
(بهار خوش) بمعنی بهار خشک باشد یعنی در بهار
خشک کرده شده و نمک سوده برای زمستان نگاه دارند
آرزو در سراج می فرماید که مشتق است از خوشیدن
که بمعنی خشک شدن است **مؤلف** عرض کند که
خوش بالضم بمعنی خشک و خشکیده می آید پس مشتق
از خوشیدن نباشد بلکه خوشیدن مرکب از خوش است

کہ صراحت کاملش بجا باشد کنیم واین بدون اضافت اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خشک کردہ شدہ - بہار و کنایہ از معنی بالا (اردو) سوکھا کباب - نمک جسکو نمک لگا کر سکھاتے ہیں اور یہ ضرورت پر بھونکر یا تل کر کھاتے ہیں -

بہار دادن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر کردن بہار است (فقیر دہلوی ؎) جلوۂ حسن گل اگر داد بہار رنگ و بو ٭ عشق یکی ہزار کرد نالۂ عندلیب را ٭ (اردو) بہار دینا جیسے آپ پا خوب بہار دے رہا ہے ""

بہار داشتن استعمال - بمعنی پر بہار بودن است (ظہوری ؎) خار و خس سنبل و ریحان کسی کو کرزش دیدہ بہاری دارد ٭ (اردو) پر بہار ہونا - بہار دار ہونا - (۲۵۹۳)

بہار دانستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اعتبار بہار کردن (فغانی شیرازی ؎) مجنون تو ہم بر سر خاکستر گلخن ٭ جان داد و بہار چمن افروز ندانست ٭ (اردو) بہار سے واقف ہونا

بہار درخت خرما اصطلاح - بقول صاحب محیط اسم فارسی طلع است و بطلع می فرماید کہ بعربی ضب النخل و بیونانی خایان و بفارسی بہار خرما نامند و آن شگوفہ درخت خرما است در ابتدای ظہور و چون بمقدار یک شبر و یا کم و زیادہ بر سد شبیہ بماہی بی سر و دم عریض الوسط و سر تہ آن باریک می باشد و آن زمان غلاف آن منشق گردد و از جوف آن خوشۂ خرما سفید رنگ کہ دانہ ہای آن از جو خورد تر و بران گرد مانند آرد باشد ظاہر گردد و برآید و بفارسی دانہ ہای خرما را غورۂ خرما نامند و بہترین طلع از برای خوردن و در مداوی از نخل نر است کہ در زمین آب ہای شیرین روید سرد در اول و خشک در دوم - مقوی معدہ و قابض طبع و مسکن حرارت

وحدت خون وخوردن خشک آن بقدر نیم اوقیه جہته رفع تشنگی واسہال وتپہای گرم ونفث الدم ونزف الدم نافع ودیر ہضم واکثار آن مولد قولنج وعسر البول ودرد سینه ومصلح آن چہار وگوشت ہا وشیرینی ہا (الخ) (اردو) طلع بہار درخت خرما شگوفۂ خرما (ابتداے ظہور مین) کذا

بہار در قدم دارد مقوله۔ بقول صاحب بحر ای بہار ہمراه دارد **مؤلف** عرض کند که محققین اہل زبان ازین ساکت اگرچه موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) بہار اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ بہار اس کے قدمون مین ہے۔

بہار درودن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وحوالۂ بہار دہد **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود بمعنی دور کردن بہار توان گرفت ولیکن بدون سند استعمال بر مجرد قولش اعتماد نکنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ساکت (اردو) بہار دور کرنا۔ بہار مٹانا۔

بہار دریافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که حاصل کردن بہار ودانستن بہار باشد (شاہی سبزواری ع) کجائی ای زرویت لاله را تاب ؛ بہار خرمی بگذشت دریاب ؛ (اردو) بہار حاصل کرنا۔ بہار سے آگاہ ہونا۔

بہار دمیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که آمدن بہار باشد وپیدا شدنش (صائب ع) بر ہر گل زمین که زرویت عرق چکد ؛ آنجا بہار گل دمد ویاسمین ہمہ ؛ (اردو) بہار آنا۔ فصل بہار آنا۔

بہار دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تجربۂ بہار داشتن ومشاہدۂ بہار کردن (صائب

۵) جواب آن غزل حاذق است این صائب با بہار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم ؛ (اردو) بہار دیکھنا جیسے :: ہم اس کی بہار دیکھ چکے ہین ::

بہار رستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن و آمدن فصل بہار است (ابو الفرج رونی ۵) رست است بہار از بہار عدلت ؛ چون شاخ زد آن ز شاخ جو جم ؛ (اردو) بہار پیدا ہونا ۔ فصل بہار آنا ۔

بہار رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ختم شدن فصل بہار باشد (فغانی شیرازی ۵) ہوا در گردش است و مرغ در پروازمی آید ؛ بہار رفتہ از گلشن بگلشن باز می آید ؛ (اردو) موسم بہار ۔ فصل بہار گزر جانا ۔

بہار روئیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی بحوالہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی آمدن موسم بہار باشد و ازینکہ ہمہ محققین اہل زبان این را ترک کردہ اند بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) فصل بہار آنا ۔

بہار ریختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب آصفی (۱) پیدا کردن بہار و (۲) کنایہ از آخر شدن بہار (طالب آملی ۵) چو بہار جلوہ ریزی بچمن زپای رنگین ؛ زسر آید گلستان بدمحنای رنگین ؛ (شفای اصفہانی ۵) خوش است گلشن وصل و شگوفہ ہای امید ؛ ولی چہ سود کہ زود این بہار می ریزد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) بہار پیدا کرنا ۔ بہار لانا ۔ (۲) بہار آخر ہونا ۔ بہار جانا ۔

بہار ساختن مصدر اصطلاحی قرار دادن بہار است (ظہوری ۵) خود را بہار ساختہ بیرون نہد قدم ؛ افتد اگر گذار خزان

رابباغ ما، (اردو) بہار قرار دینا۔ بہار بنا لینا۔ بہار بنجانا۔

بہارستان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) از عالم گلستان و بوستان و (۲) نام کتابی از تصنیفات مولانا عبدالرحمن جامی در جواب گلستان سعدی (ظہوری ے) عارضش از ماہ و خور رخشان تر است، روز بہارستان بہارستان تر است، (و لہ ے) گر نکردی خونفشان گلگشت باغ، این طراوت در بہارستان چراست، **مؤلف** عرض کند کہ نزد اول جائی کہ دران بہار بسیار است کہ ستان در فارسی زبان درہمین مواقع با لفظی ترکیب می یابد (اردو) (۱) بہارستان۔ باغ کو کہہ سکتے ہیں مؤنث (۲) بہارستان ایک کتاب کا نام ہے جو جامی کی تصنیفات سے ہے۔ مؤنث۔

بہارشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رفتن بہار است (سلیم طہرانی ے) شد بہار و رفت ہر کس بر سر کاری سلیم، محتسب ہم در پس کاری کہ میدانی نشست، (اردو) فصل بہار جانا۔ بہار کا موسم گزر جانا۔

بہارشگفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است معنی شگفتگی بہار بمعنی مصدری است (طالب آملی ے) تا نسبت بحاشیۂ لالہ شگفند، پس را بہار از چمن ہالہ بشگفند، (اردو) بہار شگفتہ ہونا۔ بہار آنا۔

بہارعنبر اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) گداختن عنبر و انتشار بوی آن و بقول بعض گویند کہ (۲) عبارتست از نوعیتی کہ در جوہر عنبر باشد و فرماید کہ از صاحب زبان مسموع است کہ (۳) بمعنی وقت فروختن عنبر باشد لیکن درین بیت سلیم راست نمی آید (ے) فزای گلشن ہندوستان گلستانیست، کہ نخل موم چو عنبر دران بہار کند، وارستہ گوید کہ (۴) سفیدی زردی آمیز کہ از شکستن عنبر اشہب پدید آید (صائب ے) بہار عنبر اشہبا سفیدۂ سحر است، بخوشناسی کہ ازین نو بہار بہرہ ور است، صاحب بحر الجواہر محققین

بالا ذکر ہر چہار معنی کردہ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که ۵، رنگ عنبر که به سبزی می زند (صائب ع) تلاش یکرنگی کردم ز خامی ہا ندانستم ٭ که در خامی بہار تجزیه نی ہست عنبر را ٭ (ولہ ع) عنبر برخ فگنده نقاب از بہار خویش ٭ تا دیده است آن خط چون مشکناب را ٭ صاحب غیاث بہ معنی اوّل وچہارم قانع ۔ صاحب انند ہم بایشان موافق عرض کند کہ ہمہ محققین الزبان یعنی سروری و ناصری وجامع از ین ساکت ومحققین بالا طبع آزمائی کردہ اند از کلام استادان حق آنست کہ این نہ مرکب اضافی است وکنایہ از رنگ و بوی عنبر کہ ہمین است بہارش از قبیل بہار گل و در کلام سلیم (بہار کردن عنبر) بمعنی بو دادنش و از ہمہ اسناد متذکرہ صدر ہمین یک معنی پیدا می شود و از ہمہ محققین بالا صاحب تحقیق قریب بہ این معنی رسیدہ دیگران در غلط افتادہ اند فقط (اردو) عنبر کا رنگ ۔ مذکر اور اسکی بو ۔ مونث

بہار فشاندن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی گوید کہ آخر شدن بہار است (صائب ع) پیش از خزان بخاک فشاندم بہار خویش ٭ مردان بدیگری نگذارند کار خویش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از کلام صائب (بہار فشاندن بخاک) پیدا است کہ بمعنی کالعدم و رخصت کردن بہار و دور کردن بہار و اگر بدون لفظ خاک ہم گیریم معنی متعدی پیدا می شود نہ لازم چنانکہ صاحب آصفی باستناد ہمین بیت صائب گفتہ ۔ سخن فہمی عالم بالا خوب معلوم شد (اردو) بہار کو دفنا

بہار کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول از ستمعی (۱) شگفتن گل و ریاحین (طالب کلیم ع) درین بہار ز تشریف عام نوروزی ٭ نہال قامت ہر شخص کردہ است بہار ٭ و (۲) قی کردن نیز از عالم شگوفہ کردن (رفیع ع) مستند ہمچو لالہ جمعی سیاہ کاسہ ٭ کز بخل می نخورند اما بہار کردند ٭ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مؤلف**

عرض کند که (۳) متعدی معنی اوّل هم (صائب
ع) رنگ شکسته می‌شکند شیشه در جگر * از می
خزان چهرهٔ ما را بهار کن * مخفی مباد که معنی سوم
در کلام رفیع هم درست می‌شود و موافق
قیاس هم پس معنی دوم را طالب سند دیگر می‌بایم
که خلاف قیاس است و معاصرین عجم هم بر زبان
ندارند و محققین اہل زبان هم ازین ساکت
(اردو) (۱) بہار آنا (۲) بہار پر آنا (۳) بہار لانا

بہارکی اصطلاح - بقول شمس در فارسی
نام داروئی است که آن را سوده گوہر گویند
صاحب محیط ذکر بہارنگی کرده گوید که در شکستن
گفته بہارنگی و بقول بعض اسم ہندی پوست
درختیست کہ طعمیش تلخ و تیز و گرم و خشک و محلّل و
مقوّی اعصاب و دافع مادّهٔ خام و آماس اعضا الخ
مؤلف عرض کند که جای دارد که در کتابت صاحب
شمس تصحیفی راہ یافته و می‌توان فارسیان این
را بحذف نون و تبدیل کاف فارسی بعربی استعمال
کرده باشند معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فارسی زبان هم ازین ساکت الّا صاحب مؤید ذکر
این کرده و ما صراحتش بر بہارنگی کنیم و صاحب محیط
ذکر (سوده گوہر) هم نکرد (اردو) ایک دوا کا
نام جسکی حقیقت معلوم نہوسکی - مؤنث

بہار گذشتن استعمال - بقول آصفی بمعنی منقضی
شدن بہار یعنی گذشتن فصل بہار و موسم گل باشد
(فغانی شیرازی ع) وقت گلم تمام بہ آه و فغان
گذشت * چون بگذرد خزان که بہارم چنان گذشت
* (اردو) فصل بہار گذر جانا موسم گل گزر جانا

بہارلو اصطلاح - بقول بہار بضمّ لام قومیست
از ایران مثل شاملو و نواب آصف الدوله بہادر
و شاہی - بہارلو بوده صاحب انند نقل نگارش
صاحب لغات ترکی این را لغت ترکی نوشته پس
معلوم می‌شود که نام قوم ترک است نه ایران
(اردو) بہارلو - ترکی مین ایک قوم کا نام
ہے - مؤنث -

بہار نارنج اصطلاح۔ بقول بہار گل نارنج
ازینجاست کہ عرقش را عرق بہار خوانند و فرماید
کہ شیخ ابوالفضل در اکبرنامہ در آئین خوشبوی این
لفظ را استعمال کردہ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و بمعنی ششم بہار
ہم ہمین معنی گذشت (**اردو**) بہار۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ گل نارنج۔ گھٹے کا پھول چنانچہ روغن بہار
اسی وجہ سے نام رکھا گیا۔ مؤنث۔

بہارنگی اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ نولکشور
داروئیست کہ آن را سوندا کہیر و گندہین گویند و در
نسخہ قلمی این را بہارگی نوشتہ کہ نامش سوندا کہیر
و گندہین و او گل ہم باشد و در نسخہ دیگر قلمی نام
بہارگی (سوندا ہیر) و (لندہین) و گل نوشتہ۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط از (سوندا کہیر)
و (سوندا کہیر) و (سوندا ہیر) ہر سہ ساکت و ذکر
گندہین و لندہین ہم نکردہ و او گل و گل ہم نہ نوشتہ
از بیان شمس و مؤید وجود بہارگی ثابت است کہ
ذکرش گذشت و بہارنگی مصحف مطبع نولکشور پیش
مہمان بہارگی باشد کہ حقیقت کاتش و ضوح
نپیوست (**اردو**) دیکھو بہارگی۔

بہاری بقول بہار منسوب بہ بہار کہ (۱)
عبارت از موسم گل باشد چنانکہ ابر بہاری
و (۲) از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ رنگیست سفید
چرکین مانا بہ بہار نارنج۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر منسوب بہ بہار کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم
را بدون سند استعمال بر مجرد قول بہار تسلیم
کہ معاصرین عجم بزبان ندارند (**اردو**) (۱)
فصل گل۔ مؤنث (۲) ایک میلا اور سفید رنگ
مثل بہار نارنج۔ مذکر۔

بہاز بقول برہان بکسر اول و ثانی بالف کشیدہ
و بہ زای نقطہ دار زدہ اسپ اصیلی را گویند
کہ در ایلقی بجہت نتاج گرفتن سر دہند صاحب
جامع بر اسپ تخمی قانع خان آرزو در سراج گوید

...اصیلی که برای نتاج گرفتن در گله سر دہند مؤلف عرض کند که ما این را باعتبار صاحب جامع اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) تخمی گھوڑا جو بچہ کشی کے لئے رکھیں۔ مذکر۔

بہاشتن بقول ملحقات برہان باول مفتوح بروزن نداشتن بمعنی گریہ کردن باشد صاحب موارد بذیل بہانستن ذکر این بحوالہ ملحقات کردہ و بر حاشیہ اشارہ کند کہ بہانتن بہمین معنی مصدر زند و پازند است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ در لغت زند و پازند بہانس بمعنی گریہ آمدہ و دستوران زردشت معاصر تصدیق این می کنند و ہمین است اسم مصدر بہانتن بحذف سین مہملہ و ہمین است اسم مصدر بہانستن کہ می آید و ہمین است اسم مصدر بہاشتن بحذف نون و تبدیل سین مہملہ بہ شین معجمہ چنانکہ گستی و کشتی و این مصدر متروک است کہ بزبان معاصرین مستعمل نیست (اردو) دیکھو بہانستن۔

بہاشکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی کم کردن قیمت باشد (صائب ؎) خط ول سنگین بہای لعل جانان راشکست٭ دیدہ از حق نمک بست و نمکدان راشکست٭ (انوری ؎) زلف تو مصاف عنبر تر شکند٭ لعل تو بہای تنگ شکر شکند٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) قیمت گھٹانا قیمت کم کرنا۔

(الف) **بہ افتاد** اصطلاح۔ صاحب بحر گو (ب) **بہ افتادہ** (الف و ب) بمعنی بہبود و رفاہ حال کردہ صاحبان (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و جامع و بہار ذکر الف کردہ اند و صاحب برہان بہ (ب) قانع و خان آرزو در سراج ہم ذکر (الف) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف (ب) باشد (سعدی ؎) بحکم نظر در بہ افتاد خویش٭ بگیرفتند ہر یکی راہ خویش٭ (میر حسن دہلوی ؎) ما ہستی کہ کندم ازان چہ خیزد ہیچ٭ اگر بپای تو افتم

بہ نوا دمنست ؛ (اردو) الف اور ب بہبودی
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بہتری۔ بھلائی
فائدہ۔ رفاہ۔ خیریت۔ عافیت۔

بہا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تشخیص
قیمت کردن و قیمت قرار دادن و تصفیۂ قیمت
نمودن است (عرفی شیرازی ؎) در مصر حسن
تو نستانند رائگان ؛ کنعان صدف دریکہ بہا کرد
روزگار ؛ (اوحدی (ع) اگر بہر دو جہانش بہا
کنم یک موی ؛ (اسیر اخسیکتی ع) بہا کردست یکدست
تہی را ؛ (ظہوری ؎) ہرگز کسی ہزار دل و دین
نداشت است ؛ بیرحم من نگاہ ترا این بہا کردی
(اردو) قیمت ٹھہرانا۔ بقول آصفیہ۔ مول تقرر
کرنا۔ بھاؤ ٹھہرانا۔ قیمت مقرر کرنا۔ بقولہ۔ دام لگانا
قیمت لگانا بقولہ مول قرار دینا۔

بہا گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
ارزش پیدا کردن (مخلص کاشی ؎) ہر آن
متاع کہ افزود کاست قیمت آن ؛ بجز حیا
کہ چو افزون شود بہا گیرد ؛ (ولہ ؎) ہمیشہ
جنس ہنر رونق از غنا گیرد ؛ گہر ز دست
صدف چون رود بہا گیرد ؛ صاحب بحر ہم ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) قیمت پانا۔

بہا گیر بقول برہان با کاف فارسی بروزن
تباشیر ہر چیزی را گویند کہ قیمت و بہای بسیار
داشتہ باشد بہا گوید کہ متاع قیمتی کہ گرانمایہ
باشد صاحب سروری این را مرادف بہاور
گفتہ بہمین معنی نوشتہ صاحبان ناصری و جامع
و بحر ہم ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند
کہ از ہمان مصدر (بہا گرفتن) است کہ گذشت
(اسم فاعل ترکیبی) و معنی حقیقی این ارزش پیدا
کنندہ۔ تصرف فارسیان و نتیجۂ محاورہ باشد
کہ بمعنی مقدم الذکر مستعمل است (حکیم فردوسی ؎)
دو پارہ بہا گیر و دو گوشوار ؛ یکی طوق پرگوہر شاہوار

(اردو) اچھی قیمت پانے والی چیز۔ بیش بہا چیز۔ قیمتی چیز۔ مؤنث۔

بہامین اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بر وزن معاجین فصل بہار را گویند صاحب جہانگیری هم در ملحقات ذکر این کرده و صاحبان ہفت و اند هم **مؤلف** عرض کند که اصل این بہاران بود بمعنی منسوب به بہار و کنایه از فصل بہار فارسیان رای مہمله را بدل کردند بمیم و ہمین است مثال اوّل این تبدیل (اردو) فصل بہار۔ بہار کی فصل۔ بہار۔ مؤنث۔

(الف) **بہانتن**
(ب) **بہانستن**
صاحب موارد بذیل بہانشتن ذکر (الف) کرده می فرماید که مصدر رزند و پازند است مرادف (ب) و صاحب برہان نسبت (ب) گوید که بفتح اوّل بر وزن ندانستن بمعنی گریه کردن صاحب بحر نیز تائید که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید صاحبان سراج و جامع و جہانگیری در ملحقات و اند و ہفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (بہاشتن) نوشته ایم که گذشت (اردو) دیکھو بہاشتن۔ رونا۔

بہانه بقول سروری یعنی دفع کردن بحیله (خواجه حافظ ره) نصیحتی کنمت بشنو و بہانه مگیر ٭ هر آنچه ناصح مشفق بگویدت بپذیر ٭ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده۔ صاحب ملحقات برہان گوید که (۱) عذر بیجا و (۲) بمعنی واسطه هم صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که دستاویزیست بی فروغ برای ستیز با دشمن یا گریز از و و مانند ایہا بہار گوید که معروف و دنباله دار از صفات اوست و با لفظ افتادن و افگندن و انگیختن و دادن و داشتن و شکستن و ماندن و نهادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است صاحبان مؤید و اند و آصفی و ہفت هم این را فارسی دانسته اند زائد صاحب مؤید بحواله قنیه ذکر معنی دوم هم کرده استعمال مرکب این در ملحقات می آید بخیال ما ماخذ این

جزین نباشد کہ نفی است از بہا یعنی قیمت این ہیچ است وکنایہ از ناپسندیدہ و مراد از حیلہ کہ فعل پسندیدہ نیست معاصرین عجم این تعریف ماخذ را پسند کنند و عجب است از ناصری و جامع و سراج کہ این را ترک کردہ اند و ما باعتبار صاحب سروری و فدائی کہ محققین اہل زبانند این را فارسی تسلیم کنیم (اردو) (۱) بہانہ بقول آصفیہ حیلہ۔ عذر۔ مس۔ بناوٹ۔ ظاہرداری۔ ڈھوکا (۲) سبب۔ وسیلہ

بہانہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیش کردن حیلہ باشد (ملا جامی ؒ) دلم شد تیر محنت را نشانہ ٭ زبس کاری بہانہ بر بہانہ ٭ (انوری ؒ) ہمہ عذر لنگ است کز تو شنیدم ٭ سرماندری بہانہ چہ آری ٭ (اردو) بہانہ کرنا بقول آصفیہ۔ حیلہ کرنا۔ عذر پیش کرنا۔

بہانہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی تشخیص قیمت کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (نسبتی تھانیسری ؒ) دل را بہای سہل نہادی و نرخ کم ٭ معلوم می شود کہ خریدار نیستی ٭ (اردو) قیمت مشخص کرنا۔ تشخیص قیمت کرنا۔ قیمت قرار دینا۔ دام لگانا۔

بہانہ افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن حیلہ (حسن دہلوی ؒ) یار آوارگی ہمی خواہد ٭ رفتن حج بہانہ افتادہ است ٭ (اردو) بہانہ واقع ہونا۔

(الف) **بہانہ افگندن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو
(ب) **بہانہ انگیختن**
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بہانہ کردن باشد (خسرو ؒ) دل از سودای شیرین در غم افگند ٭ بہانہ بر فراق مریم افگند ٭ (کمال خجندی ؒ) گر کسی بی بہانہ نتوان گشت ٭ صد بہانہ بعشوہ انگیزد ٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ برخاستن استعمال۔ صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ باقی نماندن و دفع شدن بہانہ (اہلی شیرازی
ع) خوش آنکہ مست شوی تا بہانہ برخیزد ، تو باشی
و من و شرم از میانہ برخیزد ، (ظہوری ع)
کردیم چہ عجزہا کہ آمد بنشستہ ز پا بہانہ برخاست
، (**اردو**) بہانہ باقی نہ رہنا۔ بہانہ دفع ہو جانا۔

بہانہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کرد
برای بہانہ باشیدن است (ملا جامی ع) مرا
بگوی تو خواہم کہ خانۂ باشد ، ز بہر آمدن آنجا بہانہ
باشد ، **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی وجود
بہانہ دیگر ہیچ (**اردو**) بہانہ ہونا۔

(۱) **بہانہ جُستن** استعمال۔ صاحب آصفی
(۲) **بہانہ جو** ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ (۱) بہانہ کردن است و
(۲) بہانہ جو) اسم فاعل ترکیبی از ہمین (صائب ع)
ما نہ بہانہ جو را بیکطرف نہادہ ، شرم ستیزہ خو را
در خاک و خون کشیدہ ، (انوری ع) بس بو العجب
بہانہ جوئی است ، بس کینہ کش و ستیزہ کار است
، (ولہ ع) بہانہ چہ جوئی کرانہ چہ گیری ، بیا در میان
نہ بحق ہر چہ داری ، (**اردو**) (۱) بہانہ کرنا۔
بہانہ جو ہونا۔ (۲) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ خواستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ خواہش بہانہ کردن و بہانہ جستن و در فکر
بہانہ بودن (سلیم طہرانی ع) خواہد بہانہ از
پی خون ریختن مگر ، تیغ ترا ز دیدۂ من آب دادہ اند
، (**اردو**) بہانہ کی فکر میں ہونا۔ بہانہ چاہنا۔
بہانہ ڈھونڈنا۔ بقول آصفیہ۔ موقع تاکنا۔ موقع کا منتظر رہنا

بہانہ دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ موقع بہانہ دادن و تعلیم بہانہ کردن (خسرو
ع) بر سر پای بود جان ناز و کرشمہ ہای تو ، داد
بہانہ ہا بسی جان بہانہ جوی را ، (**اردو**) موقع

دینا۔ بہانہ کا موقع دینا۔ بہانہ سکھانا۔ بہانے کی تعلیم دینا

بہانہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ پیدا کردن و بہانہ جو بودن و بہانہ کردن (جعفر قزوینی ؎) شوری ز تو غافیانہ دارد ٭ بلبل گل را بہانہ دارد ٭ **(اردو)** بہانہ کرنا۔

بہانہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہانہ کردن است (میلی ہروی ؎) غافل بمن رسید و وفا را بہانہ ساخت ٭ افگند سر بپیش و حیا را بہانہ ساخت ٭ **(اردو)** بہانہ کرنا۔

بہانہ ساز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف بہانہ جوی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گذشتہ (کلیم ؎) خوش آن زمان کہ عتابت بہانہ ساز نبود ٭ زبان تیغ جفا اینقدر دراز نبود ٭ **(اردو)** دیکھو بہانہ جو۔

(الف) **بہانۂ شاخدار** اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعریض گویند (بہانہ شاخ دارد) ولیک مخصوص بہانہ نیست در چنین مواقع ہمہ جا گویند و فرماید کہ بزعم بعضی شاخ بہانہ شقوق بہانہ است (سعید اشرف ؎) تا بخود جنبیدہ از یکدگر پاشیدہ است ٭ بر سر شاخ بہانہ است آشیان زندگی ٭ صاحب بحر گوید کہ چون کسی گوید کہ من بہانہ نمی کنم از راہ تعرض گویند کہ (بہانہ شاخدار) بہار (بہانہ شاخ دارد) را نوشتہ نقل ہمان تعریف می کند کہ وارستہ کرد **مؤلف** عرض می کند کہ سند سعید ہیچ تعلق ازین ندارد حق آنست کہ مقولۂ فارسیان است

(ب) **بہانہ شاخ دارد** یعنی چون کسی گوید کہ آغا من بہانہ نمی کنم در جوابش استعمالش می کنند بطریق تعریض استفہامی مقصود آنست کہ بہانۂ تو ظاہر است باز می گوئی بہانہ نمی کنم بہانہ را شاخی نیست کہ بتو نشانش دہیم واضح باد کہ

وارستہ درست گوید کہ استعمال (شاخ دارد) در ہمچو محل مخصوص بہانہ نیست بلکہ برای چیز دیگر ہم مثلاً برای عداوت یا انکار و امثال آن چیزی کہ در حس ظاہری نباشد (اردو) دکن مین بہانہ یا انکار یا عداوت وغیرہ کے محل پر کہتے ہین (یہہ بہانہ نہین تو پھر کیا ہے کیا بہانہ کو پھوٹین) یعنے تم خواہ نخواہ انکار کرتے ہو اگر بہانے کو سینگ ہوتے تو ہم انکو پکڑ کر دکھلا دیتے۔

بہانہ شکستن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ رفع بہانہ و علاج آن (وحید ع) سرش داشتم بہ بنیاز آن یگانہ را٭ تیغش بدست داد شکستم بہانہ را٭ صاحب بحر ہم بانش۔ بہار گوید کہ رفع بہانہ و تدارک آن کردن صاحب آصفی نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ مرادف قطع حجت کردن است۔ (اردو) بہانہ مٹانا۔ دکن مین کہتے ہین "جھوٹے کو گھر تک پہنچانا" قطع حجت کرنا۔

بہانہ طلب استعمال۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع و نقل نگارش اند ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بہانہ جو ولیکن بر زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم اگرچہ موافق قیاس باشد (اردو) بہانہ جو۔ بہانہ کرنے والا۔

بہانہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہانہ ساختن است۔ بہانہ پیش آوردن (فغانی شیرازی ع) بہ بستر افتم و مردن کنم بہانہ خویش٭ بدین بہانہ مگر آرمش بخانہ خویش٭ (اردو) بہانہ کرنا۔

بہانہ گذاشتن استعمال۔ ترک بہانہ کردن است (ظہوری ع) بس است خواب ز افسون فسانہ بگذارم٭ بکار و بار درآیم بہانہ بگذارم٭ (اردو) بہانہ ترک کرنا چھوڑ دینا۔ بہانہ جوئی سے باز آنا۔

بہانہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہانہ کردن است (حافظ ؎) نصیحتی کنمت بشنو وبہانہ مگیر ٭ کہ آنچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر ٭۔ **(اردو)** بہانہ کرنا۔

بہانہ ماندن استعمال۔ مراد از وجود بہانہ بمعنی بہانہ بودن (ظہوری ؎) رفتیم از میان کہ نباشیم در کنار ٭ دیگر نماند بہر جدائی بہانہ ٭۔ **(اردو)** بہانہ ہونا۔

بہاور اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اول بروزن تناگر بمعنی بہاگیر است کہ چیزی بسیار قیمتی و پر بہا باشد صاحبان بحر و بہار و سروری و ناصری و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند (ابو الخطیر ؎) بہاوردری از دستم برون کرد ٭ بہ نیرنگ و فسون این دہر غدار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ کلمۂ ور افادۂ معنی خداوند و صاحب کند وقتی کہ با کلمۂ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و بارور ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** دیکھو بہاگیر۔

(الف) **بہ اوفتاد** اصطلاح۔ بہار ذکر

(ب) **بہ اوفتادہ** الف کردہ و صاحب انند ذکر ہر دو **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان (بہ افتاد و بہ افتادہ) باشد کہ گذشت بزیادت واو بعد الف (میر حسن ؎) ملامتی کہ کنندم از ان چہ خیزد ہیچ ٭ اگر بپای تو افتم بہ اوفتادنست ٭ **(اردو)** دیکھو بہ افتاد و بہ افتادہ

بہای بقول انند مرادف بہاور **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خورد۔ این مزید علیہ بہاست بزیادت تحتانی چنانکہ قبا و قبای و آنچہ مرادف بہاور است بہائی باشد بدو تحتانی کہ می آید **(اردو)** دیکھو بہائی۔

بہائم بقول رہنما جانور۔ صاحب انند می فرماید کہ لغت عرب است بمعنی چارپایان مثل اسپ و شتر و گاو و غیرہ کہ جمع بہیمہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ درست می فرماید۔ فارسیان استعمال لغت

(۵۹۶)

…ب کردہ اند و فارسی نیست (سعدی ره) یا سخن آرای چو مردم بہوش ॥ یا تو بہائم ہمچو بہائم خموش بہ۔

…اردو) بہائم۔ چارپائے۔ مذکر۔

…(الف) بہبود | الف بقول ملحقات بہان
…(ب) بہبودی | و بحر بمعنی خیریت۔ صاحبان
…ند و ہفت ہم ذکر این کردہ (انوری ره) ہیچ
…ش سودای تو بہبود نداشت ॥ سکین دل
…ن امید بہبود نداشت ॥ صاحب فدائی ذکر (ب)
…ردہ گوید کہ خوب شدن از بیماری و ناسازی
و رہیدن از بدآئینی باشد مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی الف
خوب است و درست۔ فارسیان مجازاً آن را بمعنی خوبی و
خیریت استعمال کردہ اند و این معنی حقیقی ب باشد و یای
مصدری در آخر الف زیادہ کردہ دیگر ہیچ (اردو)
الف بہبود کہہ سکتے ہیں بمعنی خیریت (مؤنث) (ب)
بہبودی۔ دیکھو بہ افتاد۔

…بہبہان | بقول وارستہ شہریست پای تخت کوہ کیلویہ کہ ساکنان آنجا ہمہ نامقید و ارذل
…ند و سیم آنجا ہم کم عیار مؤلف عرض کند کہ خصوصیت سیم درست نیست بلکہ سیم و طلا ہر دو۔
…دائرہ ہروی ره) اثرہای نیکو زنام نکو بہ ॥ کو اہم عیار زر بہبہانی ॥ بہار گوید کہ ہر دو بای تازیست
…ہا بروزن کہکشان (ملا فوقی یزدی ره) در چشم جماعتی کہ قلب اند ॥ بیقدر چو سیم بہبہانم
…ولہ ره) الا ای شیخ بر صیصای ثانی ॥ کہ باشد سیم زہدت بہبہانی ॥ (اردو) بہبہان۔ کوہ
…کیلویہ کے پای تخت کا نام ہے جہاں کے لوگ ارذل اور زر و طلا بھی کم عیار ہوتا ہے۔ مذکر۔

…بہ پشمینہ پوش | اصطلاح۔ بقول بحر (پشمینہ
…پوش) صفت بہ است باعتبار رنگ کہ برتو
…ان می باشد۔ مؤلف عرض کند کہ غیر از بحر
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و دست
سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو)
دیکھو بہ۔

بہنت بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و سکون فوقانی نوعی از طعام و بعضی گویند شیر برنج است
و بعضی فرنی نامند که برادر زادۂ فالودہ باشد و بقول بعض حلوای برنج و معرب آن بہطا با تشدید طای
حطی۔ صاحبان جامع و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری نیز کہ این گوید کہ در فرہنگہا
ندیدہ ام۔ خان آرزو در سراج بنقل قول برہان می فرماید کہ تحقیق بہطہ در بتہ گذشت و ظاہر اہمان
کہ در ہندی بہہت نیز گویند۔ غایتش در ہندی با و ہای مشترک التلفظ اند و بر غیر ہندی تلفظ آن دشوار
و بکسر اوّل و فتح دوم نام رودخانه ایست در کشمیر و نیز نام دریائی از پنجاب و ظاہر ا ہر دو یکی است
مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت این را بمعنی دوم بتا عرض کردہ ایم کہ بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو
بتا کے دوسرے معنے۔

بہتان بقول بہار بالضم بمعنی (۱) دروغ و (۲) افترا و فرماید کہ با لفظ بستن و کردن و نہادن بصلہ
بر مستعمل۔ صاحبان غیاث و آصفی ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند این را لغت عرب گوید **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را آوردہ فارسیان استعمال این با مصادر فرس
کردہ اند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) (۱) جھوٹ۔ مذکر۔ (۲) بہتان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم
مذکر۔ دوش۔ تہمت۔ افترا۔ جھوٹا الزام۔

بہتان بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تہمت کردن است متعلق بمعنی دوم بہتان
(والہ ہروی ع) گذشت آنکہ بقانون سنت شعراء
توان بخاطر ممدوح بست بہتان را ۔ (**اردو**)
بہتان جوڑنا۔ بہتان دھرنا۔ بہتان رکھنا۔ بہتان
لگانا۔ بہتان لینا۔ بقول آصفیہ طوفان اٹھانا۔
اسی طرح تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ لینا۔

(دیکھو انداختن تہمت) اور (بستن تہمت)

بہتان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است کہ گذشت متعلق بمعنی دوم بہتان (دالۂ ہروی ے) گریبان را بدست چاک دہ طور مجانین را ٭ دگر بیگانہ ہم زین نسبتی برخویش بہتان کن ٭ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتان گفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی غلط گفتن است متعلق بمعنی اول بہتان (حافظ ے) کہ گفت حافظ از اندیشۂ تو باز آمد ٭ من این نگفتہ ام آن کس کہ گفت بہتان گفت ٭ مخفی مباد کہ صاحب انند کہ (بہتان گوی) را بمعنی دروغ گوی و مفتری آوردہ اسم فاعل ترکیبی است از ہمین (اردو) جھوٹ کہنا۔ غلط کہنا۔

بہتان نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بہتان بستن است و متعلق بمعنی دوم بہتان (نظیری نیشاپوری ے) بہتان گنج بر دل ویران نہادہ ٭ ورنہ خراج بردہ ویران نبودہ است ٭ (انوری ے) گرش بہتان نہد خصم بد اندیش ٭ ورش عصیان کند چرخ ستمگر ٭ (اردو) دیکھو بہتان بستن۔

بہتانہ بقول شمس لغت فارسی است (۱) بالفتح جانوری را نام است کہ آن را بوزنہ نیز گویند و قیل بابای فارسی و بالکسر (۲) کلیچہ و قرص **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین ازین لغت غیر معروف ساکت و مجرد قول صاحب شمس کہ بی تحقیقش اظہر من الشمس است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند معنی لفظی این منسوب بہ بہتان است و ہیچ تعلق با معنی اول و دوم ندارد و بابای فارسی ہم نیامدہ۔ صاحب مؤید (بہنانہ) را بہ بای فارسی و نون سوم عوض فوقانی

آوردہ گوید کہ جانور معروف وقیل باپای تازی ہم وآن راکپتی ہم گویند و نیز کلیچۂ روغنی (انتہی)
شک نیست کہ صاحب شمس بہ تصحیف آن بہتانہ بہ فوقانی سوم دریجا قائم کردہ (اردو) دیکھو بہتانہ

بہتر بقول بہار (۱) معروف صاحب انند
نقل نگارش صاحب شمس گوید کہ (۲) بضم کمیٖ وسوم
در فارسی زبان بمعنی کوتہ بالا وہم رستہ **مؤلف**
عرض کند کہ بہ معنی خودش و بہتر زائد ازان در
خوبی و بہترین زائد از بہتر است کہ می آید۔ باالجملہ
این مرکب است باہہ و تر بمعنی بسیار خوب آنچہ صاحب
شمس ذکر معنی دوم کردہ لغو است ولس معاصرین
عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازان
ساکت (**اردو**) (۱) بہتر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
بہت اچھا۔ بہت خوب۔ افضل۔ اول درجہ کا۔ تاکید (۲) ترجمہ

بہتر از اعتدال دوائی نتوان یافت مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان بصفت اعتدال استعمال این کنند و ترجمہ
(خیر الامور اوسطہا) باشد مقصود آنست کہ اگر اعتدال
نگہدارند بیماری عارض نگردد و ضرورت دوا
نیفتد مرادف (اندازہ نگہدار) کہ فارسیان بر
زبان دارند (**اردو**) دکن مین کہتے ہین۔
ہر کام مین اعتدال نعمت ہے ؎

بہترک بقول برہان بتای قرشت بر وزن
اسپرک (۱) نام سالی است سیزدہ ماہہ کہ پارسیان
پیش از ظہور اسلام از کبیسہ یکصد و بیست سال [illegible]
می کردہ اند یعنی بعد از ہر صد و بیست سال یک سال
را سیزدہ ماہہ می شمردہ اند و آن را بہترک می نامیدہ اند
و این در زمان ہر پادشاہی کہ واقع می شد دلیل
بر شوکت و عظمت آن پادشاہ می دانستہ اند و او
را اعظم سلاطین می دانستہ اند بلکہ عقیدۂ آنہا
این بودہ کہ سال بہترک جز در زمان پادشاہ
با شوکت واقع نمی شود چنانکہ در زمان نوشیروان
واقع شد و دران سال دوازدہ بہشت [illegible]

یافت صاحبان جہانگیری و رشیدی و ہفت و انند
وسراج ہم ذکر این کردہ اند (شہریاری ؎)
زدور چرخ ترا عمر آنقدر بادا ۔ کہ بہترک بنردش
عمر نوح و صد چون آن ۔ صاحب ناصری گوید کہ
(۲) برحسب ترکیب بمعنی بہتر کوچک ہم مستعمل (شیخ
سعدی ؎) زخم فرہاد بہترک می بود ۔ گرنہ شیرین
نمک پراگندی ۔ **مؤلف** عرض کند کہ کاف در
آخر این بہر دو معنی برای تعظیم است چنانکہ بابک
ومامک یا کاف نسبت چنانکہ نان سنگک (اردو)
(۱) بہترک فارسیون نے تیرہ مہینہ کے سال کو کہا ہے
جو ایک سو بیس سال کے بعد آتا ہے اور یہ فرق
کبیسہ کی وجہ سے ہوتا ہے (۲) کسی قدر بہتر ۔

بہترین بقول ملحقات برہان و بحر (۱) اشارہ
بحضرت رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ و آلہ ۔ بہار گوید
کہ (۲) از عالم نوآئین و ترین چہ یادلون برائے نسبت
است کہ گاہی بمعنی مذکور آید چنانکہ مہین و مہین
یعنی شخص منسوب بماہیتی کہ آن راکہ دمہ توان گفت
وگاہی زائدہ باشد چنانکہ در مشالین واوبین ۔
(نظامی ؎) بدو گفت کای بہترین بخت من ۔ کہ
سزاوار پیرایہ تخت من ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
(۳) بمعنی بہترتر چنانکہ ذکرش بہ بہتر گذشت و بمعنی
اول کنایہ باشد (اردو) (۱) سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) منسوب بہ بہتر (۳) بہت
بہتر ۔ بہت زیادہ اچھا ۔

بہترین بخت استعمال ۔ بقول انند بمعنی نیک
یعنی بخت او بہتر باشد از بخت دیگران سند این بر
بہترین گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بہار ذیل
بہترین ہم ہمین معنی بیان کردہ است و ہر دو سکندری
خوردہ اند در تعریف معنی این کسی کہ بخت او بہتر تر
باشد از دیگران محققین بالا در بہتر و بہترین فرق
نکردہ اند (اردو) وہ شخص جس کی قسمت
اوروں سے بہت بہتر ہے ۔

بہترین خلف اصطلاح ۔ بقول بحر و مؤید
وہفت اشارہ بسوی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اول بہترین کہ
گذشت وکنایہ باشد (**اردو**) دیکھو بہترین کے پہلے معنے

بہترین خلق اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
مظہر العجائب بہ فتح خای معجمہ مرادف بہترین خلف
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی
است وکنایہ باشد (**اردو**) دیکھو بہترین خلف۔

بہت گنگ اصطلاح۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ بہر دو کاف فارسی و نون نام شہری
ساختۂ افراسیاب کہ نشیمن او بود وآن را گنگ دژ
نیز گویند و نیز جزیرہ در ترکستان ہست کہ آن را
جزیرۂ گنگ گویند وحقیقت این است کہ در ترکستان
شہری گنگ نام ساختۂ افراسیاب ہست کہ دار الملک
او بود و در واقعۂ خون سیاوش و رفتن رستم
بہ ترکستان و گریختن افراسیاب خراب شد و بار وقت
مراجعت افراسیاب آن را معمور ساخت و گنگ دژ
قلعۂ آن شہر است و غالبا مراد ازین جزیرہ ہمان
خواہد بود دانیست تحقیق توسی و صاحب جہانگیری
گوید کہ آن نام قلعہ ایست کہ ضحاک در شہر
بابل بنا کردہ و در انجا جادوان بسیار بودند
واکنون خراب است و جز تلی ازان نماندہ
واز توابع حلہ است و بر سر آن تل چاہی است
بس عمیق کہ ہاروت و ماروت دران محبوس اند
چنانکہ در عجائب المخلوقات است و در نزہت القلوب است
کہ نام موضعی است در حدود مشرق کہ بتازی قبۃ الارض
خوانند و آن آرامگاہ پریان است روز و شب در انجا یکسان
واز سکندر نامۂ بحری شیخ نظامی نیز ہمین معلوم میشود خان آرزو
خیال خود ظاہر می کند کہ از کسب علم ہیئت نیز ہمین معلوم میشود
کہ (بہت گنگ) و (در ترموخت گنگ) جائی است کہ شب و
روز در انجا برابر است و بعربی قبۃ الارض خوانند **مؤلف**
عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بہ تحقیق نہ پیوست (**اردو**)
بہت گنگ ایک شہر کا نام ہے جو افراسیاب کا پایۂ تخت تھا
اور نیز ترکستان کے ایک جزیرہ کا نام (مذکر)

بہتہ بقول مؤید (در نسخۂ مطبوعۂ نولکشور) بذیل لغات فارسی بالضم نام قبیلہ و زینت و بالفتح جوانی

و شادمانی و در دو نسخ قلمی این لغت یافته می شود صاحب شمس این را لغت عرب گوید **مؤلف** عرض کند که در لغات عرب این را نیافتیم حزین نباشد که تصحیف مطبع بالا این را لغت فارسی قائم کرده و تصحیف صاحب شمس لغت عرب قرار داده و در اصل وجود لغت نیست (اردو) ناقابل ترجمہ

بہتینہ بقول شمس در فارسی زبان بالفتح بہتان و دروغ گفتن را گویند **مؤلف** عرض کند که ما این لغت را در کتب لغات فرس نیافتیم و معاصرین عجم ہم ہمزبان ندارند بدون سند استعمال مجرد قول صاحب شمس را معتبر ندانیم که محقق بی تحقیق است (اردو) دیکھو بہتان ۔

بہج بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی و سکون جیم نام داروئیست که از مصر آورند و بفارسی بوزیدان و بعربی ستعجل خوانند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این را بر بوزیدان بیان کرده ایم صاحب محیط ذکر این نکرده و متحقق نشد که لغت کدام زبان است بر اعتبار برہان و جامع که محقق اہل زبانند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو بوزیدان ۔

بہجہ بقول شمس بفتح و سکون دوم بفارسی زبان بمعنی تازگی و شادمانی باشد **مؤلف** عرض کند که بہجت لغت عرب است بمعنی بالا محقق بی تحقیق فارسی نام نہاد ۔ فارسیان ہمین لغت عرب را بہ تای دراز می نویسند و بترکیب خود استعمال می نمایند (اردو) بہجت بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث خوشی ۔ شادمانی ۔ تازگی ۔

بہ خورش اصطلاح ۔ بقول سفرنگ در شرح چہار فقرۂ (نامۂ شت حی افرام) بکسر اول و خای معجمہ و واو معدولہ بمعنی خورش نیکو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که خور بمعنی خورش می آید و اسم مصدر خوردن است که بجائش می آید (اردو) اچھی خوراک ۔ مؤنث ۔

به دین استعمال۔ بقول ناصری و انند بکسر اول بمعنی دین خوب و پارسیان آئین وکیش خود را به دین خوانده اند و دین لغتی است پارسی که عرب نیز بهمین معنی استعمال کرده **مؤلف** عرض کند که ما این را لغت عربی دانیم فارسیان استعمال این ترکیب خود با لغات فارسی کرده اند تسامح صاحب ناصری است که دین را لغت فارسی قرار داد (اردو) اچھا مذہب۔ مذکر

بهر بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و انند (۱) بروزن شهر نام ولایتی است۔ صاحب ناصری گوید که بدین معنی شاید ابهر باشد والله اعلم صاحب جامع این را بالضم اول گفته **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بہر ایک ولایت کا نام ہے جسکی کیفیت کامل طور پر معلوم نہ ہو سکی

(۲) **بهر**۔ بقول برهان و سروری و جهانگیری و سراج و فدائی و انند بروزن شهر بمعنی حصه و نصیب و بهره (نظامی ه) عراق از ربع مسکون هست بهری ۰ وز آن بهره مدائن هست شهری ۰ (امیر خسرو ه) نه از من ریخت این زهر بر تو ۰ که این بود است بهر از دهر بر تو ۰ صاحبان رشیدی و ناصری این را مرادف بهره گویند صاحب جامع این را بالضم اول گفته **مؤلف** عرض کند که بهره اصل است و اسم جامد فارسی زبان که بجایش می آید و این مخفف آن (اردو) بهره بقول آصفیه فارسی اسم مذکر۔ نصیب۔ حصه۔ بھاگ۔ قسمت (دیکھو بہرے کے تیسرے معنے)

(۳) **بهر**۔ بقول رشیدی و ناصری و سراج و انند بمعنی برای صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی دوم (اردو) واسطے بقول آصفیہ برائے۔ لئے۔ خاطر۔ دیکھو

بهرا بقول برهان بروزن صحرا بمعنی از جهت چیزی و از برای چیزی صاحب سروری هم ذکر این کرده و از حکیم ثنائی سند آورده (ه) حاجت عقل اندرو گشت روا ای عجب ۰ ساخت ز بهرا خویش از دل و طبعش سلب ۰ صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که

بہر بمعنی برای اصل است و استعمال این در فارسی در سند بالا مذکور و برای کہ بہمین معنی گذشت مخفف
زبان بہ الف و یای زائد ہم شدہ یعنی بہرای چنانکہ آن بحذف ہای ہوّز (اردو) دیکھو برای ۔

بہرام بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری جامع و سراج بروزن فرجام (۱) نام فرشتہ ایست کہ محافظت مردم مسافر حوالہ بدوست و امور و مصالحی کہ در روز بہرام واقع می شود بآن تعلق دارد **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی قدیم و اسم جامد باشد (**اردو**) ایک فرشتہ کا نام فارسی مین بہرام ہے جس سے مسافرون کی حفاظت متعلق ہے ۔ مذکر ۔

(۲) **بہرام** ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و ناصری و جامع و سراج نام روز بستم از ہر ماہ شمسی (استاد رافعی **ع**) ہمیشہ تا بود از پیش رشن مہر و سروش ٭ چنانکہ از پس بہرام رام باشد و باد ٭ (فردوسی **ع**) ز بہرام گردون بہ بہرام روز ٭ ولی را بیاز و عدو را بسوز ٭ صاحب رشیدی بذکر این نام ماہ شمسی ہم گفتہ و خان آرزو در سراج گوید کہ در فرہنگ ہای معتبرہ نام ماہ شمسی یافتہ نشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (**اردو**) بہرام فارسی مین ہر ماہ شمسی کی بیسوین تاریخ کو کہتے ہین ۔ مؤنث ۔

(۳) **بہرام** ۔ بقول برہان و سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج نام ستارہ مریخ ہم ہست کہ مکان او آسمان پنجم است و اقلیم سوم از منسوبات اوست (سراج الدین قمری **ع**) ای زبدۂ وجود جہانت بکام باد ٭ کیوان ترا منجّم و بہرام رام باد ٭ صاحب سفرنگ در بمعنی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد و خشوران و خشور) این را لغت زند و پازند داند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (**ارد و**) مریخ (دیکھو اختر پنجم)

(۴) **بہرام** - بقول برہان وسروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج نام پادشاہی
در عراق که او را بہرام گور ہم گفتند بسبب آنکه پیوسته شکار گورخر کردی واو پسر یزدجرد اثیم بود -
مدت چہار سال در ملک او کسی نمرد و پادشاہی او دید وزیر ہ بود چه در زمان او ساز و نوا رواج
کلی داشت (نظامی ع) گرچه بہرام را دوما در ربود * مادر خاک مہربان تر بود * **مؤلف**
عرض کند که مجاز معنی اوّل یا سوم باشد (اردو) بہرام اور بہرام گور ایک پادشاہ عجم کا نام
ہے جو گورخر کا شکار کرتا تھا - مذکر -

(۵) **بہرام** - بقول برہان وجامع گل کاجیره که بعربی عصفر خوانند - خان آرزو در سراج می فرماید
که بدین معنی بہرمان است و بہرمن - قول برہان اغلب که خطاست **مؤلف** عرض کند که نه چنین بلکه
خطای محقق ہندنژاد است که بحقیقت پی نبرد اصل این بہرم است که بقول صاحب محیط عصفر باشد
فارسیان عوض فتحه الف آوردند برای سہولت تلفظ و بہرمان فزید علیه بہرم - صاحب محیط بر عصفر
گوید که بضم عین وسکون صاد وضم فا وسکون رای مہمله اسم عربی است ومعصفر وطوران وام تعنیا
وضریع ہم و بفارسی بہرم و بہرمان و کابیشه و کافیشه و گل کافشه و گل علق و رنگ زعفران و
بلغت دیلمی کاجیره و بیونانی قنجوش و بہندی کسم وکسینه نامند و آن گلی معروف (الخ) **مؤلف**
عرض کند که ما حقیقت این بر اصر لیغی بیان کرده ایم (اردو) دیکھو اصر لیغی -

(۶) **بہرام** - بقول برہان ورشیدی وجامع وسراج نام سرلشکر ہرمز بن نوشیروان که او را
بہرام چوبین می گفتند بسبب آنکه بسیار لاغر وخشک اندام بود **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل
یا سوم باشد که در علم مستعمل شد (اردو) بہرام اور بہرام چوبین ایک میر لشکر کا نام تھا جو

ہرمز بن نوشیروان کی فوج کا سردار تھا۔ مذکر۔

بہرام تل اصطلاح۔ بقول برہان بفتح تای قرشت وسکون لام نام منارہ کہ بہرام چوبین از سر ترکان ساختہ بود صاحبان سروری وناصری وبحر وجامع وسراج ذکر این کردہ اند (فردوسی ؒ) ہمیگر دبرگرد دشت نبرد ٭ سر سرکشان را زتن دور کرد ٭ چو بر ہم نہادند وانبوہ گشت ٭ بہ بالا وپہنای کوہ گشت ٭ چنان جای را نام او زان بل ٭ ہمین ہر کسی خواند بہرام تل ٭ مخفی مباد کہ تل در فارسی زبان بقول برہان بمعنی پشتہ بلند است (اردو) بہرام تل فارسی میں اُس منارۂ بلند کا نام تھا جو بہرام چوبین نے مقتولان ترک کے سروں سے بنایا تھا۔ مذکر۔

بہرامج بقول برہان بفتح میم وسکون جیم معرب بہرامہ است کہ بید مشک باشد وآن گلی است معروف صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ بحث کامل این بر بہرامہ می آید فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند بضرورت (اردو) دیکھو بہرامہ۔

بہرام چرخ اصطلاح۔ ہمان بہرام بمعنی سوم اوست مرکب اضافی صاحبان بحر وانند وغیاث ذکر این کردہ اند وحق آنست کہ بہرام کہ بمعنی اوّل گذشت آن را مضاف کردند بسوی چرخ وکنایہ قرار دادند برای مریخ وبرسبیل مجاز بحذف چرخ مجرد بہرام ہم بمعنی مریخ مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے تیسرے معنے۔

بہرام چوبین اصطلاح۔ ہمان بہرام کہ بمعنی ششمش گذشت صاحبان بحر ورشیدی وہفت وانند ذکر این کردہ اند حق آنست کہ بہرام بمعنی سومش رامضاف کردند بسوی چوبین۔ مرکب توصیفی است وکنایۃً نام نہادند برای سرلشکری کہ ذکرش ہم در انجا گذشت وپس ازان بدون اضافت مجرد بہرام ہم مجازاً بہمین معنی مستعمل شد (اردو) دیکھو بہرام کے چھٹے معنے۔

بہرام روز اصطلاح۔ بقول مؤلف ہمان

ستارہ مریخ کہ ذکرش بر بہرام چرخ گذشت واضافت
بہرام بسوی روز برای کنایہ ایست (اردو) دیکھو
بہرام کے تیسرے معنے ۔

بہرام سپہر اصطلاح ۔ بقول بحر و مؤید و ہفت
وسفرنگ ہمان بہرام چرخ کہ گذشت مرکب اضافی
است ہمچنان کہ بر بہرام چرخ مذکور (اردو)
دیکھو بہرام چرخ ۔

بہرام شیرزور اصطلاح ۔ بقول شمس و مؤید
و ہفت ہمان بہرام گور را نام است کہ بمعنی
چہارم بہرام گذشت مرکب توصیفی است و کنایہ
باشد (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے ۔

بہرام گور اصطلاح ۔ ہمان پادشاہ کہ معرفش
بمعنی چہارم بہرام مذکور شد و وجہ تسمیہ ہم ہمدرانجا
گذشت صاحبان رشیدی و ہفت واند و مؤید
ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بہرام کے چوتھے معنے

بہرامن بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج بروزن ترامن (۱) نوعی
از یاقوت سرخ باشد و خان آرزو در سراج گوید کہ
بہرامن اصل است و بہرمان کہ می آید قلب بعض مؤلف
عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است تفرسیا بر
سبیل مجاز از معنی سوم و چہارم کہ حقیقت این
تفرس را ہمانجا عرض کنیم (اردو) یاقوت بقول
آصفیہ ایک قسم کا جوہری نگینہ (دیکھو باکند)

(۲) **بہرامن** ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع و سراج جنسی از بافتہ ابریشمی
ہفت رنگ در نہایت لطافت و نازکی خان آرزو
در سراج گوید کہ بہرمان کہ می آید قلب بعض این
صاحب ناصری صراحت کردہ کہ بیشتر در سرخ رنگ
تیار کردہ می شود کہ اطفال را می پوشانند مؤلف
عرض کند کہ این ہم مجاز معنی چہارم است نظر
بہ سرخی رنگ و مفترس بہرمان کہ صراحت تفرسیں
بر معنی سوم و چہارم کنیم (اردو) ایک ریشمی
رنگارنگ کپڑا جو اکثر سرخ رنگ ہوتا ہے ۔ مذکر

(۳) **بہرامن** ۔ بقول برہان و جہانگیری و

ناصری و جامع گل عصفر که گل کازیره باشد صاحب رشیدی
گوید که بدین معنی لغت عرب است (کذا فی القاموس)
خان آرزو در سراج می فرماید که احتمال تعریب دارد
و بقول بعض شگوفه قرطم را بهرمان نامند **مؤلف**
عرض کند که صاحب قاموس بهرم و بهرمان را بدین
معنی نوشته فارسیان استعمال بهرمان بهمین معنی کرده اند
و بقلب بعض بهرامن را هم بهمین معنی آورده بهرمان
معرب نیست چنانکه خیال خان آرزوست و ما حقیقت
افعال و خواص این برا حریض بیان کرده ایم **(اردو)**
دیکھو احریض ۔

(۴) **بهرامن** ـ بقول برهان و جهانگیری و ناصری و
جامع غازه که زنان بر روی مالند و روی را سرخ
کنند (امیر خسرو) چنان است نکهت چرخ از ولایتش
معزول که بهرمان عروسانت خنجر بهرامش ٭ صاحب
رشیدی گوید که بدین معنی لغت عرب است (کذا فی القاموس) خان
آرزو در سراج گوید که رشیدی به معنی حنا آورده
درین تامل است **مؤلف** عرض کند که بقول
قاموس بهرم و بهرمان لغت عرب است بمعنی حنا
پس فارسیان بهرمان و بقلب بعضش بهرامن را بسبیل
تفریس مجازاً بمعنی غازه زنان استعمال کرده اند
دیگر هیچ **(اردو)** غازه بقول آصفیه (فارسی)
اسم مذکر گلگونه ۔ ایک قسم کا خوشبودار سرخ پوڈر
جو فارس کی عورتیں اکثر منہ کے واسطے رخسارہ پر
مل لیا کرتے ہیں۔ ابٹنا ۔ امٹن ۔

بهرامه بقول برهان و جامع بروزن شهنامه
(۱) جامه سبز را گویند و (۲) بمعنی ابریشم و (۳)
بید مشک را نیز گویند صاحب سروری بذکر معنی
دوم و سوم فرماید که در تحفة السعادة (۴) بمعنی
شعر سرخ هم آمده (شاعر ـه) کفن حله شد کرم
بهرامه را ٭ که ابریشم از جان کند جامه را ٭ صاحب
جهانگیری بحواله اختیارات بدیعی گوید که بید مشک
است که آن را گله موش نیز گویند و معرب این ـ
بهرامج ـ صاحب رشیدی بر معنی دوم و سوم
قانع ـ صاحب ناصری بذکر معنی دوم و سوم بحواله

ختم شد جلد دوازدهم